اسرار غدیر

مصنف

محمد باقر انصاری

فہرست

مقدمہ ناشر
غدیر حضر ت امیر المو منین (ع) کی سب سے بڑی فضیلت
اھداء
حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیھا نے حدیث غدیر کی سند
مقد مہ
غدیر ھمارا پاک و پا کیزہ عقیدہ
اے صاحب غدیر
اس کتاب کو تحریر کرنے کی وجہ
کتاب کے اغراض و مقاصد
کتاب کے منابع و مصادر
واقعۂ غدیر کاپیش خیمہ
١.ھجرت کے پھلے عشرہ میں اسلامی معا شرے کی تشکیل
دین اسلام کی تبلیغ میں پیغمبر اکرم (ص)کی رسالت
ھجر ت سے پھلے مسلمان
ھجرت کے بعد مسلمان
فتح مکہ کے بعد مسلمان
حجۃالوداع کے سال اسلامی معاشرہ
مسلم معا شرے میں منا فقین
غدیر ،سازشوں کی ناکامی کی بنیاد
غدیر عرصہ دراز کےلئے اتمام حجت
٢.خطبہٴ غدیر کی اھمیت کے پھلو
خطبۂ غدیر میں آنحضرت (ص)کے بلند و بالا مقاصد
غدیر خم کے تین روز کی رسومات
١ خطبہ سے پھلے کے پروگرام
حجۃ الوداع کی اھمیت
سفر حج کا اعلان
مدینہ سے مکہ تک سفر کا راستہ
حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا مدینہ سے یمن اور یمن سے مکہ کا سفر
غدیر سے پھلے خطبے
منیٰ کی مسجد خیف میںدوسرا خطبہ
غدیر سے پھلے انبیاء علیھم السلام کی میراث کا حوالہ کرنا
لقب امیر المو منین(ع)
غدیرمیں حاضر ھونے کےلئے قانونی اعلان
٢ خطبہ کی کیفیت اور اس کے جزئیات
غدیر میں لوگوں کا اجتماع
خطبہ اور منبر کی جگہ کی تیاری
پیغمبراکرم(ص) اور امیر المومنین علیہ السلام منبر پر
پیغمبر اسلام (ص)کاخطبہ
منبر پر دو عملی اقدام
٢.دلوں اور زبانوں کے ذریعہ بیعت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مبارکباد ی
لوگوں سے بیعت
عورتوں کی بیعت
عما مۂ ” سحاب“
غدیر کے موقع پر اشعار
غدیر میں جبرئیل کا ظا ھر ھو نا
معجزۂ غدیر،تائید الٰھی
تین دن کے پروگرام میں پیغمبر اسلام(ص) کے دیگر فرامین
اپنے انتقال کی خبر
رسالت کے پہنچا نے پر اقرا ر
دوسرے انداز سے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا بیان
قیامت کے دن ولایت کا سوال
غدیر کے پروگرام کا اختتام
غدیر میں شیاطین و منافقین
۱ غدیر میں ابلیس اورشیاطین
غدیر میں شیطان کی فریاد
منافقین کے شیطان کے ساتھ وعدے
مسلمانوں کے مرتد اور کافر ھو جانے سے شیطان خوش
شیعو ں کو گنا ہ میں ملوث کر نے کی شیطان کی کو شش
غدیر میں شیطان کی پیغمبر اکرم(ص) سے گفتگو
غدیر میں شیطان کا حزن اور سقیفہ میں خو شی
۲ غدیر میں منافقین
غدیر میں منا فقوں کی سازشیں
پھلی سازش
پیغمبر اسلام(ص) کو قتل کر نے کی سازش
پیغمبر اسلام (ص)کے قتل کی سازش ناکام
مدینہ میں دوسری سازش
اسامہ کا لشکر
غدیر کا نور ولایت کا محافظ
غدیر میں منافقین کے اقوال
خطبہ کے دوران ان کی گفتگوکے چندنمونے
خطبے کے بعد کی گفتگو کے چند نمونے
۳ غدیر مینمنافقین کے عکس العمل کے واضح نمونے
خطبہ غدیر کا خلاصہ
۱ خطبہ غدیر کے چند اھم نکات
۲ خطبہ غدیر کے مطالب کی موضوعی تقسیم
۱۔توحید
۲۔پیغمبر اکرم (ص)کی نبوت
۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت
۴۔ بارہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا تذکرہ
۵۔اھل بیت علیھم السلام کے فضائل
۶۔امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل
۷۔”امیر المو منین (ع) “کے القاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۸۔اهل بیت علیهم السلام کا علم
۹۔حضرت مهدی عج
۱۰۔اهل بیت علیهم السلام کے دوستدار اور شیعه
۱۱۔اهل بیت علیهم السلام کے دشمن
۱۲۔گمرا ہ کر نے والے پیشوا
۱۳ ۔اتمام حجت
۱۴۔بیعت
۱۵۔قرآن
۱۶ ۔تفسیر قرآن
۱۷۔حلال اور حرام
۱۸۔نماز اور زکات
۱۹۔حج اور عمره
۲۰۔امر بالمعروف و نهی عن المنکر
۲۱۔قیامت اور معاد
حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسله میں تحقیق
۱ حدیث غدیر کی سند
حساس دور میں حدیث غدیرکی روایت
حدیث غدیر کی سند کے سلسله میں کتابوں کی شناخت
خطبه غدیرکے مکمل متن کے مدارک
خطبۂ غدیر کے متن کامل کی روایت کر نے والے اسناد و رجال
۲ حدیث غدیر کا متن
کلمہ ٔ ”مو لیٰ“ کے معنی کے متعلق بحث
کلمہ ٔ مولیٰ میں بحث کا منشأ
کلمہ مولیٰ کے معنی کا واضح ہونا
معصومین علیهم السلام کے کلام میں مو لیٰ کا مطلب
حدیث غدیر کے متن کے سلسله میں کتابوں کا تعارف
۳ خطبہ ٔ غدیر کے کامل متن کو مهیا اور منظم کرنا
خطبہ ٔ غدیر کے مقابله کے نتائج
غدیر مےں رسول(ص) کے تمام فرامین کا جمع کرنا
خطبه کے عربی متن کو منظم کرنا
۴ خطبہ ٔ غدیر کے ترجمے
غدیر کے خطبه کو فارسی میں منظم و مرتب کیاجانا
خطبه غدیر کا عربی متن
غدیر خم میں پیغمبر اکر م(ص) کے خطبه کا مکمل عربی متن
خطبہ ٔ غدیر کااردو ترجمه
غدیر خم میں پیغمبر اسلام(ص) کے خطبه کا کامل متن
خطبہ ٔ غدیر کے اغراض و مقاصد کا جائزه
خطبہ ٔ غدیر کے مطالب کی جمع بندی
خطبۂ غدیر میں گفتگو کا محور
خطبہ ٔغدیر میں بیان ہونے والے مو ضوعات اور کلمات کی تعداد
۱ خطبہ ٔ غدیر کا خلا صه :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ “
جمله ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ ۔۔“کا دقیق مطلب
”علی علیه السلام “کے اسم مبارک کو بیان کرنے میں ایک اهم بات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کلمہ ٴ ”مولیٰ “کے بارے میں اھم بات
بہترین مو لیٰ کا انتخاب
جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ...“سے نتیجہ اخذ کرنا
۲ ”ولایت “کے سلسلہ میں غدیر کے اعتقادی ستون
پیغمبر اکرم(ص) کا منصب
حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت
امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل
۱۔امیر المو منین علیہ السلام کی مطلق اور لا محدود فضیلت کا اثبات
۲۔امیر المو منین علیہ السلام کے بعض فضائل کا تذکرہ
ائمہ اٴطہار علیہم السلام کی ولایت و امامت
حضرت مہدی علیہ السلام کی ولا یت و امامت
۱۔ان کے فضائل و مناقب
۲۔ان کا معاشرہ میں مقام و منصب
ھ:اُن کا قیام
و:ان کا انتقام
ولایت کا حب وبغض سے رابطہ
شیعہ اور اھل بیت علیہم السلام کے محبین
اھل بیت علیہم السلام کے دشمن
الف: اھل بیت علیہم السلام سے دشمنی کی نوعیت
ب:خداوند عالم کی بارگا ہ میںدشمنان اھل بیت (ع)
ج:قیامت کے دن اھل بیت علیہم السلام کے دشمنوں کی سزا
گمراہ اماموں کا تعارف
۳ ولایت سے متعلق مسائل میں، غدیر کی عملی اور اعتقادی بنیادیں
قرآن سے متعلق
امام علیہ السلام بشر کی علمی ضرورتوں کے جواب گو ھیں
امر بالمعروف اور تبلیغ کے سلسلہ میں کلیات
نماز اور زکات کے سلسلہ میں اھم باتیں
حج اور عمرہ کے سلسلہ میں رہنما ئی
۴ بیعت غدیر کا دقیق جا ئزہ
عید اور جشن غدیر
عید غدیر انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی زبانی
۲ آسمانوں میں جشن غدیر
غدیر ،عہد معہود کا دن
غدیر آسمان والوں پر ولایت پیش کر نے کا دن ھے
جشن غدیر میں ملا ئکہ
جشن غدیر شہزادیٴ کائنات کا نچھاور
۳ غدیر کے دن متعدد واقعات کا رو نما ھونا
انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کے حساس ایام
اھل بیت علیہم السلام کی ولایت کا تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرنا
۴ عید غدیر کس طرح منائیں؟
عید اور جشن غدیر کی تاریخ اوربنیاد
جشن غدیر کی شان و شوکت کی رعایت کرنا
عید اور جشن غدیر کے سلسلہ میں ائمہ علیہم السلام کے احکام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عید غدیر میں اجتماعی امور
عید غدیر میں عبادی امور
غدیر قیامت تک کھلی کتاب
۱ خدا و معصومین علیهم السلام کی غدیر کے ذریعہ اتمام حجت
۲ اصحاب پیغمبر (ص)اور امیر المو منین علیہ السلام کے دوستوں
کا غدیرکے ذریعہ اتمام حجت کرنا
۳ غدیر کے سلسلہ میں دشمنوں کے اقرار
۴ غدیر سقیفہ کے مد مقابل
مقتل غدیر!!
غدیر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام
غدیر کی حقیقی زندگی
غدیر اور سقیفہ تا ریخ کے آئینہ میں
۵ غدیر سے متعلق کتب کی وا قعیت
مو ضوع غدیر سے متعلق سب سے پہلی کتابیں
چودہ صدیوں میں غدیر کے قلمی آثار
کتب غدیر کی تعداد
غدیر سے متعلق کتا بیں
کتا بوں کے ذریعہ غدیر کی وسیع تبلیغ
۶ شعرا ور ادبیات غدیر
شعروادب فارسی
شعر اور اردو ادب
شعر و ادب تر کی
۷ غدیر کی یا دیں
ا مسجد غدیر
مسجد غدیرکی تا ریخ
مسجد غدیر کا دشمنوں کے ہا تھوں خراب ہو نا
اسوقت مسجد غدیر کا مقام
۲ غدیر کے دن حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت
وا قعۂ غدیرکے منابع
۱ کتب شیعہ
۲ کتب اهل سنت

کتاب:اسرار غدیر
مؤلف محمد باقر انصاری

مقدمہ ناشر
غدیر حضر ت امیر المو منین (ع) کی سب سے بڑی فضیلت

...فقال الرجل لأمیرالمومنین (ع) : فأخبرنی بأفضل منقبۃلکَ من رسول اللہ (ص)۔فقال:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپ(ع) کےلئے پیغمبر اکرم کی طرف سے عطا کی گئی سب سے بڑی فضیلت کیا ھے ؟
آ پ نے فرمایا:خداوند عالم کے حکم سے مجھ کو غدیر خم کے میدان میں ولایت کا تاج پہنانا۔ (کتاب سلیم صفحہ ۹۰۳ حدیث ۶۰)

اھداء
کیا یہ ناچیز مکتوب باعظمت خاتون کی بارگاہ میں قبول ھو جا ئیگا جس کو میں نے ان کے پر برکت جوار ،ان کی عنایت کے زیر سایہ اور ان کی شفاعت کی امید میں تالیف کیا ھے ؟
کیا کر یمہ آل محمد حضرت فاطمہ معصومہ سلا م اللہ علیھا اس مؤ لف کے سر کو اپنے آستانہ پر جھکانے کو قبول کریں گی ؟
اس امید کی کرامت میں کتاب حاضر کوان کی بارگاہ میں تقدیم کر تا ھوں ۔

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیھا نے حدیث غدیر کی سند
مندرجہ ذیل طریقہ سے نقل کی ھے
۔۔۔حضرت فاطمہ دختر امام مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فاطمہ دختر حضرت امام جعفر صادق (ع) سے انھوں نے فاطمہ دختر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے انھوں نے فاطمہ دختر حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے انھوں نے فا طمہ اور سکینہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹیوں سے انھوں نے حضرت فاطمہ ز ھرا علیھا السلام کی بیٹی ام کلثوم سے نقل کیا ھے کہ ان کی مادر گرامی حضرت فاطمہ زھراء دختر رسول اکرم(ص) سے مروی ھے کہ :اَنَسِیْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ غَدِیْرِخُمٍّ : ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ‘‘؟!
’’کیا تم نے غدیر خم میں رسول اسلام(ص) کے اس فرمان کو بھلا دیا ھے: جس کا میں مولا اور صاحب اختیار ھوں یہ علی علیہ السلام اس کے مو لا اور صاحب اختیار ھیں ‘‘؟![1]

مقد مہ

غدیر ھمارا پاک و پا کیزہ عقیدہ

’’غدیر ‘‘یہ مقدس اورپاک و پا کیزہ نام ھما رے عقیدہ کا عنوان اورھما رے دین کی بنیاد ھے
غدیر خلقت کا ما حصل ،تمام ادیان الٰھی کا نچوڑ اور مکتب وحی کا خلا صہ ھے ۔
غدیر ھمارا عقیدہ ھے صرف ایک تا ریخی واقعہ نھیں ھے ۔
غدیر،نبوت کا ثمر اور رسالت کا میوہ ھے ۔
غدیر،قیامت تک مسلمانوں کے گامزن رہنے کے لئے راستے کو معین کر نے کا نام ھے ۔
غدیر ،کوئی بھلادینے والی یا پرا نی ھو نے والی چیز نھیں ھے ۔
غدیر ،وہ پانی ھے جس سے گلستان توحید کے تمام درختوںاور غنچوں کواپنے رشد و نمو کےلئے سیراب ھونے کی ضرورت ھے ۔
غدیرپل صراط ھے اورغدیر پر ایمان رکھ کر ھی اس صراط سے گذرا جا سکتا ھے ورنہ اس شمشیر کی ایسی تیز دھار ھے جس سے ھر منافق اور ملحد دو ٹکڑے ھو جا ئے گا ۔
غدیر ،اسلام کی تاریخ کا سب سے حساس موڑھے جس نے ابتداء ھی میںدین خدا کو دشمنوں کی طرف تمام اندرونی اور بیرونی یقینی خطرات سے فکری اور معنوی اعتبار سے نجات دی ۔
غدیر، اسلام کے ماضی کا محا فظ اور مستقبل کا ضامن ھے ،جس کا منصوبہ بنانے والا خداوند عالم، اعلان کر نے والے رسول خدا (ص) اورجامۂ عمل بنانے والے بارہ امام علیھم السلام ھیں ۔
غدیر پوری انسانیت کی عید ھے ۔اس د ن انسانی تخلیق کا آخری مقصد بیان ھو ااور انسانیت کا مقصد معین ھوا ۔جنھوں نے اس دن کو برباد کیا انھوں نے حق انسانیت کو پا ئمال کر دیا اور ار بوں انسانوں کے حق کو نظرانداز کیا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غدیر ھما ری روح اور ھما ری سرشت ھے ۔ھم غدیر کے ذریعہ ھی اس دنیا میں آئے ھیں ،اور ھم اسی کے ساتھ اپنے پر وردگار سے ملاقات کریں گے ۔
غدیرفکر کا مقام ھے اس لئے کہ اس کا تعلق انسان کی حقیقت سے ھے ،اور انسان کے وجود میں مختلف جہتوں سے مو ٴثر ھے اور دنیا و آخرت میں اس کی ذمہ داریوں کو معین کر تا ھے ۔
چودہ سو سال سے شیعہ غدیر کے بابرکت نتھرے پانی کو ولایت کے درختوں کی جڑوں پر چھڑ کتے ھیں ،اور اس خشک بیابان سے ، عقائد سے ھرے بھرے پودوں اور محبت کے خوبصورت پھولوں کو پروان چڑھا تے ھیں حضرت علی علیہ السلام سے کینہ و بغض و حسد رکھنے والوں سے برائت اور ان پر لعنت کرکے ان کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکتے ھیں اور رسول اسلام(ص) کی عطا کی ھو ئی محکم و مضبوط حجت کے ذریعہ غدیر کی سرحدوں کو مخالفین غدیر کےلئے بند کرکے ان سے ھمت دکھانے کی طاقت و قوت چھین لی ھے ۔غدیر کے شھیدوں نے چودہ سو سال کے عرصہ میں غدیر کے نام پر شھید ھونے والے ،غدیرکے سب سے پہلے شھداء حضرت فا طمہ ز ھرا سلام اللہ علیھا اور حضرت محسن علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے والے اور کربلا میناس کے با عظمت شھدا کے پیروکار ھیں ۔عاشورا مولود غدیر اور اس کا محا فظ ھے اور ٹھیک سقیفہ کے مد مقابل مو رچہ بنائے ھوئے ھے ۔
غدیر میں پیغمبر اکرم(ص) کی چشم مبارک بہت دور کا نظارہ کر رھی تھیں جو کشتیٴ اسلام کا بیڑا پار لگا ئے اور اس کے آخری ھدف کو آشکار کرے ،مستقبل کا نظارہ بھی کر رھی تھیں بھیڑیا دھسان عقیدہ رکھنے والے اسلام کو اندر سے کھوکھلا کرنے کی کوشش میں لگے ھیں ۔
اسی سبب کے مد نظر پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے ھاتھ کو اپنے دست مبارک میں لیکر بلند کیا اور تاریخ کی تمام نسلوں کو دکھلایا اور ان کا اپنے جا نشین کے عنوان سے تعا رف کرایا ۔
ھمارے پاس غدیر کی میراث کے وارث ھیں اور ھمارا وجود اسی کی عظمت کامرھون منت ھے آج غدیر دشمنوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والا وہ آفتاب ھے جو پوری دنیا کو ضوفشاں کررھا ھے اور اس کی طاقتور کشتی کو وسیع و عریض گیتی میں کھے رھا ھے اور چودہ سو سال سے سقیفہ کے فتنہ میں غرق ھو نے والوں کو گرمی پہنچا رھا ھے اور اس کوکفر و گمراھی کے گردابوں سے بچاکر اس کی روح کو نئی زندگی عطا کررھا ھے ۔

اے صاحب غدیر
غدیر والے آپ کو اوج غدیریت سے سلام عرض کرتے ھیں ،تعظیم کرتے ھیں ،آپ کے دست مبارک، پیر اورآپ کی خاک پا کو چو متے ھیں آپ (ع) کے بلند و بالا مقام کے با لمقابل خود کو بہت چھو ٹا سمجھتے ھیں !۔۔اگر آپ(ع) ان کی اس خا کساری کو قبول فر ما ئیں ۔!؟
انتظار سے لبریز آنسو کے قطرہ کا ۔۔۔سلام !

اس کتاب کو تحریر کرنے کی وجہ
غدیر سر نوشت ساز واقعات کا مجموعہ ھے کہ 'خطبہٴ غدیر "ان کی سب سے آشکار اور سب سے زندہ سند ھے یہ خطبہ اسلام کا بنیادی دستور اور اسلام کی ابدی عزت ھے جس کا خلاصہ جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ""جس کا میں مو لا ھوں اس کے علی مو لا ھیں"اور اس کا نتیجہ "امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت "ھے ۔
غدیر کا ایک چھوٹے جملہ یا ایک تفصیلی تقریر میں خلا صہ نھیں کیا جا سکتا ھے اس خطبہ کے ذیل مینبہت سے مطالب اور واقعات ھیں جن کو واقعہٴ غدیر کے مجمو عہ کے عنوان سے یاد کیا جا سکتا ھے اور اس کی مکمل نقشہ کشی کی جا سکتی ھے ۔
غدیر خم کے خطبہ کے ذیل میں جو کچھ رونما ھوااس سے اس عظیم واقعہ میں پوشیدہ حقائق کو درک کرنے یھاں تک کہ خطبہ ٴ غدیر کے بعض جملوں اور عبارتوں کو سمجھنے کے اسباب فر ا ھم کرتا ھے ۔
اگر ھم کو غدیر کے واقعات کا الگ الگ علم ھوجائے لیکن ھم پر ان کا ایک دو سرے سے رابطہ واضح نہ ھو تو ھم پر ایسی حقیقتیں مخفی رہ جا ئیں گی جن کا ایک مسلمان کے عقیدے سے براہ راست تعلق ھے اور ان کے مد نظر اکثر مسلمانوں کے حضرت امیرالمو منین علیہ السلام کی ولایت و امامت سے منحرف ھو نے کے علل واسباب سے پردہ اٹھ جا ئےگا ۔
تا ریخ کے ان فقروں کی جمع آوری ،ان کی تنظیم اور ان کے رابطہ کو درک کرنا ایک مسلمان کو یہ سمجھا تا ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے ان مخصوص حالات میں (مسلمانوں کوائمہ معصومین علیھم السلام کے راستہ پر متحد رہنے کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے یہ مفصل خطبہ ایک بڑے شان و شوکت والے پروگرام میں ارشاد فر مایا اور قیا مت تک کےلئے اپنے جا نشینوں کاباقاعدہ تعارف کرایا ۔ان تمام باتوں کے با وجود مسلمان ایک دوسرے کیونمتفرق ھیں اور پیغمبر اکرم(ص) کے معین و مشخص فر ما ئے ھو ئے جانشینوں کے ایک دل و زبان سے پیرو کار کیوں نھیں ھیں ؟
اس مقام پر پیغمبر اکرم(ص) مسلمانوں سے سوال فر ما سکتے ھیں ۔ھر مسلمان کاضمیراپنے آپ کواس خطبہ کے بالمقابل دیکھتا ھے تو وہ واقعہٴ غدیر کا دقت سے مطالعہ کرنے پرمجبور ھوجاتاھے۔
اسی سبب کے مد نظر ھم نے یہ کتاب تا لیف کی ھے اور اسی سبب نے ھمیں موضوع ”غدیر “کے تمام جزئیات کو جمع کرنے اور موجودہ کتاب کی صورت میں قا رئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا شوق دلایا ھے ۔

کتاب کے اغراض و مقاصد
اب جبکہ حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں علامہ مجلسی ،علا مہ میر حا مد حسین ہندی، علا مہ امینی اور دو سرے علماء اعلام کے ذریعہ علمی بحثیں با لکل مکمل اور صاف طور پر بیان ھو چکی ھیں تو ان حضرات کی کا وشوں اور زحمتوں کو مد نظررکھتے ھوئے خطبہٴ غدیر پر مفصل نظر ڈالنا ضروری ھے ،او ر یہ خطبہ جس کو خا تم الانبیاء نے سب سے اھم اور آخری پیغام کی شکل میں ایک دائمی منشور کے عنوان سے مسلمانوں کےلئے بیان فرمایا ھے لہٰذا اس کامخصوص حالات کے ساتھ جائزہ لینا ضروری ھے ۔
اس اھم مسئلہ کےلئے ھمیں سب سے پہلے اُس وقت کے اسلامی معا شرہ پر حاکم فضا کا مطالعہ اور واقعہٴ غدیر کی اھمیت کی مختلف جہات کا جا ئزہ لیناھوگا ھم نے کتاب کا پھلا حصہ اسی مطلب سے مخصوص کیا ھے ۔
اس کے بعد واقعہٴ غدیر کے رونما ھو نے کے تمام جزئیات کو مد نظر رکھینگے جن کا آغاز پیغمبر اکرم(ص) کے مدینہ سے سفر کرنے سے ھو تا ھے یہاں تک کہ جو کچھ پیغمبر اکرم(ص) نے مکہ مکرمہ اور مراسم حج انجام دیتے وقت غدیر کے سلسلہ میں بیان فر مایا ھے ۔لوگوں کے غدیر میں حاضر ھو نے کی دعوت ، حاجیوں کا ایک ساتھ نکلنا اور ان کا غدیر کے بیابان میں حاضر ھونا ،غدیر خم کے ظاھری اور رو حی اسباب کا فرا ھم کرنا ،خطابت کا طریقہ ،خطیب ،مخا طبین اور جو کچھ اس مقدس مقام پر تین دن کے عرصہ مینوقوع پذیر ھوا جس میں بیعت ،مبارک بادی ،جبرئیل کا ظاھر ھونا اور معجزہ الٰھی شامل ھے یہ سب کتاب کے دوسرے حصہ میں بیان کیا گیا ھے ۔
یہ بات بھی جان لینا ضروری ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) کے اس عظیم اقدام کے وقت منافقین اور دشمنان اسلام منصوبے بنانے اور خیانت کر نے میں مشغول تھے اور اسلام کے خلاف اپنے پروگرام تشکیل دے رھے تھے، اور آنحضرت کو قتل کرنے کا منصوبہ بنارھے تھے پیغمبر اکرم(ص) ان کے ان تمام منصوبوں سے آگاہ تھے اور معاشرہ کے اجتماعی حالات کو مد نظر رکھتے ھوئے ان کے تمام منصوبونپر پانی پھیر دیتے تھے تیسرے حصہ میں اسی موضوع کو بیان کیا گیا ھے ۔
اس کے بعد چوتھے حصہ میں اس بات کی نوبت آگئی ھے کہ خطبہٴ غدیر کے مطالب کا مو ضوعی اعتبار سے مطالعہ کیا جا ئے تا کہ یہ معلوم ھو سکے کہ اسلام کا یہ دائمی منشور کن پیغامات کا حامل ھے اس طرح خطبہ کے عربی متن اور اردو ترجمہ کا دقت سے مطالعہ کیا جائے گا ۔
حدیث غدیر کی سند اور متن کے علمی اور استدلالی ابحاث کے سلسلہ مینکتاب کے پانچویں حصہ میں اشارہ کیا گیا ھے ۔
چھٹے حصہ میں خطبہٴ غدیر کے عربی متن کا نو نسخوں سے مقابلہ کرکے منظم و مرتب صورت اور اعراب گذاری کے ساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا گیا ھے اور حاشیہ میں نسخوں کے اختلاف اور ضروری توضیحات درج کی گئی ھیں ۔
ساتویں حصہ میں خطبہ کا مکمل اردو ترجمہ اس کے عربی متن سے مطابقت کے ساتھ نقل کیا گیا ھے
خطبہٴ غدیر سے نتائج اخذ کرنا اور اس کی تفسیر آٹھویں حصہ میں تحریر کی گئی ھے ۔
نویں حصہ میں ”عید اور جشن غدیر “،اھمیت غدیر ،اورعید غدیر کس طرح منائی جا ئے کے متعلق مطالب تحریر کئے گئے ھیں تا کہ ھم اسلام کے اس بزرگ شعار کو زندہ کرکے اپنے ائمہ سے تجدید بیعت کرسکیں۔
دسویں حصہ میں تاریخچہٴ غدیر اور چودہ صدیوں میں اس کے تاریخ اسلام پر ھو نے والے اثرات سے متعلق بحث کی گئی ھے جو اس بات کا ثبوت ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) کے اس حساس موڑ پر اقدامات کتنے دقیق تھے جو اتنے طولانی زمانہ تک مسلمانوں کےلئے مؤثر اور کارساز واقع ھوئے ھیں ۔
اس تالیف میں انھیں اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھا گیا ھے انشاء اللہ ان سب کو اس کتاب میں الگ الگ عنوان سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیان کیا جائے گا ۔جو نتائج آپ حضرات کی خدمت میں پیش کئے جا ئیں گے وہ سب اھل تشیع کے بڑے بڑے علماء کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ھیں جنھوں نے ھمارے لئے ان اسناد و مدارک کی حفاظت کی ھے اور ان کے حدیثی اور تا ریخی متون کا جائزہ لیا گیاھے ۔
اس بات کا بیان کر دینا بھی لازم و ضروری ھے کہ ھم نے جو کچھ بھی واقعہٴ غدیر کو بیان کرنے میں محنت و کوشش کی ھے ان میں فقط مدارک کے اسناد اور متون کی عبارتوں کے جزئیات پر بہت زیادہ غوروفکرکی ھے اور اندازہ ،خیالی اور گڑھی ھو ئی داستانوں کو نقل کرنے سے گریز کیا گیا ھے ۔

کتاب کے منابع و مصادر
غدیر کے سلسلہ میں شیعہ اور سنّی منابع و مصادر کی کتابوں کی دقیق اور جا مع فھرست کتاب کے آخر میں ھر مورد کے سلسلہ میں دقیق حوالہ کے ساتھ درج کی گئی ھے ۔
علاّمہ شیخ حر عاملی ،علامہ مجلسی،علامہ بحرانی اور علامہ امینی رضوان اللہ علیھم نے چا ر کتابوں ” اثبات الھدات جلد/۲،بحارالانوار جلد /۳۷،عوالم العلوم جلد/۳/۱۵اور الغدیر جلد /۱میں غدیر سے متعلق بطور کامل اور جامع مطالب بیان کئے ھیںان بزرگوں کی زحمتوں کے مد نظر آسانی سے متعلقہ اسناد و مطالب تک رسائی کی جا سکتی ھے۔
اس کتاب کی تالیف کے بعد پچاس سے زیادہ اھم کتابوں ”جو مستقل طور پر غدیر کے سلسلہ میں تالیف کی گئی ھیں“ کا مطالعہ کیا گیا اور ان سے استفادہ کیا گیا ھے ۔
یہ کتاب پھلی مرتبہ غدیر کے چودہ سو پانچویں ۱۴۱۵ ھ مطابق ۱۳۷۴ ھ ش سالگرہ کے موقع پر اور دوسری ،تیسری اور چو تھی مرتبہ ۱۴۱۷ ھ ،۱۴۱۸ ھ ،اور ۱۴۲۰ ھ میں طبع ھوئی ھے اب یہ چوتھا ایڈیشن مندرجہ ذیل نکات کے اضافہ کے ساتھ پیش کیا جا رھا ھے :
۱۔نو حصوں سے اخذ شدہ نتائج ۔
۲۔خطبہ کے متن کا دوسرے اور دو نسخوں سے مقابلہ ۔
دسویں حصہ ”غدیر قیامت تک کھلی رہنے والی فائل“کا اضافہ ۔
موجودہ کتاب اس دن کے وعدہ کی وفا کےلئے لکھی گئی ھے جس دن پیغمبر اکرم (ص) نے عھد لیاتھا اور دریائے بیکران غدیر کے سلسلہ میں دقیق تحقیق اور مطالعہ کےلئے پیش کی جا رھی ھے
اس دن کے انتظار میں جس دن ھم صاحب غدیر حضرت بقیة اللہ الاعظم ارواحنا فداہ وعجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظھور کے ذریعہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “کو عملی طور پر محقق ھو نے کا مشاھدہ کریں،ان کے وجود مبارک کے نزدیک ”اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ و َالَاہُ “ کے معنی کا تہہ دل سے احساس کریںاور ان کی مدد سے ”اَللّٰھُمَّ انْصُرْمَنْ نَصَرَہُ“کے اوج کا اظھار کریں اور غدیر کو جس طرح غدیر خم میں بیان کیا گیا اسی طرح مانیں اس سے لذت حاصل کریں اور لطف اٹھائیں ۔

محمد باقر انصاری زنجانی خو ئینی
قم ،
عید غدیر ۱۴۲۱ ھ ،زمستان ۱۳۷۹ ۔

----

[1].عوالم العلوم جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵،اسنی المطالب جزری صفحہ۵۰ ۔

اسرار غدیر

واقعہٴ غدیر کاپیش خیمہ

غدیر کاعمیق مطالعہ کر نے کےلئے اس عظیم واقعہ کے وقوع پذیر ھونے کے وقت معا شرہ کے سماجی،اعتقادی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اخلاقی حالات سے آگاہ ہو نا ضروری ھے ،تا کہ معلوم ہو کہ غدیر خم میں رسول(ص) کے سا تھ کون لو گ تھے؟ اور وہ کیسے مسلمان تھے؟ان کا عقیدہ کیسا تھا ؟اور وہ کتنے گروھوں میں تقسیم ہو سکتے ھیں؟
یہ فکری آمادگی واقعۂ غدیر کے جزئیات اور اس کی خاص کیفیت کاتجزیہ و تحلیل کر نے میں مدد گار اور نتیجہ خیز ثابت ہو گی ۔

١.ھجرت کے پہلے عشرہ میں اسلامی معا شرے کی تشکیل

دین اسلام کی تبلیغ میں پیغمبر اکرم (ص)کی رسالت[1]

دین اسلام آخری دین ھے جو گزشتہ تمام ادیان کو منسوخ کر دینے والا اور معارف الٰھی کے سب سے بلند وبالا مطالب کا حا مل ھے جو کسی زمان و مکان میں محدود نھیں ھیں ۔لہٰذا ان معارف کو پوری دنیا مینھمیشہ کےلئے لوگوں کی فکر و روح کی تعمیر کرنے والی اور انسانیت ساز قانونی دستاویز کے طور پر ہونی چا ہئے
اس عظیم رسالت کی ذمہ داری خا تم الانبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ(ص) کے کاندھوں پرڈالی گئی ھے۔ آنحضرت (ص)اسلامی احکام و معارف لوگوں کےلئے آھستہ آھستہ بیان فر ما تے تھے اور ھر اقدام سے پھلے اس کےلئے ماحول کوسازگار بناتے تھے۔جیسے جیسے اسلام کی قدرت و طاقت اورترقی میں اضافہ ہو تا جاتا تھا پیغمبر اسلام (ص)بھی سنگین تر اسلامی مطالب کو لو گو ں کے سامنے بیان فر ما تے تھے،اور یہ طریقہ آپ کی حیات طیبہ کے آخری وقت تک جاری و ساری رھا ۔

ھجر ت سے پھلے مسلمان[2]
پیغمبر اکرم(ص) کی تیرہ سال کی تبلیغ کے دوران مکۂ معظمہ میں مسلمانوں کی تعدادبہت کم تھی اور اس کی وجہ ظا ھر ی طور پر اسلام کاکمزور ہوناتھا ،لہٰذا دنیوی خواھشات کے خواھاں اسلام کی طرف بہت کم ما ئل ہو تے تھے ۔
اگر چہ اس دور میں بھی کچھ منا فقین اپنا مستقبل بنا نے کی غرض سے آنحضرت (ص) کی خدمت میں حاضر رہتے تھے ، اپنے جاھلیت والے مقاصدکوحاصل کرنے اور آنحضرت (ص) کے اقدامات کو نابود کر نے کےلئے دل ھی دل میں منصوبہ بنایا کر تے تھے ،لیکن دوسرے افراد کی نیک نیتی ان کے تمام ارادوں پر پانی پھیر دیتی تھی ۔

ھجرت کے بعد مسلمان [3]
پیغمبر اکرم (ص)کی مدینہ تشریف آوری ،آپ کے استقبال اور مسلمانوں کےلئے امن و امان کی جگہ فراھم ہو جا نے کے بعدروز بروز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو تا گیا۔اسلام اس قدر ترقی کی راہ پر گا مزن تھا کہ گروہ گروہ اور کبھی توسارا قبیلہ مسلمان ہو جا تا تھا ۔مدینہ کے گرد و نواح سے بھی افراد آنحضرت(ع) کی خدمت با برکت میں حا ضر ہو تے تھے اور اسلام قبول کر تے تھے ۔اس بنا پر مسلمانوں کی آبادی میں ایک بنیادی تبدیلی ہو رھی تھی ،مشرکین ،یھودی اور عیسائی ایمان لا کرمسلمان معاشرہ میں داخل ہو چکے تھے اور یہ معاشرہ مختلف قبائل اورمختلف گرو ھوں کو اپنے اندر جگہ دے رھا تھا۔ان لوگوں میں سے بعض لوگ اپنے قبیلہ کے سرداروں کی اتباع میں ، کچھ جنگو ں میں شرکت کر کے مال غنیمت حا صل کر نے کے قصد و ارادہ سے مسلمان ہوئے اور بعض دوسرے افرادعھدہ ومنصب وغیرہ حاصل کرنے کی غرض سے اسلام لا ئے ۔
جب پیغمبر اسلام(ص) کی جنگیںاوج پر پہنچیںاورمسلمانوں کی معاشرتی اور فوجی طاقت بڑھی اور مسلمان جنگوں کو فتح کر نے لگے ،تو کثرت سے لوگ اپنی جان و مال کی حفا ظت کے لئے اسلام قبول کر نے لگے اور کچھ لوگو ں نے رسوا و ذلیل نہ ہونے کی خاطرخود کو اکثریت کے ساتھ ملحق کر لیا ۔
اگرچہ مخلص اور فدا کار مسلمانوں کی تعدادبھی کم نہیںتھی اور یھی وہ افراد تھے جو منافقین کے منصوبوں اور دنیا پرستوں کی خوا ھشات میں رکاوٹ ڈالتے تھے ۔

فتح مکہ کے بعد مسلمان [4]
پیغمبر اسلام (ص)کے ذریعہ مکہ فتح ہو نے کے بعدیہ صورت حال نے مزیدپیچیدہ ھوگئی۔یہ بڑی فتح جس میں پیغمبر اکرم(ص) اور حضرت علی علیہ السلام نے بت پرستی اور شرک کی کمر توڑ دی تھی ، پیغمبر اکرم(ص) کی طرف سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عام طور پر در گزرکر نے کے اعلان کے بعد بہت سے وہ افراد جو کل تک جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف تلوار چلاتے تھے ،مسلمانوں کے گروہ میں داخل ہو گئے اس طرح مسلمان معاشرہ نے نئی شکل اختیارکرلی ۔

حجۃالوداع کے سال اسلامی معاشرہ [5]

پیغمبر اکرم(ص) کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جہاں آپ کے ساتھ ایک طرف سلمان ابوذر اور مقداد جیسے مخلص مسلمان تھے تو دو سری طرف وہ نئے مسلمان بھی تھے جو کل تک اسلام کے خلا ف تلواراٹھایا کرتے تھے ۔اس کے علاوہ خواھشات نفسانی کے پابند ھویٰ و ھوس کے غلام اور دنیا کے خواھاں افراد بھی تھے جن کامقصددنیاحا صل کر نا تھا۔

کچھ افراد کی افکار پر دور جا ھلیت کے تعصبات کا غلبہ ،بدر و احد وحنین اور خیبر کے کچھ باقیماندہ عُقدے اور دنیاوی لالچ نے کچھ لوگوں کے دلوں سے ایمان راسخ کو ختم کر دیا تھااس کے علاوہ مخفی حسد جو روز بروز آشکار ھو تا جا رھا تھا حجۃ الوداع کے وقت سب چیزیں مسلمانوں کے معا شرہ پرحکم فرما تھیں اور اس وقت کی فضا انھیں اسباب کی دین تھی۔

مسلم معا شرے میں منا فقین[6]

مسلم معاشرے کی سب سے بڑی مشکل، نفاق تھاجوان افراد کی مختلف کمزوریوں سے فائدہ اٹھاکر ان کے اندر سے روح ایمان کو سلب کرکے انھیں اپنی طرف مائل کر لیتاتھا ۔ منافقین وہ لوگ تھے جو ظا ھری طور پر تو مسلمان تھے لیکن قانونی طور پر ان سے پیش آنامشکل تھا ۔

یہ گروہ بعثت کی ابتدا ھی سے مسلمانوں کے درمیان مو جودتھا اور بعض تو ابتدا ھی سے منا فقانہ نیت سے مسلمان ھو ئے تھے ،لیکن ان کی تعداد بہت کم تھی ۔جیسے جیسے اسلام کی قوت بڑھتی جا رھی تھی ویسے ویسے منا فقین بھی اپنے کو منظم کر تے جا رھے تھے اور اسلام کی ظاھر ی عبا زیب تن کئے ھو ئے اسلام کے نئے پودے پر کفار و مشرکین سے بھی زیادہ مھلک وار کر تے تھے ۔

پیغمبر اسلام(ص) کی حیات طیبہ کے آخر ی سالوں میں منا فقین عملی طور پر میدان میں آگئے تھے ،وہ مٹینگیں کیا کر تے تھے ،اسلام اور پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سا زش کر تے اور ماحول خراب کیا کر تے تھے جس کی بہترین گواہ قرآن کریم کی آیات ھیں ۔ اگر ھم قرآن کر یم کی آیات کے نا زل ھو نے کی تر تیب کا جا ئزہ لیں تو منا فقین سے متعلق اکثرآیات پیغمبر اکر م(ص) کی حیات طیبہ کے آخری سالو ں میں نا زل ھو ئی ھیں ۔[7]

منافقین ظا ھر ی طور پرتو مسلمان تھے لیکن با طنی طور پر کفر والحاد اور شرک کی طرف ما ئل تھے ان کے دل میں یہ آرزو تھی کہ دین اسلام کو ھر اعتبار سے نقصان پہنچا یا جا ئے اورکسی طرح اپنی پرانی حا لت پرپلٹ جا ئےں لیکن وہ یہ بھی اچھی طرح جا نتے تھے کہ ھم اس ھدف کو آسانی سے نھیں حا صل کر سکتے اور کم سے کم پیغمبر اکرم(ص) کی حیات طیبہ میں تو ایسا ھو نا ناممکن ھے ۔لہٰذا انھوں نے پیغمبر اسلام(ص) کی رحلت کے بعد اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ بنایا ۔

انھو ں نے حجۃالوداع کے سال میں اپنے درمیان کئی عھد نا موں پر دستخط کئے تھے اور ان میں اسلام کے خلاف کئی دقیق اور پیچیدہ سازشیں تیارکی تھیں۔[8]

غدیر ،سازشوں کی ناکامی کی بنیاد

جو چیزاس ماحول مینمنا فقو ں کی سازشوں کو بالکل نیست و نا بود ،اسلام کواس کی اصلیت اور حقیقت کے ساتھ محفوظ رکھ سکتی تھی وہ پیغمبر اسلام (ص)کے بعد آپ کے جا نشین کااعلان تھا۔ آنحضرت (ص)نے اپنی بعثت کے آغاز سے ھی ھر منا سب مو قع پراس کا اعلان فر ما یا تھا یھاں تک کہ متعدد مر تبہ سند کے طور پرمعاشرہ کی پشت پناھی کے ساتھ بیان فرمایا ،یھاں تک کہ ایک روز امیر المو منین (ع) کو بلایا اسکے بعد اپنے خادم کو حکم فرما یا کہ قریش کے سو افراد ،دیگرعربوں سے اسّی افراد عجم سے ساٹھ افراد اور حبشہ کے چالیس افراد جمع کریں جب یہ افراد جمع ھو گئے تو آپ نے ایک کاغذ لا نے کا حکم دیا ۔

اس کے بعد سب کو ایک دو سرے کے پھلو میں نماز کی طرح صف میں کھڑے ھو نے کا حکم دیا اور فر مایا: ”ایھا الناس ، کیا تم اس بات کو تسلیم کر تے ھو کہ خداوند عالم میرا ما لک ھے اور مجھ کو امر اور نھی کر تا ھے اور مینخدا وند عالم کے قو ل کے مقابلہ میں امر و نھی کر نے کا حق نھیں رکھتا“؟

انھو ں نے کہا :ھاں ، یا رسول اللہ ۔آپ نے فر مایا :کیا میں تمھارے نفوس پر تم سے زیا دہ حا کم نہیں ھوں ، تم کو امر و نہی کرتاھوں اور تم کو میرے مقابلہ میں امر و نہی کر نے کا حق نہیں ھے ؟انھوں نے کہا : ھاں ،یا رسول اللہ ۔
فرمایا :جس شخص کا خداوند عالم اور میں صاحب اختیار ھوں یہ علی بھی اس کے صاحب اختیار ھیں یہ تم کو امر و نہی کر نے کا حق رکھتے ھیں اور تمھیں ان کو امر و نہی کر نے کا حق نہیں ھے ۔خدایا علی (ع) کے دوست کو دوست رکھ اور علی (ع) کے دشمن کو دشمن قرار دے ،جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر،جو اس کو ذلیل و رسوا کر ے تو اُس کو ذلیل و رسوا کر۔ خدایا تو اس بات کا شاھد ھے کہ میں نے تبلیغ کی اور ان تک پیغام پھونچا دیا اور ان کے سلسلہ میں پریشان رھا۔
اس کے بعد اس کاغذ(جس میں یہ مطالب تحریر تھے)کو ان افراد کے سا منے تین مر تبہ پڑھنے کا حکم دیا ۔ اس کے بعد تین مر تبہ فر مایا :تم میں کون شخص اس عھد سے پھرجائے گا؟انھوں نے تین مرتبہ کہا : ھم خدا اور اس کے رسول کی پناہ چا ہتے ھیں اگر ھم اپنے عھد سے پھریں۔
اس کے بعد آنحضرت (ص) نے اس کاغذکو لپیٹا اور اس پر مجمع میں موجودسب افراد کے دستخط کرائے اور فرمایا: اے علی (ع) اس نوشتہ (تحریر) کو اپنے پاس رکھو،اور اگر ان میں سے کسی نے عھد شکنی کی تو یہ تحریر اس کو پڑھ کر سنا ناتا کہ میں قیامت میں اس کے خلاف مبغوض رھوں ۔[9]
ان تمام اقدامات کے با وجود پیغمبر اکرم(ص) حضرت علی (ع) کو قا نونی طور پر اپناجانشین و خلیفہ معین فر ما نے کےلئے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایا م میں زمان ،مکان اور تا ریخ کے اس عظیم جم غفیر کے منتظر تھے منافقین کو بھی اس چیز کا خطرہ تھا اور متعدد طریقو ں سے اس اعلان میں رو ڑے اٹکا رھے تھے ۔
قانونی طور پر زمان و مکان کے اعتبار سے اعلان کر نے کا سب سے بہترین مو قع ’غدیر خم‘‘تھا جس نے منافقین کو مبھوت کر کے رکھ دیا تھا، ان کی کئی سالو ں سے چلی آرھی سازشونکوچکنا چور کر دیااور ان کے شیطانی منصوبوں پرپانی پھیر دیا ۔[10]
حضرت فا طمہ زھراء (ص) اس سلسلہ میں فر ما تی ھیں :
’’وَ اللهِ لَقَدْ عَقَدَ لَہُ یَوْ مَئِذٍ الْوِلَا ءَ لِیَقْطَعَ مِنْکُمْ بِذٰلِکَ الرَّجَا ءَ ‘‘[11]
’’پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر کے دن عقد ولایت کو حضرت علی (ع) کےلئے محکم و استوار فرما یا تا کہ اس طرح تمھا ری آرزوئیں اس سے منقطع ھو جا ئیں ‘‘

غدیر عرصہ دراز کےلئے اتمام حجت
پیغمبر اکرم(ص) نے اس دین اسلام کے قیامت تک باقی رہنے اور پوری دنیا مینمسلمانوں کے پھیل جا نے کے بعدقیا مت تک باقی رہنے والے اپنے جانشینوں (یعنی بارہ ائمہ معصومین علیھم السلام)کا اپنے ایک خطبہ میں تعارف کرا یا ۔
اس لئے اگر اس دن اکثر مسلمانوں نے اپنے ھمدرد پیغمبرکے کلام کوتسلیم نہ کیاا ور امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کی بلا فصل خلافت کو قبول نھیں کیا لیکن مسلمانوں کی بعد میں آنے والی نسلونکے اکثر افرادنے پیغمبر اکرم(ص) کے حقیقی وصی کی معرفت حا صل کرلی ۔یھی غدیر کا سب سے اھم اور بنیادی ھدف تھا ۔
اگر چہ منا فقین نے اپنے ارادوں کو عملی جا مہ پہنایا لیکن یہ غدیر کا ھی نور ھے کہ جس نے چودہ صدیا ں گذر جانے کے با وجود دنیا کی اس وسیع و عریض زمین پر تاریخ کے ھر دورمیں کروڑوں شیعوں اور اھل بیت علیھم السلام سے محبت رکھنے والوں کوباقی رکھا اور اسی طرح نور ولایت کودنیا کے مختلف مقامات پر روشن اورتابناک محفوظ رکھا ھے۔
اسی طرح اگر عر صۂ دراز تک مسلمانو ں کے گروہ نے پیغمبر اسلام(ص) کے حقیقی جا نشینوں کے سا منے سر تسلیم خم نہ کیا اور نہیں کر تے ھیں لیکن شیعوں کی یہ بہت بڑی تعداد فقط علی بن ابی طالب (ع) اور ان کی نسل سے گیارہ فرزندوں کو پیغمبر اکرم(ص) کے جا نشین سمجھتی ھے ۔
اس مقدمہ سے یہ بات ظاھر ھو تی ھے کہ خطبۂ غدیر کچھ محدود گروہ اور خاص زمانہ کےلئے نھینبیان کیا گیا تھا ،بلکہ پیغمبر اکرم(ص) نے خود یہ ارشاد فر مایا کہ حا ضرین غائبین کو ،شھر میں رہنے والے گاؤں میں رہنے والوں کو اورباپ اپنی اولاد کوقیامت تک یہ خبر پہنچا تے رھیں اور سب اس پیغام کو پہنچا نے میں اپنی ذمہ داری پر عمل کریں ۔[12]
جب پیغمبر اکرم(ص) نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کر دی ،تو اب یہ صرف لو گو ں کے اوپر ھے کہ وہ چا ھے جنت کو اختیار کر یں یا جہنم کو ،اور ان کا ولایت علی (ع) کو قبول کر نا یا قبول نہ کرنا ایک الٰھی امتحان ھے ۔
اس سلسلہ میں امام علی رضا علیہ السلام فر ما تے ھیں :

(مَثَلُ الْمُوْمِنِيْنَ فِیْ قَبُوْلِھِمْ وِلَاءَ اَمِيْرِالْمُوْ مِنِيْنَ عَلَيْہِ السَّلا مُ فِیْ يَوْمِ غَدِيْرِخُمٍّ كَمَثَلِ الْمَلَا ئِكَةِ فِیْ سُجُوْدِھِمْ لِآدَمَ،وَمَثَلُ مَنْ اَبیٰ وِلَايَۃَ اَمِيْرِالْمُوْ مِنِيْنَ يَوْمَ الْغَدِيْرِ مَثَلُ اِبْلِيْسَ)

”غدیر خم کے دن حضرت علی (ع) کی ولایت کو قبول کر نیوالے مو منین کی مثال حضرت آدم کو سجدہ کر نےوالے ملا ئکہ جیسی ھے ،اور ولایت امیر المو منین (ع) کا انکار کرنے والوں کی مثال ابلیس جیسی ھے‘[13]

اس مختصر سی بحث سے اسلامی معا شرے پر حکم فرما فضااور وہ حالات جن میں واقعۂ غدیررونما ھوا اور وہ اھداف و مقاصدجوغدیرکے مد نظر تھے واضح ھو جا تے ھیں ۔

۲.خطبہ ٔ غدیر کی اھمیت کے پھلو

پیغمبر اسلا م(ص) کی پوری تا ریخ بعثت میں صرف ایک حکم ایسا ھے جو اتنے تفصیلی مقد مات، ایک خاص مقام اور مسلمانوں کے جم غفیر میں ایک طولانی خطبہ کے ذیل میں بیان ھو ا ھے دیگر تمام احکام الٰھی مسجد النبی یا آپ کے بیت الشرف میں بیان ھو تے تھے اور اس کے بعد ان کی اطلاع سب کو دیدی جا تی تھی ، اسی بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ھے کہ اسلا م کا یہ الٰھی حکم دوسرے تمام الٰھی احکام سے ممتاز اور اھم ھے ۔حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام فر ما تے ھیں :

”غدیر کے دن ولایت کے مانند کسی حکم کا اعلان نھیں ھوا “

ھم ذیل میں فھر ست وار خطبۂ غدیر کی اھمیت کے اسباب بیان کر رھے ھیں:

جغرافیائی اعتبار سے غدیرکی جگہ جحفہ میناس مقام سے پھلے ھے جھاں سے تمام راستے الگ الگ ھوتے تھے اورتمام قبائل اپنے اپنے راستہ کی طرف جانے کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ھوتے تھے۔اسی طرح اس گرم و ریگستانی علاقہ میں تین دن قیام کرنااور وقت کے لحاظ سے حجة الوداع کے بعد کا زمانہ اوریہ اس دن تک مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا ۔

خطیب کی جگہ،مخاطبین یعنی حا جیوں کی خاص کیفیت وہ بھی اتمام حج کے بعداور واپسی کے وقت نیزمخاطبین کے سامنے پیغمبر اسلام (ص)کی وفات کے نزدیک ھو نے کااعلان اس لئے کہ آنحضرت (ص)اس خطبہ کے ستّر دن بعد اس دنیا سے رحلت فر ما گئے ۔

خدا وند عالم کا یہ فرمان ”اے پیغمبر اس پیغام کو پھنچا دیجئے جو آپ پر خدا وند عالم کی طرف سے نا زل ھوا ھے اگر آپ نے یہ پیغام نہ پھنچایا تو گویا رسالت کا کو ئی کام ھی انجام نھیں دیا “یعنی فرامین الٰھی میں سے کسی ایک فرمان کے لئے بھی ایسا حکم نھیں ھوا ۔

پیغمبر اکرم (ص)کو خوف اورمسلمانوں کے مستقبل کی خاطر ولایت اور امامت کے حکم کو جاری کر نے کےلئے خدا کاقطعی فیصلہ ، اس حکم الٰھی کو پھنچا نے کی خصوصیات میں سے ھے کہ پیغمبر کسی بھی حکم کو پھنچا نے کےلئے اس طرح فکرمند نہ ھو ئے ۔

خدا وند عالم کا دشمنوں کے شر سے پیغمبر اکرم(ص) کی حفاظت کی ذمہ داری لینا اس پیغام اور اس اعلان کی خصوصیت ھے اور احکام الٰھی میں سے کسی کے لئے بھی ایسی ضما نت نھیں دی گئی ۔

آنحضرت (ص)کا غدیر خم میں لوگوں سے اقرار لینا ۔

اس دستور الٰھی کو بیان کر نے کےلئے خاص اسباب کا اہتمام، اتنا بڑا مجمع ،بیان کر نے کا خاص انداز اور منبر صرف اسی حکم الٰھی کےلئے تھا ۔خاص طور سے پیغمبر اکرم (ص)کا لوگوں کو الوداع کھنا جبکہ بیرونی دشمنوں کی طرف سے اب اسلام کونقصان پھنچانانا ممکن ھو گیا تھا۔

مسئلۂ امامت صرف ایک پیغام اور ایک ھی خطبہ کی صورت میں نھیں پھنچایا گیا بلکہ خدا وند عالم کے حکم وفر مان اور عام مسلمانوں کی بیعت اور ان سے عھد کے ذریعہ سے عمل میںآیا ۔

وہ عظیم ا ور حساس مطالب جو ولایت کوبیان کر تے وقت خطبہ میںذکرکئے گئے ھیں۔

خطبہ سے پھلے اور بعد واقع ھو نے والے خاص رسم و رسومات مانند بیعت ،عمامۂ سحاب اور مبارکباد جو اس واقعہ کی خاص اھمیت پر دلالت کر تے ھیں ۔

خداوند عالم کا یہ خطاب ”آج میں نے تمھارا دین کا مل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں“جو اس دن تک کسی بھی مو قع پر نھیں فر مایا گیا ۔

ائمہ علیھم السلام کا پیغمبر کے خطبہ غدیر کو اپنی توجہ کا مر کز قرار دینا ،خاص طور پر حضرت امیرالمو منین اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت زهرا علیهما السلام کا یہ فرمان "پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر میں کسی کےلئے کو ئی عذر باقی نہیں چھو ڑا "[14]نیز علماء کا ائمہ ٔ ھدیٰ علیھم السلام کی اتباع میں غدیر سے متعلق موضوعات کا تفصیل سے بیان کر نا کہ یھی ولایت و امامت کی بنیاد ھے ۔
تاریخی ،حدیثی ،کلا می اور ادبی اعتبار سے اس حدیث کی سند اور نقل کر نے کا اندازاسی طرح اس کلام کا لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جا ناجو روایات ولایت مینممتاز اوربے مثال ھے محققین اس روایت کے تواتر کو ثابت کرچکے ھیں اور تمام مسلمان چا ھے وہ کسی بھی فرقہ اور مسلک کے ھوں اس حدیث کے صحیح ھو نے کااعتراف کرتے ھیں

خطبۂ غدیر میں آنحضرت (ص)کے بلند و بالا مقاصد
۱۔ اپنی تیئس سال کی زحمتوں کانتیجہ اخذکرنے کےلئے اپنا جا نشین معین کر نا جس کے ذریعہ اس راہ کوبرقرار رکھے گا۔
۲۔اسلام کو کفار و منافقین سے ھمیشہ کےلئے محفوظ کرنے کی خاطر ایسے جا نشینوں کا معین فر مانا جو اس ذمہ داری کو نبھا سکیں ۔
۳۔ خلیفہ معین کرنے کےلئے قانونی طور پر اقدام کرنا جوھرقوم کے قوانین کے اعتبار سے ھمیشہ رائج رھاھے اور تاریخ مینبطورسندثابت ھے ۔
۴۔اپنے تیئس سالہ پروگرام میں گذشتہ اور مسلمانوں کے ماضی اورحال کا بیان کرنا۔
۵۔دنیا کے اختتام تک مسلمانوں کے مستقبل کا راستہ ھموار کر نا ۔
۶۔لوگوں پر حجت تمام کرناجو انبیاء علیھم السلام کی بعثت کاایک اصلی مقصد ھے۔
پیغمبر اکرم(ص) کے اس عملی اقدام کا نتیجہ جو اھل بیت علیھم السلام کے حق کو پہچاننے والوناور اس کا اعتراف کر نے والوں کی کثرت، اور تاریخ میں اربوں شیعوں کا وجود خاص طور سے اس دور میں اس کی اھمیت کا بہترین گواہ ھے۔
----

[1] بحا ر الانوار جلد :۱۸،۱۹،۲۰۔
[2] بحا ر الانوار جلد :۱۸ صفحہ ۱۴۸۔ ۲۴۳ ، جلد ۱۹ صفحہ ۱۔۲۷۔
[3] بحا ر الانوار جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۴۔ ۱۳۳ ، جلد ۲۰ ،جلد ۲۱ صفحہ ۱ ۔ ۹۰۔
[4] بحا ر الانوار :جلد۲۱ صفحہ ۹۱۔۱۸۵۔
[5] بحا ر الانوار :جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۵۔۳۷۸۔
[6] بحا رالانوار :جلد ۲۲۔اسی طرح منا فقین سے متعلق آیات ،قرآن کریم میں ملا حظہ فر ما ئیں ۔
[7] اس سلسلہ میں سورہ آل عمران ،نساء ،ما ئدہ، انفال ، تو بہ، عنکبوت ، احزاب ،محمد ، فتح ، مجا دلہ، حدید ، منافقین و حشر میں رجوع کریں۔
[8] منافقوں کی سازشوں کی تفصیل اس کتاب کے تیسرے حصہ میں بیان کی جا ئے گی ۔
[9] فیض الغدیر :صفحہ ۳۹۴۔
[10] اس کتاب کے دوسرے اور تیسرے حصہ میں رجوع فر ما ئیں ۔
[11] عوالم : جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵ حدیث ۵۸۔
[12] اس سلسلہ میں خطبۂ غدیر کے گیا رھویں حصہ میں رجوع کیجئے ۔
[13] عوالم : جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۴ ۔
[14] بحا ر الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶۔عوالم جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵ حدیث ۵۹۔

اسرار غدیر

غدیر خم کے تین روز کی رسومات

غدیر خم میں رو نما ھو نے والے واقعات ایک ھی مقام پر اور ایک ھی شخص سے نقل نہینھو ئے ھیں حاضرین میں سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہر ایک نے اس باعظمت پروگرام کے بعض پهلوؤں پر روشنی ڈالی هے اور کچھ مطالب ائمہ معصومین علیهم السلام نے نقل کئے هیں ۔
هم نے اخبار و احا دیث کے مطالعہ اور جائزہ سے واقعہ غدیر کی منظر کشی کی هے جس کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں بیان کیا جاتا هے :
ابتدا مینخطبہ سے پهلے کے واقعات جوخطبہ کےلئے ماحول کوسازگار بنانے کے لئے رونماهوئے ، اس کے بعد پیغمبر اسلام (ص)کے خطبہ کی کیفیت اور وہ عملی اقدامات جو آپ نے منبر پر انجام دئے ،اور تیسرے حصہ میں وہ چیزیں بیان کی جا ئینگی جو خطبہٴ غدیر کے بعد انجام دی گئیں۔

۱ خطبہ سے پهلے کے پروگرام

حجة الوداع کی اهمیت[1]

پیغمبر اسلام (ص)کی هجرت اور آپ کا مکہ معظمہ سے تشریف لیجانا تاریخ اسلام کا ایک حساس موڑ شمار کیا جا تا هے اور هجرت کے بعد پیغمبر اسلام(ص) نے مکہ معظمہ کے تین سفر فر ما ئے ۔
پهلی مر تبہ آٹھویں هجری میں صلح حدیبیہ کے بعدعمرہ کے عنوان سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور مشرکین کے ساتھ معاهدہ کے مطابق فوراً واپس پلٹ آئے ۔
دوسری مر تبہ نویں هجری میں فتح مکہ کے عنوان سے اس شهر میں داخل هو ئے ،اور تمام امور کی تکمیل اور کفر و شرک اور بت پرستی کا جا ئزہ لینے کے بعد آپ طائف تشریف لے گئے لوٹتے وقت مکہ تشریف لا ئے اور عمرہ بجالانے کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے ۔
تیسری اور آخری مرتبہ پیغمبر اسلام(ص) هجرت کے بعد دس هجری میں حجة الوداع کے عنوان سے مکہ تشریف لا ئے آنحضرت (ص) نے پهلی مر تبہ رسمی طور پر حج کا اعلان فر مایا تاکہ جهاں تک ممکن هوسب لوگ اپنے تئیں حا ضر هوں۔
اس سفر میں آنحضرت (ص) کے دو بنیادی مقصد اسلام کے دو اهم احکام بیان کرنا تھا جن کو آ نحضرت(ص) نے ابھی تک لوگوں کے لئے مکمل اور رسمی طور پر بیان نهیں فر مایا تھا :ایک حج اور دوسرے پیغمبر اسلام(ص) کے بعد خلافت و ولایت اور جا نشینی کا مسئلہ تھا ۔

سفر حج کا اعلان[2]
خدا وند عالم کے حکم کے بعد پیغمبر اسلام(ص) نے مدینہ اور اس کے اطراف میں منا دی دینے والوں کو روانہ فر مایا تاکہ آنحضرت (ص) کے اس سفر کی اطلاع سب تک پهنچا دیناور یہ اعلان کردینکہ جو چا هے وہ آپ(ع) کے ساتھ سفر کر سکتا هے ۔
عام اعلان کے بعد مدینہ کے اطراف سے متعدد افراد آنحضرت (ص)،مها جرین اور انصار کے ساتھ مکہ جا نے کےلئے شهر مدینہ آئے ۔مدینہ سے مکہ کے درمیان راستہ میں مختلف قبیلوں کے متعدد افراد آ نحضرت(ص) کے ساتھ شامل هوتے گئے دور دراز علاقوں میں بھی اس اهم خبر کے پهنچتے هی مکہ کے اطراف اور یمن وغیرہ شهر ونکے متعدد افراد نے بھی مکہ کےلئے رخت سفر باندھا تاکہ حج کے جز ئی احکام ذاتی طور پر خود پیغمبر اکر م(ص) سے سیکھیں اور آنحضرت (ص)کے ساتھ اس پهلے رسمی سفر حج میں شریک هوسکیں ۔مزید یہ کہ آنحضرت (ص) نے یہ اشارہ فر ما دیا تھا کہ یہ میری زندگی کا آخری سفر هے جس کے نتیجہ میں چا روں طرف سے لوگوں کے اضافہ هو نے کاباعث بنا ۔
تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار افراد[3]حج مینشریک هو ئے جن میں سے صرف ستّرہزار افراد مدینہ سے آنحضرت(ع) کے ساتھ آئے تھے یوں لبیک کهنے والوں کا سلسلہ مکہ سے مدینہ تک جڑاهوا تھا ۔

مدینہ سے مکہ تک سفر کا راستہ
آنحضرت (ص) نے هفتہ کے دن ۲۵ ذیقعدہ کو غسل انجام دیااور احرام کے دو لباس اپنے همراہ لیکر مدینہ سے با هر تشریف لا ئے ، آپ(ع) کے اهل بیت جن میں حضرت فاطمہ زهرا سلام اللہ علیها اما م حسن علیہ السلام ،امام حسین علیہ السلام شامل تھے نیز آ پ کی ازواج سب کے سب اونٹوں کے کجا ووں اور محملوں میں سوار تھے ”مسجد شجرہ “ ”جو

مدینہ کے نزدیک ھے ‘‘سے احرام با ندھنے کے بعد آپ نے مکہ کی راہ لی اور سوار و پیادہ لوگ آ پ کے ھمراہ چل رھے تھے ۔
اگلے دن صبح ” عِرْقُ الظَّبْیَہ “ پہنچے اور اس کے بعدمقام ” روحا ء “ پر کچھ دیر کےلئے توقف فر مایا
وھاں سے نماز عصر کےلئے مقام ”مُنصرَف “پہنچے ۔نماز مغرب و عشا ء کے وقت مقام ”مُتَعَشّیٰ“ پر قیام فر مایارات کا کھانا وھیں نوش فرمایا ، نماز صبح کے لئے مقام ”أُ ثَا یَةَ“ ،پھونچے منگل کی صبح مقام ”عرج “ پر تھے اور بدھ کے روز ” سقیاء “ کی منزل پر قدم رکھا ۔

راستے کے دوران پیدل چلنے والوںنے راستہ کی مشکلات کا تذکرہ کیاآنحضرت (ص)سے سواری کی درخواست کی گئی تو آپ(ع) نے فر مایا ابھی سواری مھیانھیں ھے آپ نے حکم دیا کہ آسانی کےلئے سب اپنی کمریں باندھ لیں اورتیز رفتاراور دوڑ دوڑ کر سفر طے کریں ۔اس حکم پر عمل پیرا ھو ئے تو کچھ راحت و آرام ملا ۔
جمعرات کے دن مقام” ابواء“پھونچے ،جھاں پر آنحضرت (ص)کی مادر گرامی جناب آمنہ کی قبر ھے ،آپ(ع) نے اپنی والدہ گرامی کی قبر کی زیارت فر ما ئی ۔ جمعہ کے دن مقام ” جحفہ “ اور” غدیر خم “سے گذر نے کے بعد مقام ” قُدَیْد “ کےلئے عا زم ھو ئے اور ھفتہ کے دن وھاں پہنچے۔اتوار کے دن مقام ” عسفان “ پہنچے اور ”پیر کے دن مقام ” مرّالظھران “پر پہنچے اور رات تک وھیں پر قیام فر مایا ۔رات کے وقت مقام ” سیرف “ کی طرف حرکت کی اور وھاں پھونچے اوراس کے بعد کی منزل مکہٴ معظمہ تھی ۔دس دن کا سفر طے کر نے کے بعد منگل کے روز پانچ ذی الحجہ کو مکہ پہنچے ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا مدینہ سے یمن اور یمن سے مکہ کا سفر
دو سری طرف حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام کی طرف سے ایک لشکر کے ھمراہ نجران اور اس کے بعد یمن تشریف لے گئے اس سفر میں آپ کا مقصد خمس زکوٰة اور جزیہ وصول کرنا اور نیز اسلام کی دعوت دینا تھا ۔
پیغمبر اسلام(ص) نے مدینہ سے چلتے وقت حضرت علی علیہ السلام کےلئے ایک خط تحریر فر مایا اورآپ (ع) کو حکم دیا کہ وہ بھی یمن سے مکہ چلے آئیں ۔نجران اور یمن کے امور انجام دینے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا لشکر نیز اھل یمن کے کچھ افراد (جن کی تعداد بارہ ہزار تھی) کے ساتھ میقات سے احرام با ندھنے کے بعد عازم مکہ ھو ئے ۔پیغمبر اسلام (ص)مدینہ کی طرف سے مکہ کے نز دیک پہنچے تواد ھرسے حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام بھی یمن سے مکہ کے نزدیک پہنچے ۔آپ (ع) نے لشکرمیںاپنا جا نشین مقرر فر مایا اور خود آنحضرت (ص) کی ملا قات کےلئے تشریف لے گئے اور مکہ کے نزدیک آنحضرت (ص) کی خد مت میں پہنچے اور روداد سفر سنا ئی ۔
پیغمبر اکرم(ص) مسرور ھوئے اور حکم دیا کہ جتنا جلدی ممکن ھو آپ(ع) کے لشکر کو مکہ لا یا جا ئے ۔
حضرت علی علیہ السلام پھر اپنے لشکر کے پاس آئے اور آنحضرت (ص) کے قافلہ کے ساتھ منگل کے دن پا نچ ذی الحجہ کو مکہ پہنچے ۔
ایام حج آنے کے بعد آنحضرت (ص) نویں ذی الحجہ کے دن عرفات تشریف لے گئے اس کے بعد مشعر اور منٰی پہنچے ۔اس کے بعدیکے بعد دیگرے اعمال حج انجام دئے اورحج کے واجب و مستحب اعمال لو گوں کےلئے بیان فر مائے۔

غدیر سے پھلے خطبے[4]
آنحضرت (ص) نے مقام غدیر سے پھلے دو حساس مقامات پر دو خطبے دئے جن کا مقصد حقیقت میں خطبہٴ غدیر کےلئے ماحول فراھم کر نا تھا ۔
آپ (ص)نے پھلا خطبہ منیٰ میں دیا تھا ۔ اس خطبہ کے آغاز میںآپ(ع) نے معاشرہ میں مسلمانوں اور عوام الناس کی جان ،مال ،عزت اور آبرو کی حفاظت ،اس کے بعددور جا ھلیت میں نا حق خون ریزی اور نا حق لئے گئے اموال کو رسمی طور پر معاف فرمایا تاکہ لوگوں کے مابین ایک دوسرے سے کینہ ختم ھو جائے تاکہ معاشرے میں پوری طرح امنیت کا ماحول پیدا ھو جا ئے اور اس کے بعد لوگوں کو اپنے بعد اختلاف کر نے اور ایک دوسرے پر تلواراٹھانے سے خوف دلایا ۔
اس مقام پر آ پ نے واضح طورپر فر مایا:
”اگر میں نہ رھوں تو علی ابن ابی طالب (ع) خلاف ورزی کر نے والوں کے سا منے اٹھ کھڑے ھو ں گے “
اس کے بعد آپ(ع) نے اپنی زبان مبارک سے حدیث ثقلین بیان کی اور فرمایا:
”میں تمھا رے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑکر جا رھا ھوں اگر ان دونوں سے متمسک رھوگے تو ھر گز گمراہ نہ ھو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گے :کتاب خدا اور میری عترت یعنی میرے اھل بیت (ع) “
آپ(ص) نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فر مایا کہ میرے ان اصحاب میں سے بعض کوقیامت کے دن جہنم کی آگ میں جھونک دیا جا ئیگا ۔
اھم بات یہ ھے کہ اس خطبہ میں حضرت امیر المو منین (ع) آنحضرت (ص)کے کلام کی لوگوں کےلئے تکرار فر ما رھے تھے تا کہ دور بیٹھنے والے افراد بھی سن لیں۔

منیٰ کی مسجد خیف میںدوسرا خطبہ[5]
آنحضرت (ص) نے دوسرا خطبہ منیٰ کی مسجد خیف میں ارشاد فر مایا ۔منیٰ میں قیام کے تیسر ے روز آپ(ع) نے لوگوں کے مسجد خیف میں جمع ھو نے کا حکم صادر فر مایا۔وھاں پر بھی آپ نے خطبہ دیا جس میں صاف صاف یہ اعلان فر مایاکہ اس خطبہ کو یاد رکھیں اور حا ضرین غا ئبین تک پہنچائیں۔
اس خطبہ میں آ پ(ع) نے اخلاص عمل ،مسلمانوں کے امام سے متعلق ھمدردی اور تفرقہ نہ ڈالنے پر زور دیااور تمام مسلمانوں کے حقوق اور قوانین الٰھی میں برابرھو نے کا اعلان فر مایا اس کے بعد مسئلۂ خلافت بیان فر مایا پھرآپ(ع) کی زبان مبارک پر حدیث ثقلین جا ری ھو ئی اور دوسری مرتبہ غدیر کے لئے زمینہ فراھم کیا ۔
اس موقع پر منافقوں نے مکمل طور پر خطرہ کا احساس کیا اور واقعہ کوسنجیدگی سے لیا انھوں نے عھد نا مہ لکھا اور قسمیں کھا ئیں اور اپنے پروگرا موں کا آغاز کیا ۔[6]

غدیر سے پھلے انبیاء علیھم السلام کی میراث کا حوالہ کرنا[7]
مکہ میں پیغمبر اکرم (ص)پر الٰھی قانون اس طرح نا زل ھوا :”آپ کی نبوت مکمل ھو گئی اورآپ کا زمانہ ختم ھو گیا ۔اسم اعظم اور آثار علم و میراث انبیاء علیھم السلام، علی ابن ابی طالب (ع) کے حوالہ کر دیجئے جو سب سے پھلے ایمان لا ئے ھیں ۔میں زمین کو اس عالم کے بغیر ایسے ھی نھیں چھوڑ دوں گا کہ جس کے ذریعہ میری اطاعت اور ولایت سے لوگ متعارف ھوں اور وہ میرے پیغمبر کے بعد لوگوں کےلئے حجت ھو “
انبیاء علیھم السلام کی یا دگاریں حضرت آدم و نوح و ابراھیم علیھم السلام کے صحیفے،توریت و انجیل، حضرت مو سیٰ علیہ السلام کا عصا ،حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور دوسری تمام میراث صرف اور صرف حجج الٰھی کے ھا تھوں میںرہتی ھیں ۔اس دن خاتم الانبیاء (ص) اس پوری میراث کے محافظ تھے اور اب حکم الٰھی حضرت امیر المومنین کےلئے آگیا ۔یہ تمام چیزیں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے یکے بعد دیگرے ائمہ علیھم السلام تک منتقل ھو تی رھیںاور اب یہ تمام چیزیں خدا وند عالم کی آخری حجت پیغمبر اکرم(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو طلب فر مایا اور ایک مخصوص میٹینگ کی جس میں خداوند عالم کی اما نتیں حضرت علی علیہ السلام کے حوالہ کر نے میں ایک رات دن لگ گیا ۔

لقب امیر المو منین(ع) [8]
لقب امیر المو منین(ع) [8] مکہ میں جبرئیل (ع) خدا وند عالم کی طرف سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کےلئے خاص طور سے لقب (امیر المو منین)لیکر نا زل ھو ئے اگر چہ اس سے پھلے بھی یہ لقب آپ ھی کےلئے معین ھو چکاتھا ۔
پیغمبر اکرم (ص)نے تمام اصحاب کو حکم دیا کہ ایک ایک صحابی حضرت علی علیہ السلام کے پاس جا ئے اور آپ (ع) کو ”السلام علیک یا امیر المومنین “ کھکر سلام کرے ۔اس طرح پیغمبر اکرم(ص) نے اپنے دور حیات میں ھی اصحاب سے حضرت علی علیہ السلام کے امیر ھو نے کا اقرار کرا لیا تھا ۔
اس مقام پر ابو بکر اور عمر نے پیغمبر اکرم(ص) پر اعتراض کرتے ھوئے کھا: کیا یہ حق خدا وند عالم اور ان کے رسول کی طرف سے ھے ؟آنحضرت (ص) غضبناک ھو ئے اور فرمایا:”یہ حق خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ھے ،خدا وند عالم نے مجھ کو یہ حکم دیا ھے “

غدیرمیں حاضرھونے کےلئے قانونی اعلان[9]
لوگ اس چیز کے منتظر تھے کہ پیغمبر اکرم(ص) ا پنے اس آخری سفرحج میں کچھ ایام مکہ میں قیا م فر ما ئیں،لیکن اعمال حج تمام ھو نے کے فوراً بعد آپ نے اپنے منادی بلال کولوگوں کے لئے اس بات کا اعلان کر نے کا حکم دیا :کل

محتاجو ں کے علاوہ سب کو چلنا ھے کو ئی بھی مکہ میں نہ رہنے پائے تاکہ وقت معین پر ”غدیر خم “میں حا ضر ھو سکیں ۔
”غدیر “ کے علاقہ کا انتخاب جو خاص حکم الٰھی کی وجہ سے تھا کئی اعتبار سے قابل غور ھے :
ایک یہ کہ مکہ سے واپس آتے وقت غدیراس جگہ سے پھلے ھے جھاں پر لوگوں کے راستے ایک دو سرے سے جدا ھو تے ھیں۔
دوسرے یہ کہ مستقبل میں مسلمانوں کے حج کرنے والے قافلے مکہ آتے اور جا تے وقت جب اس مقام سے گذریں تووادی غدیر اور مسجد النبی(ص) میں نماز پڑھیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق تجدید بیعت کریں تاکہ اس واقعہ کی یاد دلوں میں دوبارہ زندہ ھو جائے ۔[10]
تیسرے یہ کہ ”غدیر “ جحفہ سے پھلے وہ وسیع و عریض میدان تھا جھاں پر سیلاب اور شمال مغرب کی طرف سے بہنے والے چشمہ کا پانی آکرجمع ھوتا تھا اور اس میدان مینکچھ پرانے اور مضبوط درخت بھی تھے لہٰذا یہ میدان پیغمبر اسلام(ص) کے تین دن کے پرو گرام اورخطبہ ارشاد فرمانے کےلئے بہت ھی منا سب تھا لوگوں کےلئے بھی یہ بڑے تعجب کی بات تھی کہ پیغمبر (دس سال مکہ سے دور رہنے کے با وجود) مکہ میں قیام نھیں فر ماتے تاکہ ان کی خدمت با برکت میں لوگ حا ضر ھوں اور ان سے اپنے مسائل بیان کر ینبلکہ اعمال حج تمام ھو نے کے بعد فور اً وھاں سے رخت سفر با ندھ لیتے ھیناور لوگوں کو بھی مکہ سے چلنے اور ” غدیر خم “میں حاضر ھو نے کا حکم فر ما تے ھیں۔
جس صبح کو آنحضرت (ص) نے مکہ سے کوچ فرمایا آپ کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار[11]سے زیادہ افراد تھے یھاں تک کہ مکہ کے پانچ ہزارافراد اور یمن کے تقریباًبارہ ہزار افراد”جن کا ادھر سے راستہ بھی نھیں تھا “بھی غدیر کے پروگرام میں شریک ھونے کےلئے آنحضرت (ص) کے ساتھ آئے تھے ۔

۲ خطبہ کی کیفیت اور اس کے جزئیات

غدیر میں لوگوں کا اجتماع [12]

پیر [13]کے دن ظھر کے وقت جیسے ھی ”کراع الغُمَیم “[14](وہ علاقہ جھاں پر ”غدیر خم “ واقع ھے)پر پہنچے ،آنحضرت (ص) نے اپنا راستہ دائیں طرف اور غدیر کی جانب بدلتے ھو ئے فرمایا :
”اَیُّھاالنَّاس،اجیبوا داعیَ اللہ ،انارَسُول اللہ “
”ایھا الناس خدا کی طرف دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کھو ،میں خدا کا پیغام لانے والا ھوں “ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اھم پیغام کے پہنچا نے کا وقت آگیا ھے ۔
اس کے آنحضرت (ص) نے منادی کو یہ ندا لگا نے کا حکم دیا :”تمام لوگ ٹھھر جا ئیں جو لوگ آگے بڑھ گئے ھینوہ پیچھے پلٹ آئیں اور جوپیچھے رہ گئے ھیں وہ ٹھھر جا ئیں “تاکہ تمام لوگ پھلے سے معین شدہ مقام پر جمع ھو جا ئیں ۔اسی طرح یہ حکم بھی صادر فر مایا :کوئی شخص قدیم درختوں کے نیچے نہ جا ئے اور وہ جگھیں اسی طرح خالی رھیں ۔
اس حکم کے صادر ھو نے کے بعد تمام مرکب رک گئے ،اور جو لوگ بڑھ گئے تھے وہ واپس پلٹ آئے ، تمام لوگ غدیر خم کے مقام پر اترگئے ھر ایک نے اپنی اپنی جگہ تلاش کی ،اور آھستہ آھستہ سکون و اطمینان کاسانس لیایہ صحرا پھلی مرتبہ ایسے عظیم انسانی مجمع کا شاھد تھا ۔
گرمی کی شدت اور گرم زمین اتنی تکلیف دہ تھی کہ لوگ یھاں تک کہ آنحضرت (ص) نے بھی اپنی عبا کا ایک حصہ اپنے سر اقدس پر اور دوسرا حصہ اپنے پیروں کے نیچے بچھا رکھا تھا اور کچھ لوگ گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنی عبا اپنے پیروں پر لپیٹے ھو ئے تھے !

خطبہ اور منبر کی جگہ کی تیاری[15]
دوسری طرف پیغمبر اسلام (ص)نے مقداد ،سلمان ،ابوذر اور عمار کو بلاکر یہ حکم صادر فر مایا کہ ان پانچ پرانے درختوں (جوتالاب غدیر کے کنا رے ایک لائن میں کھڑے ھو ئے تھے)کے نیچے جگہ تیار کریں انھوں نے درختوں کے نیچے سے کا نٹوں کو صاف کیا ،پتھروں کو جمع کیا ،درختوں کے نیچے صفائی کی اور پا نی کا چھڑکا ؤ کیا ۔اس کے بعد درختوں کی زمین تک لٹکنے والی شاخوں کو کا ٹا ۔پھر دھوپ سے بچنے کی غرض سے دو نزدیک کھڑے ھو ئے درختونکی شاخوں پر کپڑا ڈال کرسائبان بنایا،اوراس طرح وہ جگہ تین دن کے پروگرام کیلئے بالکل تیار ھوگئی۔

اس شا میانہ کے نیچے پتھروں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا اور پالان شتر کاآنحضرت(ع) کے قد کے برابر منبر تیار کیا اور اس پر کپڑا ڈالا منبر کو مجمع کے درمیان بنایا تھا تاکہ پیغمبر اکرم(ص) خطبہ ارشاد فرما تے وقت سب کو دیکھ سکیں، اور آپ(ع) کی آواز سب تک پہنچ سکے اور سب لوگ آپ کا دیدار کرسکیں ،اور جیساکہ غدیر کے واقعہ میں آیا ھے کہ:غدیر خم میں کو ئی ایسا شخص نھیں تھا جس نے آپ(ع) کا دیدار نہ کیا ھو اور اپنے کا نوں سے آنحضرت (ص) کی آواز نہ سنی ھو ۔
البتہ ربیعہ بن امیہ بن خلف لوگوں کےلئے آپ(ع) کے کلام کی تکرار کر رھے تھے تاکہ دور بیٹھنے والے افراد بہتر طریقہ سے مطالب سمجھ سکیں ۔

پیغمبراکرم(ص) اور امیر المومنین علیہ السلام منبر پر [16]
ظھر کے وقت انتظار کی گھڑیاں تمام ھوئی یھاں تک کہ منادی نے نماز جما عت کےلئے آواز لگا ئی لوگوں کے اپنے اپنے خیموں سے باھر آنے اور نماز کی صفیں مرتب کر نے کے بعد پیغمبر اکرم(ص) اپنے خیمہ سے با ھر تشریف لائے اور نماز با جما عت بجالائے ۔
اس کے بعد مجمع مشاھدہ کر رھا تھا کہ پیغمبر اکرم(ص) منبر پر کھڑے ھو ئے اور آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور حکم دیا کہ آپ منبر پر آئیں اور میرے پاس دائیں طرف کھڑے ھو جائیں ،خطبہ شروع ھو نے سے پھلے امیر المومنین علیہ السلام آپ(ع) سے ایک زینہ نیچے کھڑے ھو ئے تھے اور آنحضرت(ع) اپنادست مبارک آپ (ع) کے دوش پر رکھے ھو ئے تھے ۔
اس کے بعد پیغمبر اکرم(ص) نے مجمع پر دائیں اور با ئیں طرف نظر ڈالی اور مجمع کا پوری طرح جمع ھو نے کا انتظار کیاجلسہ میں ایک طرف عورتیں بھی بیٹھی ھو ئیں تھیں جو پیغمبر کو اچھی طرح دیکھ رھیں تھیں۔مجمع کے تیار ھو جا نے کے بعد پیغمبر اکرم(ص) نے دنیائے اسلام کے لئے اپنے آخری اور تا ریخی خطاب کا آغاز فر مایا ۔
منبر اور خطبہ کے اس دلچسپ انداز کو مد نظر رکھ کرکہ دو آدمی منبر پر ھیں اور ایک لاکھ بیس ہزار افراد اس انو کھے منظر کا نظارہ کر رھے ھیں آنحضرت (ص)کے خطبہ پر توجہ مرکوز کئے ھوئے ھیں ۔
ھم یہ بات بیان کر تے چلیں کہ ایک تقریر کےلئے ایک لاکھ بیس ہزار افراد کا مجمع اس عالم میں کہ ایک خطیب کو تمام لوگ دیکھ رھے ھوں آج کی دنیا مینبھی یہ ایک غیر معمولی مسئلہ ھے چہ جائیکہ عصر بعثت میں گذشتہ انبیاء علیھم السلام کے چھ ہزار سالہ دور میں کسی تقریر کےلئے اتنابڑا مجمع جمع ھوا ھو ۔

پیغمبر اسلام (ص)کاخطبہ[17]
پیغمبر اسلام(ص) کاغدیر خم میں تاریخ ساز خطبہ جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رھا اس کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ھے ۔
آنحضرت (ص) نے سب سے پھلے خدا وند عالم کی حمد و ثنا اور اس کی قدرت و رحمت کا تذکرہ فر مایا اور اس کے بعد خدا وند عالم کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار فر مایا ۔
دوسرے حصہ میں آپ نے مجمع کو اصل مطلب کی طرف متوجہ کرتے ھو ئے فر مایا کہ مجھے علی بن ابی طالب (ع) کے سلسلہ میں ایک اھم پیغام پہنچا ناھے اگر میں نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو گو یا رسالت الٰھی کا کوئی کام انجام نھیں دیا اور میں خدا کے عذاب سے ڈرتا ھوں ۔
تیسرے حصہ میں آپ نے اپنے بعدقیامت تک کےلئے بارہ اماموں کا اعلان فر مایاتاکہ اقتدار کی تمام امیدیں ایک دم قطع ھو جا ئیں ۔ آنحضرت (ص) کی تقریر مینسب سے اھم بات یہ تھی کہ ائمہ معصومین علیھم السلام قیامت تک کےلئے تمام انسانوں پر ولایت رکھتے ھیناور ھر زمانہ میں اور ھر جگہ ھر معاملہ میں ان ھی کے کلمات و ارشادات کا بول بالا ھوگا اور خداو رسول کی جا نب سے حلال و حرام میں حضرات ائمہ علیھم السلام کی مکمل نیابت اور ان کے تام الاختیار ھو نے کا اعلان فر مایا ۔
خطبہ کے چو تھے حصہ میں پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے ھا تھوں کو بلند کر کے فر مایا :
”جس کا میں مو لا ھوں اس کے یہ علی مو لا ھیں پر ور دگارا جو علی کو دوست رکھے اس کو تو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے اس کو دشمن رکھ اور جو ان کی مد د کرے اس کی تو مدد کراور جو ان کو رسوا کرے اس کو تو رسوا و ذلیل کر“
اور اس کے بعد ائمہ علیھم السلام کی ولایت کے ذریعہ اکمال دین اور نعمتوں کے تمام ھو نے کا اعلان فر مایا اور اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعد خدا ،ملائکہ اور لوگوں کو اپنے اس پیغام کے پھونچا نے پر شاھد قرار دیا ۔
پا نچویں حصہ میں آپ(ع) نے صاف صاف یہ اعلان فر مایا :جو ائمہ علیھم السلام کی ولایت سے سر پیچی کر ے گا اس کے تمام نیک اعمال حبط ھو جا ئیں گے اور اس کا ٹھکانا جہنم ھے ‘‘اس کے بعد امیر المو منین علیہ السلام کے کچھ فضا ئل بیا ن فر ما ئے ۔
پیغمبر اسلام(ص) نے چھٹے حصہ میں غضب الٰھی کے کچھ گو شوں پر رو شنی ڈالی ،آنحضرت (ص) نے عذاب اور لعنت کے متعلق آیات کی تلاوت کرتے ھوئے فرمایا :’’ ان آیات سے مراد میرے بعض اصحاب ھیں کہ جن سے میں اغماض نظر کرنے پر ما مور ھوں ،لیکن جان لو! خدا وند عالم نے مجھے دشمنوں ، مخا لفین ،خائنین اور مقصرین پر حجت قرار دیا ھے اور دنیا میں اغماض نظر کرنا آخرت میں ان کے عذاب سے مانع نہیں ھے ‘‘
اس کے بعد جہنم کی طرف لے جانے والے گمراہ راہنماؤںکے با رے میں اشارہ کرتے ھو ئے فر مایا’’میں ان سب سے بیزار ھوں ‘‘ رمزی طورپر’’اصحاب صحیفۂ ملعونہ ‘‘ کی طرف اشارہ کیا اور صاف طور پر فر مایا کہ میرے بعد کچھ لوگ مقام امامت کو غصب کریں گے اور اس کے غاصبین پر لعنت فرمائی ۔
ساتویں حصہ کو آنحضرت (ص) نے اھل بیت علیھم السلام کی محبت و ولایت اور ان کے اثرات کاذکر کرتے ھو ئے فر مایا : سورہ حمدمیں صراط مستقیم والونسے مراد اھل بیت علیھم السلام کے شیعہ ھیں۔
اس کے بعد اھل بھشت کے با رے میں کچھ آیات کی تلاوت فر مائی اور ان کی تفسیر شیعہ اور آل محمد علیھم السلام کی اتباع کر نے والوں سے فر ما ئی ۔اھل جہنم سے متعلق بھی کچھ آیات کی تلا وت فر ما ئی اور ان کی تفسیر میں دشمنان آل محمد علیھم السلام کا تذکر ہ فر مایا ۔
آٹھویں حصہ میں’’ حضر ت بقیة اللہ الاعظم حجة بن الحسن المھدی ارواحنا فداہ ‘‘کا تذکرہ فر مایا اور ان کے مخصوص اوصاف بیان فر مائے اور مستقبل میں آپ کے وجود مبارک کے ذریعہ دنیا کے عدل و انصاف سے پرُھونے کی خوشخبری سنائی ۔
نویں حصہ میں فرمایا:خطبہ تمام ھو جا نے کے بعد میں تمھیں اپنی بیعت اور اس کے بعدعلی بن ابی طالب (ع) کی بیعت کی دعوت دیتا ھوں ۔اس بیعت کاسرچشمہ یہ ھے کہ میں نے خدا وند عالم کی بیعت کی ھے اور علی (ع) نے میری بیعت کی ھے ،نتیجتاً یہ بیعت جو میں تم سے لے رھا ھوں یہ خداوند عالم کی جانب سے ھے اور خدا وند تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیعت ھے۔
دسویں حصہ میں آنحضرت (ص) نے احکام الٰھی کے سلسلہ میں گفتگو فر مائی جس کا مقصد چند بنیادی عقائد اور اھم مسائل بیان کرنا تھا :منجملہ یہ کہ چونکہ تمام حلال و حرام بیان کرنا میرے امکان میں نھیں ھے لہٰذا میں نے تم سے ائمہ علیھم السلام کی بیعت لے کرقیامت تک کےلئے تمام حلال و حرام کو بیان فر ما دیاھے چونکہ ان کا علم و عمل حجت ھے ،دوسرے یہ کہ امر با لمعروف و نھی عن المنکر کا سب سے اھم مر حلہ ائمہ علیھم السلام کے سلسلہ میں پیام غدیر کی تبلیغ ،انکی اطاعت کا حکم اور ان کی مخا لفت سے روکنا ھے ۔
اپنے خطبہ کے آخری حصہ مینزبانی بیعت انجام پا ئی اور آپ (ص) نے فرمایا: ’’خدا وند عالم کا یہ حکم ھے کہ ھاتھ کے ذریعہ بیعت لینے سے پھلے تم سے زبانوں کے ذریعہ اقرار لوں ‘‘اس کے بعد جس مطلب کی تمام لوگوں کو تا ئید کرنا تھی وہ معین فر مایا جس کا خلاصہ بارہ اماموں کی اطاعت دین میں تبدیلی نہ کرنے کاعھد و پیمان ،آئندہ نسلوں اور غائبین تک پیغام غدیر پہنچا نا تھا ۔ضمناً یہ بیعت ھاتھ کی بیعت بھی شمار ھو تی تھی چونکہ آنحضرت (ص) نے فر مایا :کھو کہ ھم اپنی جان و زبان اور ھاتھوں سے بیعت کر تے ھیں ‘‘
پیغمبر اکرم(ص) کے خطبہ کے آخری کلمات آپ کے فرامین کی اطاعت کرنے والوں کے حق میں دعا اور آپ کے فرامین کا انکار کر نے والونپر لعنت تھی اور خداوند عالم کی حمد و ثنا پر آپ نے خطبہ تمام فر مایا ۔

منبر پر دو عملی اقدام

پیغمبر اکرم(ص) نے خطبہ کے دوران منبرپر دو عملی اقدام انجام فر ما ئے جو اب تک بے نظیر اور بہت ھی جا ذب نظر تھے :
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام منبرپرپیغمبر اکرم(ص) کے ھا تھوں پر[18] پیغمبر اکرم(ص) نے تمام مقدمات فراھم کرنے اور امیر المو منین علیہ السلام کی خلافت و ولایت کا تذکرہ کرنے کے بعد اس غرض سے کہ قیامت تک ھر طرح کا شک و شبہ ختم ھو جائے اور اس سلسلہ میں ھر طرح کا مکر و فریب غیرمؤثر ھو جا ئے ابتدا میں آپ نے زبانی طور پر اشارہ فرمایا اور اس کے بعد لوگوں کے لئے عملی طور پر بیان کرتے ھوئے ابتدا میں اس ترتیب کے ساتھ بیان فر مایا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’قرآن کا باطن اور تفسیر تمھارے لئے کو ئی بیان نھیں کر سکتا مگر یہ شخص جس کا ھاتھ میرے ھاتھ میں ھے اور اس کو بلند کر رھا ھوں ‘‘
اس کے بعد آنحضر ت(ص) نے اپنے قول کو عملی صورت میں انجام فر مایا اور امیر المو منین علیہ السلام سے جو منبر پر آپ کے پاس کھڑے ھوئے تھے فرمایا :’’میرے اور قریب آوٴ ‘‘حضرت علی علیہ السلام اور قریب آئے ،اور آنحضرت (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے دونوں بازوٴونکو پکڑا اس وقع پرحضرت علی علیہ السلام نے اپنے دونوں ھا تھوں کو آنحضرت (ص)کے چھرہ ٴ اقدس کی طرف بڑھا دیا یھاں تک کہ دونوں کے دست مبارک آسمان کی طرف بلند ھو گئے ۔اس کے بعد آنحضرت (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو ’’جوآپ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ھو ئے تھے ‘‘ان کی جگہ سے اتنا بلند کیا کہ ان کے پا ئے اقدس آنحضرت (ص) کے زانو کے بالمقابل آگئے اورسب نے آپ (ص) کی سفیدیٴ بغل کا مشاھدہ کیا جو اس دن تک کبھی نھیں دیکھی گئی تھی اس حالت میں آپ نے فر مایا :
’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ‘‘’’جس کا میں مولا ھوں اس کے یہ علی مو لا ھیں ‘‘

۲دلوں اور زبانوں کے ذریعہ بیعت[19]
آنحضرت (ص) کا دوسرا اقدام یہ فرمایا کہ چونکہ اس انبوہ کثیر کے ایک ایک فرد سے بیعت لینا غیر ممکن تھا اور دوسری جانب ممکن تھا لوگ بیعت کر نے کےلئے مختلف قسم کے بھانے کریں اور بیعت کرنے کےلئے حاضر نہ ھوں ،جس کے نتیجہ میں ان سے عملی طور پر پابند رہنے کا عھد اور قا نونی گواھی نہ لی جا سکے ،لہٰذا آنحضرت (ص) نے اپنے خطبہ کے آخر میں فر مایا :ایھا الناس !ایک ھاتھ پر ،اتنے کم وقت میںاس انبوہ کثیرکابیعت کر نا سب کےلئے ممکن نھیں ھے لہٰذا جو کچھ میں کہنے جا رھا ھوں سب اس کی تکرار کر تے ھو ئے کھیں :ھم آپ کے اس فر مان کی جو آپ نے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کی اولا د سے ھونے والے اماموں کے متعلق فرمایا اس کو قبول کر تے ھیں اور اس پر راضی ھیں ،ھم اپنے دل ،جان ،زبان اور ھاتھوں سے اس مدعاپر بیعت کر تے ھیں ۔۔۔ان کےلئے ھم سے اس بارے میں ھما رے دل و جان ،زبانوں، ضمیروں اور ھاتھوں سے عھد و پیمان لے لیا گیاھے جو شخص ھاتھ سے بیعت کر سکا ھاتھ سے اور جو ھاتھ سے بیعت نہ کر سکا وہ زبان سے اس کا اقرار کر چکا ھے ‘‘
ظاھر ھے کہ آنحضرت (ص)جس کلام کی بعینہ تکر ار کرانا چا ہتے تھے وہ آپ نے ان کے سامنے بیان کیااور اس کی عبارت معین فرمادی تاکہ ھر انسان اپنے مخصوص طریقہ سے اس کا اقرار نہ کرے بلکہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایاھے سب اسی طرح اسی کی تکر ار کریں اور بیعت کریں ۔
جب آنحضرت (ص) کا کلام تمام ھوا سب نے اس کو اپنی زبانوں پر دھرایا اس طرح عمومی بیعت انجام پائی ۔

۳ خطبہ کے بعد کے مراسم

مبارکباد ی[20]

خطبہ تمام ھو نے کے بعد ،لوگ ھر طرف سے منبر کی طرف بڑھے اور حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ،آنحضر ت (ص)اور حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام کو مبارک باد پیش کی اور آنحضر ت(ص) فر ما رھے تھے :’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَاعَلیٰ جَمِیْعِ الْعٰا لَمِیْنَ‘‘
تاریخ میں عبارت اس طرح درج ھے :خطبہ تمام ھو جا نے کے بعد لوگوں کی صدائیں بلند ھوئیں کہ: ھاں ،ھم نے سنا ھے اور خدا و رسول کے فر مان کے مطابق اپنے دل و جان ، زبان اور ھا تھوں سے اطاعت کر تے ھیں ‘‘اس کے بعد مجمع پیغمبر اکرم(ص) اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھا اور بیعت کےلئے ایک دوسرے پر سبقت کر تے ھو ئے ان کی بیعت کی ۔
مجمع سے اٹھنے والے اس احساساتی اور دیوانہ وار شورسے اس بڑے اجتماع کی شان و شو کت دوبالا ھو رھی تھی۔
جس اھم اور قابل توجہ مطلب کا پیغمبر اسلام(ص) کی کسی بھی فتح و پیروزی (چا ھے جنگوں میں ھو یادوسرے مقامات پر ھوحتی کہ فتح مکہ بھی)میں مشاھدہ نہ کیا گیا وہ یہ ھے کہ آپ (ص) نے غدیر خم میں فر مایا :مجھے مبارکباد دو مجھے تہنیت کھو اس لئے کہ خدا نے مجھ سے نبوت اور میرے اھل بیت علیھم السلام سے سے امامت مخصوص کی ھے ‘‘
یہ بڑی فتح و پیروزی اور کفرو نفاق کی تمام آرزوٴں کا قلع و قمع کر دینے کی علامت تھی ۔
دوسری طرف پیغمبر اسلام(ص) نے منادی کو حکم دیا کہ وہ مجمع کے درمیان گھوم گھوم کر غدیر کے خلاصہ کی تکرار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرے :"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَاعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِمَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"تا کہ غدیر کا مرقع لوگوں کے ذہن میں منقش ہو جا ئے ۔

لوگوں سےبیعت[21]
مسئلہ کو رسمی طور پر مستحکم کرنے کیلئے اوراس لئے کہ پورا مجمع منظم و مرتب طریقہ سے بیعت کر سکے لہٰذا پیغمبر اکرم (ص)نے خطبہ تمام کر نے کے بعد دو خیمے لگا نے کا حکم صادر فرمایا ۔ایک خیمہ اپنے لئے مخصوص قرار دیا اور آپ اس میں تشریف فر ما ہو ئے اور حضرت علی (ع) کو حکم دیا کہ آپ دوسرے خیمہ کے دروازہ پر تشریف فر ماھوں اور لوگوں کو جمع ہو نے کا حکم دیا ۔
اس کے بعد لوگ گروہ گروہ کر کے آنحضرت (ص) کے خیمہ میں آتے اورپ کی بیعت کرتے اور آپ کو مبارکباد پیش کر تے ،اس کے بعدحضرت امیر المو منین (ع) کے خیمہ میں آتے اور آپ کو پیغمبر اکرم(ص) کے خلیفہ اور امام ہو نے کے عنوان سے آپ کی بیعت کر تے اور آپ پر (امیر المو منین)کے عنوان سے سلام کرتے اور اس عظیم منصب پر فائز ہونے کی مبارکباد پیش کرتے تھے۔
بیعت کا یہ سلسلہ تین دن تک چلتا رھا ،اور تین دن تک آنحضرت (ص) نے غدیر خم میں قیام فرمایا ۔یہ پروگرام اس طرح منظم و مرتب تھا کہ تمام لوگ اس میں شریک ہو ئے ۔
یہاں پراس بیعت کے سلسلہ میں تاریخ کے ایک دلچسپ مطلب کی طرف اشارہ کرنا منا سب ہو گا: سب سے غدیر میں جن لوگوں نے امیر المو منین علیہ السلام کی بیعت کی وہ وهی لوگ تھے جنھوننے سب سے پہلے یہ بیعت توڑی اور اپنا عھد و پیمان خود هی اپنے پیروں تلے روند ڈالا ۔وہ افراد :ابو بکر، عمر،عثمان ، طلحہ ا ور زبیر تھے جو آنحضرت (ص) کے بعدیکے بعد دیگرے آپ (ع) کے مد مقابل آئے ۔
تعجب خیز بات یہ هے کہ عمر نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کے بعد اپنی زبان سے یہ کلمات ادا کئے :
"مبارک ہو مبارک اے ابو طالب(ع) کے بیٹے ،مبارک اے ابو الحسن آج آپ میرے اور ہر مو من مرد اور ہر مو منہ عورت کے مو لا ہو گئے "!
دو سری بات جس نے ان دورخے چھروں کو اجاگرکیا یہ تھی کہ پیغمبر اسلام(ص) کے حکم صادر ہو جا نے کے بعد تمام لو گوں نے چون و چرا کے بغیر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی ،لیکن ابو بکر اور عمر (جنھوں نے سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تھی)نے بیعت کر نے سے پہلے اعتراض کر تے ہو ئے سوال کیا : کیا یہ حکم خدا وند عالم کی جا نب سے هے یا اس کے رسول کی جانب سے هے (یعنی آپ یہ اپنی طرف سے کہہ رهے هیں)؟آنحضرت (ص) نے فرمایا :خدا اوراس کے رسول کی طرف سے هے ۔کیا اتنا بڑا مسئلہ خدا وند عالم کے حکم کے بغیر ہو سکتا هے ؟نیز فرمایا :"هاں یہ حق هے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا اور اس کے رسول کی طرف سے امیر المو منین هیں "

عورتوں کی بیعت [22]
پیغمبر اسلام(ص) نے عورتوں کو بھی حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر نے کا حکم دیا اوران کوامیر المو منین کہہ کر سلام کریں اور ان کو مبارکباد پیش کریں اور اس حکم کی اپنی ازواج کےلئے تا کید فر مائی ۔
اس عمل کو انجام دینے کےلئے آنحضرت (ص) نے پانی کا ایک برتن منگایااوراسکے اوپر ایک پردہ لگایا اس طرح کہ عورتیں پردہ کے ایک طرف پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں پردہ کے ادھر سے مولائے کائنات کا ھاتھ پانی کے اندر رهے اور اس طرح عورتوں کی بیعت انجام پائے۔
یہ بات بھی بیان کر دیں کہ حضرت فاطمہ زهرا سلام اللہ علیھا بھی غدیر خم میں حا ضر تھیں ۔ اسی طرح پیغمبر اکرم(ص) کی ازواج ،حضرت علی علیہ السلام کی بہن ام هانی ،حضرت حمزہ علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ اور اسماء بنت عمیس بھی اس پرو گرام میں مو جود تھیں ۔

عما مہٴ " سحاب"[23]
عرب جب کسی کو کسی قوم کا رئیس بنا تے تھے توان کے یہاں اس کے سر پر عمامہ با ندھنے کی رسم تھی ۔عربوں کے یہاں اس بات پر بڑا فخر ہوتا تھا کہ ایک بڑی شخصیت اپنا عمامہ کسی شخص کے سر پر باند ھ دے کیونکہ اس کامطلب ا س پر سب سے زیادہ اعتماد ہو تا تھا۔[24]
پیغمبر اکرم(ص) نے اس رسم و رواج کے مو قع پر اپنا عمامہ جس ک "سحاب " کھا جاتا تھا تاج افتخار کے عنوان سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے سر اقدس پر با ندھا اور تحت الحنک کو آپ کے دوش پر رکھ کر فرمایا :''عمامہ تاجِ عرب ھے ''
خود امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام اس سلسلہ میں یوں فر ما تے ھیں :
''پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے دن میرے سر پر عمامہ باندھا اور اس کا ایک کنا رہ میرے دوش پر رکھتے ہو ئے فر مایا :خدا وند عالم نے بدر و حنین کے دن اس طرح کا عمامہ باندھنے والے ملا ئکہ کے ذریعہ میری مدد فر ما ئی ''۔

غدیر کے موقع پر اشعار[25]
غدیر کے پروگرام کا دوسرا حصہ حسان بن ثابت کا اشعار پڑھنے کی درخواست تھی ۔اس نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی :یا رسول اللہ اجازت مر حمت فرمائیے میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سلسلہ میں جو شعر اس عظیم واقعہ کی مناسبت سے کھے ھیں ان کو پڑھوں ؟
آنحضرت (ص) نے فرمایا :پروردگار عالم کے نام اور اس کی بر کت سے پڑھو۔
حسان ایک بلند جگہ پر کھڑے ھو ئے اور اس کا کلام سننے کےلئے جم غفیر اکٹھا ھوگیا ۔حسان نے کہا: ''اے قریش کے بزر گو! میری بات رسول اکرم (ص)کی گواھی اور اجازت سے سنو''
اس کے بعد اس نے اسی مقام پر کھے ھوئے اشعار کوپڑھنا شروع کیا جو غدیر کی تا ریخی سند کے اعتبار سے ثبت ھو ئے اور یادگاری کے طور پر باقی رھے ۔ھم ذیل میں حسان کے عربی اشعار کا متن اور ان کا تر جمہ پیش کر تے ھیں :
اَلَمْ تَعْلَمُوْا أ نَّ النَّبِیَّ مُحَمَّداً لَدیٰ دَوْحِ خُمٍّ حِیْنَ قَا مَ مُنَا دِیاً
کیا تم نھیں جا نتے کہ محمد پیغمبر خدا(ص) نے غدیر خم کے درختوں کے پاس منادی کی حیثیت کھڑے ھوئے:
وَقَدْ جَا ءَ ہُ جِبْرِیْلُ مِنْ عِنْدِ رَبِّہِ بِاَ نَّکَ مَعْصُوْمٌ فَلَا تَکُ وَا نِیاً
اور ان کے پاس جبرئیل (ع) خدا وند عالم کی طرف سے یہ پیغام لے کر آئے کہ اے رسول اس پیغام کو پہنچا نے میں سستی نہ کیجئے آپ محفوظ رھیں گے ۔
وَبَلِّغْھُمْ مَااَنْزَلَ اللہُ رَبُّھُمْ وَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ وَحَاذَرْتَ بَا غِیاً
جو کچھ آپ پر خداوند عالم کی طرف سے نا زل ھوا ھے اس کو پہنچا دیجئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا اور سر کشوں سے خوف کھا گئے ''
عَلَیْکَ فَمَا بَلَّغْتَھُمْ عَنْ اِلٰھِھِمْ رِسَا لَتَہُ اِنْ کُنْتَ تَخْشیٰ اِلَّا عَا دِیا
''اگر آپ ظالموں سے خوف ڈرگئے اور دشمنوں سے ڈر گئے تو گو یا آپ نے اپنے پروردگار کی رسالت کا کوئی کام ھی انجام نھیں دیا ''
فَقَامَ بِہِ اِذْ ذَاکَ رَافِعُ کَفِّہِ بِیُمْنیٰ یَدَیْہِ مُعْلِنُ الصَّوْتِ عَا لِیاً
''اس وقت پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو بلند کیا اور بلند آوازمیں فر مایا :
فَقَالَ لَھُمْ :مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ مِنْکُمْ وَکَانَ لِقَوْ لِیْ حَا فِظاً لَیْس نَا سِیاً ''
میں تم میں سے جن لوگوں کا مو لا ھوں اور جو میری بات یاد رکھے گا اور فراموش نھیں کرے گا
فَمَوْ لَاہُ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیٌّ وَاِنَّنِیْ بِہِ لَکُمْ دُوْ نَ الْبَرِ یَّۃِ رٰا ضِیاً
''میرے بعد علی (ع) اس کے مو لا ھیں اور مینصرف علی کےلئے ،کسی اور کےلئے نھیں،اپنے جا نشین کے عنوان سے راضی ھو ں ''
فَیَا رَبِّ مَنْ وَالیٰ عَلِیّاً فَوَالِہِ وَکُنْ لِلَّذِیْ عَا دیٰ عَلِیَّاً مُعَادِیاً
''پرورد گار !جو علی (ع) کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اس کو دشمن رکھ''
وَ یَارَبِّ فَا نْصُرْنَاصِرِیْہِ لِنَصْرِ ھِمْ اِمَامَ الْھُدیٰ کَالْبَدْرِیَجْلُو الدَّیَاجِیَا
''پروردگاراس کی مدد کرنے والوں کی مدد کر اس لئے کہ وہ اس ھدایت کر نے والے امام کی مدد کر تے ھیں جو شب کی تاریکیوں میں چو دھویں رات کے چاند کی مانندروشنی بخشتا ھے ''
وَیَارَبِّ فَاخْذُلْ خَا ذِلِیْہِ وَکُنْ لَھُمْ اِذَا وَقَفُوْایَوْ مَ الْحِسَا بِ مُکَافِیاً
''اس کو رسوا کرنے والے کو رسوا کر اور قیامت کے دن جب وہ حساب کےلئے کھڑا ھو تو خود اس کو جزا دینا''
حسان کے اشعار ختم ھو نے کے بعد پیغمبر اسلام(ص) نے فر مایا :جب تک اپنی زبان سے ھمارا دفاع کر تے رھو گے روح القدس کی طرف سے تمھاری تائید ھو تی رھے گی ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غدیر میں جبرئیل کا ظا ھر ھو نا [26]
پیغمبر اسلام(ص) کے خطبہ کے بعد ایک اور یہ مسئلہ پیش آیا اور دوسری مرتبہ لوگوں پر حجت تمام ھو ئی کہ ایک خوبصورت شخص لوگوں کے پاس کھڑا ھوا کہہ رھا تھا :
”خدا کی قسم آج کے دن کے مانندمیںنے کوئی دن نھیں دیکھا ۔کس طرح پیغمبر نے اپنے چچا زاد بھا ئی کے سلسلہ میں تاکید فر ما ئی ،اس کے لئے یوں عھد لیا کہ خداوند عالم اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی اس کا کچھ نھیں بگاڑسکتا وائے ھو اس پر جو اپنا باندھا ھوا پیمان و عھد توڑے“
اس وقت عمر نے پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت اقدس میں حاضر ھوکر عرض کیا :آپ نے اس مرد کی باتیں سنیں؟آنحضرت (ص) نے فر مایا :کیا تم نے اس شخص کو پہچان لیا ھے ؟عمرنے کھا :نھیں آپ(ص) نے فرمایا :
”وہ روح الامین جبرئیل ھے ۔تم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا کہ کھیں عھد شکنی نہ کر بیٹھو،اگر تم نے ایسا کیا تو خدا ،رسول ،ملائکہ اور مو منین تجھ سے بیزار ھو جا ئیں گے “

معجزئہ غدیر،تائید الٰھی[27]
معجزہ کے عنوان سے ایک واقعہ جو غدیر کے پروگرام کے اختتام پر پیش آیا وہ ”حارث فھری “ کا ما جرا تھایہ شخص تیسرے دن پروگرام کی آخری گھڑیوں میں اپنے بارہ ساتھیوں کو لیکر آیا اور پیغمبر اکرم(ص) سے عرض کیا :
”اے محمد(ص) میں آپ سے تین سوال پوچھنا چا ہتا ھوں :خدا وند عالم کی وحدانیت کی گواھی اور اپنی رسالت کا اعلان آپ نے پرور دگار عالم کی جانب سے یا اپنی طرف سے کیا ھے؟ کیا نماز و زکات و حج اورجھادکا حکم پروردگار عالم کی جا نب سے آیا ھے یا آپ نے اپنی طرف سے ان کا حکم دیا ھے؟ آپ نے جو حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے با رے میں یہ فرمایا ھے :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔“ یہ آپ نے پر وردگار عالم کی جا نب سے فر مایا ھے یا آپ کی طرف سے ھے ؟
تو آپ نے تینوں سوالوں کے جواب میں فرمایا :
خدا وند عالم نے مجھ پر وحی کی ھے میرے اور خدا کے درمیان جبرئیل واسطہ ھیں ،میں خدا وند عالم کے پیغام کا اعلان کر نے والاھوں اور خداوند عالم کی اجازت کے بغیر میں کو ئی اعلان نھیں کرتا “
حارث نے کھا :
”پروردگارا محمد(ص) نے جو کچھ بیان فرمایاھے اگر وہ حق ھے اور تیری جانب سے ھے تو مجھ پر آسمان سے پتھر یا دردناک عذاب نازل فرما “
حارث کی بات تمام ھو گئی اور اس نے اپنی راہ لی تو خداوند عالم نے اس پرآسمان سے ایک پتھر بھیجا جو اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا اور اس کا وھیں پر کام تمام ھو گیا ۔
اس واقعہ کے بعد آیت:
[28] نازل ھوئی پیغمبر اکرم(ص) نے اپنے اصحاب سے فر مایا :کیا تم نے دیکھا اور سنا ھے؟ انھوں نے کھا: ھاں ۔
اس معجزہ کے ذریعہ سب کویہ معلوم ھو گیا کہ ”غدیر “ منبع وحی سے معرض وجود میں آیا اور ایک الٰھی فر مان ھے ۔
دوسری جانب ،اس دن کے تمام منافقین اور طول تاریخ میں حارث فھری کے مانند فکر رکھنے والے افراد کےلئے جو اپنی دانست میںخدا و رسول کو تو قبول کر تے ھیں اور یہ جانتے ھوئے علی بن ابی طالب (ع) کی ولایت خداوند عالم کی جانب سے ھے صاف طور پر کہتے ھیں کہ ھمیں یہ برداشت نھیں ھے !!خدا کے اس دندانشکن اور فوری جواب نے یہ ثابت کردیا کہ جس نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول نھیں کیا اس نے خدا و رسول کا انکار کیا اور وہ کافر ھے ۔

تین دن کے پروگرام میں پیغمبر اسلام(ص) کے دیگر فرامین[29]
تین دن تک بیعت کا سلسلہ چلتا رھا ،اور مختلف طبقوں کے افراد گروہ گروہ میں آنحضرت (ص) کی خد مت میں حا ضر ھو تے رھے ۔ان چھوٹے چھوٹے اجتماعات میں(خطبہ اور مسئلہ بیعت کی اھمیت کے پیش نظر کچھ سوالات ابھر کر سامنے آئے جن کی وضاحت کی ضرورت تھی ۔آنحضرت (ص) نے بھی خطبہ کے مطالب مختصر اور مختلف عبارتونمیں بیان فر ما تے اور بعض موارد میں وضاحت کے طور پر دیگر مطالب کا بھی اضافہ فر ماتے اور کبھی سوال و جواب کی صورت میں بیان فر ماتے ۔ان میں سے بعض مطالب آپ(ص) مفصل خطبے سے پھلے بیان فر ما ئے جو لوگوں کے آمادہ ھو نے کےلئے تھے ھم نمونہ کے طور پر ذیل میں چند فرامین کا تذکرہ کر رھے ھیں :

اپنے انتقال کی خبر
ایهاالناس !مجھ سے پهلے آنے والے تمام انبیا ء نے اس دنیا مینزندگی بسر کی اور جب خدا نے ان کی اجل بهیجی تو انهو ں نے اس پر لبیک کهی میں بهی عنقریب داعی اجل کو لبیک کہنے والا هوں خدوند لطیف و خبیر نے مجھ کو خبر دی هے کہ گویا مجھ کو بهی دعوت اجل دی گئی هے اور میں اس پر لبیک کہہ چکاهو ں ۔اے لوگو !هر پیغمبر اپنی قوم میناپنے سے پهلے پیغمبر کی نسبت آدهی مدت رہتا هے ۔
حضرت عیسیٰ بن مریم اپنی قوم کے درمیان چالیس سال رهے اور میں بیس سال کے بعد اس دنیا سے جا نے کےلئے تیار هوں اور نزدیک هے کہ تم سے مفارقت کر جا ؤں ۔

رسالت کے پہنچا نے پر اقرا ر
آگاه هو جا ؤ کہ مجھ سے بهی سوال هو گا اور تم سے بهی باز پُرس هو گی ۔میں جو کچھ رسالت کے عنوان سے تمهارے لئے لیکر آیا هوں ،کتاب خدا اور اس کی حجت جس کو میں نے یاد گاری کے طور پر تمهارے درمیان چهوڑا هے اس کا مسئول هوں اور تم بهی (ان کے سلسلہ میں) مسئول هو ۔کیا میں نے پہنچا دیاهے ؟تم اپنے پروردگار کے سامنے کیا کهوگے ؟
هر طرف سے آوازیں بلند هو ئیں : هم گواهی دیتے هیں کہ آپ خدا کے بندے اور اس کے رسول هیں ۔آپ نے اس کی رسالت کو پہنچایا اور اس کی راه میں جهاد کیا آپ(ص) نے اس کا امر پهونچا دیا،آپ خیر خواه تهے اور جو کچھ آپ (ص) کے ذمہ تها آپ (ص) نے وه پهونچا دیا ،خدا وند عالم آپ کو هماری طرف سے وه بہترین جزا دے جو کسی پیغمبر کو اس کی امت کی طرف سے دی جا تی هے ۔
آنحضرت (ص) نے فر مایا :خدا یا گواه رہنا ۔

دوسرے انداز سے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا بیان
ایها الناس میرا شجرئہ طیبہ بیان کرو ۔لوگوں نے کها :آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف هیں ۔
آپ(ص) نے فرمایا :خدا وند عالم جب مجھ کو معراج پر لے گیا تو اس نے مجھ پر اس طرح وحی نازل کی: اے محمد ،میں محمود هوں اور تو محمد هے !میں نے تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا جو شخص تیرے ساتھ نیکی کرے گا میں اس کے ساتھ نیکی کروں گا اور جو شخص تجھ سے دور رهے گا میں اس سے دور رهوں گا ، میرے بندوں کے پاس جانا اور اپنی نسبت میری کرامت کی ان کو خبر دینا ۔میں نے کوئی پیغمبر نہیں بهیجا مگر یہ کہ اس کا وزیر قرار دیا ۔تم میرے پیغمبر هو اور علی (ع) تمهارے وزیر هیں !
آگاه هو جاؤ : میں تم کو اس چیز کا گواه بناتا هوں کہ میں گواهی دیتا هوں: خدا وند عالم میرا صاحب اختیار هے اور میں هر مومن کا صاحب اختیار هوں کیا تم اس بات کا اقرار کر تے هو اوراس کی گواهی دیتے هو؟ انهوں نے کها: هاں ،هم اس بات کی آپ کےلئے گواهی دیتے هیں ۔آنحضرت (ص) نے فر مایا :"آگاه هو جاؤ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْ لَاهُ ،جس کا میں مو لا هوں یہ علی اس کے مو لا هیں "اور امیر المو منین کی طرف اشاره فرمایا ۔
اے مسلمانو!حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں :جو لوگ مجھ پر ایمان لائے اور انهوں نے میری تصدیق کی هے میں ان کو ولایت علی (ع) کی وصیت کر تا هوں ۔ جان لو کہ علی کی ولایت میری ولایت،اور میری ولایت خدا کی ولایت هے ۔یہ وه عهد و پیمان هے جوخدا وند عالم نے مجھ سے لیاهے اور مجهے تم تک پہنچا نے کا حکم دیا هے اس کے بعد تین مر تبہ فر مایا :کیا تم نے سنا ؟ انهوں نے کها : یا رسول اللہ هم نے سن لیا ۔
ایها الناس کس چیز کی گواهی دو گے ؟انهوں نے کها :هم گواهی دیتے هیں کہ خدا کے علاوه اور کو ئی خدا نہیں هے ۔آنحضرت (ص) نے فرمایا: اس کے بعد کس چیز کی گو اهی دیتے هو ؟انهوں نے کها :محمد اللہ کے بندے اوراسکے رسول هیں ۔آنحضرت (ص) نے فرمایا :تمهارا صاحب اختیار کون هے : انهوں نے کها: خدا اور اس کا رسول همارے صاحب اختیار هیں ۔آنحضرت (ص) نے فر مایا: جس شخص کے خدا اور رسول صاحب اختیار هیں یہ شخص(علی علیہ السلام) اس کے صاحب اختیار هیں
کیا میں هر مو من پر ا س کے نفس سے زیاده حق نہیں رکهتا ؟
انهوں نے کها :هاں یا رسول اللہ ۔
آپ (ص) نے آسمان کی طرف نظریں اٹها کرتین مرتبہ فرمایا:اے خدا گواه رہنا! اس کے بعد فرمایا : آگاه هو جا ؤ !جس شخص کا میں صاحب اختیار هوں اور اس کے نفس پر اس سے زیاده حق رکهتا هوں یہ علی (ع) اس کے صاحب اختیار

اور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ھیں ۔
سلمان نے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کس طرح ھے اور اسکا نمونہ کیا ھے ؟
آنحضرت (ص) نے فرمایا :علی علیہ السلام کی ولایت میری ولایت کے مانند ھے جس شخص پر میں اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ھوں علی (ع) بھی اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ھیں ۔
دوسرے شخص نے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت سے کیا مراد ھے ؟
آنحضرت (ص) نے فرمایا:جس شخص کا میں پیغمبر ھوں اس شخص کے یہ علی علیہ السلام امیر ھیں ۔

قیامت کے دن ولایت کا سوال

کیا تم اس بات کو تسلیم کرتے ھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نھیں ھے اور میں تمھاری طرف اس کا رسول ھوں ،جنت و جھنم اور مرنے کے بعد زندہ ھو نا حق ھے ؟
انھوں نے کھا :ھم ان باتوں کی گواھی دیتے ھیں ۔
آپ (ص) نے فرمایا :خدایا یہ جو کچھ کہہ رھے ھیں اس پرگواہ رہنا ۔
آگاہ ھو جاؤ کہ تم لوگوں نے مجھ کو دیکھا ھے اورمیرا کلام سنا ھے ۔ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ با ندھے گا اس کا ٹھکانا جھنم ھے ۔آگاہ ھوجاؤ کہ میں حوض کوثر پر تمھارا منتظر ھونگااور قیامت کے دن دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا ۔تم وھاں پر آنا لیکن دوسری امتوں کے مقابل میں مجھ کو شرمندہ نہ کرنا !!
آگاہ ھو جاؤ میں تمھارا انتظار کروں گا اور تم قیامت کے دن میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے وہ حوض جس کی چوڑائی بُصریٰ سے لیکر صنعا تک[30] ھے ،اس میں آسمان کے ستاروں کی تعدادسے برابر پیالے ھیں۔
آگاہ ھو جاؤ کہ قیامت کے دن جب تم میرے پاس حوض کوثر پر حا ضر ھو گے تو میں نے جس چیز پر آج تم سے شھادت لی ھے اس کے سلسلہ میں اور ثقلین سے متعلق سوال کروں گا کہ تم نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ؟دیکھو جس دن مجھ سے ملاقات کروگے دیکھوں گا کہ تم نے میری عدم مو جود گی میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔
سوال کیا گیا : یا رسول اللہ ثقلین کون ھیں ؟آپ (ص) نے فرمایا :ثقل اکبر خدا وند عز و جل کی کتاب ھے جو خدا اور مجھ سے تمھارے ھاتھوں میں ایک متصل واسطہ ھے اس کا ایک طرف خداوند عالم کے ھاتھ میں ھے اور دوسری طرف تمھارے ھاتھوں میں ھے اس میں ماضی میناورروز قیامت تک مستقبل کے علوم موجودھیں ۔
ثقل اصغر قرآن کا ھمتا ھے اور وہ علی بن ابی طالب اور ان کی عترت ھے اور یہ ایک دوسرے سے جدا نھیں ھو نگے یھاں تک کہ قیامت کے دن حو ض کوثر پر میرے پاس حا ضر ھوں ۔
ان سے سوال کر نا اور ان کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرنا ورنہ گمراہ ھو جا ؤ گے ۔میں نے ان دونوں کے لئے خدا وند عالم سے درخواستیں کیں وہ خدا وند لطیف و خبیر نے مجھے عطا کی ھیں ،ان کی مدد کرنے والا میری مدد کرنے والااور ان کو رسوا کرنے والا مجھے رسوا کرنے والا ھے ،ان دونوں کا دوست میرا دوست اور ان کا دشمن میرا دشمن ھے ۔تم سے پھلے کو ئی امت ھلاک نھیں ھو ئی مگراس وقت جب انھوں نے اپنے دین کو اپنی خواھشات نفسانی کے تحت قرار دے لیا، ایک زبان ھو کر اپنے پیغمبر کی مخالفت کی اور اپنے درمیان عدالت سے فیصلہ کر نے والوں کو قتل کر ڈالا۔
آگاہ ھو جا ؤکہ میں بہت سے لوگوں کوآتش جھنم سے نجات دلاؤ ں گا اور لیکن بعض کو مجھ سے لے لیا جا ئے گا میں خدا سے عرض کروں گا پروردگارا یہ میرے اصحاب ھیں ؟!مجھ کو جواب ملے گا :آپ کو نھیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا کارنامے انجام د ئے ھیں !!

غدیر کے پروگرام کا اختتام[31]

اس طرح غدیر کا تین دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچااور وہ روز ”ایام الولایۃ“کے نام سے ذہنوں میں بیٹھ گئے،مختلف گروہ اور عرب کے قبیلونمیں سے ھرایک نے دنیائے معارف اسلام ،اپنے پیغمبرسے الوداع کہنے اور آنحضرت (ص) کے جا نشین کی کامل معرفت کے ساتھ اپنے اپنے شھر و دیار کی راہ لی ۔مکہ اور یمن کے رہنے والے جنوب کی طرف جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس پلٹ گئے ،اور مختلف قبیلے راستے میں اپنے اپنے وطنوں کی طرف چلے گئے آپ(ص) نے بھی مدینہ کا رخ کیادر حا لیکہ کاروان بعثت کو اس کے منزل مقصود تک پہنچا دیا تھا۔
واقعۂ غدیر کی خبر شھروں میں منتشر ھو ئی، بہت جلدی شائع ھو ئی اور سب کے کانوں تک پہنچ گئی، اور بیشک مسافروں ،ساربانوں اور تاجروں کے ذریعہ اس وقت کے سب سے دور ممالک یعنی ایران، روم اور چین تک پھیل گئی ،اور غیر مسلم بھی اس سے با خبر ھو ئے ۔دوسری جانب ،ملکوں کے بادشاہ جو اسلام کی نئی قدرت و طاقت کے مخالف

تھے اور آنحضرت (ص) کی رحلت کے بعد کے ایام کے منتظرتھے ان کے ارادے و منصوبے بھی حضرت علی علیہ السلام کے آپ(ص) کے جا نشین ہو نے کی خبر سن کر پاش پاش ہو گئے ۔ اسلامی معا شرہ دوبارہ نئی طاقت بن کر سامنے آیا ،اور اغیار کے احتمالی حملوںسے محفوظ ہو گیا ،اس طرح خدا وند عالم نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کی:

حضرت امیر المو منین علیہ السلام فر ما تے ھیں :

”مَاعَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص)تَرَکَ یَوْمَ الْغَدِیْرِلِاَحَدٍ حُجَّةً وَلَالِقَائِلٍ مَقَا لاً“[32]

”پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر کے دن کسی کےلئے کوئی حجت اور کوئی بھانہ باقی نھیں چھوڑا ‘ ‘

یھیں سے خدا وند تبارک و تعالیٰ کے کلام کے عمیق و دقیق ہو نے کو پہچانا جا سکتا ھے جو یہ فر ماتا ھے :

”لَوْ اِجْتَمَعَ النَّاسُ کُلُّھُمْ عَلٰی وِلَایَةِ عَلِیٍّ مَاخَلَقْتُ النَّارَ “[33]

”اگر تمام لوگ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت پر متفق ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا نہ کر تا “

---

[1] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ۲۰۱۔

[2] عوالم العلوم جلد۳/۱۵صفحہ۲۹۷،۱۶۷۔الغدیرجلد۱صفحہ۹،۱۰۔بحارالانوارجلد ۱صفحہ۳،۳۶۰ ۳۸۴،۳۸ ، ۳۹۰ جلد ۲۸ صفحہ ۹۵ ۔

[3] بعض روایات میں ایک لاکھ اسّی ہزار افراد نقل ہوئے ھیں ۔

[4] بحارالانواتر جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۳،جلد ۲۱صفحہ ۳۸۰۔

[5] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۴۔

[6] منافقین کے اقدامات کی تفصیل کااس کتاب کے تیسرے حصہ میں تذکرہ ہو گا ۔

[7] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۹۶،جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۳،جلد ۴۰ صفحہ ۲۱۶۔

حضرت بقیة اللہ الاعظم علیہ السلام کے پاس ھیں ۔

[8] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۰،۱۱۱جلد ۳۷صفحہ۱۱۳،جلد ۴۰ صفحہ ۲۱۶۔عوالم ۳/۱۵صفحہ ۳۹،کتاب سلیم بن قیس صفحہ۷۳۰۔

[9] بحارالانوارجلد۲۱صفحہ۳۸۵،جلد۳۷صفحہ ۱۱۱۔۱۵۸۔اثبات الھدات:جلد ۲ صفحہ ۱۳۶حدیث ۵۹۳۔الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۶۸،۱۰۔

[10] غدیر میں مسجد نبی (ع) ”جو اس تاریخی واقعہ کی یادگار ھے “نے دوست و دشمن کی طرف سے عجیب دن دیکھے ھینھم اس کتاب میں اس بات کی طرف اشارہ کریں گے ۔

[11] ایک قول کے مطابق ایک لاکھ چالیس ہزار اور دوسرے قول کے مطابق ایک لاکھ اسّی ہزارافراد تھے ۔

[12] بحار الانوارجلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷ ،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۴،۲۰۳،۱۷۳،جلد ۹۸ صفحہ ۲۹۸،عوالم :جلد ۳/۱۵ صفحہ۷۵،۶۰،۵۰، ۳۰۱،۸۰،۷۹۔ جلد ۱ صفحہ ۱۰ ، ۲۲ ۔مدینة المعا جز صفحہ ۱۲۸۔الفصول المھمة صفحہ ۲۴،۲۵۔

[13] گذشتہ حصہ میں بیان شدہ روایتوں کے مطابق آنحضرت (ص) مدینہ سے ۲۵ ذیقعدہ ھفتہ کے روز چلے اور ۵ /ذی الحجہ منگل کے روز مکہ پہنچے ۔اس بنا پر ۱۸ ذی الحجہ پیرکے روزھو تی ھے ۔اور پندرہ سو سالہ ھجری قمری اور عیسوی (تحقیق:حکیم قریشی) ڈائری کے مطابق دس ھجری میں ۱۸ ذی الحجہ دس ھجری مطابق ۱۵ مارچ ۶۳۲ ء پیر کے روز تھی ۔

[14] کُرا ع : اس جگہ کو کھا جاتا ھے جھاں پر جا کر پانی کاراستہ ختم ہو جاتا ھے ۔” غمیم “ اس علاقہ کا نام ھے غدیراس تالاب کو کہتے ھینجس مینسیلاب کے بعدپانی باقی رہ جا ئے ۔”خم “اس آبگیر کو کہتے ھیں ۔”غدیر خم“ کا علاقہ وادی جحفہ میں ھے اور اسی نام سے مشھور ھے ‘

[15] بحارالانوار جلد۱ ۲صفحہ ۳۸۷،جلد ۳۷صفحہ۲۰۴،۲۰۳،۱۷۳،جلد۹۸صفحہ۲۹۸۔عوالم:جلد ۳/۱۵ صفحہ۵۰، ۶۰، ۷۵، ۳۰۱،۸۰،۷۹۔احقاق الحق جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۔

[16] بحا رالانوار جلد ۱ ۲صفحہ ۳۸۷ ،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۹۔عوالم :جلد ۳/۱۵صفحہ ۴۴،۹۷،۳۰۱۔اثبات الھداة جلد ۲ صفحہ۷ ۲۶حدیث ۳۸۷ ، ۳۹۱۔احقاق الحق جلد ۲۱صفحہ ۵۳۔۵۷۔

[17] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۱ ۔۲۰۷۔اثبات الھداة جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ ،جلد ۳ صفحہ ۵۵۸۔

[18] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ/ ۲۰۹،۱۱۱۔عوالم :جلد ۳/۱۵ صفحہ ۴۷۔کتاب سلیم :صفحہ ۸۸۸حدیث/۵۵۔

[19] ۱۔بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ/ ۲۱۹،۲۱۵۔بیعت غدیر کے سلسلہ میں اس کتاب کے آٹھویں حصہ کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چوتھی فصل میں رجوع فرمائیں ۔
[20] بحار الانوار:جلد ۲۱صفحہ ۳۸۷۔امالی شیخ مفید:صفحہ ۵۷۔
[21]بحار الانوار جلد۲۱ صفحہ ۳۸۷، جلد ۲۸ صفحہ ۹۰، جلد ۳۷ صفحہ۱۲۷ ۔۱۶۶۔ا لغدیر جلد ۱ صفحہ ۵۸،۲۷۱،۲۷۴۔ عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۴۲،۶۰،۶۵،۱۳۴،۱۳۶،۱۹۴،۱۹۵،۲۰۳،۲۰۵۔
[22] بحارالانوار جلد ۲۱صفحہ/ ۳۸۸۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۳۰۹۔
[23] الغدیر جلد ۱صفحہ/ ۲۹۱۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۱۹۹۔اثبات الھداۃ جلد۲صفحہ۲۱۹حدیث ۱۰۲۔
[24] تاج العروس جلد ۸ صفحہ ۴۱۰۔
[25] بحا رالانوار :جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۸،جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۲،۱۶۶،۱۹۵۔عوالم :جلد۳/۱۵ صفحہ ۴۱،۹۸،۱۴۴،۲۰۱۔کفا یۃ الطّالب صفحہ ۴۔اشعار کاعربی متن کتاب سلیم بن قیس صفحہ۲۸۲ سے نقل کیا گیا ھے جوتھوڑے فرق کے ساتھ دوسروں کتابوں میں بھی موجود ھے۔
[26] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۰،۱۶۱۔عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۸۵ ، ۱۳۶۔
[27] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۶ ، ۱۶۲،۱۶۷۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۵۶،۵۷،۱۲۹،۱۴۴۔الغدیر:جلد ۱ صفحہ ۱۹۳۔یہ بات بیان کر دینا ضروری ھے کہ روایات میں ”حارث فھری “کا نام مختلف ناموں سے ذکر ھوا ھے، احتمال ھے کہ بعض نام اس کے بارہ ساتھیوں کے ھوں ۔
[28] سورہ معارج آیت /۲۱۔
[29] عوالم العلوم جلد ۳/۱۵صفحہ ۴۳،۴۴،۴۶،۴۹،۵۴،۷۵،۹۷،۱۹۶،۱۹۹،۲۳۹،۲۶۱۔
[30] ”بصری “ملک شام کا ایک شھر ھے اور”صنعا “ملک یمن کا ایک شھر ھے ،لیکن یھاں پر اس سے حوض کوثرکا وسیع ھونا مراد ھے “
[31] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۶،جلد ۳۹صفحہ ۳۳۶،جلد ۴۱صفحہ۲۲۸۔عوالم :جلد۳/۱۵صفحہ ۶۸۔کشف المھم :صفحہ ۱۰۹۔بصا ئرالدرجات صفحہ۲۰۱۔
[32] اثبات الھُداۃ :جلد ۲ صفحہ ۱۵۵حدیث۴۷۶۔
[33] بحارالانوار جلد ۳۹صفحہ۲۴۷۔

اسرار غدیر

غدیر میں شیاطین و منافقین

ابلیسی شیاطین اور انسانی شیاطین کے رد عمل کا افشا اوران کے اقدامات پر روشنی ڈالناغدیر کی اھم ابحاث میں سے ھے ،چو نکہ اس کے پس منظر میں پیغمبر اسلام(ص) کی رحلت کے بعد جو کچھ واقع ھوا اس کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ھے کہ لوگوں نے آپ (ص) کی ایک پوری زندگی کی زحمات اور غدیر کے عظیم خطبہ کوکوئی اھمیت نہ دیتے ھو ئے بھُلادیا ، یہ سب کچھ قطعاً ان کی پھلے سے بنائی ھوئی سازشونکے تحت تھا شیطانوناور منافقوں نے اپنی تمام تر کو ششوں کو اس سلسلہ میں صرف کر دیا تھا ۔
غدیر میں ابلیس اور اس کے گروہ پر مصائب کے پھا ڑ ٹوٹ گئے ،اور منافقین بھی نا امید ی و افسوس میں بسر کر رھے تھے ،ان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا تھا ۔
شیطان اور اس کے تابعین امت اور مسلمانوں کو گمراہ کر نے اور جھنم رسید کر نے کی نئی فکر کر نے میں لگے تھے ،اور بظاھر مسلمان نما کفار دوران جا ھلیت اور کفر وشرک و الحاد کو دوبارہ زندہ کر نے کی فکر میں لگے ھو ئے تھے ۔
تاریخ کے اس حصہ میں یہ بات ھلا دینے والی ھے کہ غدیر میں شیاطین اپنے دل منافقین سے لگا ئے ھو ئے تھے اور وہ اپنی انکھوں سے ٹکٹکی باندھے ھو ئے ان کے ھاتھوں اور ان کے پروگرامونکو دیکھ رھے تھے ،اور خود کو ھر طرح سے بے سروپا سمجھ رھے تھے یہ مشرک و کافر منافقین تھے جنھوں نے شیطان اور اس کے تابعین کو سرخرو کر دیا تھا ،اور انھوں نے اپنے فرزندان خَلَف کو جوانُ سے کسی طرح کم نھیں تھے وحی نبوت سے مقابلہ کا درس دیااور ایسا نقشہ کھینچا کہ نہ صرف وہ اپنے برے مقاصد میں کامیاب ھو ئے بلکہ قیامت تک اکثر مسلمانوں کو صراط مستقیم اور پیغمبر(ص) کے برحق بارہ جا نشینوں سے منحرف کردیا اور اسلامی خلافت کودنیا کے سامنے مخدوش بھی کردیا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس حصہ میں پہلے ہم غدیر کے دن ابلیس اور شیطانوں کے درمیان رو نما ہو نے والے واقعات بیان کریں گے اس کے بعد منافقین کے اقدامات اور ردعمل کو بیان کریں گے۔

۱ غدیر میں ابلیس اورشیاطین
ابلیس اور اس کے شاگرد" انسان کے سخت ترین دشمن "غدیر کو اپنے لئے سب سے خطرناک موقع سمجھ رہے تھے ۔ان کو یہ خیال تھا کہ غدیر کے بعد مسلمانوں کے گمراہ ہو نے کا راستہ بند ہو جا ئے گا اسی وجہ سے وہ سب اس دن بڑے غمگین و رنجیدہ تھے اور وہ بلندآواز سے فریاد کر رہے تھی ۔
لیکن انسانی شیطانوں نے ابلیس کی آواز پر لبیک کھی اور وھیں غدیر مینھی اس سے وعد ے کئے، منصوبے بنائے ،جس سے اس کے تمام رنج و غم دور ہو گئے اور وہ خوش و خرم و مسرور ہو گیا ۔
جب اس نے سقیفہ میں ان تمام پر وگراموں کو عملی جامہ پہنتے دیکھا تو وہ پھولا نہیں سما رہا تھا ،اس دن ابلیس(سب سے بڑا شیطان) نے ان کی تاج پوشی کی اور ا پنے گروہ کو رسمی طور پر خوش وخرم ہو نے کا حکم دیا ۔
ہم ذیل میناس مدعا سے متعلق چند احا دیث نقل کر رہے ہیں :

غدیر میں شیطان کی فریاد
امام محمد با قر علیہ السلام نے فرما یا ھے :ابلیس کی چار مر تبہ فریادبلند ھوئی :جس دن وہ خدا وند عالم کی لعنت کا مستحق قرار پایا ،جس دن آسمان سے زمین پر بھیجا گیا ،جس دن پیغمبر اکرم(ص) مبعوث ہو ئے اور غدیر خم کے دن (جب امیر المو منین علیہ السلام جانشین رسول بنے)۔[1]

منافقین کے شیطان کے ساتھ وعدے
امام محمد باقر علیہ السلام کافرمان ھے :جب پیغمبر اکرم(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کا ھاتھ پکڑکر فرمایا ابلیس اور اس کے گروہ کے بڑے بڑے شیاطین مو جود تھے ۔
ان شیاطین نے اس سے کہا :تو نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا !بلکہ تم نے تو یہ خبر دی تھی کہ جب پیغمبر دنیا سے رحلت کریں گے تو ان کے اصحاب متفرق ہو جا ئیں گے !لیکن آنحضرت کے بیان سے تو یہ واضح ہو رہا ھے کہ انھوں نے ایک محکم پروگرام کی پیش گوئی کی ھے کہ جب ان کے جانشینوں میں سے ایک کا انتقال ہو جا ئیگا تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو گا !
ابلیس نے جواب دیا :جاؤ ، ان کے اصحاب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ھے کہ ان کی کسی بات کا اقرار نہ کریں ،اور وہ اپنے اس وعدے سے ہر گز سر پیچی نہیں کر یں گے ![2]

مسلمانوں کے مرتد اور کافر ہو جانے سے شیطان خوش
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایاھے :جب پیغمبر اکرم(ص) نے امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کا ھاتھ اپنے ھاتھ میں لیا تو ابلیس نے ایک چیخ ماری جس سے خشکی اور تری کے تمام شیطانوں نے اس کو اپنے گھیرے میں لے کر کہا :اے ھمارے آقا ،اور اے ھمارے مولا آپ کو کس مشکل نے گھیر لیا؟ ہم نے آج تک تمھاری اس سے زیادہ بھیانک آواز نہیں سنی !
ابلیس نے کہا :
اس پیغمبر اکرم(ص) نے وہ کام انجام دیا ھے کہ اگر نتیجہ بخش ثابت ہو گیا تو ہر گزکوئی خدا وند عالم کی معصیت نہیں کرے گا ۔
شیطانو ں نے کہا :اے ھمارے آقا ،اے ھمارے مولا تم نے تو آدم علیہ السلام تک کو گمراہ کردیا!
جب منافقین نے آپس میں باتیں کینکہ:"پیغمبر اپنی خواھشات نفسانی سے بات کررھے ھیں" اوران دو آدمیوں (ابو بکر اور عمر)مینسے ایک نے دوسرے سے کہا :نہیں دیکھ رھے ہو کہ ان کی آنکھیں ان کے سر میں دیوانوں کی طرح گردش کر رھی ھیں "،جب ان دونوں نے یہ باتیں کیں تو ابلیس نے خوشی سے نعرہ لگایا اور اس نے اپنے تمام دوست و احباب کو جمع کر کے کہا :کیا تم جا نتے ہو کہ میں نے آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا ؟انھوں نے کہا :ھاں ،تو ابلیس نے کہا:آدم (ع) نے اپنا عھد و پیمان توڑالیکن وہ منکر خدا نہیں ہو ئے لیکن ان لوگوں نے اپنے عھد و پیمان کو توڑ دیا اور پیغمبر کا انکار کر بیٹھے "!!

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب پیغمبر اکرم (ص)نے انتقال فر مایا اور لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کوچھوڑکر غیر کو اپنا خلیفہ بنا لیاتو ابلیس نے بادشاہت کا تاج سر پر رکھا اور ایک منبر رکھ کر اس پر بیٹھا اپنے تمام شیطانوں کو جمع کر کے کہا:
''خوشی مناؤ اس لئے کہ جب تک امام قیام نہیں کرےگا اس وقت تک خدا وند عالم کی اطاعت نہیں ہو سکتی ''[3]

شیعو ں کو گنا ہ میں ملوث کر نے کی شیطان کی کو شش
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فر مایا :جب پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم میں خطبہ دیا اور امیر المو منین علیہ السلام کولو گوں کے لئے اپنا خلیفہ و جانشین معین فرمایا تو شیطان نے ایک چیخ ماری جس سے اس کے تمام دوست و احباب اس کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے اے ھمارے سردار تم نے یہ چیخ کیوں ماری ؟!ابلیس نے کہا :وائے ہو تم پر آج کا دن عیسیٰ کے دن کے مانند ھے !
خدا کی قسم ،اس سلسلہ میں لوگوں کو گمراہ کروں گا ...
ابلیس نے دوسری مرتبہ چیخ ماری تو اس کے گروہ کے بڑے بڑے لیڈر اس کے پاس جمع ہو کرکہنے لگے : اے ھمارے سردار یہ دوسری چیخ کیوں ماری ؟!ابلیس نے کہا :
خدا وند عالم نے میرے قول کے سلسلہ میں آیت نازل فر مائی ھے [4]
''اور ان پر ابلیس نے اپنے گمان کو سچ کر دکھایا''
اس کے بعد ابلیس نے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر کہا :
خداوندا تیری عزت و جلال کی قسم ہدایت یافتہ گروھوں کو بھی دوسرے گروھوں سے ملا دوں گا !
اس مقام پر پیغمبر ''جو ابلیس کے کردار ورفتار سے واقف تھے ''نے خداوند عالم کی جانب سے اس آیت کی تلاوت فرمائی: [5]
''میرے بندوں پر تیرا کو ئی اختیار نہیں ھے ''
پھر ابلیس نے چیخ ماری اور اس گروہ کے بڑے سردار نے اس کے پاس واپس آکر اس سے سوال کیا یہ تیسری چیخ کیوں ماری؟ابلیس نے کہا :
خدا کی قسم ،میں علی علیہ السلام کے اصحاب پر (تسلط نہیں رکھتا ھوں)!لیکن خدوند عالم تیری عزت و جلال کی قسم ،گنا ھوں کو ان کے لئے (یعنی علی علیہ السلام کے شیعہ)اچھا بناکر پیش کروں گا ،تاکہ ان کوان کے ارتکاب کرا کے تیری بارگاہ میں مبغوض کروں -[6]

غدیر میں شیطان کی پیغمبر اکرم(ص) سے گفتگو
غدیر میں شیطان نے ایک بوڑھے خوبصورت مرد شکل میں پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا :اے محمد ،کتنے کم افراد ھیں جو آپ کی گفتگو کے مطابق آپ کی واقعی بیعت کر نے والے ھیں !![7]

غدیر میں شیطان کا حزن اور سقیفہ میں خو شی
امیر المومنین علی علیہ السلام نے فر مایا :پیغمبر اکرم(ص) نے مجھے خبر دی ھے :
ابلیس اور اس کے گروہ کے بڑے بڑے لیڈر میرے جانشین بننے کے وقت غدیر میں مو جود تھے اس دن ابلیس کے اصحاب نے اس کی طرف منھ کر کے کہا : یہ امت رحمت کے لائق قرار پائی اور گمراھی سے محفوظ ہو گئی ،اب ھمارے اور تمھارے لئے ان کو بھکا نے کا کوئی موقع نہیں ھے ،چونکہ انھوں نے پیغمبر اکرم(ص) کے بعد اپنے امام اورپناہ گاہ کی معرفت حا صل کر لی ھے .
ابلیس غمگین و رنجیدہ ہو کر ان سے جدا ہو گیا .
امیر المو منین علی علیہ السلام نے مزید فرمایا :پیغمبر اکرم(ص) نے مجھ کو خبر دی ھے:
میری رحلت کے بعد جب لوگ تمھاری بیعت توڑ لیں گے ابلیس اپنے اصحاب کو جمع کر ے گا اور وہ اس کو سجدہ کر تے ہو ئے سوال کریں گے :
اے ھما رے سرپرست ،اے ھمارے بڑے سردار ،تونے ھی نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے باھر کیا تھا !
ابلیس کہتا ھے :
کو نسی امت اپنے پیغمبر کے بعد گمراہ نہیں ہو ئی ؟!تم یہ گمان کر تے ہو کہ میں ان پر کو ئی تسلط نہیں رکھتا ھوں ؟!تم نے مجھ کو کیسا پایا کہ میں نے ایسا کام کیا جس سے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کے سلسلہ میں خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور پیغمبر کے امر کو ترک کر دیا ؟[8]

۲ غدیر میں منافقین
غدیر میں منافقین کے رفتار و کردار کا تین طرح سے جا ئزہ لیا جا سکتا ھے :
۱۔غدیر کے خلاف ان کے عملی اقدامات اور سازشیں ۔
۲۔غدیر کے سلسلہ میں ان کا حسد،کینہ اور منافقانہ اقوال۔
۳۔غدیر میں ان کے عکس العمل کے واضح نمونے ۔

غدیر میں منا فقوں کی سازشیں
غدیر سے مدتوں پھلے منافق پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف اپنی صفوف مستحکم کر رھے تھے اور بعض حساس مو قعوں پرتھوڑا بہت اپنی منافقت کا اظھار بھی کرتے رہتے تھے ۔
حجة الوداع مینجب منافقین آپ (ص) کی رحلت کے نزدیک اوراپنے بعد رسمی طور اپنا جانشین معین فرمانے سے واقف ھوئے تو منافقین بنیادی اقدامات کاآغاز کیا اور خود کو پیغمبر اسلام (ص)کی رحلت کے بعدکے دنوں کےلئے آمادہ و تیار کرلیا ،اس مقام پر کفر و نفاق متحد ھوگئے ،ان کے جاسوس پیغمبر اسلام(ص) کے ارادوں کے جزئیات کو ان تک پہنچا نے لگے ۔

پھلی سازش[9]
منافقوں کی سازشوں کا نطفہ اس وقت منعقد ھوا جب دو آدمیوں نے اس بنیادی کام کے سلسلہ میناٰپس میں عھد و پیمان کیاکہ :
”اگر محمد اس دنیا سے کوچ کر گئے یا قتل ھو گئے تو ھر گز ان کی خلافت اور جا نشینی ان کے اھل بیت علیھم السلام تک نھیں پہنچنا چا ہئے “
ان کے اس عھد میں تین آدمی اور شریک ھو گئے اور سب سے پھلا معاھدہ کعبہ کے پاس لکھاگیا، دستخط کر نے کے بعد اس کو کعبہ کے اندر زیر خاک چھپا دیا گیا تاکہ اس پیمان کو ھر حال میں عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سند رھے ۔
ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص معاذ بن جبل کا کہنا ھے :
”آپ اس مسئلہ کو قریش کے ذریعہ حل کریں انصار کا ذمہ وار میں ھوں “
انصار کے رئیس کل” سعد بن عبادہ“ تھے ،وہ ابو بکر و عمر کے ساتھ ھم عھد بھی نھیں تھے لہٰذامعاذ بن جبل، بشیر بن سعید اور اسید بن حضیرجو آدھے انصار یعنی ان کے دو قبیلے” اوس“ اور” خزرج“میں سے ایک کا حاکم تھا، کی تلاش میں نکلے اور ان کو خلافت غصب کر نے کےلئے اپنا ھم عھد بنالیا۔

پیغمبر اسلام(ص) کو قتل کر نے کی سازش[10]
پیغمبر اسلام (ص)کو قتل کر نے کی سازش ایک مرتبہ جنگ تبوک میں اور کئی مرتبہ زھر اور دوسرے حربوں سے کی گئی مگر ھر بار ناکامی ھو ئی ۔
لیکن حجة الوداع کے موقع پر انھیں پانچ ھم پیمان منافقوں نے دوسرے نو افراد کے ساتھ مل کرآخری مرتبہ مکہ سے مدینہ واپس آنے کے راستہ میں پیغمبر اسلام (ص)کو قتل کرنے پر وگرام بنایا اور اس پروگرام کی ایک وجہ حضرت علی بن ابی طالب کے اعلان خلافت سے پھلے پیغمبر (ص)کو قتل کرکے آسانی سے اپنے مقاصد تک پہنچنا تھی لیکن محل سازش تک پہنچنے سے پھلے ھی حکم خدا نازل ھوگیااور غدیر کے مراسم انجام پاگئے۔اگر چہ وہ اپنے منصوبے سے پیچھے نھیں ہٹے۔
ان کا پروگرام یہ تھاکہ کوہ ھرشیٰ کی چوٹی پر کمین میں بیٹھاجائے چونکہ اکثرلوگ ،پھاڑ کے دامن سے گذرجاتے ھیں اور چوٹی پر نھیں آتے لہٰذاجیسے ھی پیغمبر اکرم (ص)کا اونٹ پھاڑکی چوٹی سے گذر کر اترنے لگے گا تو بڑے بڑے پتھر آپ (ص) کے اونٹ کی طرف پھینک دئے جائےنجو آپ (ع) کے اونٹ کو جاکر لگینجس سے آپ (ع) کااونٹ یا گر جائے یا اچھل کر پیغمبر اکرم (ص)کو گرادے اور وہ رات کی تاریکی میں آ پ (ع) پر حملہ کردیناور یقینی طورپر پیغمبر (ص)کا خون ھوجائے۔

اور اسکے بعد فرار ہوکر دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جائیں تاکہ قاتل کا پتہ نہ چل سکے ۔

پیغمبر اسلام (ص)کے قتل کی سازش ناکام

خداوندعالم نے اپنے پیغمبر (ص)کو اس پرو گرام سے آگاہ کیا اور ان کی حفاظت کاوعدہ دیا۔چودہ افراد پر مشتمل منافقین کا گروہ ”رات کی تاریکی میں اپنی وعدہ گاہ کو ہ ھرشی کی چوٹی کا اختتام اور اس کے نشیب کی ابتدا “پر پہنچا اور اپنے اونٹوں کو ایک کنارے پر بٹھادیااور سات سات آدمی پہاڑکے دائیں بائیںچھپ کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے اپنے پاس کے بڑے بڑے برتن ریت اور کنکریوں سے بھر کر رکھے ہوئے تھے تاکہ پیغمبر (ص)کے اونٹ کی طرف ان کو پھینک کر اسکو دوڑادیں۔

جیسے ھی پیغمبر اسلام (ص)کی سواری پہاڑکی چوٹی پر پہنچی اور پہاڑسے نیچے اترنا چاہتی تھی منافقوننے بڑے بڑے پتھر اور ریت اور کنکریوں سے بھرے برتنوں کو ان کی طرف چھوڑ دیا۔قریب تھاکہ اونٹ کو جاکے لگتے یا اونٹ دوڑنے بھاگنے لگتاپیغمبر اسلام (ص)نے اونٹ کو رک جانے کا حکم دیا۔یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب حذیفہ اورعمار میں سے ایک آنحضرت کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے اور دوسرا اسکو پیچھے سے ھانک رہا تھا۔

اونٹ کے رک جانے سے پتھرگذرکر پہاڑسے نیچے کی طرف چلے گئے اور آنحضرت (ص) صحیح وسالم بچ گئے۔منافقین کو جو اپنے اس دقیق پروگرام سے مطمئن تھے فوراً تلواریں لے کر کمینگاھوں سے باھر نکل آئے اور آنحضرت(ص) کی طرف حملہ کرنے کےلئے بڑھے۔

لیکن عمار اور حذیفہ نے بھی تلوار یں کھینچ لیں اور جوابی کاروائی شروع ھوگئی۔آخر کار وہ بھاگنے پر مجبور ھوگئے۔ منافقوں نے پہاڑوں کے پیچھے پناہ لی تاکہ پیغمبر کے تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد رات کی تاریکی سے استفادہ کر تے ھو ئے قافلہ کے ساتھ ملحق ھو جا ئیں ۔

اس لئے کہ آنے والی نسلوں کو یہ معلوم ھو جا ئے کہ اس زمانہ میں منافقین کے سردار کون لوگ تھے اور پیغمبر اسلام(ص) کے بعد ھو نے والی سازشوں کی تحلیل آسانی سے ھو سکے ،آپ (ص) نے اسی رات ان کے چھروں سے نقاب الٹ دی اور اچانک چند لمحوں کےلئے فضا میں نور چمکا جس سے عمار اور حذیفہ نے بھی ان چودہ افراد کے چھروں کو بخوبی پہچان لیاحتی ان کی سواریوں کو بھی دیکھ لیا جن کو انھوں نے ایک طرف بٹھا رکھا تھا اور وہ چودہ آدمی یہ تھے :

ابو بکر ،عمر ،عثمان ،معاویہ ،عمرو عاص ،طلحہ،سعد بن ابی وقاص ،عبد الرحمن بن عوف ،ابو عبیدہ بن جراح ،ابو موسیٰ اشعری ،ابو ھریرہ ،مغیرہ بن شعبہ ،معاذ بن جبل اور سالم مو لیٰ ابی حذیفہ۔

پیغمبر اسلام(ص) کو یہ حکم تھا کہ اس وقت آپ ان سے کو ئی بات نہ کریں اس لئے کہ ان حساس حالات میں فتنہ و فساد پھیلنے اور گزشتہ تمام زحمتوں کے بر باد ھو نے کا خطرہ تھا ۔

دوسرے روز جب صبح کی نماز با جماعت قائم ھو ئی تو یہ چودہ لوگ سب سے پہلی صف میں تھے!! اور آنحضرت (ص) نے ان کی طرف اشارہ کر تے ھو ئے چند باتیں بیان کیں اور فرمایا :

”کچھ لوگوں کو کیا ھو گیا ھے کہ انھوں نے کعبہ میں یہ قسم کھا ئی ھے کہ اگر محمد(ص) دنیا سے چلے گئے یا قتل ھو گئے تو ھر گز خلافت ان کے اھل بیت علیھم السلام تک نھیں جانے دیں گے ۔

مدینہ میں دوسری سازش[11]

وہ منافق جو پھلے شکست کھا چکے تھے انھوں نے ھی مدینہ پہنچتے ھی ایک میٹنگ کی جس میں وہ چو نتیس افراد شریک ھو ئے جو پیغمبراکرم (ص) کی رحلت کے بعد اس طرح کے کا موں میں پیش پیش رہتے تھے ۔

اس میٹنگ میں آئندہ کے پروگرام کا منصوبہ بنایا گیااور سب نے اس پر دستخط کئے۔دستخط کرنے والوں میں گذشتہ چودہ افراد کے علاوہ بعض قبیلوں کے سردار تھے کہ جن میں سے ھر ایک کے ساتھ لوگوں کا ایک گروہ تھا۔منجملہ ان میں سے :ابوسفیان، ابوجھل کابیٹا عکرمہ،سعید بن عاص،خالد بن ولید، بشیر بن سعید، سھیل بن عمرو ،ابوا لاعور اسلمی،صہیب بن سنان اور حکیم بن حزام تھے۔

پیمان نامہ کا لکھنے والا سعید بن عاص اورمیٹنگ کی جگہ ابوبکر کا گھر تھا۔دستخط کے بعد پیمان نامہ کو بند کرکے ابو عبیدہ جراح کو بعنوان امانت دےدیا تاکہ اسکو مکہ لے جائے اور کعبہ کے اندر پہلے صحیفہ کے ساتھ دفن کردے تاکہ سند کے طور پر محفوظ رھے۔

اسکے دوسرے دن پیغمبر اسلام (ص)نے نماز صبح کے بعد منافقوں کے اس اقدام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:
میری امت کے بعض لوگوں نے ایک معاھدہ لکھا ھے جو زمان جاھلیت کے اس معاھدہ سے مشابہ ھے جو کعبہ میں لٹکایا

ھواتھا لیکن میناس راز کو فاش نہ کرنے پر مامور ھوں“
اسکے بعد ابو عبیدہ جراح کی طرف رخ کرکے فرمایا”اب تم اس امت کے امین بن گئے ھو؟“

اسامہ کا لشکر[12]

پیغمبر اکرم (ص)نے منافقین کے اقدامات کے ساتھ آخری مقابلہ کرنے اور اپنی وفات کے بعد مدینے کو ان کے وجود سے خالی کرنے کی غرض سے اسامہ بن زید کی حکمرانی میں ایک لشکرتشکیل دیااور منافقین میں سے چار ہزار افراد کو ان کے نام کے ساتھ معین کرکے حکم دیا کہ یہ گروہ حتماًاس لشکر میں حاضر ھواور جلدازجلدسرزمین شام میں رومیوں کی طرف حرکت کریں۔اس گروہ میں سے ابوبکراور عمر کے لشکر میں حاضر ھونے پر زیادہ زور دے رھے تھے آنحضرت (ص) کا اس میں شامل نہ ھونے والونپرلعنت کرنا اور لشکرکے جلدی حرکت کرنے والوں پر لعنت کرنے پر زیادہ زور دینا قابل دید تھا۔

لیکن آنحضرت کے اس اقدام کی منافقوں نے سخت مخالفت کی اور کسی نہ کسی بھانے سے مدینہ واپس لوٹ آنے اور لشکر کے حرکت کرنے میں اتنی تاخیر کی کہ پیغمبراسلام(ص) دنیا سے رحلت فرماگئے اور انھوں نے اپنے پروگرامونکو آسانی سے عمل میں لاناشروع کردیا۔

غدیر کا نور ولایت کا محافظ

یہ واقعہ غدیر کے زمانے میں منافقین کے اقدامات اور نیز ان کے مقابلے میں ان کی سازشوں کو ناکام کرنے ،تیئیس سالہ زحمات کی حفاظت کرنے، اور مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کی ھدایت کے لئے پیغمبر اکرم (ص)کے اقدامات کا خلاصہ تھا۔

لیکن منافقین نے اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہنادیااور پیغمبر اکرم (ص)کی رحلت کے بعدمسلمانوں کو پچھلے پاؤں پلٹنے پر مجبورکردیا اور مسلمان بھی پیغمبر (ص)کی زحمات اور واقعۂ غدیر کو نظر انداز کرکے جاھلیت کی طرف پلٹ گئے۔اور اس کام میں انھوں نے اتنی جلدی کی کہ پیغمبر اکرم (ص) کے غسل ودفن ھونے کا بھی انتظار نہیں کیا !!

امام صادق (ع) سے اس آیۃشریفہ کے بارے میں سوال ھوا ”یعرفون نعمۃاللھثم ینکرونھا “ تو آپ نے فرمایا:

”غدیر کے دن اسکو پہچانتے ھیں اور سقیفہ کے دن اسکا انکار کرتے ھیں “[13]

طول تاریخ میں امیر المومنین علی علیہ السلام کے مقابلے میں منافقوں کے اقدامات کو مد نظر رکھ کر خداوند متعال کے اس کلام کی گھرائی کو معلوم کیا جاسکتاھے:

”اگر تمام لوگ ولایت علی پر متفق ھو جا تے تو میں آتش جہنم کو پیدا نہ کر تا “[14]

غدیر میں منافقین کے اقوال

منافقوں نے غدیر کے دن کینہ اور حسد کی وجہ سے جو الفاظ کھے ان میںسے بعض اس وقت سے مر بوط ھیں جب آنحضرت (ص) خطبہ ارشاد فر ما رھے تھے ،خاص طور سے جس وقت آ پ امیر المومنین (ع) کے ھاتھوں کو بلند کرکے ان کا تعارف کرا رھے تھے ،بعض الفاظ اس پروگرام کے ختم ھوجانے کے بعد سے متعلق ھینجب منافقین آپس میں جمع ھوکر ایک دوسرے کو اپنا درد دل سنا رھے تھے

خطبہ کے دوران ان کی گفتگوکے چندنمونے[15]

وہ اپنے چچا زاد بھائی کے گرویدہ ھو گئے ھیں ۔
وہ اس جوان کے سلسلہ میںدھوکہ کھاگئے ھیں۔
وہ اپنے چچازاد بھائی کے معاملہ کوعجب محکم اور مضبوط کر رھے ھیں ۔
ھم راضی نہیں ھیں ،اور یہ ایک تعصب ھے !
ھم ھر گز ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ھو ں گے ۔
یہ امر خدا نہیں ھے وہ اپنی طرف سے کہہ رھے ھیں !
ان کی آنکھوں کودیکھو(معاذاللہ)مثل دیوانوں کے گھوم رھی ھیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر اس میں طاقت و قدرت ہو تی تو قیصر و کسریٰ کی طرح کام کر تا !

خطبے کے بعد کی گفتگو کے چند نمونے[16]
ہمارے سب منصوبے خاک میں مل گئے!
ہم ہر گز محمد(ص) کی بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور علی (ع) کی ولایت کا اقرار نہیں کریں گے۔
ہمیں بھی علی کی ولایت میں شریک کرے تاکہ ہمارا بھی کچھ حصہ رہے۔
وہ ابھی علی (ع) کو ہمارے اوپر مسلط کررہے ہینلیکن خدا کی قسم بعد میں انکو معلوم ہوگا(کہ ہم نے کیا منصوبے بنا رکھے ہیں۔)

۳ غدیر مینمنافقین کے عکس العمل کے واضح نمونے
منافقین کی مذکورہ گفتگو کے علاوہ ان کی رفتار وگفتار کے بعض دوسرے نمونہ درج ذیل ہیں
اب کہتاھے:میرے خدا نے ایسا کہا ھے !!
امام صادق (ع) نے فرمایا:پیغمبر اسلام (ص)نے جب امیر المومنین کو غدیر کے دن (عھدہ امامت پر)منصوب کیااور ان کا تعارف کرایا تو ان کے سامنے منافقوں کے یہ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے : ابوبکر،عمر، عبدالرحمن بن عوف،سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح ،سالم مولی ابی حذیفہ اور مغیر ہ بن شعبہ۔
ان میں سے عمر نے کہا:
اسکو نہیں دیکھتے کہ اس کی آنکھیں مجنون کی طرح گھوم رہی ہیں؟!اب وہ کہتا ہے:
میرے خدا نے ایسا کہا ھے ![17]
ہم تصدیق نہیں کرینگے ---اقرار نہیں کریں گے!
حذیفہ کا بیان ھے :معاویہ غدیر کے دن امیرالمومنین علی (ع) کے منصوب ہونے کے بعد غضب و غصّہ کی حالت میں اٹھااور تکبر سے اپناداياں ہاتھ ابوموسیٰ اشعری اور باياں ہاتھ مغیرہ بن شعبہ کے کاندھے پر رکھ کر آگے بڑھتے ہوئے کہنے لگا:
”ہم محمد کی اس بات کی تصدیق نہیں کرتے اورعلی کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے---“
خداوند متعال نے یہ آیت اسکے بارے میں نازل کی:
[18]
”اس نے نہ کلام خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ۔بلکہ تکذیب کی اور منھ پھیر لیا۔پھر اپنے اھل کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔
پیغمبر اکرم (ص)اسکو واپس بلا کر قتل کرنا چاہتے تھے کہ آیت نازل ہوئی:
[19]
”دیکھئے آپ قرآن کی تلا وت مینعجلت کے ساتھ زبان کو حرکت نہ دیں“
اور آپ(ص) صبر کرنے پر مامور ہوئے۔[20]
کاش اس سوسمارکو---؟
جب غدیر کا واقعہ رونماھوا تومنافقین لگے”ہماری ساری تدبیر ےنفیل ہوگئیں“جب سب لوگ متفرق ہوگئے تو منافقین جمع ہوئے اور اس واقعہ پر افسوس کرنے لگے اتنے میں ایک (سوسمار) ان کے پاس سے گزرا تو آپس میں کہنے لگے:
کاش محمد نے اس سوسمار کو ---ھمارااامام بنادیا ہوتا!!
ابوذر نے اس بات کو سن لیا انھوں نے پیغمبر کو بتایا ۔جب آپ (ص) نے ان منافقین کو حاضر کیا تو سب جھوٹی قسمیں کھانے لگے تو آپ نے فرمایا:
”جبرئیل نے مجھے خبر دی ھے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم کو لایا جائے گا جس کا امام سوسمار ہوگا:خبردار کہ وہ تم نہ ہو!![21]

---

[1] بحا رالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۱۔
[2] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۰، ۱۶۸۔عوالم :جلد۱۵/۳صفحہ ۱۲۵،۱۳۵۔

[3] روضۂ کافی صفحہ ۳۴۴ حدیث ۵۴۲.اس آخری حدیث کا عربی متن اس طرح ھے :لَا یُطَاعُ اللّٰہُ حتیٰ یَقُوْمَ الْاِمَامُ“اس جملہ کے معنی میں دو احتمال پائے جا تے ھیں :
الف:جب تک امام حق امور کی باگ ڈور اپنے ھاتھ میں نہ لے خدا کی اطاعت نہیں ھو سکتی ھے .
ب:جب تک امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام نہ کریں خدا کی مکمل طور پر اطاعت نہیں ھو سکتی .
[4] سورہ سباآیت/۲۰.
[5] سورہ حجر آیت/۴۲.
[6] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ۱۶۴،۱۶۵.
[7] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۵.عوالم :جلد ۳/۱۵صفحہ ۳۰۳.
[8] کتاب سلیم حدیث۵۷۹.روضہ ٔ کافی صفحہ ۳۴۳حدیث ۵۴۱.
[9] بحار الانوار جلد ۱۷صفحہ ۲۹،جلد ۲۸صفحہ ۱۸۶،جلد۳۶ صفحہ ۱۵۳،جلد ۳۷صفحہ ۱۱۴،۱۳۵.کتاب سلیم: ۸۱۷ حدیث ۳۷. عوالم ۳/۱۵صفحہ ۱۶۴.
[10] بحا رالانوار جلد ۲۸صفحہ ۹۹.۱۰۰،جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۵،۱۳۵.عوالم:جلد ۳/۱۵صفحہ ۳۰۴.اقبال الاعمال:صفحہ ۴۵۸ . تبوک میں آنحضرت (ص)کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں :بحارالانوار جلد ۲۱صفحہ ۱۸۵تا ۲۵۲.
[11] بحار الانوارجلد ۲۸صفحہ۱۰۲.۱۱۱
[12] بحار الانوارجلد ۲۸صفحہ۱۰۷. ۱۰۸
[13] اثبات الهدات جلد صفحہ ۱۶۴حدیث۷۳۶.
[14] بحارالانوارجلد ۳۹صفحہ۲۴۷.
[15] بحارالانوارجلد۳۷صفحہ ۱۱۱،۱۳۹،۱۵۴،۱۶۰،۱۷۲،۱۷۳.
[16] بحارالانوارجلد ۳۷صفحہ۱۵۴،۱۶۰،۱۶۱،۱۶۲.
[17] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۱۳۴.
[18] سورہ قیامت آیت /۳۱.۳۴.
[19] سورہ قیامت آیت/ ۱۶.
[20] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۹۶،۹۷،۱۲۵.
[21] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۱۶۳.بحارالانوارجلد ۳۷صفحہ۱۶۳.

اسرار غدیر

خطبہ غدیر کا خلاصہ

اگر چہ خطبۂ غدیر کا عربی متن اور اس کا اردو ترجمہ اس کتاب کے چھٹے اور ساتویں حصہ میں بیان ھو گا لیکن خطبہ کا خلاصہ ،اس کی مو ضوعی تقسیم اورمطالب کا جدا جدا بیان کرنا قارئین کرام کےلئے خطبہ کے متن کا دقیق طور پر مطالعہ کرنے کا ذوق بڑھاتا ھے لہٰذاھم اس اھم مطلب کو دو حصوں میں بیان کرتے ھیں .

۱ خطبہ غدیر کے چند اھم نکات
خطبہ غدیر پر ایک سرسری نگاہ کرنے سے کچھ مہم نکات نظر آتے ھیں جن کو ھم ذیل میں ذکر کر رھے ھیں :
پیغمبر اسلام (ص)کے خطبہ کے مختلف موارد میں اپنی تبلیغ پر خداوند عالم کو گواہ بنانا.
پیغمبر اسلام (ص)کامختلف مواقع پر اپنے پیغام کو پہنچانے پر لوگوں کو گواہ بنانا.
-خطبہ کے دوران قرآن کی آیتوں کو بطور شاھد پیش کرنا.
-خطبہ کے دوران کئی جگھوں پر اپنے بعدبارہ اماموں (ع) کی امامت کے مسئلہ پرتاکید کرنا.
-حرام وحلال کے تبدیل نہ ھونے اور اماموں کے ذریعے ان کے بیان ھونے پر تاکیدکرنا
-خطبہ میں بہت ساری آیتوں کی اھل بیت علیھم السلام کے ذریعے تفسیر کرنا.
-کئی مقامات پر منافقین کے گذشتہ اور آئندہ اقدامات کی طرف کبھی صاف طور پراور کبھی تلویحاً اشارہ کرنا.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۔خطبہ کے پھلے آدھے حصہ کو امیر المومنین علی (ع) کی ولایت کے رسمی اعلان سے مخصوص کرنا اور اس بنیادی مطلب اوراصل مو ضوع کو بیان کر نے کے بعداس کے سلسلہ میں وضاحت نیز دوسرے مطالب جیسے نماز۔زکات ،حج وغیرہ کا بیان کرنا۔

۲ خطبہ غدیر کے مطالب کی موضوعی تقسیم
وہ مطالب جو ذیل میں ۲۱ عنوان کے تحت ذکر ھوئے ھیں خطبہ غدیر جو انشاء اللہ چھٹی اور ساتویںفصل میں ذکر ھوگاکے متن سے لئے گئے ھیں ان کو ذکر کرنے سے پھلے چارنکات کی طرف توجہ کرنا ضروری ھے :
۱۔وہ موضوعات جو ھم نے مد نظر رکھے ھیں اور ان کاذکر کیا ھے خطبہ کے مھم مطالب سے مربوط ھیں اور پیغمبر اسلام (ص)نے ان پر زیادہ زوردیا ھے اگر خطبہ کے تمام مطالب کا ذکر کیا جائے تو ایک مفصل مو ضوعی فھرست درکار ھے ۔
۲۔اختصار کی وجہ سے ھم نے خطبہ کی عبارتوں کو مختصر تلخیص کے ساتھ ذکر کیا ھے علاقہ مند حضرات زیادہ توضیحات کے لئے متن خطبہ کی طرف مراجعہ کرسکتے ھیں ۔
۳۔ھر عبارت کے آخر میں بریکٹ کے اندر خطبہ کے گیارہ حصوںمیں سے جس کے اندر وہ عبارت ذکر ھوئی ھے اسکا ایڈرس نیچے دیا گیاھے ۔
۴۔اس موضوعی تقسیم کے عناوین درج ذیل ھیں :
۱۔توحید۔
۲۔پیغمبر اسلام (ص)کی نبوت۔
۳۔علی بن ابی طالب (ع) کی ولایت۔
۴۔بارہ معصوم اماموں کا تذکرہ۔
۵۔اھل بیت (ع) کے فضائل۔
۶۔امیرالمومنین (ع) کے فضائل۔
۷۔ امیرالمومنین ھونے کا لقب۔
۸۔اھل بیت (ع) کا علم ۔
۹۔حضرت مھدی (عج)۔
۱۰۔اھل بیت (ع) کے شیعہ اور محبّین۔
۱۱۔اھل بیت (ع) کے دشمن۔
۱۲۔گمراہ کرنے والے امام۔
۱۳۔اتمام حجت۔
۱۴۔بیعت۔
۱۵۔قرآن۔
۱۶۔تفسیر قرآن۔
۱۷۔حلال و حرام۔
۱۸۔نمازاور زکات۔
۱۹۔حج اور عمرہ۔
۲۰۔امر بالمعروف ونھی عن المنکر۔
۲۱۔قیامت ۔

۱۔توحید
خطبہ کا پھلا حصہ ، توحید کے متعلق اعلیٰ اور معنی عبارت پر مشتمل ھے کہ جسکی طرف اجمالی طور پر اشارہ کیا جاتا ھے :خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی،اسکا علم ،قدرت اورخالقیت،اسکا سمیع وبصیر ھونا،اسکا ازلی اور ابدی ھونا،اسکا بے نیاز ھونا،اس کا ارادہ،اس کی ضداور شریک کا نہ ھونا،پروردگارکا حکےم وکریم ھونا، اسکا قدوس اورمنزہ ھونا،تمام امور کاخدا کی طرف پلٹنا،بندوں سے اسکاقریب ھونا۔خداکی رحمت ونعمت کا وسیع ھونا،انسان اورافلاک کے اندر اسکی قدرت کے آثار، خدا کا انتقام اورعذاب،خدا کی حمد وثناکاضروری ھونا، اسکی صفات کو درک کرنے سے عاجز ی کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اظہار کرنا۔اسکی عظمت کے مقابلے میں تواضع اور انکساری کرنا۔(۱)

۲۔پیغمبر اکرم (ص)کی نبوت
۔میں زمین وآسمان کی تمام مخلوقات پر خداکی حجت ہوں جو بھی اس بارے میں شک کرے وہ کافر ھے۔(۳)
۔جس نے میری ایک بات میں شک کیا گویا اس نے میری ساری گفتگومیں شک کیا اور جو میری گفتار میں شک کرے اسکا ٹھکاناجہنّم ھے۔(۳)
۔خدا کے حکم کے بغیرمیرے کلام میں تغیر وتبدیلی نہیں آسکتی۔(۴)
۔مجھ سے پہلے والے انبیاء اور مرسلین نے میرے آنے کی بشارت دی ھے۔ (۳)
۔کوئی ایسا علم نہیں ھے جس کی خدا نے مجھے تعلیم نہ دی ہو(۳)

۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت
خداوند عالم نے علی کو صاحب اختیار اور تم لوگوں پر امام بنایا ھے (۳)
علی (ع) کی اطاعت شہری ، دیہاتی ،عربی، عجمی ،آزاد، غلام ،چھوٹے بڑے سب پر واجب ھے۔
علی (ع) کام حکم ہرموحد(موجود) پرقابل اجراء اور ان کا کلام مورد عمل اورامر نافذ ھے۔(۳)
جس جس پر میں اختیار رکھتا ہوں یہ علی (ع) بھی اس پر اختیار رکھتے ھیں ۔(۳)
علی (ع) کی ولایت خدا کی طرف سے ھے اور اس کا حکم بھی خدا کی طرف سے ہوا ھے (۳)
خدایا ! جو علی (ع) کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ ۔(۴)
خدا نے تمہارے دین کو حضرت علی علیہ السلام کی امامت کے ذریعے کا مل کیا ھے ۔(۵)
علی (ع) کے حکم کو غور سے سننا تا کہ سالم رہو ،ان کی اطاعت کر نا تا کہ ھدایت پا سکو ،ان کے روکنے سے باز رہنا تاکہ صلاح و بھبودی تک پھونچ سکو ،اور اس کے ارادہ کے پیچھے پیچھے چلنا تاکہ مختلف راستے تم کو گمراہ نہ کر سکیں ۔(۶)
علی (ع) کے راستے کو چھو ڑ کر گمراھی کی طرف مت چلے جانا ،ان سے دور نہ ھوجانا اور ان کی ولایت سے سر پیچی نہ کر نا ۔
اگر طویل عر صہ گزرنے کے بعد تم نے کو تا ھی کی یاان کوبھول گئے تو یاد رکھو کہ تمھارے نفسوں پر اختیار رکھنے والے اور تمھارے دین کو بیان کرنے والے علی ھیں جس کو خدا نے میرے بعد اپنی مخلوق پر امین قرار دیا ھے ۔وہ تمھارے ھر سوال کا جواب دیں گے اور جس چیز کو تم نہیں جانتے اس کو بیان کریں گے(۱۰)

۴۔ بارہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا تذکرہ
میں خدا کا وہ صراط مستقیم ھوں جس کی پیروی کا خدا نے تم کو حکم دیا ھے اور میرے بعد علی (ع) اور ان کی نسل سے میرے فرزند ھیں جو حق کی طرف ھدایت کر نے والے امام ھیں۔(۷)
میری نسل میں امامت علی (ع) کی اولاد سے ہو گی جب تک کہ قیامت کے دن خدا اور اس کے رسول سے ملاقات نہ کر لو ۔(۳)
جس شخص نے خدا ،رسول ،علی اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی اطاعت کی یقیناً وہ بڑا کامیاب ہوگا ۔(۱۱)
امیر المو منین علی (ع) ،حسن ،حسین اور باقی ائمہ (ع) کی کلمہٴ باقی اور طیب و طاھر کے اعتبار سے بیعت کرو (۱۱)
قرآن تم کو دعوت دے رہا ھے کہ علی علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند امام ھیں اور میں نے بھی تم لوگو ں کو آگاہ کر دیا ھے کہ باقی امام میری اور ان کی نسل سے ھیں ،قرآن کہہ رہا ھے : اور میں کہہ رہا ہوں (۱۰) لَنْ تَضِلُّوْامَااِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا> (۱۰)جو لوگ قیامت تک علی (ع) اور ان کی نسل اور میری اولاد سے ہو نے والے اماموں کو امام کے عنوان سے قبول نہیں کریں گے ان کے اعمال حبط ہو جا ئیں گے اور وہ ھمیشہ جہنم میں رھینگے(۵)
میں خلا فت کو امامت کے عنوان سے اپنی نسل میں قیامت تک کےلئے چھو ڑے جا رہا ہوں ۔(۶)
حلا ل و حرام اس سے کھیں زیادہ ھیں کہ میں ان کو ایک مجلس میں بیٹھ کر شمار کروں پس مجھ کو خدا کی جانب سے یہ حکم دیا گیا ھے کہ علی امیر المو منین اور ان کے بعدقیامت تک اماموں کے بارے میں جو میری اولاداور ان کی نسل سے ھیں اور ان کا قائم مھدی ھے ان کے سلسلہ میں جو کچھ خدا کی جانب سے نازل ہوا ھے اس پر تم لوگوں سے بیعت لوں (۱۰)۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حلال وہ ھے جس کو خدا ،رسول اور بارہ امام حلال قراردیں اور حرام وہ ھے جس کو خدا ،رسول اور بارہ امام حرام قرار دیں ۔(۳)

۵۔اھل بیت علیھم السلام کے فضائل
تمھارا پیغمبر بہترین پیغمبر ،تمھارے پیغمبر کاجانشین بہترین جا نشین اور ان کی اولاد بہترین جا نشین ھیں ۔
حضرت علی (ع) صبر اور برد باری کا بہترین نمونہ ھیں اور ان کے بعد ان کی نسل سے میرے فرزند ۔
خدا وند عالم نے اپنا نور مجھ میں پھر علی (ع) میں ان کے بعد ان کی نسل میں مھدی مو عود تک قرار دیا ھے ۔ (۶)

۶۔امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل
علی (ع) امام مبین اور امام المتقین ھیں ۔(۳)
علی (ع) حق کی طرف ھدایت کر تے ھیں ،اور اس پر عمل کر تے ھیں باطل کو نیست و نا بود کر نے والے اور اس سے منع کر نے والے ھیں اور راہِ خدا میں کسی ملا مت کر نے والے کی ملامت ان کے لئے رکا وٹ نہیںھوسکتی ۔(۳)
علی (ع) خدا وند عالم پر ایمان لا نے والے سب سے پہلے شخص ھیں ۔(۳)
علی (ع) کو سب سے افضل مانو اس لئے کہ وہ میرے بعد ھر مرد و عورت سے افضل ھیں ۔(۳)
علی (ع) جنب خدا ھیں قرآن میںآیا ھے :(۳)
یہ علی (ع) ھیں جس نے تم سب سے زیادہ میری مدد کی ،تم میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب اور عزیز ھیں میں اور میرا خدا اس سے راضی ھیں۔(۵)
خدا وند عالم کی رضا کے با رے میں کوئی آیت نازل نہیں ھو ئی مگر علی (ع) کے بارے میں ۔(۵)
خداوند عالم نے قرآن میں جب بھی مو منین سے خطاب کیاتو ان میں سب سے پہلے علی (ع) کومخاطب قراردیا ۔(۵)
خدا وند عالم نے سورہ ”ھل اتیٰ “میں جنت کی گوا ھی صرف علی (ع) کے لئے دی ھے (۵)
سورہ ” ھل اتیٰ “فقط علی (ع) کے سلسلہ میں اور علی (ع) کی مدح میں نازل ھوا ھے۔(۵)
علی (ع) دین خدا کے یاور ومددگاراور رسول کے محافظ ھیں ۔(۵)
علی (ع) تقی ،نقی ،ھادی اور مھدی ھیں ۔(۵)
علی (ع) وعدہ گاہ الٰھی ھیں (۶)
علی (ع) مبشر ھیں ---علی (ع) ھادی ھیں ۔(۷)
علی (ع) وہ شخصیت ھیں جن کو خدا وند عالم نے مجھ سے خلق فرمایا اور مجھ کو علی (ع) سے خلق فرمایا ۔(۱۰)
حضرت علی (ع) کے فضائل و کمالات صرف خدا جانتا ھے اور خداوند عالم نے ان کو قرآن میں بیان فر مایا ھے ،علی (ع) کے فضائل اس سے کھیں زیادہ ھیں کہ میں ان کو ایک مجلس میں بیان کروں ۔پس جو بھی علی (ع) کے فضائل تمھارے سامنے بیان کرے (بشر طیکہ ان کی معرفت بھی رکھتا ھو)اس سے قبول کر لو ۔

۷۔”امیر المو منین (ع) “کے القاب
میرے بھا ئی (علی (ع)) کے علاوہ کو ئی” امیر المو منین “نہیں ھے اور میرے بعد مو منین کا امیر بننا علی (ع) کے علاوہ کسی کے لئے جا ئز نہیں ھے۔(۳)
علی (ع) کو امیر المو منین کہہ کر سلام کیا کرو ۔(۱۱)
جو لوگ علی (ع) کو امیر المو منین کہہ کر سلا م کر نے میں سبقت کریں گے وہ کامیاب ھیں ۔(۱۱)

۸۔اھل بیت علیھم السلام کا علم
کو ئی ایسا علم نہیں ھے جس کی خدا نے مجھے تعلیم نہ دی ھو اور کوئی ایسا علم نہیں ھے جس کی میں نے علی (ع) کو تعلیم نہ دی ھو ۔(۳)
خدا وند عالم نے مجھ کو امر و نھی کیا ھے اور میں نے علی (ع) کو امرونھی کیا ھے پس علی (ع) نے امر و نھی خدا کی جانب سے سیکھا ھے ۔(۶)
ایھا الناس !میں نے تمھارے لئے (احکام) بیان کئے اور تمھیں تعلیم دی ھے اور میرے بعد تمھیں یہ علی (ع) تعلیم دیں گے (۹)۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۹۔حضرت مهدی عج
خدا وند عالم نے اپنا نور میرے اور علی (ع) کے صلب میں اور اور ان کی نسل میں مهدی قائم تک قرار دیا هے (۶)
مهدی ،حق خدا اور همارے هر حق کا بدلہ لیں گے ۔(۶)
کو ئی ایسی سر زمین نهیں هے مگر خدا وند عالم اس کے باشندوں کو ان کی تکذیب کی وجہ سے هلاک کرے گا اور ان کو مهدی کے اختیار میں قرار دے گا ۔(۶)
خاتم الا ئمہ ،قائم آل محمد هم سے هیں ۔(۸)
مهدی وہ هینجو تمام ا دیان پر غالب آنے والے ،ظالموں سے انتقام لینے والے دین خدا کے مددگار ،ناحق بہنے والے خون کے منتقم،قلعونکوفتح کرنے والے،دریائے عمیق سے نشأت پانے والے انسانوں کو ان کی حیثیت کے مطابق نشاندهی کرانے والے،علوم کے وارث اور آیات الٰهی کو استحکام بخشنے والے هیں ۔(۸)
مهدی وہ هیں جن کے سپرد امور کئے گئے هیں گزشتہ انبیاء و ائمہ نے ان کے آنے کی بشارت دی هے وہ زمین پر باقی رهنے والی خدا کی حجت اوراس کے ولی هیں اور وہ خداوند عالم کے سرّ اور آشکار کے امانتدار هیں ۔(۸)

۱۰۔اهل بیت علیهم السلام کے دوستدار اور شیعہ
خدا وند عالم هر اس شخص کو بخش دے گا جو علی (ع) کا کلام سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا ۔(۳)
خدایا جو علی (ع) کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ ۔(۴)
متقی شخص کے علاوہ کوئی خدا کو دوست نهیں رکھ سکتا ،اور مخلص مو من کے علا وہ کوئی علی پر ایمان نهیں لا سکتا ۔(۷)
علی (ع) کے دوست وہ لوگ هیں جن کا تذکرہ خدا وند عالم نے قر آن میں کیا هے (اس کے بعد آپ(ص) نے ان کے سلسلہ مینقر آن کریم کی چند آیات کی تلاوت فر ما ئی)(۷)
همارا دوست وہ شخص هے جس کی خدا نے تعریف کی هے اور جس کو خدا دوست رکھتا هے (۷)
جو شخص خدا ،اس کے رسول اوربارہ اماموں کی اطاعت کر ے گا وہ عظیم کا میابیاں حاصل کرے گا (۱۱)
وہ لوگ جو علی (ع) کی بیعت ،ولایت اور "امیر المو منین " کے عنوان سے سلام کر نے میں سبقت کرےنگے وہ کامیاب هیں اور ان کا ٹھکا نا جنت هے ۔(۱۱)

۱۱۔اهل بیت علیهم السلام کے دشمن
علی (ع) کی مخالفت کر نے والا ملعون هے ۔(۳)
خدا وند عالم علی (ع) کی ولایت کا انکار کر نے والے کی توبہ هر گز قبول نهیں کرے گا اور اس کو نهیں بخشے گا ۔(۳)
علی (ع) کی مخالفت سے بچو ورنہ ایسی آگ کے حوالے کئے جا ؤ گے جس کا ایندهن لوگ اور پتھر هیں اور وہ کافروں کے لئے بنا ئی گئی هے ۔(۳)
خدا وند عالم فرماتا هے (جو شخص علی (ع) کے ساتھ دشمنی رکھے اور ان کی ولایت قبول نہ کرے اس پر میری لعنت اور غضب نا زل هو ۔(۳)
ملعون هے ،ملعون هے ،مغضوب هے ،مغضوب هے وہ شخص جو (علی کے بارے میں)میری اس بات کو قبول نہ کرے اور اس سے متفق نہ هو ۔(۳)
خدایا علی کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دے ،علی (ع) کے منکر پر اپنی لعنت بھیج اورحق علی (ع) کے منکر پر اپنا غضب نازل فرما ۔(۴)
جو لوگ علی (ع) اور ان کے جا نشینوں کی امامت کے منکر هیں قیامت کے دن ان کے اعمال حبط هو جا ئیں گے اور وہ همیشہ آتش جهنم میں جلیں گے ان کے عذاب میں کو ئی کمی نهیں هو گی اور ان کو مهلت نهیں دی جا ئے گی ۔(۵)
شقی انسان کے علاوہ کو ئی علی سے دشمنی نهیں کرے گا ۔(۵)
خدا وند عالم نے همیں دنیائے عالم کے تمام مقصروں ،معاندوں ،مخالفوں ،خائنوں، گناہگاروں ظالموں اور غاصبوں پر حجت قرار دیا هے ۔(۶)
گمراہ کرنے والے پیشوا ،ان کے دوست ،ان کی اتباع کر نے والے اور ان کی مد د کرنے والے جهنم کے سب سے نچلے درجہ میں هو ں گے ۔(۶)
علی (ع) کے دشمن ،اهل شقاوت اهل نفاق اور اپنے نفسوں پر ظلم کر نے والے هیں ،وہ شیطانوں کے بھا ئی هیں جو آپس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مینبظاهر خوبصورت اور تکبر آمیز باتیں کیا کرتے هیں ۔(۷)
خداوند عالم نے قر آن کریم میں علی (ع) کے دشمنوں کا تذکرہ کیا هے (اس کے بعد آنحضرت (ص) نے اس سلسلہ میں قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فر ما ئی)(۷)
همارا دشمن وہ شخص هے جس پر خدا وند عالم نے لعنت و ملامت کی هے ۔(۷)

۱۲۔گمرا ہ کر نے والے پیشوا
عنقریب میرے بعد ؛کچھ افراد اپنے آپ کو امام کهلا ئیں گے اور لوگوں کو آتش جهنم کی طرف دعوت دیں گے ،قیامت کے دن ان کی کو ئی مدد نهیں کی جا ئیگی ،خدا وند عالم اور میں ان سے بیزار هیں،وہ ان کے اعوان و انصار اور ان کی اتباع کر نے والے جهنم کے سب سے آخری درجہ میں هو ں گے ،آگاہ هو جاؤ وہ اصحاب صحیفہ هیں لہٰذا تم میں سے هر کوئی اپنے صحیفہ پرغور کرلے (آنحضرت (ص) نے اس کے ذریعہ اصحاب صحیفہ ملعونہ کی طرف اشارہ فرمایاهے)۔(۶)
عنقریب میرے بعد کچھ لوگ خلافت کو بادشاہت کے عنوان سے غصب کر لیں گے ۔خدا ان غاصبوں پر لعنت کرے ۔(۶)

۱۳ ۔اتمام حجت
خدا وند عالم نے همیں دنیا کے تمام مقصروں ،دشمنوں ،مخالفوں ،خائنوں ،گناہگاروں ،ظالموں اور غاصبوں پر حجت قرار دیا هے ۔(۶)
مجھے خدا نے جس چیز کے پہنچانے کا حکم دیا تھا میں نے پہنچا دیا تاکہ هر حاضر و غائب اور هر اس شخص پر جو دنیا میں آیا هے یا ابهی نهیں آیا حجت تمام هو جا ئے ۔(۶)
حاضر ین غائبین کو اور باپ اپنی اولاد کو قیامت تک اس(واقعہ غدیر) پیغام کو پهنچا ئیں ۔(۶)
ایها الناس ،خدا تم لوگوں کو تمهارے حال پر نهیں چھوڑے گا یهاں تک کہ خبیث لوگوں کوپاک لوگوں سے الگ کرلے (۶)
سب سے بڑا امر با لمعروف یہ هے کہ تم میری باتوں کو غور سے سنو اور جو حاضر نهیں هیں ان تک پہنچاؤ،ان کو ان باتوں کے قبول کر نے پر زور دو اور ان کی مخالفت کر نے سے روکو۔(۱۰)
حضرت آدم علیہ السلام ایک معمولی سے ترک اولیٰ کی وجہ سے زمین پر بهیج دئے گئے، حالانکہ خدا کے منتخب بندے تھے تو تمهارا کیا حشر هو گا حالانکہ تم هو !(یعنی تم میں اور حضرت آدم علیہ السلام بہت میں فرق هے)اور تمهارے درمیان خدا کے دشمن بهی مو جود هیں ۔(۵)
ایسی باتیں کروکہ خداتم سے راضی هو ،اس لئے کہ اگرتم اور تمام روئے زمین کے لوگ کافر هو جا ئیں تو خدا کو کچھ نقصان نهیں پہنچا سکتے ۔(۱۰)
تم میں سے هر ایک علی (ع) کی نسبت جتنی دل میں محبت اور نفرت رکھتا هے اسی کے مطابق پر عمل کرے۔(۶)

۱۴۔بیعت
میں خطبہ کے بعد تم لوگوں کو دعوت دونگا کہ میرے ساتھ علی (ع) کی بیعت اور ان کے بلندو بالامقام کے اقرارکے عنوان سے هاتھ ملائیں اور میرے بعد علی علیہ السلام سے هاتھ ملا ئیں ۔آگاہ هو جا ؤ !میں نے خدا کی بیعت کی هے اور علی (ع) نے بهی میری بیعت کی هے اور میں خدا کی نیابت میں علی (ع) کےلئے بیعت لے رها هوں،پس جو بهی اپنی بیعت سے منھ موڑے گا وہ اپنا هی نقصان کرے گا (۹)
میں تم لوگوں سے بیعت لینے پر مامو ر هوں اور امیر المومنین علی (ع) اور ان کے بعد ائمہ جو مجھ سے هیں اور ان کا آخری قائم هے ان کے سلسلہ میں جو کچھ خدا کی جانب سے لا یا هوں اس کی قبولیت پر تمهارے ساتھ هاتھ ملاؤں۔(۱۰)
ایها الناس !تمهاری تعداد اس سے کهیں زیادہ هے کہ میں تم سے اس مختصر سے وقت میں بیٹھ کر بیعت لوں ،لہٰذا خدا نے مجھے یہ حکم دیا هے کہ میں علی (ع) اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی خلافت اورمقام کے بارے میں تمهاری زبانوں سے اقرار لوں ۔(۱۱)
امیر المو منین علی (ع) ،حسن ،حسین اور باقی ائمہ (ع) کی بیعت کرو۔(۱۱)
جو کچھ میں کهوں تم اس کو اپنی زبان سے دهراؤ۔۔کهو ”هم نے سنا اور هم اطاعت کرینگے‘(۱۱)
علی (ع) کی بیعت کرنے میں سبقت کر نے والے افراد کا میاب هیں ۔(۱۱)

۱۵۔قرآن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن میں تدبر کرو ،اس کی آیات کو سمجھو ،اس کے محکمات میں دقت کرو اور متشابہات کے پیچھے مت جا ؤ ۔(۳)
خدا کی قسم علی بن طالب علیہ السلام کے علاوہ کو ئی قرا ن کے باطن اور اس کی تفسیر بیان نہیں کر سکتا ھے کہ جن کے ھاتھو ں کو میں نے تمہارے سامنے بلند کر رکھا ھے ۔(۳)

۱۶۔تفسیر قرآن
رضا ئے خدا کے بارے میں نازل ہو نے والی آیت، علی (ع) کے بارے میںھے(۵)
خدانے قرآن میں مومنین کو مخاطب نہیں قرار دیا مگران میں سب سے پہلے شخص علی (ع) ھیں۔(۵)
خدانے سورہ (ھل آتی)کو فقط علی کے بارے میں نازل کیا ھے اور اسمیں صرف علی کی مدح کی ھے۔(۵)
خدا کی قسم سورہ ”والعصر“علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ھوا ھے۔(۵)
قرآن تم سے کہہ رہا ھے کہ علی (ع) کے بعد امام ان کی اولاد میں سے ھوں گے۔لہٰذا خدا فرماتاھے:
”وجعلھاکلمة باقیة فی عقبہ“(۱۰)
خدا نے علی کے فضائل کو قرآن میں نازل کیا ھے۔(۱)
یہ علی (ع) ھے جس نے نمازکو قائم کیا،حالت رکوع میں زکات دی اور ھر حال میں خدا کو یاد رکھتا ھے۔(آیت”انماولیکم واللھورسولہ و۔۔کی تفسیر(۲)
خدا کا یہ قول: سورہ نساء آیت/۴۷۔”۔۔قبل اس کے کہ ھم تمہارے چھروں کو بگاڑکر پشت کی طرف پھیر دیں“میرے اصحاب میں سے ایک گروہ کے بارے میں نازل ھوا ھے جن کو میں نام ونسب سے جانتا ھوں مگرمجھے ان کے نام نہ لینے کا حکم دیا گیا ھے۔

۱۷۔حلال اور حرام
ھر وہ حلال جس کی طرف میں نے تمہاری ھدایت کی ھے اور ھر وہ حرام جس سے میں نے منع کیا ھے ھمیشہ وھی رھے گا کبھی بھی اس میں تبدیلی واقع نہیں ھوسکتی۔یہ بات ھمیشہ یاد رھے اور دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کر دیجئے کہ ھر گز میرے حلال وحرام میں تغیّرو تبدل نہ کریں۔(۱)
حلال وحرام اس سے زیادہ ھینکہ میں سب کوتم لوگونکے سامنے گنوادوں اور ایک ھی مجلس میں تمام حلال کاموں کاامر کروں اور تمام حرام کاموں سے نھی کروں پس میں مامور ھوں کہ تم سے بیعت لوںاوراس بات پر ھاتھ ملاؤنکہ جو کچھ میں خدا وند عالم کی طرف سے علی (ع) اور ان کے بعد کے ائمہ (ع) کے بارے میں لیکر آیا ھونتم اسے قبول کرو۔(۱۰)
حلال کام فقط وھی ھے جسکو خدا ،اسکے رسول اور اماموں نے حلال کیا ھو،اور حرام کام فقط وھی ھے جسکو خدا،اسکے رسول اور اماموں نے حرام کیا ھو۔(۳)

۱۸۔نماز اور زکات
نماز کو قائم رکھو اور زکات دیتے رھو جیسا کہ خدا نے تمھیں حکم دیا ھے۔(۱۰)
میں دوبارہ اپنی بات کی تکرار کر رھاھوں ۔”نماز کو قائم رکھو اور زکات ادا کرو۔“

۱۹۔حج اور عمرہ
حج اور عمرہ شعائر الٰھی ھیں۔(۱۰)
خانہ خداکے حج کےلئے جاؤ،کوئی انسان خانہ خداکی زیارت نہیں کرے گا مگریہ کہ غنی ھو جا ئیگا اور (ممکن ھونے کے باوجود) کوئی خانہ خدا کی زیارت سے انکار نہیں کرے گا مگر یہ کہ فقیرھوجائے گا۔(۱۰)
دین کامل اور معرفت کے ساتھ خانہ خدا کی زیارت کے لئے جاؤ ،اور گناھونسے دوری اور توبہ کئے بغیر مقدس مقامات سے واپس نہ لوٹو۔
حاجیونکی مدد کی جائے گی جو کچھ وہ خرچ کریں گے دوبارہ انکو دے دیاجائے گا۔خدا احسان کرنے والوں کا اجر ضایع نہیں کرتا۔(۱۰)
کوئی مومن موقف پہ توقف نہیں کرتا مگر خدا اس وقت تک کے اسکے گناھوں کو بخش دیتا ھے اور جب اسکا حج تمام ھوجاتا ھے تو اسکے نامہ اعمال کائنے سرے سے آغاز ھوتا ھے۔(۱۰)

۲۰۔امر بالمعروف و نھی عن المنکر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں اپنی بات کی تکرار کرتا ہوں۔"امر با لمعروف ونهی عن المنکر کرو۔"(۱۰)
بہترین امر با لمعروف اور نهی عن المنکر یہ ہے کہ میری بات کو غور سے سنواور جو لوگ حاضر نہیں ہیں ان تک پہنچاؤ اوران کو قبول کرنے کا حکم دو۔
اور اسکی مخالفت سے بچو،اس لئے کہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔(۱۰)
کوئی امر بہ معروف ونهی ازمنکر نہیں ہے مگر معصوم امام(کی راہنمائی) کے ساتھ۔(۱۰)

۲۱۔قیامت اور معاد
تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔روز قیامت سے ڈرو۔موت،حساب و کتاب۔ میزان،اور خدا کی بارگاہ مینمحاسبہ اورثواب وعقاب کو یاد کرو۔(۱۰)
جواپنے ساتھ نیکی لے کرآئے گااسکو ثواب دیا جائے گا اور جو گناہ لے کرآئے گاوہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔(۱۰)
اس مقام پر خطبہ غدیر کے مطالب کا خلاصہ اور اس کی مو ضوعی تقسیم تمام ہوجاتی ہے ۔

اسرار غدیر

حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں تحقیق

اگرچہ حدیث غدیرکی سند اورمتن کے سلسلہ میں مفصل علمی بحثیں ہیں لیکن پھر بھی ہم ان پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں ۔ علماء کرام نے ان دونوں مطالب کے سلسلہ میں کافی اور وافی بحثیں کی ہیں مطالعہ کرنے والے افراد اسی حصہ میں جن کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کی طرف رجوع کریں ۔

۱ حدیث غدیر کی سند
غدیر کے عظیم واقعہ میں خطبہ سے پہلے جو مقدماتی مراحل انجام پائے،خطبہ کامتن،اور وہ واقعات جو خطبہ کے ساتھ یا خطبہ کے بعد رونما ہوئے سب ایک روایت کی شکل میں ہمارے ہاتھوں تک نہیں پہنچ پائے۔بلکہ غدیر میں موجود افراد میں سے ہر ایک نے مراسم کے ایک گوشہ یا آنحضرت (ص) کی باتوں کے ایک حصے کو نقل کیا ہے ۔البتہ اس واقعہ کا کچھ حصہ متواتر طریقے سے بھی ہم تک پہنچاہے اور خطبہ غدیر بھی مکمل طورپر کتابوں میں محفوظ ہے۔

حساس دور میں حدیث غدیرکی روایت
غدیر کے میدان میں اس جمع غفیر میں پیغمبر اسلام (ص)نے جو باتیں کینوہ اس طریقے سے شہروں میں منتشر ہوگئیں کہ حتی غیر مسلم بھی ان سے باخبر ہوگئے۔
بجا ہوتا اگر غدیرمینایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ حاضرمسلمانوں میں سے ہر ایک اپنے سهم کے مطابق خطبہ غدیر کے ایک حصہ کو حفظ کرتااوراسکے متن کو اپنی اولاد ،اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک پہنچاتا۔
افسوس کا مقام ہے کہ اس وقت کی مسلمانونکی اجتماعی حالت اور رحلت پیغمبر کے بعدکی تاریک فضا کہ جس میں کئی سال تک حدیث سنانا اور لکھنا ممنوع تھا۔اس بات کا سبب بنی کہ لوگ پیغمبر اسلام (ص)کی تقدیر ساز باتوں کو بھی بھول جائیں،اور ان کی اہمیت کو کھوبیٹھیں۔
طبیعی طور پر ایسا ہی ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ مسئلہ غدیر کو چھیڑنا ،غاصبین خلافت کی جڑوں کو اکھاڑپھینکنے کے مترادف تھا اور وہ ہر گزاس کام کی اجازت نہیں دے سکتے تھے لیکن اسکے باوجود واقعہ غدیر یوں لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھا کہ اکثر لوگوں نے غطبہ غدیر یا اس کا کچھ حصہ حفظ کیااور اس کوآنے والی نسلوں تک پہنچایا اور کسی کے بس میں نہیں تھا کہ اس پر کنٹرل کر سکے اور اس مهم خبر کو منتشر ہونے سے روک سکے۔
خود امیر المومنین(ع) اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہاجو غدیر کا رکن تھے اور ائمہ یکے بعد دیگرے اس حدیث کو محفوظ رکھتے رہے اور کئی بار دوستوں اور دشمنوں کے مقابلے میں اس کے ذریعے استدلال پیش کرتے رہے۔[1]ہم دیکھتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں کہ اس خطرناک ماحول میں امام باقر علیہ السلام خطبہ غدیر کے مکمل متن کو اپنے اصحاب کےلئے بیان کرتے تھے۔
اسی طرح صحابہ میں سے دو سو آدمیوں نے اور تابعین کے ایک گروہ نے اس تقیہ کے ماحول میں کہ جھاں ایک حدیث کا نقل کرنا ایک جان دینے کے برابر تھا اسکو نقل کیا۔کتاب عوالم العلوم:ج۳/۱۵ صفحات ۴۹۳۔۵۰۸میں حدیث غدیر کے راویوں کی چودہ سو سال سے اب تک کی زمانہ کے لحاظ سے ایک فھرست ذکر ھوئی ھے اور ا س میں ثابت کیا ھے کہ یہ نقل خَلَف از سَلَف اس بات کی دلیل ھے کہ بغیر انقطاع کے حدیث غدیر کے نقل کاسلسلہ مستحکم ھے۔صفحات۵۰۱۔ ۵۱۷ میں غدیر کے راویوں کو الف، با ،کی ترتیب سے ذکر کیا ھے ، صفحہ۵۲۲ میں وہ موٴلفین جنھوننے حدیث غدیر کو ضبط(لکھا) کیا ھے کاتذکرہ کیا ھے ۔صفحات۹ ۲ ۵ ۔ ۴ ۳ ۵ میں حدیث غدیر کے نقل کرنے والے صحابہ تابعین اور دوسرے لوگوں کی وثاقت کو بیان کیا ھے۔اسی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان ”حدیث غدیر“برابرکسی حدیث کے راوای نھیں ھیں اوراس کے تواترکے علاوہ علم رجال اور درایت اسناد کے اعتبار سے بھی یہ حدیث فوق العادہ ھے۔

حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں کتابوں کی شناخت

حدیث غدیر کی سند سے مربوط تاریخی اور رجالی بحثوں کے اعتبار سے بہت سی مفصل کتابیں تالیف ھوئی ھیں۔
ان کتابوں میں ،حدیث غدیر کے راویوں کے نام جمع کئے گئے ھیں اور راویوں کے موثق ھونے کے بارے میں رجالی بحثیں ھوئی ھیں راویوناور اسنادکے بارے میں مفصل تاریخ بیان ھوئی ھے اور اس کے اسناد و رجال کے بارے میںتعجب خیز باتوں کا تذکرہ کیا گیا ھے ذیل میں دو نمونوں کی طرف ا شارہ کیا جاتاھے:
ابوالمعالی جو ینی کہتے ھیں :میں نے بغداد میں ایک جلد ساز کے پاس ایک کتاب دیکھی کہ جس کی جلد پر یہ لکھا ھوا تھا۔”من کنت مولاہ فھٰذا علی مولاہ“کی اسنادکے بارے میں اٹھائیسویں جلد اور اس جلد کے بعد انتیسوینجلدھے“[2]
ابن کثیر کہتے ھیں:میں نے دو ضخیم جلدوں میں ایک کتاب کو دیکھا جس میں طبری نے غدیر خم کی احادیث کو جمع کیا ھے۔[3]
اھل سنت کی بہت سی بڑی بڑی کتابوں میں حدیث غدیر کو مسلمات کے عنوان کے تحت ذکر کیا گیاھے۔منجملہ ان کے مؤلفین یہ ھیں :اصمعی ،ٔابن سکیت ،جاحظ،سجستانی، بخاری اندلسی ، ثعلبی، ذھبی، مناوی، ابن حجر،تفتازانی،ابن اثیر،قاضی عیاض،باقلانی۔[4]
اگر چہ اس سلسلے میں کتابوں کی تعداد بہت زیادہ ھے لیکن ھم یھانپر اختصار کے ساتھ چند ایک کتابونکاتعارف کراتے ھیں:
۱۔عبقات الانوار۔میرحامد حسین ہندی۔(غدیر سے مربوط جلدیں)
۲۔الغدیر:علامہ امینی؛ج۱ص۱۲۔۱۵۱۔۲۹۴۔۳۲۲۔
۳۔نفحات الازھارفی خلاصة عبقات الانوار:علامہ سید علی میلانی؛ج۶۔۹۔
۴۔عوالم العلوم:شیخ عبداللھبحرانی؛ج۳/۱۵ص۳۰۷۔۳۲۷۔
۵۔بحار الانوار ،علا مہ مجلسی :جلد /۳۷ ،صفحہ /۱۸۱۔۱۸۲۔
۶۔اثبات الھدات ،شیخ حر عا ملی جلد ۲ صفحہ ۲۰۰۔۲۵۰۔
۷۔کشف المھم فی طریق خبر غدیر خم سید ھاشم بحرانی ۔
۸۔الطرائف سید ابن طا وٴس صفحہ /۳۳۔

خطبہ غدیرکے مکمل متن کے مدارک

اسلامی کتابوں کی تاریخ میں:خطبہ غدیر کو مستقل طور پر نقل کرنے میں سب سے پہلی کتاب کہ جس کو شیعہ عالم ،علم نحو کے استاد،شیخ خلیل بن احمد فراھیدی متوفیٰ ۱۷۵ ھجری نے تالیف کیا ھے ملتی ھے۔کہ جو عنوان”جزء فی خطبةالنبی(ص) یوم الغدیر“[5]کے تحت پہچانی جاتی ھے اور اسکے بعدبہت سی کتابیں اس سلسلے میں تالیف ھوئی ھیں۔
خوش قسمتی سے خطبہ غدیر کا مکمل اور مفصل متن ،شیعونکے معتبر مدارک میں سے طبع شدہ نو کتابونمیں متصل سند کے ساتھ مذکورھے۔
ان نو کتابوں کی روایات تین سلسلونپر ختم ھوتی ھیں:
ایک امام باقرعلیہ السلام کی روایت کا سلسلہ ھے کہ جو معتبر اسناد کے ساتھ چار کتابوں”روضة الواعظین“(شیخ ابن فتال نیشاپوری)[6] ”الاحتجاج“(شیخ طبری)[7]، ”الیقین“(سیدابن طاووس[8] اور ”نزھة الکرام ”شیخ محمد بن حسینی رازی)[9] میں نقل ھوا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسرا سلسلہ :حذیفہ بن یمان کی روایت ھے کہ جے متصل سند کے ساتھ سیدابن طاووس نے اپنی کتاب”الاقبال“[10] ”النشر والطیّ“کتاب نقل کیا ھے۔
تیسرا سلسلہ:زید بن ارقم کی روایت کا ھے کہ جومتصل اسنا د کے ساتھ چار کتابوں ”العُدد القویة“ تالیف شیخ بن یوسف حلی[11] ،”التحصین“تالیف سیدابن طاووس[12] ،”الصراط المستقیم“ تالیف شیخ علی بن یونس بیاضی [13]اور ”نھج الایمان“ تالیف شیخ علی بن حسین بن جبر[14]، دونوں نے مورخ طبری کی کتاب”الولایة “ کے مطابق نقل کیا ھے۔
شیخ حر عاملی نے کتاب”اثبات الھداة“[15]میں،علامہ مجلسی نے ”بحار الانوار“[16]میں،سید بحرانی نے کتاب”کشف المھم“[17]میں اور باقی متاخرین علماء نے خطبہ غدیر کو مکمل طورپر مدارک مذکور سے نقل کیاھے۔
اس طرح خطبۂ غدیر کے متن کامل کی ان شیعہ بزرگوں کے ذریعہ حفاظت ھو ئی اور ھم تک پہنچاھے اور یہ خود عالم اسلام میں شیعوں کےلئے فخر کا مقام ھے ۔

خطبۂ غدیر کے متن کامل کی روایت کر نے والے اسناد و رجال
ذیل میں خطبہ ٔ غدیر کے پشت پناہ کے اعتبار سے خطبہ ٔ غدیر سے مربوط روایات کو بعینہ نقل کیاجارھا ھے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت دو سندوں کے ساتھ :
١۔شیخ احمد بن علی بن ابی منصور طبر سی اپنی کتاب ”الاحتجاج “میں لکھتے ھیں :مجھے سید عالم عابد ابو جعفر مھدی بن ابی الحرث الحسینی مر عشی نے ، شیخ ابو علی حسن بن شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی سے بیان کیا انھوں نے شیخ سعید ابو جعفر قدس اللہ روحہ سے انھوں نے ایک جماعت سے اورانھوں نے ابو محمدھارون بن مو سیٰ تلعکبری سے انھوں نے ابو علی محمد بن ھمام سے انھوں نے علی سوری سے انھوں نے اولاد افطس (وہ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے)میں سے ابو محمد علوی سے انھوں نے محمد بن مو سیٰ ھمدانی سے انھوں نے محمد بن خالد طیالسی سے انھوں نے سیف بن عمیرہ و صالح بن عقبہ سے انھوں نے قیس بن سمعان سے انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اورانھوں نے ابو جعفر محمد بن علی (الباقر) علیہ السلام سے نقل کیا ھے ۔
٢۔حذیفہ بن یمان کی روایت کی سند اس طرح ھے :
سید بن طاؤ س نے اپنی کتاب ”الاقبال “میں نقل کیا ھے :مؤلف کتاب ”النشرو الطی “نے احمد بن محمد بن علی المھلب سے انھوں نے شریف ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن القاسم شعرانی سے انھوں نے اپنے والد بزرگوارسے انھوننے سلمہ بن فضل انصاری سے انھوننے ابو مریم سے انھوں نے قیس بن حیان (حنان) سے انھوں نے عطیہ سعدی سے انھوننے حذیفہ بن یمان سے نقل کیا ھے۔
٣۔زید بن ارقم کی روایت کی سند یوں ھے :
سید بن طاؤ س نے اپنی کتاب ”التحصین “میں نقل کیا ھے کہ حسن بن احمد جاوانی نے اپنی کتاب ”نور المھدی والمنجی من الردی “میں ابوالمفضل محمد بن عبد اللہ شیبانی سے نقل کیا ھے انھوں نے ابو جعفر محمد بن حریر طبری اورھارون بن عیسیٰ بن سکین البلدی سے انھوننے حمید بن الربیع الخزاز سے انھوننے یزید بن ھارون سے انھوں نے نوح بن مبشر سے انھوں نے ولید بن صالح سے اور انھوں نے زید بن ارقم کی زوجہ اورزید بن ارقم سے نقل کیا ھے ۔

٢ حدیث غدیر کا متن
جس طرح غدیر کا واقعہ اور اس کا خطبہ ایک سند کے ذریعہ ھم تک نھیں پہنچا ھے اسی طرح اس کا متن بھی ٹکڑوں ٹکڑوں میں نقل ھوا ھے اور مختلف وجوھات جیسے تقیہ اور اس کے مانند چیزیں نیز خطبہ کے طولانی ھو نے اوراس کے سب کےلئے مکمل طورپر حفظ نہ ھو نے کی وجہ سے غدیر کے اکثر راویوں نے اس کے گوشوں کو نقل کیا ھے لیکن جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَا ہُ“اور دوسرے چند جملوں کو تمام راویوں نے اشارتاًیا صاف طور پر نقل کیا ھے ۔ ان تمام باتوں کے با وجود خطبہ کا پورا متن ھم تک پہنچا ھے جیساکہ پھلے حصہ میں ھم نے بیان کیا ھے اور صاحب ولایت کا لطف و کرم ھے کہ اسلام کی اس بڑی سند کو ھمارے لئے محفوظ کیا ھے ۔

کلمہ ٔ ”مو لیٰ“ کے معنی کے متعلق بحث
خطبہ غدیر کو اسلام کا دائمی منشور کھا جاتا ھے اور اس میں اسلام کے تمام پھلو کلی طورپر جمع ھیں لیکن حدیث غدیر کے متن میں علمی بحثیں عام طور سے کلمۂ ”مولیٰ “کے لغوی اور عرفی معنی کے اعتبار سے ذہنوں کو اپنی طرف مر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوز کئے ہو ئے ہیں ۔
یہ اس لئے ھے کہ حدیث کا اصل محور جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “ھے اور جب بھی حدیث غدیر کی طرف مختصر طور پر اشارہ کیا جاتا ھے یھی جملہ مد نظر ہو تا ھے ۔راویوں اور محدثین نے بھی اختصار کے وقت اسی جملہ پر اکتفا کی ھے اور اس کے قرائن کو حذف کر دیا ھے ۔
اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ھے کہ خطبہ کے مفصل متن اور خطبہ میں پیغمبر اکرم(ص) کے بیان کردہ تمام مطالب کے پیش نظر غدیر میں کلمہ ”مولیٰ “کے معنی اور ولایت سے مراد تمام مخاطبین کےلئے با لکل واضح و روشن تھا اور خطبہ کے متن کامطالعہ کرنے اور خطبہ کی تمام شرطوں کو مکمل طور پر نظر میں رکھنے والے ہر منصف پر یہ معنی اتنے واضح ہو جا ئےں گے کہ اس کو کسی بحث اور دلیل کی ضرورت ھی نہیں رھے گی ۔[18]
کلمہٴ”مو لیٰ “کو استعمال کرنے کی وجہ یہ ھے کہ کوئی دوسرا لفظ جیسے ”امامت “،” خلافت “اور ”وصایت “ اور ان کے مانند الفاظ اس معنی کے حامل نہیں ھیں جو لفظ ”ولایت “میں مو جود ھیں اور یہ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی سے بالا ھے ۔
پیغمبر اکرم(ص) حضرت علی علیہ السلام کی صرف امامت یا خلافت یا وصایت کو بیان کر نا نہیں چا ہتے ھیں بلکہ آپ تو ان کے لو گو ں کے جان و مال و عزت و آبرواور ان کے نفسو ں سے اولیٰ اور ان کے تام الاختیار ہو نے کو بیان کرنا چا ہتے ھیں واضح الفاظ میں آپ ان کی ”ولایت مطلقہٴ الٰھیہ“یعنی خدا وند عالم کی طرف سے مکمل نیابت کو بیان کرنا چا ہتے تھے اس بنا پر کو ئی بھی لفظ ،لفظ ”مولیٰ “سے فصیح اور بلیغ اورواضح نہیں ھے۔
اگر کو ئی اور لفظ استعمال کیا جاتا تو غدیر کے دشمن اس کو بڑی آسانی کے ساتھ قبول کرلیتے یا اس کی تردید میں اتنی تلاش و جستجو نہ کرتے ،اور اگر متعدد معنی رکھنے کی بنا ہو تی تو دوسرے لفظوں میں بہت آسان تھی۔وہ اس کلمہ کے معنی سے متعلق شک میں ڈال کر اس کے عقیدتی اور معاشرتی پہلو سے جدا کرنا چاہتے تھے اور اس کو عاطفی اور اخلاقی مو ضوع کی حد تک نیچے لاناچا ہتے تھے ۔
غدیر کے مخالفین ”اولیٰ بنفس “کے وسیع معانی سے خوف کھا تے ھیں وہ اس کے معنی کو بڑی اچھی طرح سمجھتے ھیں لہٰذا اس طرح ان کا مقابلہ کرنے کےلئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ھم کو اس معنی پر زور دینا چا ہئے، اور اس طرح کے کلمہ کے استعمال کرنے کےلئے پیغمبر اکرم(ص) کا شکریہ ادا کرنا چا ہئے جس نے ھماری اعتقاد میں ایک محکم و مضبوط بنیاد ڈالی ھے جس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہو تے ھیں :
پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کے بعد بلا فاصلہ بارہ معصوم اماموںکی امامت و ولایت ۔
ان کی ولایت اور اختیار کا تمام انسانوںپر تمام زمان و مکان اور ہر حال میں عام اور مطلق ہونا ۔
ان کی ولایت کا پروردگار عالم کی مہر سے مستند ہو نا اور یہ کہ امامت ایک منصب الٰھی ھے ۔
صاحبان ولایت کی عصمت کا خدا وندعالم اور رسول کی مہر کے ذریعہ اثبات ۔
لوگوں کا ائمہ علیھم السلام کی ولایت کا عھد کرناان کی طرف سے بالکل رسول اسلام(ص) کی ولایت کے عھد کے مانند ھے ۔
سب سے اھم بات یہ کہ اس طرح کے بلند مطالب کے اثبات کا لازمہ ،خداوند عالم کی اجازت اور انتخاب کے بغیر ہر ولایت، شرعی ولایت نہیں ھے،اس طرح ہر اس دین و مذھب کی نفی ہو جا تی ھے جو اھلبیت (ع) کے علاوہ کسی اور کی ولایت کو تسلیم کرتاھو۔

کلمہٴ مولیٰ میں بحث کا منشأ
کلمہٴ ”مو لیٰ “کے معنی کے سلسلہ میں بحث اس وقت شروع ہوئی جب شیعوں کے مخالف اکثر راویوں نے حدیث کے صرف اسی جملہ کو نقل کرنے پر اکتفا کیا اوران کے متکلمین نے اپنا دفاع کرنے کےلئے تاریخ کے تمام قرینوں اور مطالب کو چھوڑتے ہو ئے پورے خطبہ سے صرف کلمہٴ ”مو لیٰ “کا انتخاب کیا اور اس کے معنی کے سلسلہ میں لغوی اور عرفی بحث کرنا شروع کردی ۔[19] یہ فطری بات ھے کہ ان کے مقابلہ میں علماء شیعہ نے بھی اسی مو ضوع کے سلسلہ میں بحث و جستجو کی ھے اور ان کو لازمی جوابات دئے ھیں اور سب نے نا خواستہ طورپر اسی کلمہ کو مد نظر رکھا ھے ۔
واقعہ غدیر کے ہر پہلو کا دقیق و کامل مطالعہ اور خطبہ کے متن میں دقت کرنے سے کلمہٴ ”مو لیٰ“ کے معنی واضح ہو نے کے لئے بہت سے جاذب نظر مطالب سامنے آتے ھیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پهلی تجلی
اگر هم پورے خطبہ پر نظر ڈالیں تو یہ مشاهدہ کریں گے کہ اس کے اکثر مطالب کلمہٴ ”مو لیٰ“کے معنی کی تفسیر و تو ضیح ،اس کے مصداق معین کرنے اور معاشرہ میں”ولایت “کی قدر و قیمت اور اس کے توحید و نبوت و وحی سے مرتبط هونے کے بارے میں هے ۔
بنابریں جب پیغمبر اکرم(ص) نے کلمہ ”مو لیٰ “کے معنی واضح و روشن فر ما دئے اور غدیرمیں مو جود تمام افراد (جن کے مابین عرب کے بڑے شاعر حسان بهی تهے)صاحب اختیار هو نے کے معنی سمجھ گئے اور اسی اعتبار سے انهوں نے بیعت کی ، تو پهر اس کا کو ئی مطلب نهیں رہ جاتا کہ آنحضرت (ص) کے کلام کے معنی سمجھنے کےلئے هم لغت اور اس کے عرفی معنی کی طرف مراجعہ کریں ،چا هے وہ آنحضرت (ص) کی تفسیر کے مطابق هوں یا تفسیر کے مطابق نہ هوں ۔

دوسری تجلی
یہ بات طے شدہ هے کہ غدیر کے اجتماع اور خطبہ کا اصل مقصد مسئلہ ولایت کا بیان کرنا تها اور اس وقت تها جب لوگوں نے خود پیغمبر اکر م(ص) سے اس سلسلہ میں مطالب سنے تهے ۔ان تمام باتوں کے باوجود ظاهر هے کہ غدیر کا عظیم اجتماع مسئلہٴ ولایت اور کلمہ مو لا کے معنی میں باقی رہ جانے والے ابهام کو رفع کرنے کے لئے تها ۔
اس بنا پر یہ بات بڑی مضحکہ خیز هو گی کہ اس طرح کے مجمع اور ان حساس شرطوں میں ”مولیٰ “ کے سلسلہ میں گفتگو کی جا ئے جو نہ صرف مطالب کو روشن نہ کرے بلکہ اس میں اور زیادہ ابهام پیدا هو جائے اور اس ابهام کو رفع کرنے کےلئے لغت اور اس کے مانند کتابوں کی ضرورت پیش آئے اور هر عقل مند انسان یہ فیصلہ کرتا هوا نظر آئے کہ اصلاً اس طرح سے اتنا بڑا جلسہ کرنے کی کیا ضرورت تهی؟ !!

تیسری تجلی
اس دن کا اجتماع مسئلہٴ ولایت میں پیدا هو نے والے هر ابهام کو دور کرنے کیلئے تها ،اور اگریہ بنا قرار دی جا ئے کہ اسی مجلس میں، اس مسئلہ میں بڑے ابهام کاآغاز هوااور اس میں ایک ایسا عجیب کلمہ استعمال کیا جا ئے جو بہت پیچید گی کا حامل هو ،تو ایسی صورت میں تو یہ کهنا هی منا سب هو گاکہ: اگراس طرح کی مجلس بر پا هی نہ هو تی تو بهی مسئلہٴ ولایت بہت واضح تها !!!
اسی مقام پر آیہ قرآن :محقق هو تی هے ۔یعنی اگر ابلاغ پیغام اس طرح هو کہ اس کا مطلب چودہ صدیونمیں روشن و واضح نہ هوا هو تو گو یاحقیقت میں پیغام ابلاغ هی نهیں هوا هے !!

چوتهی تجلی
پیغمبر اکرم(ص) سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تهے اگر یہ مان بهی لیا جائے کہ انهوں نے اپنی زندگی کی سب سے اهم گفتگو میں ایک ایسا مطلب بیان فرمایا کہ جسے سمجھنے کے لئے چودہ سو سال سے مسلمان اس کے تحت اللفظی معنی کو سمجھنے کی خاطربحث کر رهے هیں اور ابهی تک کسی نتیجہ پر نهیں پهنچ سکے تو یہ آپ کی اس فصاحت و بلاغت کے خلاف هو گا اور کسی پیغمبر نے الٰهی پیغام کواس طرح نهیں پهنچایا هے !!

پانچویں تجلی
یہ سوال پیدا هو تا هے :کہ جب غاصبین خلافت کو خلیفہ معین کرنے کاکو ئی حق نهیں تهاتو پهر بهی وہ اپنا خلیفہ معین کرتے تهے اور کلمہ ”و لی“سے استفادہ کرتے تهے تو کسی شخص نے یہ کیوں نهیں کها کہ اس لفظ کے ستّر معنی هیں ؟جب ابو بکر نے عمر کے لئے لکھا کہ ”:وَلَّیْتُکُمْ بعدی عمربن خطاب “ تو ولایت کے معنی میں کو ئی ابهام نهیں تها اور یہ ابهام صرف غدیر خم میں پیغمبر اسلام (ص)کی گفتگومیں هی کیوں پیش آیا ؟
ظاهر هے کہ بحث کلمہ کے لغوی معنی اور ابهام میں نهیں هے بلکہ غدیر کا وزن اتنا زیادہ اور گراں هے کہ دشمن اس طرح کی مذبوحانہ کو شش کرنے پر مجبور هو گئے ؟

چهٹی تجلی
اسی طرح ذهن میں یہ سوال پیدا هو تا هے کہ :حدیث غدیر اهل سنت اور شیعوں کے نزدیک متواتر هے اور بہت کم ایسی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حدیثیں هیں چوده سو سا ل کے دور ان میں اس کے اتنے زیاده نقل کرنے والے هوں اگر اس کے معنی اتنے زیاده مبهم هیں کہ آج تک کو ئی بهی اس کے واقعی معنی کو نهیں سمجھ سکا هے اور وه اتنے احتمالات کے درمیان اسی طرح سرگردان هے تو اس حدیث کو کیوں نقل کیا گیا اور یہ بڑے بڑے راوی جن میں سے بہت سے علما ء اور مولفین هیں تو ان کو اس حدیث کے نقل کرنے کی کیا ضرورت تهی ؟!حدیث مبهم کو نقل کرنے کی کیا ضرورت هے !حدیث مبهم کی تو سند کو جمع کرنے کی بهی ضرورت نهیں هے !تو یہ کہنا چاہئے کہ: ”مو لیٰ “ کے اهم معنی تو سب کےلئے واضح و روشن تهے لہٰذا اس کو نقل کرنے کےلئے اتنا اہتمام کیاگیا ۔

ساتویں تجلی

کو ئی شخص یہ سوال کر سکتا هے :ابوبکر ،عمر ،حارث فهری اور کئی افراد نے یہ سوال کیا :”کیا یہ مسئلہ خدا وند عالم کی طرف سے هے یا خود آپ کی طرف سے هے ؟“یہ سب اسی وجہ سے تها کہ وه کلمہ ٔ مو لیٰ سے صاحب اختیار هونے کے معنی کو اخذ کرچکے تهے لہٰذا انهوں نے پیغمبر اکرم (ص)سے ایسا سوال کرنے کی جسارت کی ورنہ سب جانتے تهے کہ پیغمبر اکرم(ص) کی تمام گفتار آیہ ”وَمَایَنْطِقُ عَنِ الهَویٰ “ کے مطابق وحی الٰهی اور خداوند عالم کے کلام کے علاوه اور کچھ نهیں هے ۔

کلمہ مولیٰ کے معنی کا واضح هونا

باره زیاده اهم قرینے جملہ ” مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاهُ ...“کے معنی کے بیان گر هیں کہ ان میں هر ایک تنها اس کے اثبات کےلئے کا فی هے ،یهاں تک کہ اگر ان میں سے ایک بهی نہ هوتا پهر بهی اس کے معنی واضح تهے هم ان کو ترتیب کے ساتھ ذیل میں نقل کر رهے هیں :

پهلا قرینہ

پیغمبر اکرم(ص) نے ”نفس سے اولیٰ هو نا “کے سلسلہ میں پهلے خدا وند عالم اس کے بعد اپنا ذکر فرمایا پهر اس کے بعد اس کلمہ کو امیر المو منین علیہ السلام کے بارے میں استعمال کیا جبکہ ان کی ولایت مطلقہ کے معنی کسی پر پوشیده نہ تهے ۔

دوسرا قرینہ

آیت :جس کے آخر میں خداوندعالم فرماتا هے :یہ کسی بهی حکم الٰهی کے بارے میں نازل نهیں هو ئی هے لہٰذا اسلام کا سب سے اهم مسئلہ هو نا چا ہئے جس کے با رے میں اس طرح کے مطلب کو مد نظر رکها گیا هے ۔

تیسرا قرینہ

بیابان و جنگل میں لوگوں کو روکنا وه بهی تین دن ،نظم و ترتیب کے ساتھ پروگرام کرنا اور ایک استثنا ئی طویل خطبہ ارشاد فرمانا یہ سارے پروگرام پیغمبر اسلام(ص) کی زندگی میں بلکہ پوری تاریخ میں بے مثال هیں یہ سب سے قوی و محکم دلیل هے کہ مو لیٰ کے معنی بہت اهمیت کے حامل هیں ۔

چو تها قرینہ

پیغمبر اسلام(ص) کااس بات کی طرف اشاره فرمانا کہ میری عمر اختتام کو پہنچ رهی هے اور میں تمهارے درمیان سے جانے والا هوں ،یہ اس بات کا بہت هی اچها قرینہ هے کہ مو لیٰ کے معنی آپ کی رحلت کے بعد والے ایام سے متعلق هو جو وهی امامت اور وصایت هیں ۔

پانچواں قرینہ

پیغمبر اکرم (ص)نے اس پیغام کے پہنچانے پر کئی مرتبہ خدا وندعالم کو اپنا گواه قرار دیا کہ کسی بهی حکم الٰهی کو پہنچا نے پر آپ نے ایسا نهیں کیا ۔اس کے بعد آپ (ص) نے متعدد مرتبہ لوگوں سے یہ بهی چاهاکہ ”حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں “ایساکسی اور حکم الٰهی کے لئے نهیں فرمایا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھٹا قرینہ

آنحضرت (ص) کا اس بات کی تصریح فرمانا کہ مجھے ڈر ھے کھیں لوگ میری تکذیب نہ کریں حالانکہ کسی دوسرے حکم الٰھی میں آپ کو ایسا خو ف نھیں تھا ۔ظاھر ھے کہ جا نشین کا معین کرناھی وہ حساس نکتہ ھے جسے لوگ آسانی سے قبول نھیں کر سکتے ھیں ۔

ساتواں قرینہ

آیت :بھی مندرجہ بالا آیت کے مانند کسی بھی حکم الٰھی کے سلسلہ میں نازل نھیں ھو ئی اور یقیناً وہ حکم جس کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ھو ئی ھے وہ اسلام کا سب سے اھم حکم ھو نا چاہئے جس کے ذریعہ دین کی تکمیل ھو رھی ھے ۔

آٹھواں قرینہ

بیعت کا مسئلہ جو خطبہ کے دوران زبانی طورپر بیان کیا گیا اور خطبہ کے بعد ھاتھ کے ذریعہ انجا م دیا گیا اس کا ولایت کو قبول کرنے کے علاوہ کو ئی دوسرا مطلب نھیں ھوسکتاھے ۔

نواں قرینہ

غدیر خم میں مو جود لوگوں کا بیعت کرنا اور مبارک باد پیش کرنا اور دوست و دشمن کے ذریعہ ھو نے والی گفتگو سے معلوم ھوتا ھے کہ انھوں نے اس جملہ سے ولایت اور امارت کے معنی سمجھے تھے اور پیغمبر اکرم(ص) نے بھی اس طرح کے مطلب کے اخذ کرنے کی نھی نھیں فرما ئی ھے یا ان کی اصلاح نھیں کی ھے۔

دسواں قرینہ

حسان بن ثابت کے ذریعہ پڑھے جا نے والے اشعار جن کی پیغمبر اکرم (ص)نے تا ئید فرما ئی یہ اس بات کی قطعی دلیل ھے انھوں نے بھی مولیٰ سے"اولیٰ بہ نفس "کے معنی سمجھے تھے ۔چونکہ وہ عرب کے بڑے ادباء اور شعراء میں شمار ھو تا ھے لہٰذا وہ لغوی اعتبار سے دوسرے ھر لغتنامہ پر ترجیح رکھتا ھے چونکہ لغتنامہ میں صرف کلمہ کے معنی بیان کئے جاتے ھیں لیکن اس مورد معین کے کونسے معنی حاضرین کے ذہن میںآتے ھیں یہ خداوندعالم کا لطف و کرم تھا کہاتنا بڑا لغت شناس شاعر غدیر خم میں حا ضر تھا اور اس نے اپنے ذہنی تبادر کااسی مقام پر صریح طور پر اعلان کیا یھاں تک کہ اس کو شعر کی صورت میں ڈھال دیا جو ھمیشہ کے لئے محکم سند ھے۔

گیار ھواں قرینہ

حارث فھری کی داستان مو لا کے معنی میں شک کر نے والوں کے لئے ایک قسم کا مباھلہ تھا اس نے صاف طور پر یہ سوال کیا کہ کیا " مولیٰ "کا مطلب یہ ھے کہ علی بن ابی طالب ھمارے صاحب اختیار ھو ں گے ؟اس مباھلہ مینخداوند عالم نے فوراً حق کی نشاندھی کرائی اور حارث پر عذاب نازل فرمایا اور اس کو ھلاک کیا تاکہ "مو لیٰ " کا مطلب "اولیٰ بہ نفس "ثابت ھو جائے ۔

بارھواں قرینہ

حضرت عمر نے وھیں غدیر میں جملہ "اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلیٰ کُلِّ مُوْمِنٍ وَمُوْمِنَةٍ"استعمال کیا جس سے اس بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ھے کہ دشمن کا اس سے بہتر کو نسا اقرار ھو گا ۔کلمہٴ " اَصْبَحْتُ "اس نئے واقعہ کی طرف اشارہ ھے اور کلمہٴ "کُلْ "ولایت مطلقہ کی طرف اشارہ کرتا ھے یہ اقرار اس بات کی علا مت ھے کہ دشمن نے بھی اس کو قبول کیا ھے ۔

تیرھواں قرینہ

علی بن ابی طالب کے سامنے حاضر ھو کرآپ (ع) کو"امیرالمو منین کے عنوان سے سلام کرنے " کا حکم عنوان بھی مو لیٰ کے لئے امارت کے معنی کو ثابت کرتا ھے اور اس کا عملی اقرار بھی کرنا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصومین علیہم السلام کے کلام میں مو لیٰ کا مطلب
اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ھے کہ ھم غدیر میں پیغمبر اکرم(ص) کے کلمہ مو لیٰ ‘‘کے معنی کاصاحبان غدیر اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے سوال کریں :

۱۔اس چیز میں اطاعت کرنا جسکو دوست رکھتے ہو یا دوست نہیں رکھتے ہو
پیغمبر اکرم(ص) سے سوال کیاگیا :جس ولایت کے ذریعہ آپ ھماری نسبت ھم سب سے مقدم ھیں وہ کیا چیز ھے ؟آنحضرت (ص) نے فرمایا :جن تمام چیزونکو پسندیانا پسند کرتے ہو ان سب میں ھمارے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنااور ھماری اطاعت کرنا ۔[20]

۲۔حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کےلئے نمونہ
غدیر خم میں جناب سلمان نے آنحضرت (ص) سے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کس ولایت کے مانند ھے ؟آپ (ص) نے فرمایا :ان کی ولایت میری ولایت کے مانند ھے ۔میں جس شخص پر میناس کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ھوں علی بھی اس کے نفس پر اس سے زیادہ اختیار رکھتے ھیں ۔[21]

۳۔ولایت یعنی امامت
حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے سوال کیا گیا :پیغمبر اکر م(ص) کے اس کلام ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ‘‘کاکیا مطلب ھے ؟ آپ (ع) نے فرمایا : آنحضرت (ص) نے لوگوں کو خبر دار کیا کہ میرے بعد علی امام ھیں ۔[22]

۴۔یہ بھی سوال ہو سکتا ھے ؟!
ابان بن تغلب نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ...‘‘کے سلسلہ میں سوال کیا توآپ نے فرمایا :
اے ابو سعید کیا اس مطلب کے سلسلہ میں بھی سوال ہو سکتا ھے !؟ پیغمبر اکرم(ص) نے لوگوں کو سمجھا یا کہ میرے بعد حضرت علی علیہ السلام میرے مقام پر ھوں گے ۔[23]

۵۔حزب اللہ کی علا مت
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ...‘‘کے سلسلہ میں سوال کیا گیاتو آپ (ع) نے فر مایا :
پیغمبر اکرم(ص) ان کو ایک ایسی نشانی قرار دینا چا ہتے تھے کہ وہ لوگوں کے اختلاف اور تفرقہ کے وقت خداوند عالم کے حزب کی شنا خت ہو سکے ۔[24]

۶ ۔علی (ع) کے امر کے ھوتے ہوئے لوگوں کو اختیار نہیں ھے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ :پیغمبر اکرم(ص) کے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں اس فرمان ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا کیا مطلب ھے ؟آپ (ع) نے فرمایا :خدا کی قسم یھی سوال آنحضرت (ص) سے بھی کیا گیا تو آپ(ص) نے اس کے جواب میں فرمایا :
خدا وند عالم میرا مو لا ھے اور وہ مجھ پر مجھ زیادہ سے اختیار رکھتا ھے اور اس کے امر کے ھوتے ہوئے میرا کو ئی امر و اختیار نہیں ھے اور میں مومنوں کا مو لا ھوں اور ان کی نسبت ان پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ھوں اور میرے امر کے ھوتے ہوئے ان کا کو ئی اختیار نہیں ھے اور جس شخص کا میں صاحب اختیار ھوں اور میرے امر میں اس کا کو ئی دخل نہیں ھے ،علی بن ابی طالب اس کے مو لا ھیں اور اس پر اس کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتے ھیں اور ان کے امر کے ھوتے ہوئے اس شخص کاکوئی امر اور اختیار نہیں ھے ۔[25]

حدیث غدیر کے متن کے سلسلہ میں کتابوں کا تعارف
جیسا کہ حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں کتابوں میں مفصل بحث ہو ئی ھے ،حدیث کے متن کے سلسلہ میں بھی بڑی محکم کتابیں تا لیف کی گئی ھیں ھم ذیل میں ان میں سے بعض کتابونکا تذکرہ کرر ھے ھیں :
۱۔عبقات الانوار ،میر حا مد حسین ،غدیر سے متعلق جلدیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔الغدیر علا مہ امینی جلد ۱ صفحہ ۳۴۰۔۳۹۹۔
۳۔عوالم العلوم جلد ۳/۱۵صفحہ /۳۲۸۔۳۷۹۔
۴۔فیض القدیر فیمایتعلق بحدیث الغدیر ،شیخ عباس قمی ۔
۵۔المنہج السوی فی معنی المو لیٰ والولی ،محسن علی بلتستا نی پاکستانی ۔
۶۔بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۳۵۔۲۵۳۔
۷۔الغدیر فی الاسلام ،شیخ محمد رضا فرج اللہ صفحہ /۸۴ ۔۲۰۹۔
۸۔کتاب ”اقسام المو لیٰ فی اللسان “شیخ مفید ۔
۹۔رسالہ فی معنی المو لیٰ،شیخ مفید ۔
۱۰۔رسالہ فی الحواب عن الشبہات الواردة لخبر الغدیر،سید مرتضیٰ۔
۱۱۔معا نی الاخبار ،شیخ صدوق صفحہ ۶۳ ۔۷۳۔

اس بات کے مد نظر کہ مفصل استد لالی بحثیں اس کتاب میں بیان کرنا مقصود نہیں ہیں لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین کرام مذکورہ کتابوں کو ملاحظہ فرما کر اپنے مقصود تک رسا ئی حاصل کرسکتے ہیں۔

۳ خطبہٴ غدیر کے کامل متن کو مہیا اور منظم کرنا

خطبہٴ غدیر کے نسخوں کی ایک دوسرے سے مقایسہ کرنے کی اہمیت و ضرورت

”خطبہ غدیر “کے متن کو مقایسہ کرنے کی اہمیت مندرجہ ذیل طریقوں سے واضح ہو تی ہے :

پیغمبر اکرم (ص)،ائمہ معصومین علیہم السلام اور اصحاب سے نقل شدہ احادیث چودہ صدیاں طے کر کے ہم تک پہنچی ہیںلیکن اس دوران انہیںبڑی مشکلیں جھیلنا پڑیںجیسے تقیہ ،شیعوں کے ثقافتی اور اقتصادی حالات کا نا مساعد ہونا ،کتابوں کو چھاپنے کے امکانات کا نہ ہونا ،نسخہ برداری کرنے میں فنی اصول کی رعایت کا امکان نہ ہونا ،ناسخین کی کتابت کی غلطیاں اور ان کے مانند دو سرے اسباب ہیں جوکسی ایک معین روایت کے سلسلہ میں نسخوں کے اختلاف کا باعث ہوئے ہیں ۔

لہٰذا ایک کتاب کے نسخوں کا مقابلہ اور تطبیق یا ایک حدیث کے متن کا تقابل جو کئی مختلف کتابوں میں نقل ہو ئی ہے یہ متن سے متعلق بہت سی مشکلوں کو حل کردیتا ہے اور دو سرے نسخہ میں جو ابہام و مشکل پا ئی جاتی ہے اس کو برطرف کردیتا ہے اور اس طرح متن کامل طور پر روشن ہو جاتا ہے ۔

”خطبہٴ غدیر “کے سلسلہ میں تین اہم جہتوںسے مقایسہ کرنا لازم و ضروری ہے :

۱۔ایک سر نوشت ساز حدیث کے عنوان سے خود خطبہ کی اہمیت اور اس دائمی منشور کی طرف امت کا لازمی طور پر توجہ دینا جوخطبہ کی عبارت کو واضح کرنے کی ذمہ داری کو بہت مشکل بنا دیتی ہے ۔

۲۔متن کا طولا نی ہونااور فطری طور پرطولانی متن میںمبہم اور مشکل الفاظ و معانی بہت زیادہ ہوتے ہیں جن کو مقایسہ کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے ۔

۳۔حدیث کا سماعی ہونا ،یعنی حدیث املاء کے طور پر نہیں بیان کی گئی جو راوی ہمت کرکے لکھ لیتا ،بلکہ آنحضرت (ص) کے خطبہ کے دوران اسے ذہن نشین کیا ہے اور اس کے بعد نقل کیا ہے اور یہ بات فطری ہے کہ ایسے مواقع میں حدیث کے کم یا زیادہ ہونے کا امکان زیادہ ہو تا ہے اور مقابلہ کے طریقہ سے حذف شدہ جملے اور کلمات کو ان کے مقام پر لایا جاسکتا ہے ۔

خطبہٴ غدیر کے مقابلہ کے نتائج

روایات اور نسخوں کی قدرو قیمت کا اندازہ ایک دوسرے سے تقابل کرنے کے بعد ھی ہو سکتا ہے اور ہرایک کے علمی مقام ومرتبہ کو بڑی آسانی کے ساتھ مشخص ومعین کیا جاسکتا ہے

خطبہٴ غدیر کے مختلف نسخوں کے ایک دوسرے سے مقائسہ کرنے سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں :

۱۔خطبئہ غدیر کے سلسلہ مےں ذکر شدہ تینوں روایات(امام باقر (ع) ،حذیفہ اور زید بن ارقم کی روایات) متن کے اعتبارسے مکمل طور پر ایک دوسرے کے موافق ہیں سوائے وہ کلمات اور عبارات کے وہ اختلافی موارد جن کا ہر حدیث مےں ہونا ایک عام امر سمجھا جاتاھے حدیث کے طولا نی ہونے کے باوجود اس مطابقت کا ہونا حدیث کے لئے بہت اہمیت رکھتا ھے خاص طور سے اس مطلب کو مدنظر رکھ کر کہ امام باقر علیہ السلام نے اس خطبہ کو علم الٰھی اور غیبی طریقہ سے نقل فرمایا ھے اور آپ بذات خود غدیر خم مےں تشریف نہیں رکھتے تھے حالانکہ حذیفہ اور زیدبن ار قم

وشعبہ غدیر کے چشم دید گواہ ھیں اور زید بن ارقم اور حذیفہ اھلسنت کے قابل اعتماد راوی بھی ھیں ۔
۲۔تینوں روایات ایک دوسرے کی تائید اور تکمیل کرتی ھیں :اس کا مطلب یہ ھے کہ نسخوں کا ایک دوسرے سے مقایسہ کر تے وقت ایک نسخہ مےں امام باقر علیہ السلام کی روایت میں ایک کلمہ یا جملہ موجود ھے لیکن دوسرے نسخہ مےں مو جود نھیں ھے اور وھی کلمہ یا جملہ زید بن ارقم اور حذیفہ سے مروی روایات مےں بھی ایک مینموجود ھے اور دوسری روایت مےں موجود نھیں ھے جس سے اس مطلب کا پتہ چلتا ھے کہ راویوں اور نا سخین سے غلطی یا کو تا ھی ھوئی ھے اور اس بات کی نشاندھی ھوتی ھے کہ اصل مےں تینوں روایات ایک دوسرے پر منطبق ھوتی ھیں ۔
۳۔دو یاتین مقامات جھاں مسئلہ تو لاّ اور تبرا سے متعلق جملہ جو بعض نسخوں مےنموجود ھے تینوں روایات میں اشارہ کے طور پرآیا ھے یا حذف ھوگیا ھے اور یہ بات خطبہ کے راویوں کے تقیہ کے مخصوص حالات کی حکایت کرتی ھے اس مسئلہ کا نمونہ دو اصحاب صحیفہ اور سب سے پھلے بیعت کرنے والوں کانام ھے جو بعض نسخوں میں صاف طور پر بیان نھیں کیا گیا ھے ۔
۴۔کتاب ”الاقبال “مؤلف سید بن طاؤس نیز کتاب”الصراط المستقیم“مؤلف علامہ بیاضی کی ایک روایت میںایک قسم کی تلخیص کی گئی ھے اسکا مطلب یہ ھے یاتو مؤلف نے اختصار سے کام لیا ھے یااسکے اصل راوی نے مختصر طورپر نقل کیاھے۔
بھر حال ان دو کتابوں مےں بھی موجود متن کابھی مقابلہ کیا گیا ھے اور ان دونوں کتابوں مےں نسخوں کے مابین اختلافی موارد کو حاشیہ مےں ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا گیاھے۔
۵۔کتاب وروضتہ الوا عظین کی روایت کتاب ”التحصین “کے ساتھ بہت سے مقامات پر مشابہت رکھتی ھے اور خاص مقامات پر دوسرے تمام نسخوں سے مختلف ھے ۔
۶۔کتاب ”نھج الایمان “کی روایت کتاب ”العدد القویہّ “ کے ساتھ بہت سے مقامات پر مشابہت رکھتی ھے اور اس نے کئی مقامات پر عبارتوں کی مشکل حل کی ھے ۔
۷۔کتاب ”التحصین “مےں نقل کی گئی روایت کے آخر کے دو صفحہ ناقص ھیں جن کا اس کے مقام پر حاشیہ مےں پور ے متن کے ساتھ اشارہ کیا گیا ھے ۔
۸۔روایت کتاب ”الیقین “مینمتعدد مقامات پر کچھ اضافہ کیاگیاھے اور بعض مقامات پر اس کی جملہ بندی مےں دوسری روایات سے فرق پایا جاتا ھے ۔

غدیر مےں رسول(ص) کے تمام فرامین کا جمع کرنا

اس بات کا بیان کردینا نھایت ھی ضروری ھے کہ بعض روایات مےں جو خطبہ یا واقعہ غدیرکاایک حصہ نقل ھواھے اس سے اس میں بعض ایسے مطالب کامشاھد ہ ھوتا ھے جو خطبہ کا مل کے متن مےں موجود نھیں ھیں ان میں پیغمبر اکرم (ص)کے لوگوں سے لئے گئے اقراروں کا تذکرہ ھے اور ان سوا لا ت کے جوابات درج ھیں جولوگوں نے پیغمبر اکرم (ص)سے دریافت کئے ھیں ۔
اسی طرح پیغمبر اکرم (ص)کا اپنی وفات کے نزدیک ھونے کی خبردینا ،لوگوں کے ساتھ اپنے گزشتہ معاملات کا تذکرہ کرنا، قیامت کا تذکرہ اور غدیر کے سلسلہ میں جوابات دینا ھیں جو دوسرے حصہ میں مفصل طور پر بیان کئے گئے ھیں ۔

ان موارد کے سلسلہ میں کئی احتمال پائے جاتے ھیں :
۱۔چونکہ آنحضرت (ص) نے مکہ ،عرفات اور منیٰ میں کئی مرتبہ خطبے ارشاد فر مائے ھیں لہٰذا وہ تمام خطبے راویوں کی نظر میں خطبہ حجة الوداع کے عنوان سے موجود اور انھوں نے ان کے بعض حصونکو خطبہ غدیر کے ایک حصہ کے عنوان سے نقل کیا ھے ۔
۲۔جو مطالب متن کامل میں نھیں ھیں ان کے سلسلہ میں یہ احتمال ھے کہ یہ مطالب خطبہ سے پھلے یا خطبہ کے بعد لوگوں کے چھوٹے چھوٹے جلسوں میں بیان ھو ئے ھیں اور پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم میں تین دن قیام فرمایا لہٰذا ان تین ایام مینآپ کی زبان اقدس سے متعدد فرامین جا ری ھوئے ھیں ۔
۳۔چونکہ نقل کرنے والے کا مقصد اصل خطبہ نقل کرنا تھا یہ مطالب جو سوال و جواب کی شکل میں نقل ھوئے ھیں ان کو متن میں شمار نھیں کیا گیا ھے صرف خطبہ کے متن کو ذکر کیا گیا ھے ۔
۴۔مختصر طور پر غدیر میں پیغمبر اکرم (ص)کے فرامین میں سے متن خطبہ کے بعض مطالب خطبہ کے قبل و بعد کے مطالب کے ساتھ مخلوط طور پر نقل کئے گئے ھیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھر حال خطبہ کو منظم کرنے میں فقط جن نسخوں میں خطبہ ٔ غدیر کو مفصل طور پر ایک متن کی صورت میننقل کیا گیا ہے ان میں ایک دو سرے سے مقابلہ کیا گیا ہے ۔غدیر میں آنحضرت (ص) کے تمام فرامین کو جداگانہ طور پر دستہ بندی کرکے کتاب کے دو سرے حصہ میں نقل کیا گیا ہے ۔

خطبہ کے عربی متن کو منظم کرنا

خطبہ غدیر کا عربی متن متعدد مرتبہ مستقل طور پر طبع ہو چکا ہے جو تمام کے تمام کتاب ”الاحتجاج “ کی روایت کے مطابق تھے ۔اس کے مشہور و معروف دو نمو نوں میں سے ایک کتاب ”الخطبة المبار کة النبوية “جس کو علامہ سید حسن حسینی لواسانی نے مرتب و منظم کیا ہے اور دوسرا کتاب ”خطبة النبی الاکرم (ص)فی یوم الغدیر “ ہے جس کو مرحوم استاد عماد زادئہ اصفہانی نے منظم و مرتب کیا ہے ۔

مو جودہ متن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ،حذیفہ بن یمان ،اور زید بن ارقم کی تین روایات کے مطابق ہے ۔ اس کے نو منابع اور مدارک یعنی ” روضة الواعظین،الاحتجاج ،الیقین ،التحصین ،العدد القوية ، الاقبال ،الصراط المستقیم ،نھج الایمان اور نزہة الکرام سے مقائسہ کرنے کے بعد منظم و مرتب کیا گیا ہے اوراسے گیارہ حصوں میں پیش کیا جائیگا اور ہر حصہ سے پہلے اس کا عنوان ذکرکیا جائیگا ۔

مطالعہ کی آسانی اور اس کو حفظ کرنے کیلئے حروف پر حرکات اور کلمات پر اعراب گذاری کی گئی ہے ۔وہ مقامات جو خطبہ کا جزء نہیں ہیں ان کو خاص حروف اور بغیر اعراب کے ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ متن کے اہم موارد کو سیاہ حروف میں ذکر کیا گیا ہے ۔خطبہ کے کامل متن کو بچانے کی غرض سے جوجملے قطعی طورپر آنحضرت (ص) کے کلام کا جزء نہیں ہیں ان پر صلی اللہ علیہ وآلہ اور علیہ السلام لکھنے سے احتراز کیا گیا ہے

حاشیہ میں نسخوں میں اختلافات کے مقامات اور ان کی کیفیت بیان کی گئی ہے ۔چھ اصلی مقابلہ کی گئی کتابوں کےلئے مندرجہ ذیل اشاروں کو بیان کیا جا رہا ہے :

الف :الاحتجاج ۔ ب:الیقین ۔ ج:التحصین ۔

د : روضة الواعظین ۔ ھ:العدد القوية ۔ و:نھج الایمان ۔

جن بعض موارد میں نسخوں کا اختلاف کتاب ”الاقبال “،”الصراط المستقیم “اور ”نزھة الکرام “ سے ذکر کیا گیا ہے وہاں پر ان کتابوں کا نام ذکر ہوا ہے اور کوئی رمز نہیں آیا ہے ۔

اس با ت کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ متن نو روایات اور نو کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے حاشیوں اور دوسرے نسخوں کے مطالب اس لئے اہمیت کے حا مل ہیں کہ ہر نسخہ واقع کو نمایاں کرنے مینکردار اداکرسکتا ہے ۔

حاشیے میں قرآنی آیات کے حوالے اور مشکل کلمات اور جملوں کی وضاحت کی گئی ہے ۔

چونکہ خطبہ کا متن عربی زبان میں ہے لہٰذا حاشیے بھی عربی زبان میں ہی ذکر کئے گئے ہیں تا کہ دو زبانوں میں خلط ملط نہ ہو جائے ۔ضمناً خطبہ کے گیارہ حصوں میں سے ہر ایک کے حاشیہ کا نمبر جداگانہ طورپر لکھا گیا ہے ۔

۴ خطبہ ٔ غدیر کے ترجمے

”خطبہ ٔ غدیر “کا فارسی ،اردو ،ترکی اور انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے نیز عربی ،فارسی اردواور ترکی زبان کے اشعار میں متعدد مرتبہ منظم کیا گیاہے اور ان میں سے بہت سے ترجمے و اشعار کے مجموعے چھا پے جا چکے ہیں ۔

ہم ذیل میں خطبہ کے نظم و نثر کے چند نمونوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں :

خطبہ ٔ غدیر کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ ۶ ھ میںایک بلندپایہ کے عالم شیخ محمد بن حسین رازی کے ذریعہ کتاب ”نزھة الکرام “میں انجام پایا اور بعینہ کتاب مذکور میں طبع بھی ہوا ہے۔

خطبہ ٔ غدیر کے فارسی زبان میں چھپے ہوئے تین عنوانوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے :

۱۔”خطبہ پیغمبر اکرم(ص) در غدیر خم “ مؤ لف استاد حسین عماد زادہ اصفہانی یہ ترجمہ مختلف صورتوں میں چھاپا گیا ہے کبھی عربی متن اور اس کے نیچے فارسی ترجمہ اور کبھی مستقل فارسی ترجمہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے ،اسی طرح ایک مفصل کتاب ”پیامی بزرگ از بزرگ پیامبران “کی صورت میں بھی طبع ہواہے ۔

۲۔غدیریہ مؤلف ملا محمد جعفر بن محمد صالح قاری ۔

۳۔غدیر پیوند نا گسستنی رسالت و امامت مو ٔ لف شیخ حسن سعید تہرانی مرحوم ۔

خطبہ ٔ غدیر کے اردو زبان میں چھاپے گئے تین عنوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۱۔”غدیر خم اور خطبہ ٔ غدیر“ مو ٔلف علا مہ سید ابن حسن نجفی یہ ترجمہ کراچی میں طبع ہو ا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔"حدیث الغدیر "مؤلف علامہ سید سبط حسن جا ئسی یہ ترجمہ ہندوستان میں طبع ہوا ھے ۔
۳۔"حجة الغدیر فی شرح حدیث الغدیر" یہ ترجمہ دھلی میں طبع ہوا ھے ۔
خطبہ غدیر کا ترجمہ آذری ترکی زبان مینکتاب حاضر سے "غدیر خطبہ سی "کے عنوان سے انجام پایا ھے ۔
انگریزی زبان میں ھونے والے تین ترجموں کی طرف اشارہ کرتے ھیں :
۱-what happend in qadir؟(واٹ ہیپنڈ ان غدیر)کتاب حاضر میں مذکور خطبہ غدیر کا ترجمہ کیا گیا ھے ۔
۲-the last two khutbas of the last prophet pbuh(دا لاسٹ ٹو خطباز آف دا لاسٹ پرفیٹ)مترجم سید فیض الحسن فیضی جو راولپنڈی پاکستان میں طبع ہوا ھے ۔
۳-the last sermon of prophet mohammad at ghadir khum(دا لاسٹ سِر مُن آف پرافیٹ محمد ایٹ غدیر خم)مترجم حسین بھا نجی جو تنزانیا میں طبع ہوا ھے ۔
"حدیث غدیر "کی عربی نظم علامہ امینی کی کتاب "الغدیر "میں جمع کی گئی ھیں اس کتاب کی گیارہ جلدوں میں "غدیر "سے متعلق عربی اشعار کو جامع طور پر تدوین کیا گیا ھے ۔اسی طرح کتاب "شعراء الغدیر "جو موٴ سسہٴ الغدیر کے ذریعہ دو جلدوں میں تدوین کی گئی ھے ۔
خطبہ غدیرکی فارسی نظم مندرجہ ذیل کتابوں مینذکر کی گئی ھے :
۱۔"سرود غدیر "موٴ لف علامہ سید احمد اشکوری ،۲ جلد۔
۲۔"شعرائے غدیر از گذشتہ تا امروز "تالیف ڈاکٹر شیخ محمد ھادی امینی ۱۰ جلد ۔
۳۔"غدیر در شعر فارسی از کسا ئی مروزی تا شھر یار تبریزی "محمد صحتی سردرودی ۔
کچھ فارسی شعراء نے خطبہٴ غدیر کو فارسی نظم کی صورت میں تحریر کیا ھے ھم ذیل میں چند طبع شدہ نمونو ں کی طرف اشارہ کرتے ھیں :
۱خطبة الغدیر مؤلف مرحوم صغیر اصفھانی جو مرحوم عماد زادہ کی مدد سے تحریر کیا گیا ھے ۔
۲خطبہٴ غدیریہ مؤلف مرزا رفیع ، جس کو ۱۳۱۳ ھ میں ہندوستان میں طبع کیا گیا ھے ۔
۳۔ترجمہٴ (منظوم)خطبہٴ غدیر خم مؤلف مرزا عباس جبروتی قمی ۔
۴۔"غدیر خم "مؤلف مرتضیٰ سرفراز جس کو۱۳۴۸ ھ ش میں طبع کیاگیا ھے ۔
یہ چندکتابیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ھیں اور زیادہ اطلاع کے لئے دو کتاب"الغدیر فی التراث الاسلامی "اور "غدیر در آئینہ کتاب "ملا حظہ کیجئے ۔

غدیر کے خطبہ کو فارسی میں منظم و مرتب کیاجانا
خطبہ کے تمام تر جمے کتاب "الاحتجاج "کے مطابق ھیں لیکن مو جودہ ترجمہ کے عربی متن کو مذکورہ نو کتابوں سے مقائسہ کرنے کے بعد انجام دیا گیا ھے اورعلم حدیث کی رو سے اضافات اور عبارتومیں تغیر و تبدیلی ھو ئی ھے نیز عقیدتی پھلو ؤں پر بھی رو شنی ڈالی گئی ھے ۔
یہ عربی متن کے مطابق ترجمہ (جس کو ھم چھٹے حصہ میں ذکر کریں گے)گیارہ حصوں میں تقسیم ہوا ھے اور حصہ کے آغاز میناس کانام بھی ذکرکیا گیا ھے ۔
خطبہٴ غدیر بلند و بالا مطالب و مفاھیم کا حامل ھے لہٰذا ترجمہ کرنے میں ان مطالب کوروشن و واضح کرنے کا خیال رکھا گیا ھے اور تحت اللفظ ترجمہ کو بھی مد نظر رکھا گیا ھے البتہ خطبہ کی اھمیت ھو نے کے باوجود بعض مقامات پر تفسیر کی احتیاج ھے جس کو اس کتاب کے آٹھویں حصہ میں کسی حد تک بیان کرنے کی کو شش کی گئی ھے ۔
خطبہ کے متن میں موجودہ آیات کو پھلے عربی صورت میں تحریر کیا گیا اس کے بعد ان کا ترجمہ بھی تحریر کیا گیا ھے ۔
جن مقامات پر یہ معلوم نھیں ھوتا ھے کہ یہ آنحضرت (ص) کا کلام نھیں ھے وھاں جملہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اور "علیہ السلام "تحریر نھیں کیا گیا ھے ۔
خطبہ میں کلمہ "معاشر الناس "اور "ألا"بہت زیادہ آیا ھے چونکہ اردو زبان میں اس کے معادل کوئی اچھالفظ نھیں ھے لہٰذا پھلے کلمہ کا " اے لوگو "اور دو سرے کلمہ کا"آگاہ ھو جاؤ "ترجمہ کیا گیاھے ۔
خطبہ کے اھم مقامات کو سیاہ حرفوں میں تحریر کیا گیا ھے خطبہ کے متن سے خارج موارد کو مشخص طور پر اور مختلف حروف کے ساتھ تحریر کیا گیا ھے ۔
نسخوں کے جن اختلافی موارد کو عربی متن کے حاشیہ میں تحریر کیا گیا ھے اگر کسی ایسے اھم مطلب کا حامل ھے کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس کا متن سے استفادہ نہیں ہو رہا ھے یا عبارت میں اتنا اختلاف ھے جس سے جملہ کے معنی تبدیل ہو جاتے ھیں تو اس صورت میں اس مطلب کو ترجمہ کے حاشیہ میں ذکر کیا گیاھے لیکن اگر کلمات مےں اختلاف ہو اورنئے اور اھم مطلب کا حامل نہ ہو تو اس کوترجمہ کے حاشیہ میں لکھنے سے خودداری کی گئی ھے الف اور با کی علامات جن کو عربی متن کے حاشیہ میں استعمال کیا گیا ھے ان کویھاں پر بھی استعمال کیا گیا ھے اور وہ چند موارد جو دو کتاب ”الاقبال “اور ”الصراط المستقیم “سے بیان کئے گئے ھیں ان کو علامت کے بغیر ذکر کیا گیا ھے ۔

وہ موارد جن میں عبارت کی وضاحت ضروری ھے یا تاریخ سے مربو ط ھیںان اس کو حاشیہ میں بیان کیا گیا ھے ۔

ھم امید کرتے ھیں کہ مذکورہ نسخوں سے مقائسہ کیلئے جواقدار بیان کئے گئے ھیں ان کے مد نظر قارئین کرام کےلئے خطبۂ غدیر کی اھمیت واضح ہو گئی ہو گی اور وہ بڑی توجہ کے ساتھ اس کا مطالعہ کرینگے ۔

---

[1] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۴۷۶.۴۷۲.

[2] بحار الانوار:ج۳۷صفحہ/۲۳۵.

[3] بحار:جلد۳۷صفحہ/۲۳۶.

[4] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ /۴۷۷.

[5] الذریعة جلد ۵ صفحہ /۱۰۱،نمبر ۴۱۸.الغدیر فی التراث الاسلامی صفحہ۲۳.

[6] روضةالواعظین جلد۱صفحہ/۸۹.

[7] الاحتجاج جلد۱صفحہ۶۶.بحارالانوارجلد۳۷صفحہ۲۰۱.

[8] الیقین صفحہ/۳۴۳. بحارالانوارجلد ۳۷ صفحہ /۲۱۸.

[9] نزھة الکرام و بستان العوام جلد پ صفحہ ۱۸۶. نزھة الکرام و بستان العوام جلد پ صفحہ ۱۸۶.

[10] الاقبال صفحہ/۴۵۶،۴۵۴.بحارالانوارجلد۳۷صفحہ/۱۳۱،۱۲۷.۳.

[11] العدد القویہ صفحہ /۱۶۹.۴.

[12] التحصین صفحہ /۵۷۸ باب۲۹ دوسری قسم .

[13] الصراط المستقیم جلد ۱صفحہ /۳۰۱.

[14] نہج الایمان صفحہ /۹۲.

[15] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ /۱۱۴.جلد ۳ صفحہ ۵۵۸.

[16] بحارالانوارجلد ۳۷ صفحہ ۲۱۷.۲۰۱.

[17] کشف المھم صفحہ /۱۹۰.

[18] اس سلسلہ میں مکمل بیان اسی کتاب کے آٹھویں حصہ میں آئے گا .

[19] کتاب ” عوالم العلوم “جلد ۳/۱۵صفحہ /۳۳۱پر کلمۂ ” مولیٰ “ کے سلسلہ میں مفصل بحث کی ھے اور صفحہ/۵۸۹ پراھلسنت کی تفسیر کی چند کتابوں کے نام درج کئے ھیں جن میں کلمۂ ”مو لیٰ “ کے معنی ”اولیٰ “ بیان کئے گئے ھیں .اسی طرح صفحہ /۵۹پر ان راویان حدیث،شعرا اور اھل لغت کے اسماء کی فھرست نقل کی ھے جنھوں نے معنی ”اولیٰ “کو کلمہ”مولیٰ “ کے اصلی معنی سمجھا ھے ذیل میں ھم ان کے نام درج کررھے ھیں :

محمد بن سائب کلبی م ۱۴۶،سعید بن اوس انصاری لغوی م۲۱۵،معمر بن مثنی نحوی م ۲۰۹،ابو الحسن اخفش نحوی م ۲۱۵،احمد بن یحییٰ ثعلب م۲۹۱،ابوالعباس مبرّد نحوی م ۲۸۶،ابو اسحاق زجاج لغوی نحوی م ۳۱۱،ابو بکر ابن انباری م۳۲۸،سجستانی عزیزی م۳۳۰،ابو الحسن رمانی م ۳۸۴،ابو نصر فارابی م ۳۹۳،ابو اسحاق ثعلبی م ۴۲۷،ابوالحسن واحدی م ۴۶۸،ابو الحجاج شمنتری م ۴۷۶،قاضی زوزنی م ۴۸۶،ابو زکریا شیبانی م ۵۰۲،حسین فرّاء بغوی م ۵۱۰،جار اللہ زمخشری م ۵۳۸،ابن جو زی بغدادی م ۵۹۷،نظام الدین قمی م ۷۲۸،سبط ابن جو زی م ۶۵۴،قاضی بیضاوی م ۶۸۵،ابن سمین حلبی م ۷۵۶،تاج الدین خجندی نحوی م ۷۰۰،عبد اللہ نسفی م ۷۱۰،ابن صباغ ما لکی ۷۵۵،واعظ کا شفی م ۹۱۰،ابو سعود مفسّرم ۹۸۲،شھاب الدین خفا جی م ۱۰۶۹،ابن حجر عسقلانی ،فخر رازی ،ابن کثیر دمشقی ،ابن ادریس شافعی ،جلال الدین سیوطی ،بدر الدین عینی .

[20] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۹۶.

[21] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۶۱.

[22] معا نی الاخبار صفحہ ۶۳.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[23] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۱۲۸۔معا نی الاخبار صفحہ ۶۳۔
[24] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۱۳۹حدیث ۶۰۶۔
[25] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ /۱۳۳حدیث ۱۹۰۔

Visit punjtni14's View Public Profile punjtni14 Down with Israel Down with America Signature
Urdu Shia punjtni14 post no : 19 AM 09:29 ,08-11-12 Find More Posts by punjtni14 !homepage
--------------------------------------- Online Read Book اسرار غدیر -محمد باقر انصاری-مکمل کتاب :Re Lover
----

اسرار غدیر

خطبہ غدیر کا عربی متن

غدیر خم میں پیغمبر اکر م(ص) کے خطبہ کا مکمل عربی متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ الحمدوالثنائ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَلاَفِیْ تَوَحُّدِہِ وَدَنَافِیْ تَفَرُّدِہِ [1]وَجَلَّ فِیْ سُلْطَانِہِ وَعَظُمَ فِیْ اَرْکَانِہِ، وَأَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْماًوَھُوَفِیْ مَکَانِہِ وَقَھَرَجَمِیْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِہِ وَ بُرْھَانِہِ،حَمِیْداً[2]لَمْ یَزَلْ،مَحْمُوْداً لَایَزَالُ(وَمَجِیْداً لَایَزُوْلُ،وَمُبْدِئاًوَمُعِیْداًوَکُلُّ اَمْرٍاِلَیْہِ یَعُوْدُ)-[3]
بَارِئُ الْمَسْمُوْکَاتِ وَدَاحِی الْمَدْحُوَّاتِ [4]وَجَبَّارُالْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوَا تِ ، قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ ،رَبُّ الْمَلَائِکَۃِوَالرُّوْحِ،مُتَفَضِّلٌ عَلٰی جَمِیْعِ مَنْ بَرَأَہُ، مُتَطَوِّلٌعَلٰی جَمِیْعِ مَنْ اَنْشَأَہُ [5]یَلْحَظُ کُلَّ عَیْنٍ [6]وَالْعُیُوْنُ لَاتَرَا ہُ۔
کَرِیْمٌ حَلِیْمٌ ذُوْاَنَاۃٍ،قَدْوَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ رحْمَتُہُ وَمَنَّ عَلَیْھِمْ[7] بِنِعْمَتِہِ لایَعْجِلُ بِاِنْتِقَامِہِ، وَلَایُبَادِرُ اِلَیْھِمْ بِمااسْتَحَقُّوْا[8] مِنْ عَذَابِہِ۔
قَدْفَھِمَ السَّرَائِرَوَعَلِمَ الضَّمَائِرَ،وَلَمْ تَخْفَ عَلَیْہِ الْمَکْنُوْنَاتِ وَلَااشْتَبَھَتْ عَلَیْہِ الْخَفِیَّاتُ۔ لَہُ الْاِحَاطَۃُبِکُلِّ شَیءٍ وَالْغَلَبَۃُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَالْقُوَّۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَالْقُدْرَۃُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ،وَلَیْسَ مِثْلُہُ شَیْءٌ۔وَھُوَمُنْشِئُ الشَّیْءِ حِیْنَ لَاشَیْءَ[9] دَائِمٌ حَیٌّ [10]وَقَائِمٌ بِالْقِسْطِ، لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ ۔
جَلّ ّ ّ عَنْ أَنْ تُدْرِکَہُ الْأَبْصَارُوَھُوَ یُدْرِکُ الْأَبْصَارَوَھُوَاللَّطِیفُ الْخَبِیْرُ۔لاٰ یَلْحَقُ أَحْد وَصْفَہُ مِنْ مُعٰایَنَۃٍ،وَلاٰیَجِدُأَحَدٌکَیْفَ مِنْ سِرٍّوَعَلاٰنِیَۃٍاِلاّٰبِمٰادَلَّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی نَفْسِہِ۔[11]
وَأَشْھَدُأَنَّہُ اللہُ الَّذِی مَلَأَ[12]الدَّھْرَقُدْسُہُ،وَالَّذی یَغْشَی الْأَبَدَنُورُہ[13]،وَالَّذِی یُنْفِذُأَمْرَہُ بِلاٰمُشٰاوَرَۃِ مُشیرٍوَلاٰمَعَہُ شَرِیکٌ فی تَقْدیرِہِ وَلاٰیُعٰاوَنُ فی تَدْبیرِہِ۔[14]
صَوَّرَمَاابْتَدَعَ[15] عَلیٰ غَیْرِمِثٰالٍ،وَخَلَقَ مٰاخَلَقَ بِلاٰمَعُونَۃٍ مِنْ أَحَدٍ وَلاٰ تَکَلُّفٍ وَلَا احْتِیٰالٍ۔[16] أَنْشَأَھٰا[17] فَکٰانَتْ وَبَرَأَھٰافَبٰانَتْ۔فَھُوَاللہُ الَّذی لاٰاِلٰہَ اِلاّٰھُوَ الْمُتْقِنُ الصَّنْعَۃُ[18]، الْحَسَنُ الصَّنیعَۃُ[19]،الْعَدْلُ الَّذِی لاٰیَجُوْرُ،وَالْأَکْرَمُ الَّذِی تَرْجِعُ اِلَیْہِ الْأُمُورُ۔
وَأَشْھَدُأَنَّہُ اللہُ الَّذِی تَوٰاضَعَ کُلُّ شَیْی ءٍ لِعَظَمَتِہِ،وَذَلَّ کُلُّ شَیْی ءٍ لِعِزَّتِہِ، وَاسْتَسْلَمَ کُلُّ شّیْی ءٍ لِقُدْرَتِہِ،وَخَضَعَ کُلُّ شَیْی ءٍ لِھَیْبَتِہِ۔مَلِکُ الْأَمْلاٰکِ[20] وَمُفَلِّکُ الْأَفْلاٰکِ وَمُسَخِّرُالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ[21]،کُلٌّ یَجْری لِأَجَلٍ مُسَمّیٰ ۔یُکَوِّرُ اللَّیْلَ عَلَی النَّھٰارِ وَیُکَوِّرُ النَّھٰارَ عَلَی اللَّیْلِ یَطْلُبُہُ حَثْیثاً۔قٰاصِمُ کُلِّ جَبّٰارٍعَنیدٍوَمُھْلِکُ کُلِّ شَیْطٰانٍ مَرِیدٍ۔
لَمْ یَکُنْ لَہُ ضِدٌّوَلاٰمَعَہُ نِدٌّ [22]أَحَدٌصَمَدٌلَمْ یَلِدْوَلَمْ یُولَدْوَلَمْ یَکُنْ لَہُ کُفْواًأَحَدٌ۔اِلٰہٌ وٰاحِدٌ وَرَبٌّ مٰاجِدٌ [23]یَشٰاءُ فَیَمْضی،وَیُرِیدُ فَیَقْضی،وَیَعْلَمُ فَیُحْصی، وَیُمیتُ وَیُحْیی، وَ یُفْقِرُوَیُغْنی،وَیُضْحِکُ وَیُبْکی،(وَیُدْنی وَیُقْصی)[24]وَیمْنَعُ وَیُعْطِیْ [25]لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الْحَمْدُ،بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْىءٍ قَدير. يوُلِجُ اللَّيْلَ فِى النَّهٰارِوَيوُلِجُ النَّهٰارَفِى اللَّيْلِ،لااِلٰهَ اِلاّ هُوَا لْعَزيزُ الْغَفّارُ.[26] مُسْتَجيبُ الدُّعٰاءِ [27]وَمُجْزِلُ الْعَطٰاءِ[28]،مُحْصِى الْأَنْفاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنّٰاسِ الَّذى لايشكل عليه شىءٌ[29] ولاَيضْجُرُهُ صُرٰاخُ الْمُسْتَصْرِخينَ وَلاٰيُبْرِمُهُ اِلْحاحُ الْمُلِحّيْنَ[30] الْعاصِمُ لِلصّٰالِحينَ، وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحينَ،وَمَوْلَى الْمُؤْمِنينَ وَرَبُّ الْعٰالَمينَ.[31] الَّذى اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ أَنْ يَشْكُرَهُ وَيَحْمَدَهُ (عَلىٰ كُلِّ حالٍ)[32]

أَحْمَدُهُ كَثيراًوَأَشْكُرُهُ دٰائِماً [33]عَلَى السَّرّٰاءِ وَالضَّرّٰاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخٰاءِ، وَأُومِنُ بِهِ وَبِمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.أَسْمَعُ لِأَمْرِهِ وَأُطيعُ وَأُبٰادِرُاِلىٰ كُلِّ مٰايَرْضٰاهُ وَأَسْتَسْلِمُ لِمٰاقَضٰاهُ[34]،رَغْبَةًفى طٰاعَتِهِ وَخَوْفاًمِنْ عُقُوبَتِهِ،لِأَنَّهُ اللهُ الَّذِى لاٰيُؤْمَنُ مَكْرُهُ وَلاٰيُخٰافُ جَوْرُهُ.

۲ أمرالهى فى موضوع هامّ

وَاُقِرُّلَهُ عَلىٰ نَفْسى بِالْعُبُودِيَّةِوَأَشْهَدُلَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ،وَ أُؤَدّى مٰاأَوْحىٰ بِهِ اِلَيَّ حَذَراًمِنْ أَنْ لاأَفْعَلَ فَتَحِلَّ بى مِنْهُ قٰارِعَةٌلاٰيَدْفَعُهٰاعَنّى أَحَدٌوَاِنْ عَظُمَتْ حيلَتُهُ وَصَفَتْ خُلَّتُهُ [35]لااِلٰهَ اِلاّٰهُوَ.لِأَنَّهُ قَدْأَعْلَمَنى أَنّى اِنْ لَمْ أُبَلِّغْ مٰاأَنْزَلَ اِلَيَّ (فى حَقِّ عَلِيٍّ)[36] فَمٰا بَلَّغْتُ رِسٰالَتَهُ، وَقَدْضَمِنَ[37] لى تَبٰارَکَ وَتَعٰالىٰ الْعِصْمَةَ(مِنَ النّٰاسِ)[38] وَهُوَاللهُ الْكٰافِى الْكَريمُ.

فَأَوْحىٰ اِلَيَّ:[39]

مَعٰاشِرَ النّٰاسِ،مٰاقَصَّرْتُ فى تَبْليغِ مٰاأَنْزَلَ اللهُ تَعٰالىٰ اِلَيَّ [40]وَأَنَاأُبَيِّنُ لَكُمْ سَبَبَ هٰذِهِ الْآيَةِ:اِنَّ جَبْرَئيلَ هَبَطَ اِلَيَّ[41] مِرٰاراً ثَلاثاًيَأْمُرُنى عَنِ السَّلاٰمِ رَبّى وَهُوالسَّلاٰمُ[42] أَنْ أَقُومَ فى هٰذَاالْمَشْهَدِفَأُعْلِمَ كُلَّ أَبْيَضَ وَأَسْوَدٍ[43]:أَنَّ عَلِىَّ بْنَ أَبى طٰالِبٍ أَخى وَوَصِيّى وَخَليفَتى (عَلىٰ أُمَّتى) [44]وَالْاِمٰامُ مِنْ بَعْدى،الَّذى مَحَلُّهُ مِنّى مَحَلُّ هٰارُوْنَ مِنْ مُوسىٰ اِلاّأَنَّهُ لانَبِيَّ بَعْدى وَهُوَوَلِيُّكُمْ بَعْدَاللهِ وَرَسُولِهِ،وَقَدْأَنْزَلَ اللهُ تَبٰارَکَ وَتَعٰالىٰ عَلَيَّ بِذٰلِکَ آيَةً مِنْ كِتٰابِهِ(هِىَ)[45]:[46]،وَعَلِيُّ بْنُ أَبى طٰالِبٍ الَّذى أَقٰامَ الصَّلاٰةَوَآتَى الزَّكٰاةَوَهُوَرٰاكِعٌ يُريدُاللهَ عَزَّوَجَلَّ فى كُلِّ حٰالٍ.[47]

وَسَأَلْتُ جَبْرَئيلَ أَنْ يَسْتَعْفِيَ لِیَ (السَّلاٰمَ)[48]عَنْ تَبْليغِ ذٰلِکَ اِلَيْكُمْ أَيُّهَا النّٰاسُ لِعِلْمى بِقِلَّةِالْمُتَّقينَ وَكَثْرَةِالْمُنٰافِقينَ وَاِدْغٰالِ اللاّٰئِمينَ [49]وَحِيَلِ الْمُسْتَهْزِئينَ بِالْاِسْلاٰمِ[50]، الَّذينَ وَصَفَهُمُ اللهُ فى كِتٰابِهِ بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مٰا لَيْسَ فى قُلُوبِهِمْ،وَيَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَهُوَعِنْدَاللهِ عَظيمٌ[51]،وَكَثْرَةِأَذٰاهُمْ لى غَيْرَمَرَّةٍ[52] حَتّىٰ سَمُّونى أُذُناًوَزَعَمُوااَنّى كَذٰ لِکَ[53] لِكَثْرَةِ مُلاٰزَمَتِهِ اِيّٰاىَ وَاِقْبٰالى عَلَيْهِ (وَهَوٰاهُ وَقَبُوْلِهِ مِنّىْ)[54]حَتّىٰ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ ذٰلِکَ [55][57]الآيةوَلَوْشِئْتُ اَنْ أُسَمِّيَ الْقٰائِلِيْنَ بِذٰلِکَ بِاَسْمٰائِهِمْ لَسَمَّيْتُ وَاَنْ اَوْمَئَ اِلَيْهِمْ بِاَعْيٰانِهِمْ لَاَوْمَأْتُ وَاَنْ اَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ،[58] وَ لٰكِنِّىْ وَاللّٰهِ فِىْ اُمُوْرِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ.[59]

وَكُلُّ ذٰلِکَ لَايَرْضَى اللّٰهُ مِنِّىْ اِلّاٰاَنْ اُبَلِّغَ مٰااَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيَّ[فِىْ حَقِّ عَلِيٍّ [60]،ثُمَّ تَلاٰ:.[61]

۳ الاعلان الرسمى بامامةالائمة الاثنى عشرعليهم السلام و ولايتهم

فَاعْلَمُوْامَعَاشِرَالنَّاسِ]ذٰلِکَ فِيْهِ وَافْهَمُوْهُ وَاعْلَمُوْا [62]اَنَّ اللّٰهَ قَدْنَصَبَهُ لَكُمْ وَلِيّاً وَاِمٰا مٰاً فَرَضَ [63]طٰاعَتَهُ عَلَى الْمُهٰاجِرِيْنَ وَالْاَنْصٰارِوَعَلَى التّٰابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسٰانٍ وَعَلَى الْبٰادِىْ وَالْحٰاضِرِ، وَعَلَى الْعَجَمِيِّ[64] وَالْعَرَبِيِّ،وَالْحُرِّوَا لْمَمْلُوْکِ[65] وَالصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ،وَعَلَى الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ، وَعَلىٰ كُلِّ مُوَحِّدٍ [66]مٰاضٍ حُكْمُهُ، جٰارٍقَوْلُهُ،[67] نٰافِذٌ اَمْرُهُ،مَلْعُوْنٌ مَنْ خٰالَفَهُ، مَرْحُوْمٌ مَنْ تَبِعَهُ وَصَدَّقَهُ،فَقَدْغَفَرَاللّٰهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَاَطٰاعَ لَهُ.[68]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّهُ آخِرُمَقٰا مٍ اَقُوْمُهُ[69] فِىْ هٰذ االْمَشْهَدِ،فَاسْمَعُوْاوَاَطِيْعُوْا وَانْقٰادُ وْالِاَمْرِ]اللّٰهِ [70]رَبِّكُمْ،فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَمَوْلاٰكُمْ وَاِلٰهُكُمْ،ثُمَّ مِنْ دُوْنِهِ رَسُوْلَهُ وَنَبِيَّهُ الْمُخٰاطِبَ لَكُمْ، [71]ثُمَّ مِنْ بَعْدِىْ عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَاِمٰامُكُمْ بِاَمْرِاللّٰهِ رَبِّكُمْ، ثُمَّ الْاِمٰامَةُفِىْ ذُرِّيَّتِىْ مِنْ وُلْدِهِ اِلىٰ يَوْ مٍ تَلْقَوْنَ اللهوَرَسُوْلَهُ.[72]

لاٰحَلاٰلَ اِلّاٰمٰااَحَلَّهُ اللهُ وَرَسُوْلَهُ وَهُمْ، [73]وَلاٰحَرٰامَ اِلّاٰمٰاحَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ [74] وَرَسُوْلُهُ وَهُمْ،وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَّفَنِى الْحَلاٰلَ وَالْحَرٰا مَ وَاَنَااَفْضَيْتُ بِمٰاعَلَّمَنِىْ رَبِّىْ مِنْ كِتٰابِهِ وَحَلاٰلِهِ وَحَرٰامِهِ اِلَيْهِ.[75]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،]فَضِّلُوْهُ[76]،مٰامِنْ عِلْمٍ اِلّاٰوَقَدْاَحْصٰاهُ اللهُ فِيَّ،وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُ فَقَدْاَحْصَيْتُهُ فِىْ اِمٰامِ الْمُتَّقِيْنَ،وَمٰامِنْ عِلْمٍ اِلّاٰوَقَدْعَلَّمْتُهُ عَلِيّاً [77]، وَهُوَ الْاِمٰامُ الْمُبِيْنُ]اَلَّذِىْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِىْ سُوْرَةِ يٰس:[78]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،لاٰتَضِلُّواعَنْهُ وَلاٰتَنْفِرُوامِنْهُ[79]،وَلاٰتَسْتَنْكِفُواعَنْ وِلاٰيَتِهِ،فَهُوَ الَّذى يَهْدى اِلَى الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ،وَيُزْهِقُ الْباطِلَ وَيَنْهىٰ عَنْهُ،وَلاٰتَأْخُذُهُ فِى اللهلَوْمَةُ لاٰئِمٍ.أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللهوَرَسُولِهِ(لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَى الْايمانِ بى أَحَدٌ)[80]،وَالَّذى فَدىٰ رَسُولَ اللهِ بِنَفْسِهِ،وَالَّذى كٰانَ مَعَ رَسُولِ اللهوَلاٰأَحَدَيَعْبُدُاللهمَعَ رَسُولِهِ مِنَ الرِّجٰالِ غَيْرُهُ.(أَوَّلُ النّٰاسِ صَلاٰةً وَأَوَّلُ مَنْ عَبَدَاللهمَعى.أَمَرْتُهُ عَنِ اللهأَنْ يَنٰامَ فى مَضْجَعى،فَفَعَلَ فٰادِياًلى بِنَفْسِهِ).[81]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،فَضِّلُوهُ فَقَدْفَضَّلَهُ اللهُ،وَاقْبَلُوهُ فَقَدْنَصَبَهُ اللهُ.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّہُ اِمٰامٌ مِنَ اللهِ[82]،وَلَنْ يَتُوبَ اللهُعَلٰى أَحْدٍأَنْكَرَوِلاٰيَتَہُ وَلَنْ يَغْفِرَلَہُ[83]، حَتْماًعَلَى اللهِأَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ خٰالَفَ أَمْرَہُ وَأَنْ يُعَذِّبَہُ عَذٰاباًنُكْراًأَبَدَ الْآبٰادِ وَدَهْرَالدُّهُورِ۔[84]فَاحْذَرُواأَنْ تُخٰالِفُوهُ۔ [85]فَتَصْلُوانٰاراًوَقُودُهٰاالنّٰاسُ وَالْحِجٰارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰافِرِينَ۔[86]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،بى(وَاللهِ)بَشَّرَالْأَوَّلُونَ مِنَ النَّبِيّينَ وَالْمُرْسَلينَ،وَأَنٰا(وَاللهِ)[87] خٰاتَمُ الْأَنْبِيٰاءِ وَالْمُرْسَلين [88]وَالْحُجَّةُعَلٰى جَمِيعِ الْمَخْلُوقينَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرَضينَ۔فَمَنْ شَكَّ فِىْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَ[89]كُفْرَ الْجٰاهِلِيَّةِ الأُولٰى وَمَنْ شَكَّ فِىْ شَكَّ فِىْ شَىءٍ مِنْ قَوْلِىْ هٰذافَقَدْ شَكَّ كُلِّ مٰاأُنْزِلَ اِلَىَّ،وَمَنْ شَكَّ فى وٰاحِدٍمِن الْأَئِمَّةِفَقَدْشَكَّ فِى الْكُلِّ مِنْهُمْ، َالشّٰاكُ فِينٰافِى النّٰارِ۔[90]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،حَبٰانِىَ اللهُعَزَّوَجَلَّ بِهٰذِهِ الْفَضيلَةِمَنّاًمِنْہُ عَلَىَّ وَاِحْسٰاناًمِنْہُ اِلَىَّ وَلاٰاِلٰہَ اِلاّٰهُوَ،أَلاٰلَہُ الْحَمْدُمِنّى أَبَدَالْآبِدينَ وَدَهْرَالدّٰاهِرِينَ وَعَلٰى كُلِّ حٰالٍ۔

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،فَضِّلُواعَلِيّاًفَاِنَّہُ أَفْضَلُ النّٰاسِ بَعْدى مِنْ ذَكَرٍوَأُنْثٰى مٰاأَنْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَبَقِىَ الْخَلْقُ۔مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ،مَغْضُوبٌ مَغْضُوبٌ مَنْ رَدَّعَلَىَّ قَوْلى هٰذاوَلَمْ يُوٰافِقْہُ۔ أَلاٰاِنَّ جَبْرَئِيلَ خَبَّرَنى عَنِ اللهِتَعٰالٰى بِذٰلِكَ وَيَقُولُ:"مَنْ عٰادٰى عَلِيّاًوَلَمْ يَتَوَلَّہُ فَعَلَيْہِ لَعْنَتى وَغَضَبى"[91]۔[92]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّہُ جَنْبُ اللهِالَّذى ذَكَرَفى كِتٰابِہِ الْعَزيزِ،فَقٰالَ تَعٰالٰى(مُخْبِراً عَمَّنْ يُخٰالِفُہُ)[93] :۔[94]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،تَدَبَّرُواالقُرْآنَ وَافْهَمُواآيٰاتِہِ وَانْظُرُوااِلٰى مُحْكَمٰاتِہِ وَلاٰتَتَّبِعُوا مُتَشٰابِهَہُ،فَوَاللهِلَنْ يُبَيِّنَ لَكُمْ زَوٰاجِرَہُ [95]وَلَنْ يُوضِحَ لَكُمْ تَفْسيرَہُ اِلاَّالَّذى أَنَاآخِذٌ بِيَدِهِ وَمُصْعِدُهُ اِلَىَّ وَشٰائِلٌ بِعَضُدِهِ(وَرٰافِعُہُ بِيَدَىَّ)[96]وَمُعْلِمُكُمْ:اَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاٰهُ فَهٰذاعَلِىٌّ مَوْلاٰهُ، وَ هُوَعَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَخِىْ وَوَصِىّ،وَمُوٰالاٰتُہُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهٰاعَلَىَّ۔[97]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّ عَلِيّاًوَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُلْدِىْ]مِنْ صُلْبِہِ [98]هُمُ الثِّقْلُ الْاَصْغَرُ ، وَالْقُرْآنُ الثِّقْلُ الْاَكْبَرُ،فَكُلٌّ وٰاحِدٍمِنْهُمٰامُنْبِئٌ عَنْ صٰاحِبِہِ[99] وَمُوٰافِقٌ لَہُ،لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَعَلَىَّ الْحَوْضَ۔ اَلاٰاِنَّهُمْ اُمَنٰاءُ اللّٰهِ فِىْ خَلْقِہِ وَحُكّٰامُہُ فِىْ اَرْضِہِ۔[100]

اَلاٰوَقَدْاَدَّيْتُ،اَلاٰوَقَدْبَلَّغْتُ،اَلاٰوَقَدْاَسْمَعْتُ،اَ لاٰوَقَدْاَوْضَحْتُ،[101]أَلاٰوَاِنَّ اللهَعَزَّوَجَلَّ قٰالَ وَاَنٰاقُلْتُ[102] عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ،اَ لاٰاِنَّہُ لاٰ"اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ"غَيْرَاَخِىْ هٰذٰا،[103]أَلاٰ لاٰتَحِلُّ اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدِىْ لِاَحَدٍغَيْرِہُ۔

۴ رفع علىّ عليہ السلام بيدى رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليہ وَآلہ وسلم

ثم ضرب بيده الىٰ عضدعلىّ عليہ السلام فرفعہ وكان اميرالمومنين عليہ السلام منذ اول ماصعدرسول اللّٰہ صلى اللّٰہُ عليہ وآلہ وسلم منبره علىٰ درجةدون مقامہ متيامناًعلىٰ وجہ رسول اللّٰہ صلى اللّٰہُ عليہ وآلہ كانّهمافى مقام واحد۔فرفعہ رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليہ وآلہِ بيده وبسطهماالى السّماءِ و شال علياًعليہ السلام حتى صارت رجلہ مع ركبةرسو ل اللّٰہ صلى اللّٰہ عليہ وَآلہِ[104]،ثُمَّ قٰالَ:

مَعٰاشِرَالنّٰاس،هٰذَاعَلِىٌّ اَخِىْ وَوَصِيِّ وَوَاعِىْ عِلْمِىْ[105]،وَخَلِيْفَتِىْ فِىْ اُمَّتِىْ عَلٰى مَنْ آمَنَ بِىْ وَعَلٰى تَفْسِيْرِكِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالدَّاعِىْ اِلَيْہِ وَالْعَامِلُ بِمَايَرْضَاه وَالْمُحَارِبُ لِاَعْدَائِہِ وَالْمُوَالِىْ عَلٰى طَاعَتِہِ[106] وَالنَّاهِىْ عَنْ مَعْصِيَتِہِ۔اِنَّہُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ وَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ وَالاِمٰامُ الْهٰادى مِنَ اللهِ،وَقٰاتِلُ النّٰاكِثينَ وَالْقٰاسِطينَ وَالْمٰارِقينَ بِأَمْرِاللهِ۔يَقُولُ اللهُ:۔[107]بِأَمْرِكَ يٰارَبِّ أَقُولُ[108]:أَللّٰهُمَّ وٰالِ مِنْ وٰالاٰهُ وَعٰادِمَنْ عٰاداٰهُ(وَانْصُرْمَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ)[109]وَالْعَنْ مَنْ أَنْكَرَهُ وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَحَقَّہُ۔[110]

أَللّٰهُمَّ اِنَّكَ أَنْزَلْتَ الْآيَةَفى عَلِيٍّ وَلِيِّكَ عِنْدَتَبْيينِ ذٰلِكَ وَنَصْبِكَ اِيّٰاهُ لِهٰذَاالْيَوْمِ[111]:[112]،۔[113]أَللّٰهُمَّ اِنِّى أُشْهِدُكَ أَنّى قَدْبَلَّغْتُ۔[114]

۵ التأكيدعلى توجّہ الأُمّةنحومسألةالامامة

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّمٰاأَكْمَلَ اللهُعَزَّوَجَلَّ دينَكُمْ بِاِمٰامَتِہِ۔[115]فَمَنْ لَمْ يَأْتَمَّ بِہِ وَبِمَنْ يَقُومُ مَقٰامَہُ مِنْ وُلْدى [116]مِنْ صُلْبِہِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰامَةِوَالْعَرْضِ عَلَى اللهِعَزَّوَجَلَّ فَأُولٰئِكَ الَّذينَ حَبِطَتْ أَعْمٰالُهُمْ(فِى الدُّنْيٰاوَالْآخِرَةِ)[117]وَفِى النّٰارِهُمْ خٰالِدُونَ،لاٰ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذٰابُ وَلاٰهُمْ يُنْظَرُوْنَ۔[118]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،هٰذاعَلِىٌّ،أَنْصَرُكُمْ لى وَأَحَقُّكُمْ بى [119]وَأَقْرَبُكُمْ اِلَىَّ وَأَعَزُّكُمْ عَلَىَّ، وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَاعَنْہُ رٰاضِياً۔وَمٰانَزَلَتْ آيَةُرِضٰا(فِى الْقُرْآنِ) [120]اِلاّٰفيہِ،وَلاٰ خٰاطَبَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا اِلاّٰبَدَأَبِہِ، وَلاٰنَزَلَتْ آيَةُمَدْحٍ فِى الْقُرآنِ اِلاّٰفيہِ،وَلاٰشَهِدَاللهُ بِالجَنَةِفيا۟لْاٰلَہُ[121]،وَلاٰأَنْزَلَهٰافى سِوٰاهُ وَلاٰمَدَحَ بِهٰاغَيْرَہُ۔

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،هُوَنٰاصِرُدينَ اللهِوَالْمُجٰادِلُ عَنْ رَسُولِ اللهِ[122]،وَهُوَالتَّقِىُّ النَّقِىُّ الْهٰادِى الْمَهْدِىُّ۔نَبِيُّكُمْ خَيْرُنَبِىٍّ وَوَصِيُّكُمْ خيروصى (وَبَنُوْهُ) خَيْرُ الاَوْصِيٰاءِ [123] مَعٰاشِرَ النّٰاسِ، ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِىٍّ مِنْ صُلْبِہِ،وَذُرِّيَّتى مِنْ صُلب(اميرالمومنين[124] عَلَىٍّ۔

معاشرالناسِ، اِنَّ ابليسَ اَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِبِالحَسَدِ،فَلا تَحْسُدُ وهُ فَتَحْبَطَ أَعْمٰالُكُمْ وَتَزِلَّ أَقْدٰامُكُمْ،فَاِنَّ آدَمَ أُهْبِطَ اِلَى الْأَرْضِ بِخَطيئَةٍ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وٰاحِدةٍ[125] ،وَهُوَصَفْوَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ،وَكَيْفَ بِكُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ وَمِنْكُمْ أَعْدٰاءُ اللهِ-[126]
أَلاٰوَاِنَّہُ لاٰيُبْغِضُ عَلِيّاًاِلاّٰشَقِيٌّ،وَلاٰيُوالٰى عَلِيّاً [127]اِلاّٰتَقِيٌّ،وَلاٰيُؤْمِنَ بِہِ اِلاّٰ مُؤمِنٌ مُخْلِصٌ -وَفِىْ عَلِيٍ (وَاللّٰهِ)نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْعَصْرِ: اِلاَّ عَلِيٌّاَلَّذِىْ آمَنَ وَرَضِىَ بِا لْحَقِّ وَالصَّبْرِ-[128]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،قَدْاسْتَشْهَدْتُ اللّٰہَ وَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَتِىْ وَمَاعَلىَ الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلاٰغُ الْمُبِيْنُ،[129]مَعَاشِرَالنَّا[130]

۶ الاشارۃالیٰ مقاصدالمنافقین

مَعَاشِرَالنَّاس،-[131] بِاللّٰہِ مَاعَنیٰ بِهٰذِ هِ الْآيَةِ اِلَّاقَوْماًمِنْ اَصْحٰابِىْ اَعْرِفُهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَنْسَابِهِمْ،وَاُمِرْتُ بِالصَّفْحِ عَنْهُمْ فَلْيَعْمَلْ كُلُّ امْرِىءٍ عَلىٰ مَايَجِدُ لِعَلِىٍّ فِىْ قَلْبِہِ مِنَ الْحُبِّ وَالْبُغْض[132]
مَعَاشِرَالنَّاس،النُّوْرُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجلَّ مَسْلُوْكٌ فِى ثُمَّ فِىْ عَلِىْ بِنْ اَبِىْ طَالِبٍ[133] ثُمَّ فِى النَّسْلِ مِنْہُ اِلَى الْقَائِمِ الْمَهْدِىْ الَّذِىْ يَاخُذُ بِحَقِّ اللّٰہِ وَبِكُلِّ حَقِّ هُوَلَنَا[134]، لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَاحجَّةً علىٰ الْمُقَصِّرِيْنَ [135]وَالْمُعَا نِدِيْنَ وَالْمُخَالِفِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ وَالْآثِمِيْنَ وَالظَّالِمِيْنَ وَالْغَاصِبِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ ـ
مَعَاشِرَالنَّاس،اُنْذِرُكُمْ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِىَ الرُّسُلُ،اَفَاِنْ مِتُّ اَوْقُتِلْتُ انْقُلَبْتُمْ عَلىٰ اَعْقَابِكُمْ؟وَمَنْ يَنْقَلِبْ فَلَنْ يَّضُرَّاللّٰہَ شَيْئاًوَسَيَجْزِىَ اللّٰہُ الشَّاكِرِيْنَ] الصَّابِرِيْنَ [136]ا َلاَوَ اِنَّ عَلِيّاًهُوَالْمَوْصُوْفُ بِالصَّبْرِوَالشُّكْرِ،ثُمَّ مِنْ بَعْدِہِ وُلْدِىْ مِنْ صُلْبِہِ ـ
مَعَاشِرَالنَّاس،لَاتمُنُّواعَلَىَّ بِاِسْلَامِكُمْ، بَلْ لَاتَمُنُّواعَلىَ اللّٰہِ فَيُحْبِطَ عَمَلَكُمْ وَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيَبْتَلِيَكُمْ بِشُوَاظٍ مِنْ نَارونُحَاسٍ، اِنَّ رَبَّكُمْ لَبِالْمِرْصَاد-[137]
مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّہُ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِىْ أَئِمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلىَ النَّارِوَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَايَنْصُرُوْنَ
مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّ اللّٰہَ وَاَنَابَرِيئَانِ مِنْهُمْ ـ
مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَشْيَاعَهُمْ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِوَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ [138]اَلَااِنَّهُمْ اَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ فَلْيَنْظُرْاَحَدُكُمْ فِىْ صَحِيْفَتِہِ!![139]
قٰالَ: فَذَهَبَ عَلىٰ النَّاسِ(اِلَّاشِرْذِمَةٌ مِنْهُمْ)اَمْرَ الصَّحِيْفَةِ-[140]
مَعَاشِرَالنَّاس،اِنِّى اَدَعُهَااِمَامَةً وَوِرَاثَةً (فِىْ عَقِبِىْ الىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،[141]وَقَدْبَلَّغْتُ مَااُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِہِ [142]حُجَّةً عَلىٰ كُلِّ حَاضِرٍوَغٰائِبٍ وَعَلىٰ ک(ع) لِّ اَحَدٍ مِمَّنْ شَهِدَاَوْلَمْ يَشْهَدْ،وُلِدَاَوْلَمْ يُوْلَدْ،فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُالْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَالىٰ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ۔
وَسَيَجْعَلُوْنَ الْاِمَامَةَ بَعْدِىْ مُلْكاًوَاغْتِصَاباً(اَلَا لَعَنَ اللّٰہُ الْغَاصِبِيْنَ الْمُغْتَصِبِيْنَ)[143]،وَعِنْدَهٰاسَيَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَاالثَّقَلَانِ(مَنْ يَفْرُغُ)[144]
وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمٰاشُوٰاظٌ مِنْ نٰارٍ وَنُحٰاسٌ فَلاٰتَنْتَصِرٰانِ-[145]
مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَكُمْ عَلىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْہِ حَتّىٰ يَميزَ الْخَبيثَ مِنَ الطَّيِّبِ،وَمٰاكٰانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ-[146]
مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّہُ مٰامِنْ قَرْيَةٍاِلاّٰوَاللهُ مُهْلِكُهٰابِتَكْذيبِهٰاقَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ وَمُمَلِّكُهَاالْاِمٰامَ الْمَهْدِىَّ وَاللهُمُصَدِّقٌ وَعْدَہُ-[147]
مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،قَدْضَلَّ قَبْلَكُمْ أَكْثَرُالْأَوَّلينَ،وَاللهُلَقَدْأَهْلَکَ الاولين[148] وَهُومُهْلِكُ الآخِرينَ- اَلَ اللهُتَعٰالىٰ:أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلينَ،ثُمَّ نُتْبِعُهُمٰاالْآخِرينَ،كَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمينَ، وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِيْنَ[149] مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّ اللهَقَدْأَمَرَنى وَنَهٰانى،وَقَدْأَمَرْتُ عَلِيّاً وَنَهَيْتُہُ (بِأَمْرِہِ)-[150] فَعِلْمُ الْأَمْرِوَالنَّهْىِ لَدَيْہِ[151]،فَاسْمَعُوالِأَمْرِہِ تَسْلِمُواوَأَطيعُوہُ تَهْتَدُواوَانْتَهُوالِنَهْيِہِ تُرْشِدُوا،(وَصيرُوااِلىٰ مُرٰادِہِ)[152]وَلاٰتَتَفَرَّقُ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبيلِہِ۔

۷ أولياء أهل البيت(عليهم السلام) وأعدائهم

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،أَنٰاصِرٰاطُ اللهِالْمُسْتَقيمُ الَّذى أَمَرَكُمْ بِاتِّبٰاعِہِ [153]،ثُمَّ عَلِىٌّ مِنْ بَعْدى، ثُمَّ وُلْدى مِنْ صُلْبِہِ أَئِمَّةُ(الْهُدىٰ)[154] يَهْدُونَ اِلَى الْحَقِّ وَبِہِ يَعْدِلُونَ-[155]
ثُمَّ قَرَأَ:’’بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[156] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالِمِيْنَ...‘‘ الىٰ آخِرِهَا [157]، وَقَالَ:فِىَّ نَزَلَتْ وَفِيْهِمْ (وَاللّٰہِ)[158] نَزَلَتْ،وَلَهُمْ عَمَّتْ وَاِيَّاهُمْ خَصَّتْ[159] اُولٰئکَ اَوْلِيَاءُ اللّٰہِ اَلَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ [160]،اَلَااِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ-[161]
أَلَا اِنَّ أَعْدَائَهُمْ هُمُ السُّفَهَا ءُ الْغَاوُوْنَ اِخْوَ انُ الشَّيَاطِيْنِ[162] يُوْحى بَعْضُهُمْ الىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْراً۔
أَلَااِنَّ اَوْلِيَائَهُمْ اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰہُ فِىْ كِتَابِہِ ،فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ :الىٰ آخرالآية-[163]
أَلَااِنَّ اَوْلِيَائَهُمْ الْمُؤْمِنُوْ نَ اَلَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ:اَلَّذِيْنَ آمَنُوْاوَلَمْ يَلْبَسُوْااِيْمَا نَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ<[164]
أَلَااِنَّ اَوْلِيَائَهُمْ اَلَّذِيْن آمَنُوْاوَلَمْ يَرْتَابُوْا-[165]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أَلَااِنَّ اَوْلِيَائَهمُ اَلّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ،تَتَلَقّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْلِيْمِ يَقُوْلُوْنَ :سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَاخَالِدِيْنَ-[166]
أَلَااِنَّ اَوْلِيَائَهمْ،لَهُمُ الْجَنَّةُ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَابِغَيْرِ حِسَابٍ-[167]
أَلَااِنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ يَصْلَوْنَ سَعِيْراً-[168]
أَلَااِنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقاًوَهِىَ تَفُوْرُوَيَرَوْنَ لَهَازَفِيْراً[169]
أَلَااِنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ:كُلَّمَادَخَلَتْ اُمَّةٌ لَعَنَتْ اُخْتَهَا>الآية[170]
أَلَااِنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:الىٰ قوله:-[171]
أَلَااِنَّ اَوْلِيَائُهمُ اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ،لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَاَجْرٌكَبِيْرٌ-[172]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،شَتَّانَ مَابَيْنَ السَّعِيْرِوَالاَجْرِالْكَبِيْرِ-[173]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،[174]عَدُوُّنَامَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ ،وَوَلِيُّنَا(كُلُّ)[175]مَنْ مَدَحَهُ اللّٰهُ وَاَحَبَّهُ-
مَعَاشِرَالنَّاسِ،أَلَاوَاِنِّىْ (أَنَا)[176]النَّذِيْرُوَعَلِىٌّ اَلْبَشِيْرُ-
مَعَاشِرَالنَّاسِ،(أَلَا)[177]وَاِنِّىْ مُنْذِرٌوَعَلِىٌّ هَادٍ-[178]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،(أَلَا)[179]وَاِنِّىْ نَبِىٌّ وَعَلِىٌّ وَصيّى-[180]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،أَلَاوَاِنِّىْ رَسُوْلٌ وَعَلِىٌّ الْاِمَامُ وَالْوَصِىُّ مِنْ بَعْدِىْ،وَالْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ-أَلَاوَأَنِّىْ وٰالِدُهُمْ وَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنْ صُلْبِهِ)-[181]

٨ الامام المهدى عجّل اللّٰه فرجہ

أَلَااِنَّ خَاتِمَ الْأَئِمَّةِ مِنَّاالْقَائِمَ الْمَهْدِىَّ[182] أَلَااِنَّهُ الظَّاهِرُعلىٰ الدِّيْنِ-[183]أَلَااِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ-أَلَااِنَّهُ فٰاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهٰادِمُهَا-أَلَاأِنَّهُ غَالِبُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ وَهَادِيْهَا-[184]
أَلَاأِنَّهُ الْمُدْرِكُ بِكُلِّ ثٰارٍلِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ-أَلَااِنَّهُ النَّاصِرُ لِدِيْنِ اللّٰهِ-
أَلَااِنَّهُ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍعَمِيْقٍ اَلَااِنَّهُ يَسِمُ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ بِفَضْلِهِ[185] وَكُلَّ ذِىْ جَهْلٍ بِجَهْلِهِ -أَلَااِنَّهُ خِيَرَة اللّٰهِ وَمُخْتَارُهُ-أَلَاأِنَّهُ وَارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحِيْطُ بِكُلِّ فَهْمٍ -
أَلَااِنَّهُ الْمُخْبِرُعَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُشَيِّدُلِاَمْرِآيَاتِهِ-[186] أَلَااِنَّهُ الرَّشِيْدُ السَّدِيْدُ-أَلَاأِنَّهُ الْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ-
أَلَاأِنَّهُ قَدْبَشّرَبِهِ مَنْ سَلَفَ مِنَ الْقُرُوْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ[187] أَلَااِنَّهُ الْبَاقِىْ حُجَّةً وَلَاحُجَّةَ بَعْدَهُ[188] وَلَاحَقَّ اِلَّامَعَهُ وَلَانُوْرَاِلَّاعِنْدَهُ -
أَلَاأِنَّهُ لَاغَالِبَ لَهُ وَلَامَنْصُوْرَعَلَيْهِ-أَلَاوَأَنَّهُ وَلِىُّ اللّٰهِ فِىْ أَرْضِهِ،وَحَكَمُهُ فِىْ خَلْقِهِ،وَأَمِيْنُهُ فِىْ سِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ-

٩ التمهيد لامرالبيعة

معاشرَالنَّاسِ،أِنِّىْ قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ وَأَفْهَمْتُكُمْ ،وَهٰذَا عَلِىٌّ يُفْهِمُكُمْ بَعْدِىْ -
أَلَاوَأَنِّىْ عِنْدَ انْقِضَاءِ خُطْبَتِىْ أَدْعُوْكُمْ أِلىٰ مُصَافَقَتِىْ عَلىٰ بَيْعَتِهِ وَالْاِقْرَارِ بِهِ،ثُمَّ مُصَافَقَتِهِ بَعْدِىْ -[189]
أَلَاوَاِنِّىْ قَدْ بَايَعْتُ اللّٰهَ وَعَلِىٌّ قَدْ بَايَعَنِىْ ،وَاَنَاآخِذُكُمْ[190] بِالْبَيْعَةِ لَهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلّ--[191]

١٠ الحلال والحرام ،الواجبات والمحرمات مَعَاشِرَالنَّاسِ،اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ شَعَا ئِرِاللّٰهِ، الآية-[192]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،حِجُّوْاالْبَيْتَ فَمَاوَرَدَهُ اَهْلُ بَيْتٍ اِلَّااسْتَغْنَوْاوَاُبْشِرُوْا،وَلَا تَخَلَّفُوْاعَنْهُ اِلَّابَتَرُوْاوَافْتَقَرُوْا-[193]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،مَاوَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاسَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ اِلىٰ وَقْتِهِ ذٰلِكَ، فَاِذَاانْقَضَتْ حَجَّتُهُ اسْتَأنَفَ عَمَلَهُ-[194]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلْحُجَّاجُ مُعَانُوْنَ وَنَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ-
مَعَاشِرَالنَّاسِ،حِجُّوْاالْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهِ[195]، وَلَاتَنْصَرِفُوْاعَنِ الْمَشَاهِدِ اِلَّابِتَوْبَةٍ وَاِقْلَاعٍ-[196]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،أَقِيْمُوْاالصَّلَاةَ وَآتُوْاالزَّكَاةَ كَمَاأَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ[197] ،فَاِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُفَقَصَّرْتُمْ أَوْنَسِيْتُمْ فَعَلِىٌّ وَلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمْ،اَلَّذِىْ نَصَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ بَعْدِىْ أَمِيْنَ خَلْقِهِ-اِنَّهُ مِنِّىْ وَأَنَامِنْهُ،وَهُوَ وَمَنْ تَخْلُفُ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ يُخْبِرُوْنَكُمْ بِمَاتَسْأَلُونَ عَنْهُ[198] وَيُبَيِّنُوْنَ لَكُمْ مٰا لَاتَعْلَمُوْنَ-
أَلَااِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ أَكْثَرُمِنْ أَنْ أُحْصِيَهُمَاوَأُعَرِّفَهُمَا[199] فَآمُرَوَاَنْهِى عَنِ الْحَرَامِ فِىْ مَقَامٍ وَاحِدٍ،فَأُمِرْتُ أَنْ آخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْكُمْ وَالصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُوْلِ مَاجِئْتُ بِهِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِىْ عَلِىٍّ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَوْصِيَا ءِ[200] مِنْ بَعْدِهِ اَلَّذِيْنَ هُمْ مِنِّىْ وَمِنْهُ اِمَامَةً فِيْهِمْ قَائِمَةً،خَاتِمُهَا الْمَهْدِىُّ اِلىٰ يَوْمٍ يَلْقىٰ اللّٰهَ الَّذِىْ يُقَدِّرُوَيَقْضِىْ-[201] مَعَاشِرَالنَّاسِ،وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاِنِّىْ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لَمْ أرْجِعْ عَنْ ذَلِکَ وَلَمْ أبَدِّلْ - [202] أَلا فَاذْكُرُوْا[203] ذَلِکَ وَاحْفَظُوْهُ وَتَوَاصَوْابِهِ،وَلَا تُبَدِّلُوْهُ وَلَاتُغَيِّرُوْهُ -
أَلَاوَاِنِّیْ أُجَدِّدُ الْقَوْلَ:أَلَافَأَقِيْمُوْاالصَّلَاةَ وَآتُوْاالزَّكَاةَ وَأْمُرُوْابِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔
أَلَاوَاِنَّ رَأْسَ الْاَمْرِبِالْمَعْرُوْفِ أَنْ تَنْتَهُوْااِلیٰ قَوْلِیْ وَتُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَمْ يَحْضُروَتَامُرُوْهُ بِقَبُوْلِهِ عَنِّیْ وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُخَالِفَتِهِ [204]،فَاِنَّهُ أَمْرٌمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنِّیْ -[205] وَلَاٰامْرَبِمَعْرُوْفٍ وَلَانَهْیَ عَنْ مُنْكَرٍاِلَّا مَعْ اِمَامٍ مَعْصُوْمٍ -[206]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلْقُرْآنُ يُعَرِّفُكُم أَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ،وَعَرَّفْتُكُمْ اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَمِنْهُ،حَيْث يَقُوْلُ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهِ:[207]،وَقُلْتُ:[208]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،التَّقْوىٰ، اَلتَّقْوىٰ،[209] وَاحْذَرُواالسَّاعَةَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ[210]
اذْكُرُوْالمَمَاتَ (وَالْمَعَادَ)[211] وَالْحِسَا بَ وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ بَيْنِيَدَیْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ۔فَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ أُثِيْبَ عَلَيْهَا[212] وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِیْ الْجِنَانِ نَصِيْبٌ۔

۱۱ البيعة بصورة رسمية

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصَافِقُوْنِیْ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ،وَقَدْأَمَرَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمْ الْاِقْرَارَبِمَاعَقَّدْتُ لِعَلِیٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ [213]،وَلِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّیْ وَمِنْهُ،عَلیٰ مَاأَعْلَمْتُكُمْ أَنَّ ذُرِّيَّتِیْ مِنْ صُلْبِهِ -
فَقُوْلُوْابِأَجْمَعِكُمْ :اِنَّاسَامِعُوْنَ مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ مُنْقَادُوْنَ لِمَابَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَاوَرَبِّکَ فِیْ أَمْرِاِمَامِنَاعَلِیٍ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ وُلِدَتْ مِنْ صُلْبِهِ مِنَ الاَئِمَّةِ-[214] نُبَايِعُکَ عَلیٰ ذَلِکَ بِقُلُوْبِنَاوَاَنْفُسِنَاوَأَلْسِنَتِنَاوَاَيْدِيْنَا[215]علیٰ ذَلِکَ نَحيیٰ وَعَلَيْهِ نَمُوْتُ وَعَلَيْهِ نُبْعَثُ وَلَانُغَيِّرُوَلَانُبَدِّلُ،وَلَانَشُکُّ (وَلَانَجْحَدُ)[216] وَلَانَرْتَابُ،وَلَا نَرْجِعُ عَنِ الْعَهْدِ وَلَانَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ-[217]
وَعَظْتَنَابِوَعَظِ اللّٰهِ فِیْ عَلِیٍّ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الَّذِيْنَ ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ،الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمَنْ نَصَبَهُ اللّٰهُ بَعْدَهُمَا۔فَالْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ لَهُمْ مَاخُوْذٌمِنَّامِنْ قُلُوْبِنَاوَاَنْفُسِنَاوَأَلْسِنَتِنَاوَضَمَائِرِنَاوَاَيْدِيْنَا۔مَنْ اَدْرَكَهَا بِيَدِهِ وَاِلَّافَقَدْ اَقَرَّبِلِسَانِهِ،وَلَانَبْتَغِیْ بِذَلِکَ بَدَلاًوَلَايَرَی اللّٰهُ مِنْ اَنْفُسِنَاحِوَلاً۔نَحْنُ نُؤَدِّیْ ذَلِکَ عَنْکَ الدَّانِیْ وَالْقَاصِیْ مِنْ اَوْلَادِنَا وَ أَهَالِيْنَا، وَنُشْهِدُ اللّٰهَ بِذَلِکَ وَكَفیٰ بِاللّٰهِ شَهِيْداًوَأَنْتَ عَلَيْنَابِهِ شَهِيْدٌ-[218]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،مَاتَقُوْلُونَ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَخَافِيَةَ كُلَّ نَفْس[219] [220]وَمَنْ بَايَعَ فَاِنَّمَايُبَايِعُ اللّٰهَ، [221]
مَعَاشِرَالنَّاسِ، فَبَايِعُوااللّٰهَ وَبَايِعُونی وَبَايِعُواعَلِيّاً[222]،أ ميرَالْمُؤْمِنينَ وَالْحَسَنْ وَالْحَسَيْنَ وَالْاَئِمَّةَ (مِنْهُمْ فِی الدُّنْيَاوَالآخِرَةِ)[223]
،كَلِمَةً بَاقِيَةً يُهْلِکُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ مَنْ وَفیٰ [224]-[225]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،قُوْلُوْاالَّذِیْ قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوْاعَلیٰ عَلِیٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ[226]، وَقُوْلُوْا: [227]،وَقُوْلُوْا:الآية-[228]
مَعَاشِرَ النَّاسِ،اِنَّ فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (وَقَدْ أَنْزَلَهَافِیْ الْقُرْآنِ) أَكْثَرُمِنْ أَنْ أُحْصِيَهَافِیْ مَقَامٍ وَاحِدٍ،فَمَنْ أَنْبَأَكُمْ بِهَاوَعَرَفَهَا[229] فَصَدِّقُوْهُ-[230]
مَعَاشِرَالنَّاسِ،مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَعَلِيّاًوَالْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ[231] فَقَدْ فَازَفَوْزاً عَظِيْماً۔
مَعَاشِرَالنَّاسِ،السَّابِقُوْنَ اِلیٰ مُبَايَعَتِهِ وَمُوَالَاتِهِ وَالتَّسْلِيْمِ [232]عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ أُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ [233]فِیْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ -
مَعَاشِرَالنَّاسِ،قُوْلُوْامَايَرْضَی اللّٰهُ بِهِ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ،فَاِنْ تَكْفُرُوْاأَنْتُمْ وَمَنْ فِیْ الْاَرْضِ جَمِيْعاًفَلَنْ يَّضُرَّاللّٰهَ شَيْئاً-[234]
اَللَّهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ (بِمَا أَدَّيْتُ وَأَمَرْتَ)[235] وَاغْضِبْ عَلیٰ (الْجَاحدِيْنَ)[236] الْكَافِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

---

[1] "ب " و " د " علا بتوحيده ودنا بتفريده ." ج " فی تو حيده .
[2] " الف " و " ب " و " ه " مجيداً .
[3] الزيادة من " ج " و " د " و " ه ".
[4] المسموكات ای المرفوعات وهی السموات،والمد حوّات ای المبسوطات وهی الارضون.
[5] " ج " و " د " و " ه " و " و ":متطوّل علیٰ كل من ذرأهُ .
[6] " ج " و " د " و " ه " و " و " : كل نفس .
[7] " د " : علیٰ جميع خلقه .
[8] " ج " ،" ه " و " و " :يستحقون .
[9] "ج " و"د" وهومنشئ حیّ حين لا حیّ ."و" وهومنشی ء كل شیء وحی حين لا حی
[10] "ب " دائم غنیّ .
[11] " و " ولا يحدّه احد كيف هو من سر و علا نية الّا بما دلّ هو عزّ و جلّ علیٰ نفسه .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[12] " د " : ابلیٰ۔
[13] " ج " یغشی الامد ۔" د " یفنی الابد .
[14] " الف " و " ب " و " د ": ولا تفاوت فی تدبیره ۔" و " ولا معاون فی تدبیره .
[15] " الف " ما ابدع .
[16] " اختبال ۔والاختبال بمعنی الفساد .
[17] " ج " شائها .
[18] "و " الصبغة .
[19] " ب " : الحسن المنعة ۔" ه " : الحسن الصبغة۔
[20] " ب " و " ج ":مالک الاملاک .
[21] ھٰذ ه الفقرة فی " د " ھٰکذا :ملک الاملاک و مسخر الشمس والقمر فی الافلاک .
[22] " الف " و " ب " :لم یکن معه ضد ولا ندّ۔" ج " ولم یکن معه ندّ۔
[23] " ج " الهاً واحداً ما جداً .
[24] الزیادة من " الف " اور " ب " اور " ه " ۔وفی " د " ویدبّر فیقضی۔
[25] " ب " ویمنع و یثری .
[26] " ج " و " و " :لا یولج لِلَّیلٍ فِیْ نَهَا رٍ ولا مو لجٌ لِنَهارٍ فی لیلٍ الّا هوَ ۔وفی " ه " لا مولج اللیل فی نهار ولا مولج النهار فی لیل الّا هو .
[27] " الف " مجیب الدعا .
[28] " د " جزیل العطا .
[29] " ج " و " د "و " ه "و"و":لا یشکل علیہ لغة۔
[30] " ج " و " ه ":لا یضجره مستصرخة ۔" د ": الملحیّن علیہ۔
[31] " د ":الموفق للمتقین و مو لی العالمین .
[32] الزیادة من "ج " و " د "و " ه"
[33] "الف " احمده علی السراء۔وفی " ب "هذه الفقرة متصلة بما قبلها هکذا:ان یشکره و یحمده علی السراء ۔۔وفی " د " احمده و اشکره .
[34] "ج " ابادر الیٰ رضاه ۔" الف ":استسلم لقضائہ۔وهذه الفکرة فی " د " هکذا:فاسمعوا واطیعوا لامره وبادرواالیٰ مرضاتہ وسلّموا لما قضاه ۔"و ":ابادر الیٰ ما ارواه واسلم لما قضاه .
[35] "ب " وان عظمت حیلتہ و صفة حیلتہ۔"د " وان عظمت منّتہُ۔
[36] الزیادة من " ب "
[37] "و " :تضمن .
[38] الزیادة من "ب "۔
[39] سورة الما ئده الآیة/۶۷۔
[40] "ج"و"ه"و"و"هکذا۔ماقصرت فیما بلّغت ولا قعدت عن تبلیغ ماانزلہ .
[41] "و"علیَّ۔
[42] "ب"و"ج"و"ه"عن السلام ربِّ السلام .
[43] زاد فی "د".احمر .
[44] الزیاد ة من "ب"۔
[45] الزیادةمن "و"۔
[46] سورةالمائدة ۔الا یة ۵۵۔
[47] "ب"وهو راکع یرید وجہ الله یرید ه اللهفی کل حال .
[48] الزیادةمن "ب"و"ج"و"ه"و"و"۔
[49] "الف "و"و".ادغال الاثمین ۔"ب".ادعاء الا ئمین ۔"ج".اعذال لظالمین ۔"ه".اعذال اللائمین والا دغال بمعنی ادخال ما یُفسد، والعَذل بمعنی اللوم .
[50] "الف "ختل المستهزئین ۔"ه"حیل المستسرین ۔"و"حیلة المستسرین والختل بمعنی الخدعة .
[51] ا شارةالی الا یة ۱۱فی سورة الفتح ،والا یة ۱۵ من سورة النور۔
[52] "ج"مرة بعد اُخری ۔"و"مرة بعد مرة .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[53] ”و“انّی هو .
[54] الزيادة من ”ج“و”ه“و”و“.
[55] ”ب“انزل الله فی کتابہ ذلک ”ج“و”ه“و”و“.انزل عزوجل فی ذلک لا الہ الا هو .
[56] الزيادة من”الف“ و ”د “
[57] سورة التوبة .الآ ية ٦١.
[58] ”د“واومأت ا ليهم با عيانهم ولو شئت ان ادل عليهم لدللت .
[59] ”ج“و”ه“و”و“.ولکنّی والله بسترهم قد تکرمت .
[60] الزيادة من ” ب “ .
[61] سورة المائده الآية٦٧.
[62] الزيادة من ”ب “ و ” ج “و ” د “و”ه “.
[63] ”الف“.مفتر ضة .”ب“.مفروضاً.
[64] ”الف “و”ب“و”د“.الا عجمی .
[65] ”ب“.الحرّوالعبد.
[66] ”ج“و”ه“و”و“علی کل موجود .
[67] ”الف“و”ب“و”د“و”و“.جائز قولہ .
[68] ”ب“.ماجور من تَبِعہ ومن صدَّقہ واطاعہ ،فقد غفر الله لہ ولمن سمع واطاع لہ.
[69] ”و“.اقوم .
[70] الزيادة من ”ب“و”ج“و”ه“.
[71] ”الف “و”د“.ثم من دونہ رسولکم محمّد وليکم القائم المخاطب لکم .
[72] ”ج“و”ه“و”و“.ثم الا مامة فی ولدی الذين من صلبہ الی يوم القيامة ويوم يلقون الله ورسولہ .وفی ”د“.ثم الائمة الذين فی ذرّيتی ...
[73] ” ج “و ” د “:لا حلال الّا ما احلّہ اللّٰہ ولا حرام الّا ما حرّمہ اللّٰہ.
[74] الزيادة من ” ج “و ” ه “.
[75] ” ب “:وانا عرّفت عليّا .” ج “و” و“:وانا وصيت بعلمہ اليہ .” ه “:وانا رضيت بعلمہ.
[76] الزيادة من ” ج“ .
[77] ”ب “وکل علم علّمنيہ فقد علّمتُہُ عليّاوالمتقين من ولده .” ج “ و”ه “:وکلّ علم علّمنيہ فقد علّمتہ عليّاوهو المبيّن لکم بعدی.
[78] الزيادة من ” ب “.والآية فی سورة يس:الآية /١٢.وفی ” و “ من قولہ” وکل علم...“الیٰ هنا هٰکذا:وکلُّ علم علّمتہ فقد علّمتہ علياهو المبين لکم بعدی.
[79] ”ج “و ” د “ولا تفروا منہ.” و “لا تفرقوا منہ.
[80] الزيادة من ” ب“.
[81] الزيادة من ”ب “
[82] ” ب “ انّہ امامکم با مراللّٰہ.
[83] ”ج “و” و“:لن يتوب اللّٰہ علیٰ احدانکره ولن يغفراللّٰہ لہ.
[84] ”ب “ حتماعلیٰ اللّٰہ نبارک اسمہ ان يعذّب من يجحده ويعانده معی عذاباًنکراًابد الآبدين ودهرالداهرين.” و“ابد الابدودهرالدهر.
[85] ”د“:ان تخالفونی.
[86] اشارةالیٰ الآية ٢٤من سورة البقرة .
[87] الزيادة من ”ه “و ” و “.
[88] ” ج “:معا شرالناس،لی واللّٰہ بشریٰ لاکون من النبيين والمرسلين .”د “:ايها الناس،هی واللّٰہ بشریٰ الاولين من النبيين والمرسلين.
[89] ”ب “ و ”ج “فهوکافر.
[90] هذ ه الفقرة فی ” الف “و ” ج “و”د “هکذا:ومن شک فی شی ءٍ من قولی هذا فقد شک فی الکل منہ ،والشاکّ فی ذلک فی النار.وفی ” ه “و”و“:ومن شکّ فی شی ءٍ من قولی فقد شکّ فی الکل منہ...
[91] هذه الفقرة فی ” ب “:هٰکذ ا:معا شرالناس،انّ اللّٰہ قد فضّل علی بن ابی طالب علی الناس کلهم وهو افضل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الناس بعدی من ذکرٍ او انثیٰ،ما انزل الرزق وبقی واحد من الخلق.ملعون ملعون من خالف قولی هذا ولم یوافقہ
..وفی "ج " و "ھ" و " و"ھکذا:..ملعون ملعون من خالَفَہ ،مغضوب علیہ.قولی عن جبرئیل وقول جبرئیل عن اللّٰہ
عز وجل .فلتنظر نفس ما قدمت لِغدٍ،واتقوااللّٰہ ان تخالفوہ ،انّ اللّٰہ خبیر بما یعملون.
[92] اشارة الیٰ الآیة ١٨من سورة الحشر،والآیة ٩٤من سورة النحل.
[93] الزیادة من "ب ".
[94] سورة الزمر:الآیة ٥٦.
[95] "د " فو اللّٰہ لھو مبیّن لکم نوراً واحداً.
[96] الزیادة من "ب" و " ج ".
[97] "و":امر من اللّٰہ انزلہ علیّ.
[98] الزیادة من "ج "و"ھ"و"و".وفی " ب" :انّ علیّاً والطاھرین من ذریّتی و ولدی ...
[99] "و "خ ل:مبنیّ علیٰ صاحبہ .
[100] " الف ":حکما وٴ ہ فی ارضہ ."ج"و " و" :امر من اللّٰہ فی خلقہ وحکمہ فی ارضہ .
[101] "ج":الا وقد نصحت .
[102] " ب ": وانی اقول ."د" وانا قلتہ.
[103] "الف " و " ب "و "د":الا انّہ لیس امیر المو منین غیر اخی ھٰذا.
[104] "ب ":..علی درجة دون مقامہ،فبسط یدہ نحو وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ (کذا)حتی
استکمل بسطھما الی السماء وشال علیاعلیہ السلام حتی صارت رجلا ہ مع رکبتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وآلہ.وھذہ الفقرة فی کتاب " الاقبال "لابن طاوٴوس ھٰکذا:ثم ضرب بیدہ علیٰ عضدہ ..فرفعہ بیدہ وقال:ایھا
الناس،من اولیٰ بکم بانفسکم ؟قالوا:اللّٰہ ورسولہ .فقال :الا من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ ،اللّٰھم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ .
[105] "د ":والراعی بعدی.
[106] " ب " :..علیٰ من آمن بی ،الا انّ تنزیل القرآن علیّ وتا ویلہ و تفسیرہ بعدی علیہ والعمل بما یر ضی اللّٰہ
ومحاربة اعدائہ والدال علیٰ طاعتہ."ج "و " و":..وعلیٰ تفسیرکتاب ربیّ عز وجل والدعاء الیہ والعمل بما یُرضیہ
والمحاربة لاعدائہ والدال علیٰ طاعتہ .
[107] سورة ق الآیة/٢٩.
[108] "الف ":اقول :ما یبدل القول لدیّ بامر ربّی ."ھ"بامر اللّٰہ اقول :ما یبدل القول لدیّ.
[109] الزیادة من "ھ ".
[110] "ھ "و"و":من جحدہ.
[111] "و":لھا .
[112] سورة الما ئدہ الآیة/ ٣.
[113] سورة آل عمران الآیة/٨٥.
[114] ھذہ الفقرة اوردناھا طبقالمافی "ج ".وفی "الف "ھکذا:اللّٰھم انّک انزلت علیّ انّ الامامة بعدی لعلی ولیّک
عند تبیانی ذلک ونصبی ایاہ بما اکملت لعبادک من دینھم واتممت علیھم بنعمتک ورضیت لھم الاسلام دینا،فقلت
:ومن یبتغ غیرالاسلام دینافلن یقبل منہ وھوفی الآخرة من الخاسرین ".اللّٰھم انّی اُشھدُکَ اَنّی قد بَلَّغْت.
وفی " ب " ھکذا :اللھم انک انزلت علیّ اَنّ الامامة لعلی وانّک عند بیانی ذلک ونصبی ایاہ لما اکملت لعبادک من
دینھم .
وفی "د ":اللھم انک انت انزلت علیّ اَنّ الامامة لعلی ولیک عند تبیین ذلک بتفضیلک ایاہ بما اکملت لعبادک.
وفی "ھ "ھکذا:اللّٰھم انک انزلت فی علیّ ولیّک عند تبیین ذلک ونصبک ایاہ لھا :الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا،ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرة من الخاسرین
"اللّٰھم اشھدک أ نی قد بلغت .
ثم انّ الظاھر انّ فی ھذ االموضع ینتھی الکلام الذی قالہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ عند رفعہ امیرالمؤمنین علیہ السلام بیدہ
.
[115] " ب ":معا شرالناس ،ھذا علیّ،انّما اکمل اللّٰہ عزّ و جلّ لکم دینکم بامامتہ .
[116] "و ":وبمن کان من ولدی .
[117] الزیادة من "ب"وھی اشار ة الی الآیة ٢٢من سورة آل عمران .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[118] سورة آل عمران ـالا ية ٨٨ـ
[119] "ج"و"د"و"و"ـواحق الناس بى .
[120] الزياد من "ب"ـ
[121] اشارة الى الآية ١٢من سورة الا نسان حيث قال الله تعالىٰ:"وجزٰاهم بماٰصبرواجنّةً و حريراً"
[122] "ب "هوقاضى د ينى والمجادل عَنىِّ "ج "و "ه " و " و ":هو يودّ ى د ين الله .
[123] الزياد ة من "الف "و"ج"،وما قبله فى "ب"و"ه"هكذا ـنبيّه خيرالانبياء وهوخيرالا وصياء وفى "ج"و"و"ـنبيّه خير نبىّ ووصيّه خير وصىّ
[124] الزيادة من "ج"و"ه"ـوفى "و"على بن ابى طالب .
[125] "ب"بذنبه وخطيته .
[126] "ب"ـوقدكثراعدا ء الله ـ"ج"و"ه"ـفكيف انتم ؟فان ابيتم فانتم اعداء الله .
[127] "الف "و"د"و"ه"ـولا يتوالى علياً ـ"ب"ـلايتولاه ـ"و"ـوالله ما يبغض علياً.
[128] الزيادة من "ج"و"ه"و"و"ـوالآيات فى سورة العصرالآيات ١ـ٣ ـوجاء هذه الفقرة فى كتاب الاقبال لابن طاووس هكذاـوفى على نزلت "والعصر"وتفسير هاـوربِّ عصرالقيامة ،"انّ الا نسان لفى خسر" اعدا ء آل محمّد ،"الاّ الّذين آمنوا "بولا يتهم و"عملو الصالحات "بمواساة اخوانهم "وتواصوابالصبر"فى غيبة غائبهم .
[129] "ب"قد اشهدتُ الله وبلّغتكم رسالتى وما علىَّ الا البلا غ المبين ـوفى "ج"و"ه"و"و"ـقد اشهد نى الله وابلغتكم وما على الرسول .
[130] سورة آل عمران ـالآ ية ١٠٢ .
[131] سورة النساء :الا ية ٤٧ـ
[132] هذ ه الفقر ة من قوله "بالله "الى هنا لا توجد الا فى "الف "و"ب"ـ
[133] "ب":مسبوكٌ.
[134] "د":وبحق كل موٴ من .
[135] "ب": الا وان الله قد جعلنا حجة ...وفى "ج"و"و"هكذا :...وبكل حق هو لنا بقتل المقصّر ين والمعا ندين (الغادرين)ـ
[136] الزيادة من "د"و"و"ـوهذه الفقر ة اشارة الى الاية ١٤٤ من سورة آل عمران .
[137] اوردنا هذه الفقرة طبقاًل "ب"ـوفى "الف ":لاتمنّواعلى الله اسلامكم فيسخط عليكم و يصيبكم بعذابٍ من عنده ، انّه لبالمرصاد ـوفى "ج":ويبتليكم بسوط عذاب... وفى "ه"و"و":لاتمنوا على الله فيناما لا يطيعكم ("و"لا يعطيكم)الله ويسخط عليكم ويبتليكم بسوط عذاب ...
[138] اشارة الى الآية ١٤٥من سورة النساء ،والآ ية ٢٩ من سورة النحل .
[139] هذان الفقرتان فى "ب"هكذا :معاشر الناس ،انّ الله وانابريئان منهم ومن اشياعهم وانصارهم ،وجميعهم فى الدرك الا سفل من النارولبئس مثوى المتكبرين الاانهم اصحاب الصحيفة معاشرالناس،فلينظراحدكم فى صحيفته .
[140] اشار صلى الله عليه واله فى كلامه هذا الى الصحيفة الملعو نة الاولى التى تعاقد عليها خمسة من المنا فقين فى الكعبة فى سفر هم هذا وكان ملخصها منع اهل البيت عليهم السلام من الخلافة بعد صاحب الرسالة وقد مرّتفصيلها فى الفصل الثالث من هذا الكتاب وقوله "فذهب على الناس... "اى لم يفهم اكثرهم مراده صلى الله عليه وآله من "الصحيفة "واثارت سئوالا فى اذهانهم
[141] الزيادة من "الف "و"ب"و"د"ـ
[142] "ج"و"ه"و"و":وقد بلّغت ماقد بلّغت .
[143] الزيادة من "الف "و"ب"و"د"ـ
[144] الزيادة من "ب"و"ج"و"ه"ـ
[145] اشار ة الى الايات ٣١ و٣٥ فى سورة الرحمن .
[146] اشارة الى الا ية ١٧٩ فى سور ة آل عمران .
[147] اور دنا هذه طبقاًل "ج"و"ه"و"و"وفى "الف "و"د"هكذا :معاشر الناس ، انّه ما من قرية الا والله مهلكها بتكذ يبها وكذلك يهلك القرى وهى ظالمة كما ذكرالله تعالى ،وهذاعلىّ امامكم ووليكم وهومواعيدالله ("د":وهومواعدٌ)،وَاللهيصدق ماوَعده وفى "ب"هكذا:...وكذلك يهلك قريتكم وهوالمواعدكماذكرالله فى كتابه وهومنّى ومن صلبى والله منجزوعده .
[148] "ب"::فَأهلكهم الله "ج"و"ه":والله فقد اهلك الا وّلين بمخالفة انبيائهم ـ"و":والله قدْ اَ هلك الاولين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بمخالفة انبيا ئهم .
[149] سورة المرسلات:الآيات ۱۶.۱۹.
[150] الزياد ةمن "ب".
[151] "الف ":فَعَلِمَ الا مر والنهى من ربّہ عزوجلّ "د":وعليہ الا مر والنهى من ربّہ عزوجل .
[152] الزيادة من "الف "و"د".
[153] "ب"و"ج"و"و":انا الصراط المستقيم الّذى امر كم الله ان تسلكو االهدى اليہ .
[154] الزيادةمن "ج"و"ه"و"و".
[155] اشارة الى الآية ۱۸۱ من سورة الا عراف .
[156] الزيادة من "ب".
[157] اى قر ا صلى الله عليہ وآلہ الى آخر سورة الحمد .
[158] الزيادة من "ه".
[159] "ب": فيهم نزلت وفيهم ذكرت ،لهم شملت ،اياهم خصّت وعمّت ،"ج"و"و"فيمن ذكرت ؟ذكرت فيهم والله فيهم نزلت ، ولهم والله شملت ،وآبا ئهم ("و":اياّهم)خصّت وعمّت.
[160] اشارة الى الآية ۶۲ من سورة يونس .
[161] اشارة الى الآية ۵۶ من سورة المائد ة وفى "ب":هم المفلحون فهو اشارة الى الآية ۲۲ من سورة المجادلة .
[162] "الف "و"د"و"و":الا انّ اعداء على هم اهل الشقاق العادون اخوان الشياطين .
[163] سورة المجادلة :الآ ية ۲۲.
[164] سورة الا نعام :الآية ۸۲.
[165] الزيادة من "ب"و"ج"و"ه".
[166] اشارة الى الآية ۷۳ من سورة الزمر .
[167] اشارة الى الآية ۴۰من سورة غافروفى "الف"و"ب"و"د":الاانّ اوليائهم الذين قال الله عزّوجلّ:َ"يدخلون الجنة بغيرحساب".
[168] اشارة الىٰ الآية ۱۰من سورة النساء .
[169] اشارة الىٰ الآية ۱۰۶من سورة هود.وفى "الف"و " د":وهى تفور ولها زفير.
[170] سورة الاعراف :الآية /۳۸.
[171] سورة الملک :الآيات /۸.۱۱.
[172] سورة الملک :الآية /۱۲.
[173] "الف "و " د ":شتان مابين السعير والجنة ."ب":قد بيّنا ما بين السعير والاجر الكبير.
[174] الزيادة من "ج "و " د".
[175] الزيادة من "ج "و " ه".
[176] الزيادة من "و".
[177] الزيادة من "ج "و"ه ".
[178] "ب " انّى المنذر و علىّ الهادى.
[179] الزيادة من "و".
[180] "ب "اِنِّى النَّبِىُ وَ عَلِىُّ الْوَصِىُ."ج":اِنِّى نَبِىٌّ وَعَلِىٌّ وَصِىٌّ.
[181] الزيادة من "ب "و "ج"و"ه".وفى "و"و" ج "خ ل:والائمة منہ ومن ولده.وفى "ه":ألا وانى والد الائمة.
[182] "ب":ألا انّ الامام المهدى منّا."ه"و " و":ومنّا القائم المهدى الظاهر على الدين.
[183] "ب " على الاديان ."و":على الدين كلہ .
[184] "الف "و "ب"و"د":ألاانّہ قاتل كل قبيلة من اهل الشرک ."و"وهازمها.
[185] "ب":الا انّہ المجتاز من بحر عميق الا انّہ المجازى كل ذى فضل بفضلہ "ج"و"ه"و"و":الا انّہ المصباح من البحرالعميق الواسم لكل ذى فضل بفضلہ .
[186] "الف"و"ب"و"د":المنبّہ بامرايمانہ "ه":والمسند لا مرآبائہ "و":والمشيّدلامرآبائہ .
[187] "ج":الا انّہ قد بَشَّر بِہِ كلّ نبىّ سلف بين يديہ .
[188] "ب":الا انّہ باقى حجج الحجيج .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[189] "ج"و"ه"و"و"...ادعوكم الى مصافقتى على يدى ببيعته والاقراربه،ثمّ مصافقته بعد يدى
[190] "ج":أمدّكم .
[191] سورة الفتح :الآية ١٠.
[192] سورة البقر ة :الآية ١٥٨.
[193] "د"و"ه":فماورده اهل بيت الانمواونسلواولاتخلّفواعنه الاتبرواوافترقواوفى "و":أُيْسروا مكان أُبشروا.
[194] "ب"و"و":فائذا قضى حجّه استئونف به.
[195] "ج":بكمالٍ فى الدين وتَفَقُّهٍ.
[196] "ج"و"و":بتوبة اقلاعٍ.
[197] "ج"و"ه":...واتواالزكاة كما امر تُكم ("و"كما أُمر تم).
[198] "الف "و"ج"و"ه":...بعدى ومن خلقه الله منى وانا منه ،يخبر كم بما تسالون عنه "د"و"و":ومن خلفه الله منى ومنه .
[199] "ب"و"ج"و"ه"و"و":أَعُدَّهُمَا .
[200] "الف "و"د": الا ئمة "و":الا وليا ء.
[201] "الف "و"ب":هم منى ومنه ،ائمة قائمهم منهم المهدى الى يوم القيامة الذى يقضى بالحق "د":أُمَّة قائمة فيهم "ه":ومنه أئمة فيهم قائمة .
[202] "ب": ولم أُبدّله .
[203] "ج":فادرسوا .
[204] هنا آخر الخطبة فى كتاب التحصين (نسخة "ج")
[205] هذه الفقرة فى "ب"هكذا:الاوانّ راس اعمالكم الامربالمعروف والنهى عن المنكر، فعرفوامن لم يحضر مقامى ويسمع مقالى هذا ،فانّه بامر اللهربىّ وربّكم .
[206] "ه":ولا امر بمعروف ولانهى عن منكر الا بحضرة امام "و":ولا امر بمعروف ولا نهى عن منكر الابحضرة امام .
[207] سورة الزخرف :الآية ٢٨.
[208] هذه الفقرة فى"ب" هٰكذا:معا شر الناس انّى أُخلف فيكم القرآن ،و وصيِّى علىٌّ والآئمَّةُ من ولده بعدى،قد عرفتم أَنَّهُمْ مِنِّي، فان تمسكتم بهم لن تضلّوا."ه"و"ه":معا شر الناس القرآن فيكم وعلىّ والائمة من بعده،فقد عرّفتكم أَنَّهم منّى وانا منهم ...وفى" الف"انَّه منّى وانا منه
[209] "ب":ألا انّ خير زادكم التقوىٰ .وبعده فى"و"أُحَذِّرُكمُ السَّاعة.
[210] سورة الحج الآية١.
[211] الزيادة من "ب".وفى "ه"و"و":اذكروالمآب والحساب ووضع الميزان.
[212] "د":فمن جاء با لحسنة افلح.
[213] "الف "و"ب"و"ه":بما عَقَدت لعلى بن ابى طالب من اِمرة المؤ منين .
[214] "الف":فى امر على وامر ولد ه من صلبه من الا ئمة "ب"فى امامنا وائمّتنا من ولد ه "د"فى امر على اميرالمؤمنين ومن ولده من صلبه من الائمة.
[215] تبايعك على ذلك قلوبنا وانفسنا والسنتنا وايد ينا .
[216] الزيادة من"ب".
[217] "ه":ولا نرجع فى عهد وميثاق .
[218] هناآخرالنص الذى طلب رسول الله صلى الله عليه وآله من الناس تكراره بعده واقرار هم به وقد اورد ناالنص طبقاًل"ب"ومن قوله "وعظتنابوعظ الله "الى هناورد فى "الف"و"د"و"ه"و"و" بصورة اخر ى نوردها فيمايلى بعينهامع الاشارة الى تفاوت النسخ الثلاثة بين القوسين.
ونطيع اللهونطيعك ("و"نعطى اللهونعطيك)وعلياً اميرالمو منين وولده الا ئمة الذين ذكرتهم من ذريتك من صلبه ("ه"و"و"ذكر تهم انهم منك من صلبه متى جاء وا وادعو ا)بعد الحسن والحسين ،الذين قد عرّفتكم مكانهمامنّى ومحلّهما عندى ومنزلتهما من ربى عزوجل ،فقد اديت ذلك اليكم وانهما سيدا شباب اهل الجنة وانهما الا مامان بعد ابيهما على ،واناابوهما قبله ،
وقولوا:"اعطينااللهِ بذلك واياك وعلياًوالحسين والحسين والائمة الذين ذكرت عهد ا ًوميثاقاًمأخوذاً لاميرالمومنين ("ه"و"و":اطعنا الله ....على عهد وميثاق ،فهى ماخوذ ة من المومنين)من قلوبناوانفسناوالسنتنا ومصافقة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایدینا،من ادرکھا بیدہ والا فقد اقرَّبھابلسانہ لانبتغی بذلک بدلا ولانری من انفسناعنہ حولاًابداً (”د“و”ھ“و”و“:ولایری اللہ عزوجل منھاحولاً ابداًا)
نحن نؤدّی ذلک عنک الدانی والقاصی من اولادناواھالینا (”ھ“و”و“:عنک الی کل من راینامن ولدنا اولم نلدہ)،اشھدنااللہ بذلک وکفی باللہ شھیداًوانت علینابہ شھید وکل من اطاع اللہ ممن ظھرواستترو ملا ئکۃ اللہ وجنودہ وعبیدہ واللھاکبرمن کل شھید“
وفی کتاب ”الصراط المستقیم “جاء ھذہ الفقرات من قولہ ”قولوا:اعطینا… “الی ھناھکذا :معاشر الناس ،قولوا:اعطیناک علی ذلک عھداًمن انفسناومیثاقاًبالسنتناوصفقۃ بایدینانؤدیہ الی من راینا وولدنا،لا نبغی بذلک بدلا وانت شھیدعلیناوکفی باللہ شھیداً.
[219] ”ب“:وخائنۃ الا عین وما تخفی الصدور”و“:خافیۃ کل نفس وعیب .
[220] سورۃ الاسراء :الآیۃ١۵.
[221] سورۃالفتح :الآیۃ١٠.
[222] ”الف “:اتّقوااللہ وبایعوا علیاً ”د“:وتابعوا علیاً.
[223] الزیادۃ من ”ب“و”ھ“و”و“.
[224] فانھا کلمۃ باقیۃ یھلک بھا من غدر ویرحم اللہ من وفی .
[225] سورۃ الفتح :الآیۃ١٠.
[226] ”ب“:معاشر الناس ،لَقِّنُوْا مَالَقَّنْتُکُمْ وَقُوْلُوا ماقلتہ وسلّمواعلی امیرکم .
[227] سورۃ البقرۃ :الآیۃ ٢٨۵.
[228] سورۃ الا عراف :الآ یۃ ۴٣.
[229] الزیادۃ من ”الف “و”ھ“.
[230] ھذہ الفقرۃ فی ”ب“ ھکذا:معاشرالناس ،انّ فضائل علی وماخصّہ اللہ بہ فی القرآن اکثر من ان اذکرھافی مقام واحد،فمن انباکم بھا فصدِّقو ہ .
[231] ”ب“:من یُطع اللھورسولہ واولی الا مر فقد فاز .
[232] ”د“السلام .
[233]”ھ“و”و“:اولئک المقرّبون .
[234] ”ھ“و”و“:فانَّ اللھلغنی حمید .
[235] الزیادۃ من ”ب“.
[236] الزیادۃ من ”ب“وفی ”د“:اعطب ،مکان ”اغضب“.

اسرار غدیر

خطبۂ غدیر کااردو ترجمہ

غدیر خم میں پیغمبر اسلام(ص) کے خطبہ کا کامل متن

اردو ترجمہ

خدا کی حمد و ثنا

ساری تعریف اس اللہ کےلئے ھے جو اپنی یکتائی میں بلند اور اپنی انفرادی شان کے باوجود قریب ھے[1] وہ سلطنت کے اعتبار سے جلیل اور ارکان کے اعتبار سے عظیم ھے وہ اپنی منزل پر رہ کر بھی اپنے علم سے ھر شے کا احاطہ کئے ھوئے ھے اور اپنی قدرت اور اپنے برھان کی بناء پر تمام مخلوقات کو قبضہ میں رکھے ھوئے ھے -[2]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ ھمیشہ سے قابل حمد تھااور ھمیشہ قابل حمد رھے گا ،وہ ھمیشہ سے بزرگ ھے وہ ابتدا کرنے والا دوسرے :خداوند عالم کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہو ئے ھے درحالیکہ خداوند عالم اپنے مکان میں ھے ۔البتہ خداوند عالم کےلئے مکان کا تصور نہیں کیا جا سکتا ،پس اس سے مراد یہ ھے کہ خداوند عالم تمام مو جودات پر اس طرح احاطہ کئے ھوئے ھے کہ اس کے علم کےلئے رفت و آمد اور کسب کی ضرورت نہیں ھے ۔
ھے وہ پلٹانے والاھے اور ھر کام کی باز گشت اسی کی طرف ھے بلندیوں کا پیدا کرنے والا ،فرش زمین کابچھانے والا،آسمان و زمین پر اختیار رکھنے والا ، پاک ومنزہ ،پاکیزہ [3]،ملائکہ اور روح کا پروردگار، تمام مخلوقات پر فضل وکرم کرنے والا اور تمام موجودات پر مھربانی کرنے والا ھے وہ ھر آنکھ کو دیکھتا ھے[4] اگر چہ کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھتی ۔
وہ صاحب حلم وکرم اوربردبار ھے ،اسکی رحمت ھر شے کااحاطہ کئے ھوئے ھے اور اسکی نعمت کا ھر شے پراحسان ھے انتقام میں جلدی نہیں کرتا اور مستحقین عذاب کو عذاب دینے میں عجلت سے کام نہیں لیتا ۔
اسرارکو جانتا ھے اور ضمیروں سے باخبر ھے ،پوشیدہ چیزیں اس پر مخفی نہیں رہتیں ،اور مخفی امور اس پر مشتبہ نہیں ھوتے ،وہ ھر شے پر محیط اور ھر چیز پر غالب ھے ،اسکی قوت ھر شے میں اسکی قدرت ھر چیز پر ھے ،وہ بے مثل ھے اس نے شے کو اس وقت وجود بخشا جب کو ئی چیز نہیں تھی اوروہ زندہ ھے،[5] ھمیشہ رہنے والا،انصاف کرنے والا ھے ،اسکے علاوہ کوئی خدا نہیں ھے ،وہ عزیز و حکیم ھے ۔
نگاھوں کی رسائی سے بالاتر ھے اور ھر نگاہ کو اپنی نظر میں رکھتا ھے کہ وہ لطیف بھی ھے اور خبیر بھی کوئی شخص اسکے وصف کو پا نہیں سکتا اور کوئی اسکے ظاھر وباطن کی کیفیت کا ادراک نہیں کرسکتا مگر اتنا ھی جتنا اس نے خود بتادیا ھے۔
میں گواھی دیتا ھوں کہ وہ ایسا خدا ھے جس کی پاکی و پاکیزگی کا زمانہ پر محیط اور جسکا نور ابدی ھے اسکا حکم کسی مشیر کے مشورے کے بغیر نافذھے ،اور نہ ھی اس کی تقدیرمیں کوئی اسکا شریک ھے،اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی فرق ھے ۔[6]
جو کچھ بنایا وہ بغیر کسی نمونہ کے بنایا اور جسے بھی خلق کیا بغیر کسی کی اعانت یا فکر ونظر[7] کی زحمتکے بنایا ۔جسے بنایا وہ بن گیا[8] اور جسے خلق کیا وہ خلق ھوگیا ۔وہ خدا ھے لا شریک ھے جس کی صنعت محکم اور جس کا سلوک بہترین ھے ۔وہ ایسا عادل ھے جو ظلم نہیں کرتااور ایسا کرم کرنے والا ھے کہ تمام کام اسی کی طرف پلٹتے ھیں ۔
میں گو اھی دیتا ھوں کہ وہ ایسا بزرگ و برتر ھے کہ ھر شے اسکی قدرت کے سامنے متواضع ، تمام چیزیں اس کی عزت کے سا منے ذلیل ،تمام چیزیں اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ھو ئے ھیں اور ھر چیز اسکی ھیبت کے سامنے خاضع ھے۔
وہ تمام بادشاھوں کا بادشاہ[9] ،تمام آسمانوں کا خالق ،شمس و قمر پر اختیاررکھنے والا ،یہ تمام معین وقت پرحرکت کر رھے ھیں،دن کو رات اور رات کو دن پر پلٹانے والا [10]ھے کہ دن بڑی تیزی کے ساتھ اس کا پیچھا کرتا ھے،ھرمعاندظالم کی کمر توڑنے والا اورھرسرکش شیطان کو ھلاک کرنے والا ھے ۔
نہ اس کی کوئی ضد ھے نہ مثل،وہ یکتا ھے بے نیاز ھے ،نہ اسکا کوئی باپ ھے نہ بیٹا ،نہ ھمسر۔ وہ خدائے واحد اور رب مجید ھے ،جو چاہتا ھے کرگزرتا ھے جوارادہ کرتا ھے پور ا کردیتا ھے وہ جانتا ھے پس احصا کر لیتاھے ،موت وحیات کا مالک،فقر وغنا کا صاحب اختیار ،ہنسانے والا، رلانے والا،قریب کرنے والا ،دور ہٹادینے والا[11] عطا کرنے والا[12]،روک لینے والا ھے، ملک اسی کے لئے ھے اور حمد اسی کے لئے زیبا ھے اورخیر اسکے قبضہ میں ھے ۔وہ ھر شے پر قادر ھے ۔
رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کردیتا ھے ۔[13] اس عزیزو غفار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ھے ،وہ دعاؤں کا قبول کرنے والا، بکثرت عطا کرنے والا،سانسوں کا شمار کرنے والا اور انسان و جنات کا پروردگار ھے ،اسکے لئے کوئی شے مشتبہ نہیں ھے۔[14]وہ فریادیوں کی فریاد سے پریشان نہیں ھوتا ھے اور اسکو گڑگڑانے والوں کا اصرار خستہ حال نہیں کرتا ،نیک کرداروں کا بچانے والا ، طالبان فلاح کو توفیق دینے والاموٴ منین کا مولا اور عالمین کا پالنے والا ھے ۔اسکا ھر مخلوق پر یہ حق ھے کہ وہ ھر حال میں اسکی حمد وثنا کرے ۔
ھم اس کی بے نہایت حمد کرتے ھیناور ھمیشہ خوشی ،غمی،سختی اور آسائش میں اس کا شکریہ ادا کرتے ھیں ،میں اس پر اور اسکے ملائکہ ،اس کے رسولوں اور اسکی کتابوں پر ایمان رکھتا ھوں،اسکے حکم کو سنتا ھوں اور اطاعت کرتا ھوں ،اسکی مرضی کی طرف سبقت کرتا ھوں اور اسکے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ھوں[15] چونکہ اسکی اطاعت میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رغبت ھے اور اس کے عتاب کے خوف کی بناء پر کہ نہ کوئی اسکی تدبیر سے بچ سکتا ھے اور نہ کسی کو اسکے ظلم کا خطرہ ھے ۔

۲ ایک اھم مطلب کے لئے خداوند عالم کا فرمان

میں اپنے لئے بندگی اور اسکے لئے ربوبیت کا اقرار کرتا ھوں اوراپنے لئے اس کی ربوبیت کی گواھی دیتا ھوں اسکے پیغام وحی کو پہنچانا چاہتا ھوں کھیں ایسا نہ ھوکہ کوتاھی کی شکل میں وہ عذاب نازل ھوجائے جس کا دفع کرنے والا کوئی نہ ھواگر چہ بڑی تدبیرسے کام لیا جائے اور اس کی دوستی خالص ھے۔اس خدائے وحدہ لا شریک نے مجھے بتایا کہ اگر میں نے اس پیغام کو نہ پہنچایا جو اس نے علی کے متعلق مجھ پرنازل فرمایاھے تو اسکی رسالت کی تبلیغ نھیں کی اور اس نے میرے لئے لوگوں کے شرسے حفاظت کی ضمانت لی ھے اور خدا ھمارے لئے کافی اور بہت زیادہ کرم کرنے والا ھے ۔

اس خدائے کریم نے یہ حکم دیا ھے :[16]

”اے رسول!جوحکم تمھاری طرف علی (ع) (یعنی علی بن ابی طالب کی خلافت)کے بارے میں نازل کیاگیا ھے،اسے پہنچادو،اوراگرتم نے ایسانہ کیا[17] تو رسالت کی تبلیغ نھینکی اوراللہ تمھیں لوگونکے شرسے محفوظ رکھے گا “

ایھا الناس! میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتا ھی نھیں کی اور میں اس آیت کے نازل ھونے کا سبب واضح کردینا چاہتا ھوں :

جبرئیل تین بار میرے پاس خداوندِسلام[18] پروردگار(کہ وہ سلام ھے)کا یہ حکم لے کر نازل ھوئے کہ میں اسی مقام پرٹھھر کر سفیدوسیاہ کو یہ اطلاع دے دوں کہ علی بن ابی طالب (ع) میرے بھائی ،وصی،جانشین اور میرے بعد امام ھیں ان کی منزل میرے لئے ویسی ھی ھے جیسے موسیٰ کےلئے ھارون کی تھی ۔فرق صرف یہ ھے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ھوگا،وہ اللہ و رسول کے بعد تمھارے حاکم ھیں اور اس سلسلہ میں خدا نے اپنی کتاب میں مجھ پریہ آیت نازل کی ھے : [19]

”بس تمھارا ولی اللھھے اوراسکارسول اوروہ صاحبان ایمان جونمازقائم کرتے ھیں اورحالت رکوع مینزکوٰةادا کرتے ھیں “علی بن ابی طالب(ع) نے نماز قائم کی ھے اور حالت رکوع میں زکوٰةدی ھے وہ ھر حال میں رضا ء الٰھی کے طلب گار ھیں۔ [20]

میں نے جبرئیل کے ذریعہ خدا سے یہ گذارش کی کہ مجھے اس وقت تمھارے سامنے اس پیغام کو پہنچانے سے معذور رکھا جائے اس لئے کہ میں متقین کی قلت اور منافقین کی کثرت ،فساد برپاکرنے والے ،ملامت کرنے والے اور اسلا م کا مذاق اڑانے والے منافقین کی مکاریونسے با خبرھوں ،جن کے بارے میں خدا نے صاف کہہ دیا ھے کہ”یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ھیں جو ان کے دل میں نھیں ھے ،اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ھیں حالانکہ پروردگارکے نزدیک یہ بہت بڑی بات ھے “۔اسی طرح [21] منافقین نے بارھا مجھے اذیت پہنچائی ھے یھاں تک کہ وہ مجھے ”اُذُنْ“”ھر بات پرکان دھرنے والا“کہنے لگے اور ان کا خیال تھا کہ میں ایسا ھی ھونچونکہ اس (علی)کے ھمیشہ میرے ساتھ رہنے،اس کی طرف متوجہ رہنے،اور اس کے مجھے قبول کرنے کی وجہ سے یھاں تک کہ خداوند عالم نے اس سلسلہ میں آیت نازل کی ھے: [22]

اس مقام پر یہ بات بیان کردینا ضروری ھے کہ ”یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ “اللہ ”باء “ کے ساتھ اور ”یُؤمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ‘مو منین ”لام کے ساتھ ان دونوں میں یہ فرق ھے کہ پھلے کا مطلب تصدیق کرنا اور دوسرے کا مطلب تواضع اور احترام کا اظھار کرنا ھے ۔

”اور ان میں سے بعض ایسے ھیں جو رسول کو ستاتے ھیں اور کہتے ھیں کہ یہ بس کان ھی (کان) ھیں (اے رسول)تم کھدوکہ (کان تو ھیں مگر)تمھاری بھلائی (سننے)کے کان ھیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ھیں اور مو منین(کی باتوں) کا یقین رکھتے ھیں “[23]

ورنہ میں چاھوں تو ”اُذُنْ “کہنے والوں مینسے ایک ایک کا نام بھی بتاسکتا ھوں،اگر میں چاھوں تو ان کی طرف اشارہ کرسکتا ھوں اور اگرچا ھوں توتمام نشانیوں کے ساتھ ان کاتعارف بھی کراسکتا ھوں ،لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ھوں ۔[24]

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضیٔ خدا یھی ھے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کردوں۔

اس کے بعد آنحضرت (ص) اس آیت کی تلا وت فرما ئی :

[25]
”اے رسول!جوحکم تمھاری طرف علی (ع) کے سلسلہ میں نازل کیاگیا ھے،اسے پہنچادو،اوراگرتم نے ایسانہ کیاتورسالت کی تبلیغ نھینکی اوراللہ تمھیں لوگونکے شرسے محفوظ رکھے گا “

۳ بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا قانونی اعلان

لوگو! جان لو(اس سلسلہ مینخبر دار رھواس کو سمجھواور مطلع ھوجاؤ) ھوکہ اللہ نے علی کو تمھارا ولی اور امام بنادیا ھے اور ان کی اطاعت کو تمام مھاجرین ،انصار اورنیکی میں ان کے تابعین اور ھر شھری، دیھاتی، عجمی، عربی، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، سیاہ، سفید پر واجب کردیا ھے ۔ھر توحید پرست[26] کیلئے ان کا حکم جاری،ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابل اطاعت ھے ،ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ھے-[27]جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اسکے گناھوں کو بخش دے گا

ایھا الناس ! یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ھے لہٰذا میری بات سنو ، اور اطاعت کرو اور اپنے پر ور دگار کے حکم کو تسلیم کرو ۔ اللہ تمھارا رب ، ولی اور پرور دگار ھے اور اس کے بعد اس کا رسول محمد(ص) تمھارا حاکم ھے جو آج تم سے خطاب کر رھا ھے-[28] اس کے بعد علی تمھارا ولی اور بحکم خدا تمھارا امام ھے اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تمھارے خدا و رسول سے ملاقات کے دن تک با قی رھے گی ۔

حلال وھی ھے جس کو اللہ ،رسول اور انھوں(بارہ ائمہ)نے حلال کیا ھے اور حرام وھی ھے جس کو اللہ،رسول اور ان بارہ اماموں نے تم پر حرام کیا ھے ۔ اللہ نے مجھے حرام و حلال کی تعلیم دی ھے اور اس نے اپنی کتاب اور حلال و حرام میں سے جس چیز کا مجھے علم دیا تھا وہ سب میں نے اس(علی (ع))کے حوالہ کر دیا ۔

ایھا الناس علی (ع) کو دوسروں پر فضیلت دو خداوندعالم نے ھر علم کا احصاء ان میں کر دیا ھے اور کو ئی علم ایسا نھیں ھے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ھو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا سب میں نے علی (ع) کے حوالہ کر دیا ھے-[29] وہ امام مبین ھیں اور خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ھے :

[30] ”ھم نے ھر چیز کا احصاء امام مبین میں کردیا ھے “

ایھا لناس ! علی (ع) سے بھٹک نہ جانا ، ان سے بیزار نہ ھو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دیناکہ وھی حق کی طرف ھدا یت کر نے والے ،حق پر عمل کر نے والے ، باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ھیں ،انھیں اس راہ میں کسی ملامت کر نے والے کی ملامت کی پروانھیں ھوتی ۔

وہ سب سے پھلے اللہ و رسول پر ایمان لا ئے اور اپنے جی جا ن سے رسول پرقربان تھے وہ اس وقت رسول کے ساتھ تھے جب لوگوں میں سے ان کے علا وہ کوئی عبادت خدا کر نے والا نہ تھا(انھوں نے لوگوں میں سب سے پھلے نماز قائم کی اور میرے ساتھ خدا کی عبادت کی ھے میں نے خداوند عالم کی طرف سے ان کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیاتو وہ بھی اپنی جان فدا کرتے ھو ئے میرے بستر پر سو گئے ۔

ایھا الناس ! انھیں افضل قرار دو کہ انھیں اللہ نے فضیلت دی ھے اور انھیں قبول کرو کہ انھیں اللہ نے امام بنا یا ھے ۔

ایھا الناس ! وہ اللہ کی طرف سے امام ھیں[31] اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ھوگی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ھے بلکہ اللہ یقینااس امر پر مخالفت کر نے والے کے ساتھ ایسا کرے گااور اسے ھمیشہ ھمیشہ کےلئے بدترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت[32] سے بچو کھیں ایسا نہ ھو کہ اس جھنم میں داخل ھو جا ؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ھیں اور جس کو کفار کےلئے مھیا کیا گیا ھے ۔

ایھا الناس ! خدا کی قسم تمام انبیاء علیھم السلام و مرسلین نے مجھے بشارت دی ھے اور میں خاتم الانبیاء والمر سلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کےلئے حجت پر ور دگار ھوں جو اس بات میں شک کرے گا وہ گذشتہ زمانہٴ جا ھلیت جیسا کا فر ھو جا ئے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک قرار دیدیا اورجس نے ھمارے کسی ایک امام کے سلسلہ میں شک کیااس نے تمام امامونکے بارے میں شک کیااور ھمارے بارے میں شک کرنے والے کا انجام جھنم ھے -[33]

اس بات کا بیان کردینا بھی ضروری ھے کہ شاید ”جا ھلیت اول کے کفر“ سے دور جاھلیت کے کفر کے درجہ میں سے شدیدترین درجہ ھے ۔

ایھا الناس ! اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ھے یہ اس کا کرم اور احسان ھے ۔ اس کے علا وہ کو ئی خدا نھیں ھے اور وہ میری طرف سے تا ابد اور ھر حال میں اسکی حمدو سپاس ھے ۔

ایها الناس ! علی (ع) کی فضیلت[34] کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ھر مرد و زن سے افضل و بر تر ھے جب تک اللہ رزق نا زل کررھا ھے اور اس کی مخلو ق با قی ھے ۔ جو میر ی اس بات کو رد کرے اور اس کی موافقت نہ کرے وہ ملعون ھے ملعون ھے اور مغضوب ھے مغضوب ھے ۔ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ھے[35] کہ پر ور دگار کا ارشاد ھے کہ جو علی سے دشمنی کرے گا اور انھیں اپنا حاکم تسلیم نہ کر ے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ھے لہٰذا ھر شخص کو یہ دیکھنا چا ہئے کہ اس نے کل کےلئے کیا مھیا کیا ھے ۔اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو ۔ کھیں ایسا نہ ھو کہ راہ حق سے قدم پھسل جا ئیں اور اللہ تمھا رے اعمال سے با خبر ھے ۔

ایها الناس ! علی (ع) وہ جنب اللہ[36] ھینجن کاخداوند عالم نے اپنی کتاب مینتذکرہ کیا ھے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے با رے میں فرمایا ھے:[37]ھائے افسوس کہ میں نے جنب خداکے حق میں بڑی کو تا ھی کی ھے“

ایها الناس ! قر آن میں فکر کرو ، اس کی آیات کو سمجھو ، محکمات مینغوروفکر کرو اور متشابھات کے پیچھے نہ پڑو ۔ خدا کی قسم قر آن مجید کے باطن اور اس کی تفسیر[38]کو اس کے علاوہ اور کو ئی واضح نہ کرسکے گا۔ [39]

جس کا ھاتھ میرے ھاتھ میں ھے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ھے اور جس کے بارے میں یہ بتا رھا ھوں کہ جس کا میں مو لا ھوں اس کا یہ علی (ع) مو لا ھے ۔ یہ علی بن ابی طالب (ع) میرا بھائی ھے اور وصی بھی ۔ اس کی ولایت کا حکم اللہ کی طرف سے ھے جو مجھ پر نا زل ھوا ھے ۔

ایها الناس ! علی (ع) اوران کی نسل سے میری پاکیزہ اولاد ثقل اصغر ھیں اور قرآن ثقل اکبر ھے[40] ان میں سے ھر ایک دوسرے کی خبر دیتا ھے اور اس سے جدا نہ ھوگا یھاں تک کہ دونوں حوض کو ثر پر وارد ھوں گے جان لو! میرے یہ فرزند مخلوقات میں خدا کے امین اور زمین میں خدا کے حکام ھیں ۔[41]

آگاہ ھو جاؤ میں نے میں نے اداکر دیا میں نے پیغام کو پھنچا دیا ۔میں نے بات سنا دی، میں نے حق کو واضح کر دیا،[42] آگاہ ھو جا ؤ جو اللہ نے کھا وہ میں نے دھرا دیا۔ پھر آگاہ ھو جاؤ کہ امیر المو منین میرے اس بھا ئی کے علاوہ کو ئی نھیں ھے[43] اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کےلئے سزا وار نھیں ھے ۔

۴ پیغمبر اکرم (ص)کے ھاتھوں پر امیرا لمومنین علیہ السلام کا تعارف

(اس کے بعد علی (ع) کو اپنے ھا تھوں پرپازوپکڑکر بلند کیا یہ اس وقت کی بات ھے جب حضرت علی علیہ السلام منبر پر پیغمبر اسلام(ص) سے ایک زینہ نیچے کھڑے ھوئے تھے اور آنحضرت (ص) کے دائیں طرف ما ئل تھے گویا دونوں ایک ھی مقام پر کھڑے ھو ئے ھیں ۔

اس کے بعد پیغمبر اسلام(ص) نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا اور ان کے دونوں ھاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایااورعلی (ع) کو اتنابلند کیا کہ آپ (ع) کے قدم مبارک آنحضرت(ص) کے گھٹنوں کے برابر آگئے۔[44] اس کے بعد آپ (ص) نے فر مایا :

ایها الناس !یہ علی (ع) میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن[45] اورمیری امت میں سے مجھ پر ایمان لانے والونکے لئے میرا خلیفہ ھے اور کتاب خدا کی تفسیر کی رو سے بھی میرا جانشین ھے یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا ،اس کی مر ضی کے مطابق عمل کر نے والا ،اس کے دشمنوں سے جھاد کر نے والا، اس کی اطاعت[46] ۔ پر ساتھ دینے والا ، اس کی معصیت سے رو کنے والا ۔

یہ اس کے رسول کا جا نشین اور مو منین کا امیر ،ھدایت کرنے والاامام ھے اورناکثین(بیعت شکن) قاسطین (ظالم) اور مارقین (خا رجی افرا[47] سے جھاد کر نے والا ھے ۔

خداوند عالم فر ماتا ھے :[48] ”میرے پاس بات میں تبدیلی نھیں ھو تی ھے “ خدایا تیرے حکم سے کہہ رھا ھوں[49]۔خدا یا علی (ع) کے دوست کو دوست رکھنا اور علی (ع) کے دشمن کو دشمن قرار دینا ،جو علی (ع) کی مدد کرے اس کی مدد کرنا اور جو علی (ع) کو ذلیل و رسوا کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کرنااان کے منکر پر لعنت کر نا اور ان کے حق کا انکارکر نے والے پر غضب نا زل کرنا ۔

پر ور دگا را ! تو نے اس مطلب کو بیان کرتے وقت اور آج کے دن علی (ع) کو تاج ولایت پھناتے وقت علی (ع) کے بارے میں یہ آیت نازل فر ما ئی:

[50]

”آج میننے دین کو کا مل کر دیا ،نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیدیا“

[51]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”اور جو اسلام کے علاوہ کو ئی دین تلاش کر ے گا وہ دین قبول نہ کیا جا ئے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ والوں میں ہو گا “
پرور دگارا میں تجھے گواہ قرار دیتا ھوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی ۔[52]

۵ مسئلہٴ امامت پر امت کی توجہ پر زور دینا
ایھا النّاس !اللہ نے دین کی تکمیل علی (ع) کی امامت سے کی ھے ۔لہٰذا جو علی (ع) اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا ۔اس کے دنیا و آخرت کے تمام اعمال بر باد ھو جا ئیں گے[53] وہ جہنم میں ھمیشہ ھمیشہ رھے گا ۔ ایسے لوگوں کے عذاب میں کو ئی تخفیف نہ ھو گی اور نہ انھیں مہلت دی جا ئے گی ۔
ایھا النّاس ! یہ علی (ع) ھے تم میں سب سے زیادہ میری مدد کر نے والا ، تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب تر اور میری نگاہ میں عزیز تر ھے ۔اللہ اور میں دونوں اس سے را ضی ھیں ۔قرآن کریم میں جو بھی رضا کی آیت ھے وہ اسی کے با رے میں ھے اور جھاں بھی یا ایھا الذین آ منوا کھا گیا ھے اس کا پھلا مخا طب یھی ھے قرآن مینھر آیت مدح اسی کے با رے میں ھے ۔ سورہ ھل اتیٰ میں جنت کی شھا دت صرف اسی[54] کے حق میں دی گئی ھے اور یہ سورہ اس کے علا وہ کسی غیر کی مدح میں نا زل نہیں ھوا ھے ۔
ایھا النّاس ! یہ دین خدا کا مدد گار ، رسول خدا (ص)[55]سے دفاع کر نے والا ، متقی ، پا کیزہ صفت ، ھا دی اور مھدی ھے ۔تمھارا نبی سب سے بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ھے اور اس کی اولاد بہترین او صیاء ھیں ۔
ایھا النّاس !ھر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ھو تی ھے اور میری ذریت علی (ع) کے صلب سے ھے
ایھا النّاس ! ابلیس نے حسد کر کے آدم کو جنت سے نکلوادیا لہٰذا خبر دار تم علی سے حسد نہ کرنا کہ تمھارے اعمال برباد ھو جا ئیں ،اور تمھا رے قد موں میں لغزش پیدا ھو جا ئے ،آدم صفی اللہ ھو نے کے با وجود ایک ترک او لیٰ پر زمین میں بھیج دئے گئے تو تم کیا ھو اور تمھاری[56] کیا حقیقت ھے ۔تم میں دشمنان خدا بھی پا ئے جا تے ھیں[57] یاد رکھو علی کا دشمن صرف شقی ھو گا اور علی کا دوست صرف تقی ھو گا اس پر ایمان رکھنے والاصرف مو من مخلص ھی ھو سکتا ھے اور خدا کی قسم علی (ع) کے با رے مینھی سورہ عصر نا زل ھوا ھے ۔
[58]
”بنام خدائے رحمان و رحیم ۔قسم ھے عصر کی ،بیشک انسان خسارہ میں ھے “مگر علی (ع) جو ایمان لا ئے اور حق اور صبر پر راضی ھو ئے ۔
ایھا النّاس !میں نے خدا کو گواہ بناکر اپنے پیغام کو پہنچا دیا اور رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ھے ۔ایھا النّاس !اللہ سے ڈرو ،جو ڈرنے کا حق ھے اور خبر دار !اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ ھو جا ؤ ۔

۶ منافقوں کی کار شکنیوں کی طرف اشارہ
ایھا النّاس !”اللہ ، اس کے رسول(ص) اور اس نور پر ایمان لا ؤ جو اس کے ساتھ نا زل کیا گیا ھے ۔قبل اس کے کہ خدا کچھ چھروں کو بگا ڑ کر انھیں پشت کی طرف پھیر دے یا ان پر اصحاب سبت کی طرح لعنت کرے “[59]
جملہ ” جو شخص اپنے دل میں علی (ع) سے محبت اور بغض کے مطابق عمل کرتا ھے “کی آٹھویں حصہ کے دوسرے جزء میں وضاحت کی جا ئے گی ۔
خدا کی قسم اس آیت سے میرے اصحاب کی ایک قوم کا قصد کیا گیا ھے کہ جن کے نام و نسب سے میں آشنا ھوں لیکن مجھے ان سے پردہ پوشی کرنے کا حکم دیا گیا ھے ۔پس ھر انسان اپنے دل میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت یا بغض کے مطابق عمل کرتاھے ۔
ایھا النّاس !نور کی پھلی منزل میں ھوں[60] میرے بعد علی (ع) اور ان کے بعد ان کی نسل ھے اور یہ سلسلہ ا س مھدی قائم تک بر قرار رھے گاجو اللہ کاحق اورھما راحق حا صل کر ے گا[61]چو نکہ اللہ نے ھم کو تمام مقصرین ،معا ندین ،مخا لفین ،خا ئنین ،آثمین اور ظالمین کے مقابلہ میں اپنی حجت قرار دیا ھے ۔[62]
ایھا النّاس !میں تمھیں با خبر کرنا چا ہتا ھوں کہ میں تمھا رے لئے اللہ کا نما ئندہ ھوں جس سے پھلے بہت سے رسول گذر چکے ھیں ۔ تو کیا میں مر جا ؤں یا قتل ھو جا ؤں تو تم اپنے پرا نے دین پر پلٹ جا ؤ گے ؟ تو یاد رکھو جو پلٹ جا ئے گا وہ اللہ کا کو ئی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ھے ۔آگاہ ھو جا ؤ کہ علی (ع) کے صبر و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شکر کی تعریف کی گئی ھے اور ان کے بعد میری اولا د کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ھے جو ان کے صلب سے ھے ۔
ایھا الناس !مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھوبلکہ خدا پر بھی احسان نہ سمجھوکہ وہ تمھارے اعمال کو نیست و نابود کردے اور تم سے ناراض ھو جا ئے ،اور تمھیں آگ اور"پگھلے ھوئے "تانبے کے عذاب میں مبتلا کردے تمھارا پروردگار مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ھو ئے ھے ۔[63]
آنحضرت (ص) نے "پھلے صحیفۂ ملعونہ "کی طرف اشارہ فر مایا ھے جس پرمنافقین کے پانچ بڑے افراد نے حجة الوداع کے موقع پر کعبہ میں دستخط کئے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ پیغمبر اکرم(ص) کے بعد خلافت ان کے اھل بیت علیھم السلام تک نھیں پہنچنی چا ہئے اس سلسلہ میں اس کتاب کے تیسرے حصہ کے دوسرے جزء کی طرف رجوع کیجئے "
ایھا الناس !عنقریب میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور قیامت کے دن ان کا کو ئی مدد گار نہ ھو گا ۔اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بیزار ھیں ۔
ایھا الناس !یہ لوگ اور ان کے اتباع و انصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ھو ں گے اور یہ متکبر لوگو ں کا بد ترین ٹھکانا ھے ۔آگاہ ھو جا ؤ کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ[64] ھیں لہٰذاتم میں سے ھر ایک اپنے صحیفہ پر نظر رکھے ۔
راوی کہتا ھے :جس وقت پیغمبر اکرم(ص) نے اپنی زبان مبارک سے "صحیفہٴ ملعونہ "کا نام ادا کیا اکثر لوگ آپ کے اس کلام کا مقصد نہ سمجھ سکے اور اذھان میں سوال ابھر نے لگے صرف لوگوں کی قلیل جما عت آپ کے اس کلام کا مقصد سمجھ پائی ۔
ایھا الناس !آگاہ ھو جا ؤ کہ میں خلافت کو امامت اوروراثت کے طورپر قیامت تک کےلئے اپنی اولاد میں امانت قرار دے کر جا رھا ھوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا میں نے اس کی تبلیغ کر دی ھے تا کہ ھر حا ضر و غائب ،مو جود و غیر مو جود ، مو لود و غیر مو لود سب پر حجت تمام ھو جا ئے ۔ اب حا ضر کا فریضہ ھے کہ قیامت تک اس پیغام کو غائب تک اورماں باپ اپنی اولاد کے حوالہ کر تے رھیں ۔
میرے بعد عنقریب لوگ اس امامت(خلافت) کو باشاہت سمجھ کرغصبی[65] غصب کرلیں گے ،خدا غا صبین اور تجاوز کرنے والوں پر لعنت کرے یہ وہ وقت ھوگا جب (اے جن و انس[66] تم پر عذاب آئے گا آگ اور(پگھلے ھوئے) تانبے کے شعلے بر سا ئے جا ئیں گے جب کو ئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ھو گا ۔[67]
ایھا الناس !اللہ تم کو انھیں حالات میں نہ چھو ڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر ایھا الناس !کوئی قریہ[68] ایسا نھیں ھے مگر یہ کہ اللہ (اس میں رہنے والونکو آیات الٰھی کی تکذیب کی بنا پر) ھلا ک کر دےگااور اسے حضرت مھدی کی حکومت کے زیر سلطہ لے آئے گا یہ اللہ کا وعدہ ھے اوراللہ صا دق الوعد ھے۔[69]
ایھا الناس !تم سے پھلے اکثر لوگ ھلاک ھو چکے ھیں اور اللہ ھی نے ان لوگوں کو ھلاک کیا ھے[70] اور وھی بعد والونکو ھلا ک کر نے والا ھے خداوند عالم کا فرمان ھے :
[71]
"کیا ھم نے ان کے پھلے والوں کو ھلاک نھیں کردیا ھے پھر دوسرے لوگوں کو بھی انھیں کے پیچھے لگا دیں گے ھم مجرموں کے ساتھ اسی طرح کا بر تاؤ کرتے ھیں اور آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ھی بربادی ھے "
ایھا الناس !اللہ نے مجھے امر و نھی کی ھدایت کی ھے اور میں نے اللہ کے حکم سے علی(ع) کوامر ونھی کیا ھے۔ وہ امر و نھی الٰھی سے با خبر ھیں۔[72] ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلا متی پا ؤ ، ان کی پیروی کرو تاکہ ھدایت پا ؤ ان کے روکنے پر رک جا ؤ تاکہ راہ راست پر آجا ؤ ۔ان کی مر ضی پر چلو اور مختلف راستے تمھیں اس کی راہ سے منحرف کردیں گے ۔

۷ اھل بیت علیھم السلام کے پیرو کار اور ان کے دشمن

میں وہ صراط مستقیم ھوں جس کی اتباع کا خدا نے حکم دیا ھے۔[73] پھر میرے بعد علی (ع) ھیں اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ھے یہ سب وہ امام ھیں جو حق کے ساتھ ھدایت کر تے ھیں اور حق کے ساتھ انصاف کر تے ھیں ۔
اس کے بعد آنحضرت (ص) نے اس طرح فرمایا : سورہ الحمد کی تلاوت کے بعد آپ نے اس طرح فرمایا :
خدا کی قسم یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے با رے میں نا زل ھوا ھے ، اس میں اولاد کےلئے عمو میت بھی ھے اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی ھے ۔[74] یھی خدا کے دوست ھیں جن کےلئے نہ کوئی خو ف ھے اور نہ کو ئی حزن ! یہ حزب اللہ ھیں جو ھمیشہ غالب رہنے والے ھیں ۔

آگاہ ھو جا ؤ کہ دشمنان علی ھی اھلِ تفرقہ ، اھل تعدی اور برادران شیطان ھیں جواباطیل کوخواھشات نفسانی کی وجہ سے ایک دوسرے تک پھونچا تے ھیں ۔[75]
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دوست ھی مو منین بر حق ھیں جن کا ذکر پر ور دگار نے اپنی کتاب میں کیا ھے:
[76]
”آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جوقوم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی ھے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رھی ھے جو اللہ اور رسول سے دشمنی کر نے والے ھینچا ھے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرۃ اور قبیلہ والے ھی کیوں نہ ھوں اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ھے “
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان (اھل بیت)کے دوست ھی وہ افراد ھیں جن کی توصیف پر ور دگار نے اس انداز سے کی ھے :< الَّذِیْنَ آمَنُوْاوَلَمْ یَلْبَسُوْااِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُوْلٰئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُھْتَدُوْن>[77]
” جو لوگ ایمان لا ئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نھیں کیا انھیں کےلئے امن ھے اور وھی ھدایت یا فتہ ھیں “
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دوست وھی ھیں جو ایمان لائے ھیں اور شک میں نھیں پڑے ھیں ۔
آگاہ ھوجاؤ کہ ان کے دوست ھی وہ ھینجوجنت میں امن و سکون کے ساتھ داخل ھو ں گے اور ملا ئکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاھر ھو ، لہٰذا جنت میں ھمیشہ ھمیشہ کےلئے داخل ھو جا ؤ “
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دوست ھی وہ ھیں جن کے لئے جنت ھے اور انھیں جنت میں بغیر حساب رزق دیاجائیگا ۔[78]
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان (اھل بیت) کے دشمن ھی وہ ھیں جوآتش جہنم کے شعلوں میںداخل ھوں گے۔
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دشمن وہ ھیں جوجہنم کی آواز اُس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک رھے ھوں گے اور وہ ان کو دیکھیں گے ۔
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دشمن وہ ھیں جن کے با رے میں خدا وند عالم فر ماتا ھے:
[79]
” (جہنم میں) داخل ھو نے والاھر گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا ... ‘ ‘
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دشمن ھی وہ ھیں جن کے با رے میں پر ور دگار کا فرمان ھے:
< کُلَّمَا اُلْقِیَ فِیْھَا فَوْجٌ سَاَلَھُمْ خَزْنَتُھَااَلَمْ یَاتِکُمْ نَذِیْرٌ. قَالُوْابَلَیٰ قَدْجَاءَ نَانَذِیْرٌفَکَذَّبْنَاوَقُلْنَامَانَزَّلَ اللہُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّافِیْ ضَلَالٍ کَبِیْرٍ...اَلَا فَسُحْقاًلِاَصْحَا بِ السَّعِیْرِ>[80]
” جب کوئی گروہ داخل جہنم ھو گا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کیا تمھا رے پاس کو ئی ڈرانے والا نھیں آیا تھا ؟تو وہ کھیں گے آیا تو تھا لیکن ھم نے اسے جھٹلا دیا اور یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نا زل نھیں کیا ھے تم لوگ خود بہت بڑی گمرا ھی میں مبتلا ھو...آگاہ ھوجا ؤ تو اب جہنم والوں کےلئے تو رحمت خدا سے دوری ھی دوری ھے“ [81]
آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دوست ھی وہ ھیں جو اللہ سے از غیب ڈرتے ھیں[82] اور انھیں کےلئے مغفرت اور اجر عظیم ھے ۔
ایھا الناس!دیکھو آگ کے شعلوں اوراجر عظیم کے ما بین کتنا فا صلہ ھے ۔[83]
ایھا الناس!ھمارا دشمن وہ ھے جس کی اللہ نے مذمت کی اور اس پر لعنت کی ھے اور ھمارا دوست وہ ھے جس کی اللہ نے تعریف کی ھے اور اس کو دوست رکھتا ھے ۔
ایھا الناس!آگاہ ھو جا ؤ کہ میں ڈرانے والا ھو ں اور علی (ع) بشارت دینے والے ھیں ۔[84]
ایھا الناس!میں انذار کرنے والا اور علی (ع) ھدایت کرنے والے ھیں۔
ایھا الناس!میں پیغمبر ھوں اور علی (ع) میرے جا نشین ھیں ۔
ایھا الناس!آگاہ ھو جا ؤ میں پیغمبر ھوں اور علی (ع) میرے بعد امام اور میرے وصی ھیں اوران کے بعد کے امام ان کے فرزند ھیں آگاہ ھو جاؤ کہ میں ان کا باپ ھوں اور وہ اس کے صلب سے پیدا ھو نگے۔

۸ حضرت مھدی عج۔
یاد رکھو کہ آخری امام ھمارا ھی قائم مھدی ھے ، وہ ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ھے ،وھی قلعوں کو فتح کر نے والا اور ان کو منھدم کر نے والا ھے ،وھی مشرکین کے ھر گروہ پر غالب اور ان کی ھدایت کر نے والا ھے ۔[85]

آگاہ ھوجا ؤ وھی اولیاء خداکے خون کا انتقام لینے والااور دین خدا کا مدد گار ھے جان لو!کہ وہ عمیق سمندر سے استفادہ کر نے والا ھے ۔[86]
عمیق دریا سے مراد میں چند احتمال پائے جا تے ھیں ،منجملہ دریائے علم الٰھی ،یا دریائے قدرت الٰھی ،یا اس سے مراد قدرتوں کا وہ مجمو عہ ھے جو خداوند عالم نے امام علیہ السلام کو مختلف جہتوں سے عطا فر مایا ھے “
وھی ھر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ھر جا ھل پر اس کی جھالت کا نشانہ لگا نے والا ھے ۔[87]
آگاہ ھو جا ؤ کہ وھی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ھے ، وھی ھر علم کا وارث اور اس پر احا طہ رکھنے والا ھے۔
آگاہ ھو جا ؤوھی پرور دگار کی طرف سے خبر دینے والا اورآیات الٰھی کو بلند کر نے والا ھے[88] وھی رشید اور صراط مستقیم پر چلنے والا ھے اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ھے ۔
اسی کی بشارت دور سابق میں دی گئی ھے ۔[89] وھی حجت با قی ھے اور اس کے بعد کو ئی حجت نھیں ھے ، ھر حق اس کے ساتھ ھے اور ھر نور اس کے پاس ھے ، اس پر کو ئی غالب آنے والا نھیں ھے وہ زمین پر خدا کا حاکم ، مخلوقات میں اس کی طرف سے حَکَم اور خفیہ اور علانیہ ھر مسئلہ میں اس کا امین ھے ۔

۹ بیعت کی وضاحت

ایھا الناس!میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا ،اب میرے بعد یہ علی تمھیں سمجھا ئیں گے
آگاو ھو جا ؤ ! کہ میں تمھیں خطبہ کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ھوں کہ پھلے میرے ھاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو ،[90] اس کے بعد ان کے ھاتھ پر بیعت کرو ، میں نے اللہ کے ساتھ بیعت کی ھے اور علی (ع) نے میری بیعت کی ھے اور میں خدا وند عالم کی جا نب سے تم سے علی(ع)کی بیعت لے رھا ھوں (خدا فرماتا ھے)[91]:
” بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کر تے ھیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کر تے ھیں اور ان کے ھا تھوں کے اوپر اللہ ھی کا ھا تھ ھے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ھے وہ اپنے ھی خلاف اقدام کر تا ھے اور جو عھد الٰھی کو پورا کر تا ھے خدا اسی کو اجر عظیم عطا کر ے گا “

۱۰ حلال و حرام ،واجبات اور محرمات

ایھا الناس!یہ حج اور عمرہ اور یہ صفا و مروہ سب شعا ئر اللہ ھیں(خدا وند عالم فر ماتا ھے:[92]
[93] ”لہٰذا جوشخص بھی حج یا عمرہ کر ے اس کےلئے کو ئی حرج نھیں ھے کہ وہ ان دونوں پھا ڑیوں کا چکر لگا ئے “
ایھا الناس!خا نہٴ خدا کا حج کرو جو لوگ یھاں آجاتے ھیں وہ بے نیاز ھو جا تے ھینخوش ھوتے ھیں اور جو ا س سے الگ ھو جا تے ھیں وہ محتاج ھو جا تے ھیں ۔[94]
ایھا الناس!کو ئی مو من کسی مو قف(عرفات ،مشعر ،منی) میں وقوف[95] ھیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کر دیتا ھے ،لہٰذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے
ایھا الناس!حجا ج کی مدد کی جاتی ھے اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معا وضہ دیا جاتا ھے اور اللہ محسنین کے اجر کو ضا ئع نھیں کرتا ھے ۔
ایھا الناس!پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو ،اور جب وہ مقدس مقامات سے واپس ھو تو مکمل توبہ اور ترک گنا ہ کے ساتھ ۔
ایھا الناس!نماز قائم کرو اور زکوٰة ادا کرو جس طرح اللہ نے تمھیں حکم دیا ھے[96] اگر وقت زیادہ گذر گیا ھے اور تم نے کو تا ھی و نسیان سے کام لیا ھے تو علی (ع) تمھا رے ولی اور تمھارے لئے بیان کر نے والے ھیں جن کو اللہ نے میرے بعداپنی مخلوق پرامین بنایا ھے اور میرا جا نشین بنایا ھے وہ مجھ سے ھے اور میں اس سے ھوں ۔[97]
وہ اور جو میری نسل سے ھیں وہ تمھارے ھر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نھیں جا نتے ھو سب بیان کر دیں گے ۔
آگاہ ھو جاؤ کہ حلا ل و حرام اتنے زیادہ ھیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نھیں ھے ۔مجھے اس مقام پر تمام حلال و حرام کی امر و نھی کرنے اور تم سے بیعت لینے کا حکم دیا گیاھے اور تم سے یہ عھد لے لوں کہ جو پیغام علی (ع) اور ان کے بعد کے ائمہ کے با رے میں خدا کی طرف سے لا یا ھوں ،تم ان سب کا اقرار کرلوکہ یہ سب میری نسل اور اس (علی (ع))سے ھیں اور امامت صرف انھیں کے ذریعہ قائم ھوگی ان کا آخری مھدی ھے جو قیا مت تک حق کے ساتھ فیصلہ کر تا رھے گا “

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایها الناس!میں نے جس جس حلال کی تمھارے لئے رہنما ئی کی ھے اور جس جس حرام سے روکا ھے کسی سے نہ رجوع کیا ھے اور نہ ان میں کو ئی تبدیلی کی ھے لہٰذا تم اسے یاد رکھو[98] اور محفوظ کرلو، ایک میں پھر اپنے لفظوں کی تکرار کر تا ھوں :نماز قا ئم کرو ، زکوٰة ادا کرو ، نیکیوں کا حکم دو ، برا ئیوں سے روکو ۔

اور یہ یاد رکھو کہ امر با لمعروف کی اصل یہ ھے کہ میری بات کی تہہ تک پہنچ جا ؤ اور جو لوگ حاضر نہیں ھیں ان تک پہنچا ؤ اور اس کے قبول کر نے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو[99] اس لئے کہ یھی اللہ کا حکم ھے اور یھی میرا حکم بھی ھے[100] اور امام معصوم کو چھو ڑ کر نہ کو ئی امر با لمعروف ھو سکتا ھے اور نہ نہی عن المنکر [101]-

ایھا الناس!قرآن نے بھی تمھیں سمجھا یا ھے کہ علی (ع) کے بعد امام ان کے فرزند ھیں اور میں نے تم کو یہ بھی سمجھاد یا ھے کہ یہ سب میری اور علی کی نسل سے ھیں جیساکہ پر ور دگار نے فر مایا ھے:

[102]

” اللہ نے (امامت)انھینکی اولاد میں کلمہ با قیہ قرار دیا ھے “اور میں نے بھی تمھیں بتا دیا ھے کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رھو گے ھر گزگمراہ نہ ھو گے [103]

ایھا الناس!تقویٰ اختیار کرو تقویٰ۔قیا مت سے ڈروجیسا کہ خدا وندعالم نے فر مایا ھے:

[104]

” زلزلہ قیامت بڑی عظیم شئ ھے “

موت ، قیامت ،حساب، میزان ،اللہ کی با رگاہ کا محا سبہ ،ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وھاں نیکیوں پر ثواب ملتا ھے[105] اور برا ئی کر نے والے کا جنت میں کو ئی حصہ نہیں ھے ۔

۱۱ قانونی طور پر بیعت لینا

ایھا الناس!تمھاری تعداد اتنی زیادہ ھے کہ ایک ایک میرے ھاتھ پر ھاتھ ما ر کر بیعت نہیں کر سکتے ھو لہٰذا اللہ نے مجھے حکم دیا ھے کہ میں تمھاری زبا ن سے علی (ع) کے امیر المو منین[106] ھو نے اور ان کے بعد کے ائمہ جو ان کے صلب سے میری ذریت ھیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں اور میں تمھیں بتا چکا ھوں کہ میرے فرزند ان کے صلب سے ھیں۔

لہٰذا تم سب مل کر کھو :ھم سب آپ کی بات سننے والے ، اطاعت کر نے والے ، راضی رہنے والے اور علی (ع) اور اولاد علی (ع) کی امامت کے با رے میں جو پروردگار کا پیغام پہنچایا ھے اس کے سا منے سر تسلیم خم کر نے والے ھیں ۔ھم اس بات پر اپنے دل ، اپنی روح ، اپنی زبان اور اپنے ھا تھوں سے آپ کی بیعت کر رھے ھیں اسی پر زندہ رھیں گے ، اسی پر مریں گے اور اسی پر دو بارہ اٹھیں گے ۔نہ کو ئی تغیر و تبدیلی کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ھو ں گے ، نہ عھد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو تو ڑیں گے ۔

اورجن کے متعلق آپ نے فرمایا ھے کہ وہ علی امیر المومنین اور ان کی اولاد ائمہ آپ کی ذرّیت میںسے ھیں ان کی اطاعت کریں گے ۔جن میںسے حسن وحسین ھیں اور ان کے بعد جن کو اللہ نے یہ منصب دیا ھے اور جن کے بارے میں ھم سے ھمارے دلوں،ھماری جانونھماری زبانوں ھمارے ضمیروں اور ھمارے ھاتھونسے عھدوپیمان لے لیاگیا ھے ھم اسکا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے ،اور اس میں خدا ھمارے نفسوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں دیکھے گا۔

ھم ان مطالب کو آپ کے قول مبارک کے ذریعہ اپنے قریب اور دور سبھی اولاد اور رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے اورھم اس پر خدا کو گواہ بناتے ھیناور ھماری گواھی کے لئے اللہ کافی ھے اور آپ بھی ھمارے گواہ ھیں ۔[107]

ایھاالناس!اللہ سے بیعت کرو ،علی (ع) امیر المومنین ھونے اور حسن وحسین اور ان کی نسل سے باقی ائمہ کی امامت کے عنوان سے بیعت کروجو غداری کرے گا اسے اللہ ھلاک کردے گا اور جو وفا کرے گا اس پر رحمت نازل کرے گا اور جو عھد کو توڑدے گا وہ اپنا ھی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے باندھے ھوئے عھد کو وفا کرے گا خدوند عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا ۔

ایھاالناس !جومیں نے کھا ھے وہ کھو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو،[108]اور یہ کھو کہ پرودگار ھم نے سنا اور اطاعت کی ،پروردگاراھمیں تیری ھی مغفرت چاہئے اور تیری ھی طرف ھماری بازگشت ھے اور کھو :حمدو شکرھے اس خداکاجس نے ھمیں اس امر کی ھدایت دی ھے ورنہ اسکی ھدایت کے بغیر ھم راہ ھدایت نہیں پاسکتے تھے۔

ایھاالناس!علی ابن ابی طالب کے فضائل اللہ کی بارگاہ میں اور جواس نے قرآن میں بیان کئے ھیں وہ اس سے کھیں زیادہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھیں کہ میں ایک منزل پر شمار کر اسکوں۔لہٰذا جو بھی تمھیں خبر دے اور ان فضائلسے آگاہ کرے اسکی تصدیق کرو۔[109]
یاد رکھو جو اللہ ،رسول،علی اور ائمہ مذکورین کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کا مالک ھوگا ۔
ایھا الناس!جو علی کی بیعت ،ان کی محبت اور انھیں امیر المومنین کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کریں گے وھی جنت نعیم میں کامیاب ھوں گے ۔ایھاالناس!وہ بات کھو جس سے تمھارا خدا راضی ھوجائے ورنہ تم اور تمام اھل زمین بھی منکر ھوجائیں تو اللہ کو کوئی نقصان نھیں پھونچا سکتے۔
پروردگارا !جو کچھ میں نے ادا کیا ھے اور جس کا تونے مجھے حکم دیا ھے اس کے لئے مومنین کی مغفرت فرما اور منکرین (کافرین)پر اپنا غضب نازل فرمااور ساری تعریف اللہ کے لئے ھے جو عالمین کا پالنے والا ھے ۔
ب : ”عَرَّفَهَا “ تشدید کے ساتھ ،یعنی جو شخص امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل بیان کرے اور ان کا لوگوں کو تعارف کرائے تو اس کی تصدیق کرو ۔
”ب “ میں عبارت اس طرح ھے :ایھا الناس ،فضائل علی (ع) اور جو کچھ خداوند عالم نے ان سے مخصوص طور پر قرآن میں بیان کیا ھے وہ اس سے کھیں زیادہ ھے کہ میں ایک جلسہ میں بیٹھ کر سب کو بیان کروں ،لہٰذا جو کو ئی اس بارے میں تم کو خبر دے اس کی تصدیق کرو ۔

---

[1] توحید کے متعلق خطبہ کی ابتدا کے الفاظ بہت دقیق مطالب کے حامل ھیںجن کی تفسیر کی ضرورت ھے ۔مذکورہ جملہ کی اس طرح وضاحت کی جا سکتی ھے :ساری تعریف اس خد اکےلئے ھے جو یکتا ئی میں بلند مرتبہ رکھتا ھے ،وہ یکتا ھو نے اور بلند مرتبہ ھونے کے باوجوداپنے بندوں سے نزدیک ھے ۔ ” ب “اور ” د “ کی عبارت اس طرح ھے :اس خد ا کی حمد ھے جو اپنی یکتا ئی کے ساتھ بلند مرتبہ اور اپنی تنھائی کے با وجود نزدیک ھے۔
[2] اس جملہ سے مندرجہ ذیل دو جہتوں میں سے ایک جہت مراد ھو سکتی ھے:
پھلے :خداوند عالم کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ھوئے ھے درحالیکہ وہ چیزیں اپنی جگہ پر ھیں اور خداوند عالم کو ان کے معائنہ اور ملا حظہ کرنے کی ضرورت نھیں ھے ۔
[3] کلمہ ” قُدُّوسٌ “کا مطلب ھر عیب و نقص سے پاک اور منزّہ ،اور کلمہٴ ” سُبُّوْحٌ “ کا مطلب جس کی مخلوقات تسبیح کرتی ھے اور تسبیح کا مطلب خداوند عالم کی تنزیہ اور تمجید ھے “
[4] ”ج “، ” د “اور ” ھ “ھر نفس اس کے زیر نظر ھے ۔
[5] ” ج “اور ” د “وھی عدم سے وجود عطا کرنے والا ھے “
[6] ” الف “ ، ” ب “ اور ” د “اس کی تدبیر میں کو ئی اختلاف نھیں ھے “
[7] ” ج “بغیر فساد کے “
[8] ” ج “ :اس نے چاھا پس وہ وجود میںآگئے ۔
[9] ” ب “ اور ” ج “:بادشاھوں کا مالک ۔
[10] اس چیز سے کنایہ ھے کہ رات اور دن دو کشتی لڑنے والوں کی طرح ایک دو سرے پر غالب آجاتے ھیں اور اس کو زمین پر پٹک دیتا ھے اور خود اوپر آجاتا ھے ۔دن کے بارے میں فرمایا ھے”رات کا بہت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتا ھے “ لیکن رات کے بارے میں نھیں فر مایا ۔شاید یہ اس بات سے کنایہ ھو کہ چونکہ دن نور سے ایجاد ھو تا ھے اور جیسے ھی نور کم ھوا رات آجاتی ھے ۔
[11] ”د “تدبیر کرتا ھے اور مقدر بناتا ھے ۔
[12] ” ب “ منع کرتا ھے اور ثروتمند بنا دیتا ھے ۔
[13] ” ج “ اور ” ھ “ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والا اس کے علاوہ اور کو ئی نھیں ھے ۔
[14] ” ج “ اور ”د “اور ”ھ “ سے کسی زبان کی مشکل پیش نھیں آتی ھے ۔
[15] ” د “ ” ھ “اس کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو ،اور جس چیز میں اس کی رضایت ھے اس کی طرف سبقت کرو اور اس کے مقدرات کے مقابلے میں تسلیم ھو جاوٴ۔
[16] سورہ ما ئدہ آیت/۶۷۔
[17] ” ج “ اور ” ھ “ جو کچھ میں نے پہنچایاھے اس میں کسی قسم کی کو ئی کو تا ھی نھیں کی ھے اور جو

کچھ مجھ پر ابلاغ ھوا اس کے پہنچانے میں کسی قسم کی کاھلی نھیں کی ھے ۔
[18] ان دو مقامات پر سلام پروردگار عالم کے نام کے عنوان سے ذکر ھوا ھے۔
[19] سورہ ما ئدہ آیت/۵۵۔
[20] " ب " حالت رکوع میں خداوند عالم کی خاطر زکات دی ھے خداوند عالم بھی ھر حال میں ان کا ارادہ کرتا ھے ۔
[21] یعنی اس مھم کے ابلاغ میں معافی چاہنے کی ایک علت یہ بھی ھے
[22] سورہ توبہ آیت/ ۶۱۔
[23] یھاں پر اس کا مطلب یہ ھو گاکہ پیغمبر اکرم (ص) خداوند عالم کے کلام کی تصدیق فرماتے ھیں اورمو منین کے مقابل میں تواضع اور احترام کا اظھار کرتے ھیں اور ان کی باتوں کو رد نھیں کرتے ۔
[24] " ج " اور " ھ " لیکن خدا کی قسم ان کی باتوں کو در گزر کرتے ھوئے ان پر کرامت کرتا ھوں ۔
[25] سورہ مائدہ آیت/۶۷۔
[26] " ج " اور " ھ " ھر موجود پر ---
[27] " ب "جو شخص ان کا تابع ھوگا ان کی تصدیق کرے گا اس کو اجر ملے گا ۔
[28] آنحضرت (ص) کے اس کلام سے مراد خود آپ ھی ھیں ۔
[29] " اَحْصَاہُ " کا مطلب " عَدَّ ہُ وَضَبَطَہُ "ھے ۔یعنی ذہن سے قریب کرنے کےلئے کلمہ"جمع اور جمع آوری "سے استفادہ کیا گیا ھے ۔
[30] سورہ یس آیت/۱۲۔
[31] وہ خداوند عالم کے امر سے امام ھیں ۔
[32] میری مخالفت کرنے سے پرھیز کرو ۔
[33] "الف" ، "ج "اور " د "اگر کو ئی میری اس گفتگو میں کسی ایک چیز میں شک کرے گو یا اس نے تمام چیزوں میں شک کیا ھے اور اس میں شک کرنے والے کا ٹھکانا جھنم ھے ۔" ھ ":جو شخص میری گفتار کی ایک چیز میں شک کرے گویا اس نے پوری گفتار میں شک کیا ھے
[34] " ب " ایھا الناس ،خداوند عالم نے علی بن ابی طالب کو سب پر افضل قرار دیا ھے ۔
[35] " ج " اور " ھ "میرا کلام جبرئیل سے اور جبرئیل پروردگار عالم کی طرف سے یہ پیغام لا ئے ھیں۔
[36] " جنب " یعنی طرف ،جہت ،پھلو ۔شاید یھاں پراس سے مراد امیر المو منین علیہ السلام کا خداوند عالم سے بہت زیادہ مرتبط ھو نا ھے
[37] سورہ زمر آیت/۵۶۔
[38] " زواجر "یعنی باطن ،ضمیر اورنھی کے معنی میں بھی آیا ھے ،اور پھلے معنی عبارت سے بہت زیادہ منا سبت رکھتے ھیں
[39] خدا کی قسم وہ نور واحد کے عنوان سے تمھارے لئے بیان کرنے والے ھیں ۔
[40] یہ حدیث : کی طرف اشارہ ھے ۔
[41] " ج "یہ خداوند عالم کی جانب سے اس کی خلق میںامراور زمین میں اس کا حکم ھے ۔
[42] " ج " جان لو !میںنے نصیحت فرما دی ھے ۔
[43] " الف " اور " ب "اور " د ":جان لو کہ امیرالمومنین میرے اس بھا ئی کے علاوہ کوئی نھیںھے ۔
[44] " ب " امیر المو منین علیہ السلام نے اپنے دونوں ھاتھوں کو پیغمبر اکرم (ص) کے چھرہٴ اقدس کی طرف اس طرح بلند کیا کہ آپ کے دونوں ھاتھ مکمل طورپر آسمان کی طرف کھل گئے تو پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا یھاں تک کہ ان کے قدم مبارک آنحضرت (ص) کے گھٹنوں کے برابر آگئے ۔
یہ فقرہ کتاب اقبال سید بن طا وٴس میں اس طرح آیا ھے :---پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کرتے ھو ئے فر مایا :ایھا الناس ،تمھارا صاحب اختیار کون ھے ؟ انھوں نے کھا :خدا اور اس کا رسول ۔آنحضرت (ص)نے فرمایا : آگاہ ھو جاوٴ جس کا صاحب اختیار میں ھوں یہ علی اس کے صاحب اختیار ھیں ۔خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ ،جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو اس کو ذلیل کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کر ۔
[45] " د " اور میرے بعد امور کے مدبر ھیں ۔
[46] " ب " :---اور میری امت کے جو لوگ مجھ پر ایمان لائے ھیں ان پرمیرے جا نشین ھیں ۔آگاہ ھو جا وٴ کہ قرآن کا نازل کرنا میری ذمہ داری ھے لیکن میرے بعد اس کی تاویل ،تفسیر کرنا اور وہ عمل کرنا جس سے خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

راضی ہوتا ھے اور دشمنوں سے جنگ کرنا اس کے ذمہ ھے اور وہ خداوند عالم کی اطاعت کی طرف راہنما ئی کرنے والے ھیں ۔
[47] ناکثین :طلحہ ،زبیر ،عائشہ اور اھل جمل ؛قاسطین :معاویہ اور اھل صفین ؛اور مارقین :اھل نہروان ھیں ۔
[48] سورہ ق آیت/۲۹۔
[49] " الف " میں کہتا ھوں :میری بات (خداوند عالم کے امر سے)نہیں بدلتی ھے ۔" ھ " میں خداوند عالم کے امر سے کہتا ھوں :میری بات میں کو ئی تغیر و تبدل نہیں ھوتاھے ۔
[50] سورہ ما ئدہ آیت /۳۔
[51] سورہ آل عمران آیت/ ۸۵۔
[52] " الف " ،" ب " ، " د " اور " ھ " : خدایا! تو نے مجھ پر نازل کیا ھے کہ میرے بعد امامت علی (ع) کے لئے ھے میں نے اس مطلب کو بیان کیا علی (ع) کو امام معین فرمایا ،جس کے ذریعہ تو نے اپنے بندوں کے لئے دین کو کامل کیا ، ان پر اپنی نعمت تمام کی اور فرمایا :جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو انتخاب کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جا ئیگا اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھا نے والوں میں سے ھوگا "خدایا میں تجھ کو گواہ بناتا ھوں کہ میں نے پہنچادیا اور گواھی کے لئے تجھ کو کا فی سمجھتا ھو ں ۔
[53] " حبط " یعنی سقوط ،فساد ،نابودھونا ،ضائع ھونا اور ختم ھوجانا ھے ۔
[54] ہ سورہ انسان کی آیت ۱۲ کی طرف اشارہ ھے جس میں خدافرماتا ھے : اور انھیں ان کے صبر کے عوض جنت اور حریر جنت عطا کرے گا " سورہ انسان آیت/ ۱۲۔
[55] " ب " وہ میرا قرض ادا کرنےوالا اور میرا دفاع کرنے والا ھے ۔' ھ " وہ خداوند عالم کا دَین (قرض) ادا کرنے والا ھے۔
[56] یعنی تمھارے ایمان کے درجہ کا حضرت آدم علیہ السلام کے درجہ سے بہت زیادہ فاصلہ ھے ۔
[57] " ب " درحالیکہ خداوند عالم کے بہت زیادہ دشمن ھو گئے ھیں ۔" ج "اور " ھ " اگر تم انکار کروگے تو تم خدا کے دشمن ھو ۔
[58] سورہ عصر آیت/۱۔
کتاب اقبال سید بن طاؤس میں عبارت اس طرح آئی ھے : سورہ " والعصر " حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ھوا ھے اور اس کی تفسیر یوں ھے :قیامت کے زمانہ کی قسم، انسان گھا ٹے میں ھے اس سے مراد دشمنان آل محمد ھیں ،مگر جو لوگ ان کی ولایت پر ایمان لائے اور اپنے دینی برادران کے ساتھ مواسات کے ذریعہ عمل صالح انجام دیتے ھیں اور ان کی غیبت کے زمانہ میںایک دوسرے کو صبر کی سفارش کرتے ھیں ۔
[59] یہ سورہ نساء آیت/ ۴۷کی طرف اشارہ ھے۔کلمہ " طمس " کا مطلب ایک تصویر کے نقش و نگار کو محو کرنا ھے ۔اس مقام پر (احادیث کے مطابق)دل سے ھدایت کا مٹا دینا اور اس کو گمرا ھی کی طرف پلٹا دینامراد ھے ۔
[60] " مسلوک "یعنی داخل کیاگیا۔اور " ب " میں مسبوک ھے جس کا مطلب قالب میں ڈھالاھوا ھے۔
[61] د"اور ھر مو من کا حق حاصل کرے گا "
[62] ج"...مھدی قائم خداوند عالم اور ھمارے ھر حق کو تمام مقصرین ،معاندین ،مخالفین،خا ئنین ،آثمین،ظالمین اور غاصبین کو قتل کر کے وصول کرے گا "
[63] "ھ" ھمارے سلسلہ میں خداوند عالم پر احسان نہ جتاؤخداوند عالم تمھاری باتیں قبول نہیں کرے گا ،تم پر غضب نازل کرے گا اور تم پر عذاب نازل کرے گا اس "
[64] کلمہٴ "اغتصاب "کا مطلب ظلم و زبر دستی کے ساتھ اخذ کرنا ٬
[65] کلمہٴ "الثقلان" کا "جن و انس "ترجمہ کیا گیا ھے ۔
[66] یہ سورہ رحمن کی ۳۱ اور ۳۵ ویں آیت کی طرف اشارہ ھے ۔
[67] یہ سورہ آل عمران کی ۱۷۹ویںآیت کی طرف اشارہ ھے
کردے اور اللہ تم کو غیب پر با خبر کرنے والا نہیں ھے ۔
[68] کلمہٴ "قریہ "کے معنی گاؤں اور آبادی کے ھیں اور اس مو قع پر دوسرے معنی منا سب ھیں ۔
[69] "الف "اور "د"ایھا الناس ! کو ئی ایسی بستی نہیں ھے جس کے رہنے والوں کو پروردگار عالم نے تکذیب کی وجہ سے ھلا ک نہیں کیا اسی طرح خداوند عالم ظالموں کی بستیوں کو ھلاک کرتا ھے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں ارشاد فر مایا ھے اور یہ علی (ع) تمھارے امام اور صاحب اختیار ھیں وہ وعدہ گاہ الٰھی ھیں اور خداوند عالم اپنے وعدہ کو عملی کرتا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[70] ”ج اور ”ھ “خدا کی قسم تم سے پھلے والے لوگوں کو ان کی اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ھلاک کیا ھے ۔
[71] سورہ مرسلات :آیات /۱۶۔۱۹۔
[72] ”الف “پس وہ امر و نھی کو خداوند عالم کی طرف سے جانتے ھیں ۔”د“امر و نھی خداوند عالم کی طرف سے ان کے ذمہ ھے “
[73] ”الف “اور ” د “جان لو ! کہ علی (ع) کے دشمن اھل شقاوت ،تجاوز کرنے والے اور شیا طین کے بھا ئی ھیں ۔
[74] سورہ مجا دلہ آیت/ ۲۲۔
[75] سورہ انعام آیت/۸۲۔
[76] سورہ مجادلہ آیت /۲۲۔”ب “اور ”ج “میں وہ سیدھا راستہ ھوں جس سے تمھیں خداوند عالم نے ھدایت پانے کا حکم دیاھے ۔
[77] سورہ انعام آیت/۸۲۔”ج“:کس شخص کے بارے میں نازل ھوا ھے ؟انھیں کے بارے میں نازل ھوا ھے (خدا کی قسم انھیں کے بارے میں نازل ھوا ھے خداکی قسم ان سب کو شامل ھے اور ان کے آباء و اجداد سے مخصوص ھے اور عام طور پر ان سب کو شامل ھے ۔
[78] ”الف “، ”ب “اور ” د“آگاہ ھو جا ؤ کہ ان کے دوست وہ لوگ ھیں جن کے بارے میں خدا وند عالم فر ماتا ھے :وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ھو ں گے “
[79] سورہ اعراف آیت /۳۸ ۔
[80] سورہ ملک آیات / ۸۔۱۱۔
[81] کلمہ”سحق “کے معنی ھلاکت ،اور دوری کے ھیں ۔
[82] جملہ ” یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ “کا شاید یہ مطلب ھے کہ وہ خداوند عالم کو دیکھے بغیر غیب پر ایمان رکھنے کی وجہ سے اس سے ڈرتے ھیں ۔
[83] ”الف “اور ”د “آگ کے شعلوں اور بھشت کے ما بین کتنا فا صلہ ھے ۔”ب “ھم نے آگ کے شعلوں اور عظیم اجر کے مابین فرق واضح کر دیا ھے “
[84] شاید اس سے یہ مراد ھو کہ میں نے تم کو برائیوں سے ڈرایا اور تصفیہ کیا اور اب وہ وقت آگیا ھے کہ تم علی (ع) کے ساتھ بھشت کی راہ اختیار کرلو ۔
[85] ”الف “، ”ب “اور ”د “وہ ھر اھل شرک قبیلہ کا قاتل ھے “
[86] وہ عمیق سمندر سے عبور کرنے والا ھے ۔
[87] ”ب“وہ وھی ھے جو صاحب فضل کو اس کے فضل کے مانند جزا دیتا ھے ۔
[88] وہ اپنے آبا ؤ اجدادکے حکم کو محکم و مضبوطی عطا کرنے والا ھے۔
[89] وہ وھی ھے جس کی ھر گزشتہ پیغمبر نے بشارت دی ھے ۔
[90] ” ج “ میں تمھاری طرف بیعت کے لئے ھاتھ بڑھاؤں گا ۔
[91] سورہ فتح آیت/ ۱۰۔
[92] پرانٹز کے اندرجملہ اس لئے لکھا گیا ھے کہ ” بھما “کی ضمیر کا حج و عمرہ سے کوئی تعلق نھیں ھے اور اس کامرجع صفا و مروہ ھیں
[93] سورہ بقرہ آیت / ۱۵۸)
[94] شاید منقطع ھو جا نے سے مراد کم نسل ھو جا نا ھو جیساکہ کلمہ ”بتر “سے استفادہ کیا گیا ھے ،اور ”د “اور ”ھ “میں اس طرح ھے :”گھر والے خا نۂ خدا میں داخل نھیں ھو تے مگر یہ کہ وہ رشد و نمو کر تے ھیں اوران کا غم ختم ھو جا تا ھے اور کو ئی خاندان اس کو ترک نھیں کرتا مگر یہ کہ وہ ھلاک اورمتفرق ھو جاتا ھے “
[95] اس سے مراد ان تین جگھوں پر وقوف کرنا ھے جو اعمال حج کا جزشمار ھو تا ھے ۔
[96] ”ج “اور ”ھ “زکات ادا کرو جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ھے “
[97] ”الف “ اور ”ج “جس شخص کو خداوند عالم نے مجھ سے خلق کیا ھے اور میں اس سے ھوں۔”د “جس کو خداوند عالم نے خود اپنا اور میرا خلیفہ قرار دیا ھے ۔
[98] اس مطلب کے سلسلہ میں فکر کرنا اور تحقیق کرنا۔
[99] یہ جملہ (نسخۂ ”ج “)کتاب ” التحصین “کے مطابق خطبہ کا آخری جملہ ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[100] " ب "جان لہ کہ تمھارے سب سے بلند و برتر اعمال امر بالمعروف اور نھی عن المنکر ھیں ۔پس جو لوگ اس مجلس میں حا ضر نھیں ھیں اور انھوں نے میری ان باتوں کو نھیں سنا ھے ان کو سمجھانا چونکہ تم تک یہ حکم میرے اور تمھارے پرور دگار کا ھے ۔
[101] شاید اس سے مراد یہ ھو کہ معروف و منکرات کا معین کرنا نیز معروف و منکرات کی شرطوں اور اس کے طریقہ کو امام معصوم معین کرتاھے ۔ نسخۂ " ج "میں اس طرح آیا ھے :"امر بالمعروف اور نھی عن المنکرصرف امام معصوم کے حضور میں ھو تا ھے ۔
[102] سورہ زخرف آیت / ۲۸۔
[103] " ب "ایھا الناس میں قرآن کو اپنی جگہ پر قرار دے رھا ھوں اور میرے بعد میرے جا نشین علی (ع) اورائمہ ان کی نسل سے ھیں ،اور میں نے تم کوسمجھادیا کہ وہ مجھ سے ھیں ۔اگر تم ان سے متمسک رھو گے تو ھر گز گمراہ نہ ھو گے ۔
[104] سورہ حج آیت/۱ ۔
[105] " د "جو شخص اچھے کام کرے گا کامیاب ھوگا ۔
[106] "الف "، " ب "اور " ھ "جو کچھ میں نے علی (ع) کےلئے "امیر المو منین" کے عنوان سے بیان کیا ھے ۔
[107] اس مقام تک وہ عبارتیں تھیں جن کے سلسلہ میں پیغمبر اسلام (ص) نے لوگوں سے چاھا کہ وہ اس کومیرے ساتھ دھرائینیں اور اس کے مضمون کا اقرار کریں۔ یہ عبارتیں نسخۂ "ب" کے مطابق بیان کی گئی ھیں۔ اس کے بعد "الف"، "د" اور " ھ " میناس جملہ "آپ نے ھماری مو عظۂ الٰھی کے ذریعہ نصیحت فر ما ئی "یھاں تک اس طرح آیا ھے :
"...ھم خدا وند عالم ،آپ ،علی امیر المو منین (ع) ان کے امام فرزندجن کے سلسلہ میں آپ نے فر مایا کہ وہ آپ کے فرزنداور ان (علی) کے صلب سے ھیں کی اطاعت کرتے ھیں ۔ "ھ " (آپ نے فرمایا وہ علی (ع) کے صلب سے آپ کے فرزند ھیں وہ جب بھی آئیں اور امامت کا دعویٰ کریں)جو حسن و حسین علیھما السلام کے بعد ھینمیں نے ان دو نونکے مقام و منزلت کی اپنے اور خدا کے نزدیک نشاندھی کرادی ھے ۔ان دونوں کے سلسلہ میں میں نے یہ مطالب تم تک پہنچا دئے ھیں ، وہ دونوں جوانان جنت کے سردار ھیں ،وہ اپنے والد بزرگوار علی (ع) کے بعد امام ھیں اور میں علی (ع) سے پھلے ان دونوں کاباپ ھوں۔
کھو "ھم اس سلسلہ میں خدا وند عالم ،آپ ،علی (ع) ،حسن و حسین اور جن اماموں کا آپ نے تذکرہ فر مایا ھے ان سے عھد و پیمان باندھتے ھیں اورھم سے امیر المو منین علیہ السلام کے لئے میثاق لیاجائے ۔("ھ "پس یہ پیمان مو منین سے لے لیا گیاھو) ھمارے دلوں ،جانوں ،زبانوں اور ھاتھ سے ،جس شخص کےلئے ممکن ھو اس سے ھاتھ سے ورنہ وہ اپنی زبان سے اقرار کرے ۔اس پیمان کو ھم نھیں بد لیں گے اور ھم کبھی بھی اس میں تغیرو تبدل کرنے کا ارادہ نھیں کریں گے۔
ھم آ پ کا یہ فرمان اپنے دور اور قریب سب رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے۔ "ھ" ھم آپ کا یہ قول اپنے تمام بچوں تک پہنچا ئیں گے چا ھے وہ پیدا ھو گئے ھوں اور چا ھے ابھی پیدا نہ ھو ئے ھوں)،ھم خدا کو اس مطلب کے لئےاپنا گواہ بناتے ھیں اور گواھی کے لئے خدا کافی ھے اور آپ(ع) ھم پر شاھد ھیں ،نیز ھر وہ انسان جوخدا کی اطاعت کرتا ھے (چا ھے آشکار طور پر اور چاھے مخفی طور پر) نیز خداوند عالم کے ملا ئکہ ،اس کا لشکر اور اس کے بندوں کو اپنا گواہ قرار دیتے ھیں اور خداوند عالم تمام گواھونسے بلند و بالا ھے "۔
ایھا الناس!اب تم کیا کہتے ھو ؟یاد رکھو کہ اللہ ھر آواز کو جانتا ھے اور ھر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ھے ،جو ھدایت حاصل کرے گاوہ اپنے لئے اور جو گمراہ ھوگا وہ اپنا نقصان کرے گا ۔جو بیعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی بیعت کی،اسکے ھاتھ پر اللہ کا ھاتھ ھے ۔
[108] یعنی کھو "السلام علیک یا امیر المو منین "۔اور عبارت " ب "میں اس طرح ھے :ایھا الناس جس کی میں نے تملوگوں کوتلقین کی ھے اس کی تکرار کرو اوراپنے امیر المو منین کو سلام کرو"۔
[109] اس عبارت کے دو طریقہ سے معنی بیان کئے جا سکتے ھیں :
الف :"عَرَفَھَا "بغیر تشدید ،یعنی امیرالمو منین علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے والے کو اھل معرفت ھو نا چا ہئے اورصرف سنے ھوئے کو لیں اس وقت تک نقل نہ کریں جب تک دشمنونکی مکاریوناور حذف شدہ عبارتوں سے آگاہ نہ ھو جائیں کہ کھیں ایک فضیلت کا نتیجہ برعکس نہ ھوجائے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسرار غدیر

خطبہ ٔ غدیر کے اغراض و مقاصد کا جائزہ

غدیر کی تقریر کی خاص اهمیت، مخصوص کیفیت اور تقریر کرنے والے اور سننے والوں[1] کے جداگانہ شرائط کے پیش نظر ،اور ان باتوں کے باوجود کہ غدیر کے مخاطبوں کی اساس و بنیاد پر هی ساری دنیا کے قیامت تک آنے والے مسلمانونکی زندگی استوار هو گی لہٰذا پیغمبر اکرم(ص) نے اس خطبہ مینجن بنیادی اوراعتقادی مسائل کو مسلمانوں کیلئے دائمی راہ و روش اور پشت پناهی کے طورپر معین فرمایا تھا ان کی جمع بندی کرنا ضروری هے ۔
ان نتائج کے ماتحت جو خطبہ غدیر کے مطالب سے ماخوذهیں یہ معلوم هو جا ئیگا کہ امت کو گمراہ کرنے والے اور خداوند عالم کے دین میں تحریف کرنے والے خداوند متعال اور اسکے پیغمبر کے سامنے کس طرح کھڑے هوگئے اور لوگوں کوجنت کے راہ مستقیم سے منحرف کردیا جو تمام انبیاء علیهم السلام اور پیغمبر اکرم(ص) کی مسلسل تیئس سالہ کاوشوناور زحمتوں کا نتیجہ تھا اور جس سے استفادہ اور ثمرحاصل کرنے کا وقت آن پہنچا تھا ،اس سے ہٹاکر مسلمانوں کو بڑی تیزی کے ساتھ جہنم کے راستہ پر گامزن کردیا اور پیغمبر اکرم(ص) کے بیان کردہ بنیادی عقائدوغیرہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کےلئے ایک طولانی انحراف کے ستونوں کو مستحکم کردیا واضح ر هے کہ جو بهی مطالب خطبہ کے متن سے اخذ کئے گئے هیں اور بعض مقامات پر تهوڑی وضاحت و تشریح کے ساتھ ذکرهوئے هیں ۔خطبہ کی اصل عبارت کواس کتاب کے چھٹے اور ساتویں حصہ نیز چو تهے حصہ کے تیسرے جزء میں خطبہ کی مو ضوعی تقسیم کے اندر ملاحظہ کیا جاسکتاهے ۔

خطبہ ٔ غدیر کے مطالب کی جمع بندی

خطبۂ غدیر میں گفتگو کا محور

جب پیغمبر اکرم(ص) پر خداوند عالم کی جا نب سے "حجة الوداع "کا حکم نا زل هوا تو خطاب الٰهی اس طرح تها کہ حج اور ولایت[2] کے علا وہ تمام الٰهی پیغام لوگوں تک پهونچ چکے هیں ۔حج کے اعمال بهی اس طو لانی سفر میں مکمل طور پر بیان هو ئے اور غدیر کےلئے صرف ایک موضوع "ولایت " باقی رہ گیا تها ۔
پیغمبر اکرم(ص) کا خطبہ ٔ غدیر میں ایک اساسی اور بنیادی مقصد تھا جس کا نچوڑ (خلاصہ) اس جملہ میں کیا جا سکتا هے :
"اپنے بعد قیا مت تک بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا اعلان "
پور ی دقت کے ساتھ پورے خطبہ میں یہ نکتہ مکمل طور پر واضح و روشن هے کہ رسول اسلام(ص) نے اپنی گفتگو کا محور بارہ امامونکی ولایت کو قرار دیا اور اپنی گفتگو کے اختتام تک اسی مو ضوع پر گفتگو فر ماتے رهے اور اگر درمیان میں کچھ دو سرے مطالب بهی بیان فر مائے تو بهی ان کا اسی اصل مطلب سے بلا واسطہ تعلق هے ۔
پهلی دقت نظر میں یہ ادعا کیا جا سکتا هے کہ آنحضرت (ص) کا کلام اس گفتگو میں ان تین باتوں پر مشتمل تها :خطبہ میں کچھ مطالب صاف طور پر ولایت اور اما مت کے سلسلہ میں بیان هو ئے هیں ۔
اور کچھ مطالب موضوع ولایت کے لئے تمهید ی طور پر بیا ن هو ئے هیں ،کچھ مطالب امامت کے متعلق، ائمہ کی ولایت کی حدود،ان کے فضائل ،ان کے معا شرتی پروگرام ،نیز ان کے دشمنوں کے متعلق اور گمراہ اور منحرف هو جانے والے افراد کے سلسلہ میں بیان فر مائے ۔

خطبہ ٔغدیر میں بیان هونے والے مو ضوعات اور کلمات کی تعداد

هم تین اهم پهلوؤں کی تعداد کے اعتبار سے پورے خطبہ کا جا ئزہ لیتے هیں:
پهلے آنحضرت (ص) کے پیش نظر موضوعات کے اعتبار سے اور هر مو ضوع سے متعلق جملوں کی تعداد مندرجہ ذیل هے :
١۔ خدا وند عالم کے صفات : ١١٠ جملے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔پیغمبر اکرم(ص) کا مقام : ۱۰ جملے ۔
۳۔ولایت امیر المو منین علیہ السلام : ۵۰ جملے ۔
۴۔ولایت ائمہ علیہم السلام : ۱۰جملے ۔
۵۔فضائل امیر المو منین علیہ السلام : ۲۰ جملے ۔
۶۔حضرت مھدی علیہ السلام کی حکومت : ۲۰ جملے ۔
۷۔اھل بیت علیہم السلام کے شیعہ اور ان کے دشمن :۲۵جملے ۔
۸۔ائمہ علیہم السلام کے ساتھ بیعت : ۱۰ جملے ۔
۹۔قرآن اور اس کی تفسیر ۱۲جملے ۔
۱۰۔حلال و حرام، واجبات اور محرمات :۲۰جملے ۔

دو سرے :ان اسماء اور کلمات کی تعداد جو خطبہ میں استعمال ھو ئے ھیں جن سے خطبہ کی اھمیت کا اندازہ ھوتاھے :
۱۔امیر المو منین علیہ السلام کا اسم مبارک ”علی علیہ السلام “کے عنوان سے چالیس مرتبہ آیا ھے ۔
۲۔کلمہٴ ” ائمہ علیھم السلام “ دس مرتبہ آیا ھے ۔
۳۔امام زمانہ علیہ السلام کا اسم مبارک ”مھدی علیہ السلام “کے عنوان سے چار مرتبہ ذکر ھوا ھے

البتہ اکثر خطبہ ائمہ علیھم السلام کے سلسلہ میں ھے جو ضمیر یا اشارہ یا عطف کے ذریعہ بیان ھوا ھے اسی طرح بہت سے مطالب حضرت بقیة اللہ الاعظم کے سلسلہ میں آئے ھیں ۔مذکورہ مطالب سے مراد پیغمبر اکرم(ص) کا ان اسماء مبارک کو صاف طور پر بیان کرنا ھے جو ان کی فوق العادہ اھمیت کو بیان کرنا ھے

تیسرے :قرآن کریم کی ان آیات کی تعداد جو شاھد کے عنوان سے یا تفسیر کےلئے خطبہ میں بیان ھو ئی ھیں ۔خطبہ میں بعض مقامات پر قرآن کریم کی بہت سی آیات کو استشھاد کے طور پر پیش کرنا اس کے برجستہ نکات ھیں ۔خطبہٴ غدیر میں شاھد یا تفسیر کے عنوان سے بیان ھو نے والی آیات کی تعداد ۵۰ ھے جو اسلام کی اس بڑی سند کو جلو ہ نما کر تی ھیں ۔

اھل بیت علیھم السلام کی شان میں ۲۵ آیات اور اھل بیت علیھم السلام کے دشمنوں کے سلسلہ میں ۱۵ آیات خطبہ کے اھم نکات میں سے ھے ۔

قرآن کی کریم کی دس سے زیادہ آیات واقعہٴ غدیر کے ایام میں نازل ھو ئی ھیں اور اس کا آشکار نمو نہ یہ آیات:یَآاَیُّھَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ ربِّکَ>،اور ھیں ۔

یہ خطبہ کے اھم مقامات کی مختصر سی تعداد ھے ۔خطبہ کا دقیق طور پرمطالعہ کرنے کے بعد جاذب نظر اور دقیق تعداد کو اخذ کیا جا سکتا ھے ۔

۱ خطبہٴ غدیر کا خلا صہ :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “

خطبہٴ غدیر کا سب سے نمایاں جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “ھے ۔جب پیغمبر اکرم(ص) نے خطبہ کے حساس مو قع پر امیر المو منین علیہ السلام کے بازو پکڑ کر مجمع کے سامنے ان کا تعارف کرتے ھوئے بیان فر مایا ھے ۔[3]

اگر ھم اس جملہ کی اچھے طریقہ سے تحلیل کریں تو یہ معلوم ھوگا کہ یہ جملہ کو تا ہ ضرور ھے لیکن پُر معنی ھے اور کئی اعتقادی پھلوؤں پر مبنی ھے کہ اگر کو ئی اس کوتسلیم نہ کرتا ھو تو وہ اس جملہ کو بھی قبول نھیں کر سکتا ھے ھم اسی خطبہ میں مذکورہ مطالب کے ذریعہ ھم جملہ کی تشریح کر تے ھیں ۔

جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ “کے کلمات کی تشریح جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ“پانچ کلموں سے بنا ھے :
”مَنْ “یعنی ”ھر شخص “یہ کلمہ ان تمام مسلمانوں کو شامل ھے جو پیغمبر اکرم(ص) کو تسلیم کرتے ھیں۔
”کُنْتُ “،یعنی ” میں تھا “۔فعل ما ضی سے استفادہ کرتے ھوئے اس کا مطلب یہ ھوگا کہ یہ ”مَوْلَاہُ “یعنی ”مولا اور اس کا صاحب اختیار ...“یہ جملہ کلمہ کا اصلی محور ھے اور آنحضرت(ص) خود اس خطبہ اور دوسرے مقامات پر اس جملہ کے معنی بیان فر ما ئے ھیں ۔”مولی“یعنی جس شخص کے ھاتھ میں لوگوں کا اختیار ھو اور ان کی نسبت وہ ان لوگوں کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتا ھو اور جو بھی حکم ان کو دیدے وہ اس حکم کو کسی چون و چرا کے بغیر قبول کریناور اگراس حکم میں اس کی حقانیت یا شک یا اعتراض کے عنوان سے کو ئی کو تا ھی کرے تو یہ کفر کے برابر ھے اور آنحضرت (ص) کی نبوت کا انکار کرنا ھے ۔
”فَعَلِیٌّ “یعنی ”پس علی ....علی بن ابی طالب (ع) کومنصب و مقام کےلئے معین کرنا جو بعد کے کلمہ میں ذکر ھوا ھے یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فتنہ ڈالنے والوں اور سازش و منصوبہ بنا نے والوں کے منھ پر زور دار طمانچہ مارناھے تا کہ وہ امام کی شخصیت کے متعلق شک و تردیدیا اس کے تعدد کے احتمال کو اپنے ذہن سے نکال دےں ۔ دوسری طرف حضرت علی علیہ السلام کے تعارف سے دوسرے گیارہ امام جو ان کے بعد ان کے مقام منصب پر فا ئز ہوں گے ان کو اس طرح معین کرنا ھے کہ جس سے تحریف اور شک کا راستہ بند ہو جا ئے ۔

”مَوْلَاہُ “، یعنی ”اس کا مو لا اور صاحب اختیار ھے “۔وھی منصب جو اس جملہ کے تیسرے کلمہ میں پیغمبر اکرم(ص) کےلئے ذکر ھوا بالکل وھی منصب علی بن ابی طالب (ع) اور آپ کے بعد آپ کی نسل سے آنے والے گیارہ اماموں کےلئے ھے اور خداوند عالم کی جانب سے عطا کیا گیا ھے وہ لوگوں کے صاحب اختیار ھیں جو کچھ وہ فر مائیں اسے بے چون و چرا قبول کرنا ضروری ھے،اور ان کے سلسلہ میں ہر طرح کا اعتراض اور شک و تردید کفر کے مساوی ھے ۔

جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ...“کا دقیق مطلب

اس جملہ کے کلمات کو بیان کرنے کے بعد اس کا ترکیبی صورت کی وضاحت کے ساتھ ترجمہ کرتے ھیں :

ہر مسلمان جو پیغمبر اکرم(ص) کو اپنا صاحب اختیار قبول کرتا ھے اور ان کے فرامین اوراوامر و افعال میں اپنے کو کسی طرح کا شک و شبہ اور اعتراض کرنے کی اجازت نہیں دیتا ،اس کو علی بن ابی طالب (ع) کی نسبت بھی یھی عقیدہ رکھنا چا ہئے اور ان کی گفتگو ،افعال اور جو کچھ ان سے دیکھے اور سنے اس کو حق سمجھے اور چونکہ ان کے وجود کے سلسلہ میں کسی طرح کے کسی شک و اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ھے ،لہٰذا جو شخص کسی بھی طریقہ سے ان کی مخالفت کرے اوران کے مد مقابل ہو جا ئے وہ باطل ھے اور کفر کے مسا وی ھے ۔

”علی علیہ السلام “کے اسم مبارک کو بیان کرنے میں ایک اھم بات

حضرت علی بن ابی طالب (ع) کا اسم مبارک پیغمبر اکرم (ص)کے بعد امام بلا فصل کے عنوان سے امامت کی راہ میں پہلے شخص کے عنوان سے ذکر کیا گیا ھے تا کہ ان کی امامت ثابت ہو جا نے کے بعد یہ رشتہ باقی رھے اوران کے بعدگیارہ اماموں میں سے ھرایک یکے بعد دیگرے اس منزل کو قیامت تک پہنچائے ۔

خطبہ میں مختلف مقامات پر امیر المو منین علیہ السلام کے اسم مبارک کو ذکر کرنے کے بعد فوراً بلا فاصلہ اماموں کی طرف اشارہ کیا گیا ھے اور اس کی وجہ یہ ھے کہ خداوند عالم نے اپنے نا ئب کے عنوان سے ان صاحب اختیارلوگوں کوقیامت تک کےلئے (تسلسل کے ساتھ)لوگوں کےلئے معین فرما دیا ھے اور لوگوں پر اس طرح حجت تمام کردی ھے کہ وہ سیدھے راستہ کو آسانی کے ساتھ اخذ کرلیں اور کسی کےلئے کو ئی عذر باقی نہ رھے ۔

کلمہٴ ”مولیٰ “کے بارے میں اھم بات

ظاھر ھے لوگوں کا مطلق صاحب اختیار وھی شخص ہو سکتا ھے جونہ صرف گنا ہ ھی نہ کرے اور شیطان اور ھویٰ و ھوس کو اپنے نفس پرمسلط نہ ھونے دے بلکہ وہ اشتباہ و غلطی بھی نہ کرے تاکہ وہ لوگوں کی ھلاکت کا باعث نہ ہو سکے ۔

خداوند عالم نے ان لوگوں کو صاحب اختیار قرار دیا ھے جو مطلق عصمت کے مالک ھیں اور وہ ہر طرح کی برائی و پلیدی سے پاک و پاکیزہ اور منزہ ھیں ۔اس کے علاوہ اس نے اُن کے علم کو اپنے لا محدود علم سے متصل فرمایا ھے تاکہ وہ لوگوں کی طرح طرح کی مشکلوں کے جواب دہ ہو سکیں ۔

چودہ معصومین علیھم السلام کا لوگوں کے صاحب اختیار ھونے کو مشخص و معین کرنا جن کا امر ہر مو جود پر نافذ ھے فقط خداوند عالم کی جا نب سے ہو سکتاھے ، چونکہ وھی مخلوق کو وجود سے آراستہ کرنے والا ھے اس نے بہترین چیزوں کو خلق فر مایا ھے اور صرف وھی ھے جو کسی شخص کے ھاتھ میں لوگوں کے اختیار تام کو حوالہ کرنے کی ضمانت دے سکتا ھے ۔ یہ پیغمبر اکرم(ص) ھیں جنھوں نے خداوند عالم کی جا نب سے ائمہ معصومین علیھم السلام کی اس مقام کے سلسلہ میں پشت پنا ھی کے عنوان سے تعارف کرایا ھے ۔

پروردگار مھر بان نے نظامِ خلقت میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کی ھے بلکہ اس نے صاحبان اختیار ان لوگوں کو قرار دیا ھے جونور سے خلق ھو ئے ھیں اور ان کو انسانی قالب میں ڈھال دیا ھے معصومین علیھم السلام وہ افراد ھیں جو عالَم کی تخلیق سے پہلے خلق ھو ئے ھیں اور پوری دنیا ان کے وجود کی برکت سے خلق ھو ئی ھے ۔

خداوند عالم نے لوگوں کو نورانی موجودات کے سپردکردیا ھے تاکہ لوگ اس طریقہ سے اس (خدا) کی عبادت کریں اور ان سے ھدایت حاصل کریں ،لہٰذا اور کسی بھی طریقہ سے اخذ کی جانے والی ھدایت خداوند عالم کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے ۔امیر المو منین علیہ السلام واقعہ ٔ غدیر کو بیان کرتے وقت فر ما تے ھیں:
”۔۔وَکَانَتْ عَلیٰ وِلاَیَتِیْ وِلاَیَۃ اللّٰہِ،وَعَلیٰ عَدَاوَتِیْ عَدَوَۃُ اللّٰہِ،۔۔فَکَانَتْ وِلاَیَتِیْ کَمَالُ الدِّیْنِ وَرَضِیَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ“[4]
”خدا وند عالم کی ولایت میری ولایت کے ذریعہ پہچا نی جا تی ھے اور خداوند عالم سے عداوت بھی میری عداوت کے ذریعہ پہچا نی جا تی ھے ۔۔لہٰذا میری ولایت کمال دین اور خداوند عالم کی رضایت کا باعث ھے “
اسی طرح حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اس سلسلہ میں فر ماتے ھیں :جب خداوند عالم نے پیغمبر اکرم(ص) کے بعد اپنے اولیاء کو منصوب فرماکر تم لوگوں پر احسان کیا تو پیغمبر اکرم(ص) سے فرمایا :
اور اس نے اپنے اولیا ء کے لئے تم پر حقوق واجب کئے اور تم کو حکم دیا کہ اگر تم نے ان کے حقوق کو ادا کیا تو جو کچھ تمھارے پاس ازواج ،اموال اور کھانے پینے کی چیزیں ھیں وہ تمھارے لئے حلال ھیں اور اس میں تمھارے لئے خیر و بر کت ھے تا کہ یہ معلوم ھوجا ئے کہ کون شخص خداوند عالم کی اطاعت کرتا ھے ۔[5]

بہترین مو لیٰ کا انتخاب

مسلمان بلکہ تمام انسان خداوند عالم کا کتنا شکر ادا کریں کہ اس نے اپنی بیکراں رحمت کے دروازے اس طرح لوگوں کےلئے کھولے ،اور چودہ معصومین علیھم السلام کے انوار مقدسہ کو اس عالَم نورانی سے انسانی شکل میں قرار دیا اور ان کا اپنے نمائندوں کے عنوان سے تعا رف کرایا ،اس بڑی نعمت کے ذریعہ اس نے عالم بشریت پر ایک عظیم احسان کیا ھے ۔
ھم خداوند عالم کے شکر گزار ھیں کہ اس نے ھم کو یہ اجازت نہیں دی کہ ھم اپنا صاحب اختیار خود معین کریں کہ ہزاروں غلطیوں سے دو چا ر ھو جا ئیں ،اور اس نے اپنے انتخاب کے ذریعہ بھی معمو لی انسانوں کو ھمارا مو لا معین نہیں فر مایا ،بلکہ ان ھستیوں کو ھمارا مو لا معین فرمایا جو تمام عالم انسانیت میں سب سے بلند و بالا مقام پر فا ئز ھیں ۔جیسا کہ خود آنحضرت (ص) نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ھے :تمھارا پیغمبر سب سے بہترین پیغمبر ،اور تمھارا وصی سب سے بہترین جا نشین ،اور ان کی اولاد سب سے بہترین جا نشین ھیں “

جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ ۔۔“سے نتیجہ اخذ کرنا

اس مقام پر خطبہ کی دو اھم جہت جو جملہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَہُ“سے نتیجہ اخذ کرنے کے مترادف ھیں کی طرف اشارہ کرتے ھیں :
الف :صراط مستقیم جس پر قرآن و حدیث استوار ھیں صرف ائمہ معصو مین علیھم السلام کا راستہ ھے
اس سلسلہ میں خطبہ میں دو جامع جملے بیان ھو ئے ھیں :
۱۔میں خداوند عالم کا وہ سیدھا راستہ ھوں جس کی تم کوپیروی کا حکم دیا گیا ھے اور میرے بعد علی (ع) ان کے بعد ان کے صلب سے میرے فرزند جو ہدایت کرنے والے امام ھیں ۔
۲۔” سورہ حمد ائمہ علیھم السلام کی شان میں نازل ھوا ھے “یعنی مسلمان جو ھر دن کم سے کم دس مرتبہ ”اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ “کہتے ھیں وہ حقیقت میں خدا وند عالم سے یہ چا ہتے ھیں کہ وہ ان کی ائمہ معصومین علیھم السلام کے راستہ کی طرف ہدایت کرے اور جو لوگ اس راہ کی طرف ہدایت پاتے ھیں وہ ”اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ “ھیں اور جو لوگ اس راہ سے منحرف ھو جاتے ھیں وہ ”مَغْضُوْبٌ عَلَیْہِمْ“اور ”ضَا لِّیْنَ“ھیں ۔
ب:خداوند عالم کا دین اورخداوند عالم کی سب سے بڑی نعمت ،کہ جس نعمت کے آنے سے نعمتیں کا مل ھو ئیں ،ائمہ علیھم السلام کی ولایت اوروہ ان کا لوگوں کا صاحب اختیار ھونا تھا،اور وہ اسی وقت دین اسلام ایک کامل دین کے عنوان سے خدوند عالم کی بارگا ہ میں قبولیت کے درجہ پر فائز ھوا اس سلسلہ میں خطبہ ٔ غدیر میں دو جملہ ارشاد فر ما ئے :
۱۔پروردگار جب میں نے لوگوں کےلئے علی بن ابی طالب (ع) کی ولایت بیان کی تو تو نے یہ آیت: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔۔“نازل فر ما ئی آج میں نے دین اسلام کو کا مل کردیا تم پر اپنی نعمتیں تمام کردیں اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ھے “اور یہ آیت :نازل فرما ئی ”اور جو اسلام کے علاوہ کو ئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہ کیا جا ئے گا اور وہ قیامت کے دن خسارہ اٹھانے والوں میں ھوگا “۔
۲۔ایھا الناس !خداوند عالم نے اس (علی (ع)) کی امامت کے ذریعہ اپنے دین کو کا مل کردیا ھے لہٰذا جو شخص ان کی اور ان کے بعد ان کی نسل سے ان کے جا نشین امام جن کا سلسلہ قیامت تک رھے گا کی اقتدا نہ کرے اور ان کو اپنا امام قرار نہ دے تو اس کے اعمال بیکار ھیں اور اس کا ٹھکانا جہنم ھے “

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲ ”ولایت “کے سلسلہ میں غدیر کے اعتقادی ستون
پیغمبر اکرم(ص) کا منصب

غدیر کی اساس و بنیاد پیغمبر اکرم حضرت محمد بن عبد اللہ (ص)کی نبوت و خاتمیت پر ھے اور جو کچھ غدیر میں اسلام اور جھان کے مستقبل کے لئے پیشینگو ئی ھو ئی ھے وہ آنحضرت (ص) کے مقامِ شامخ کے بیان پر مبتنی ھے ،لہٰذا آنحضرت (ص)نے خطبہ کے چند حصوں اپنے مقام و منزلت کو لوگوں کے سامنے بیان فر ما یاھے ۔ان میں سے اکثر مقامات پر اپنے تذکرہ کے بعد ائمہ علیھم السلام کے اسماء کا تذکرہ فرمایا تا کہ یہ معلوم ھو جا ئے کہ اس شجرہٴ طیبہ کی اساس و بنیاد ،اس طولانی پروگرام کے بانی اور ولایت و امامت کی اصل خود خاتم الانبیاء (ص)ھیں ۔اس سلسلہ میں جو کچھ متن خطبہ میں بیان ھوا ھے اس کو چھ عنوان میں جمع کیا جا سکتا ھے :
۱۔آپ(ص) کے سلسلہ میں پیشنگوئی :گذشتہ انبیاء و مرسلین نے آ پ (ص) کے سلسلہ میں بشارت دی ھے ۔
۲۔آپ(ص) کی خا تمیت :آپ (ص) خاتم اور انبیاء و مر سلین کی آخری کڑی ھیں اور ان کے بعد کو ئی نبی نھیں آئے گا ۔اس مطلب کے سلسلہ میں یوں اشارہ فرمایا ھر پیغمبر کی اولاد خو د اس کے صلب سے ھے لیکن میری نسل حضرت علی علیہ السلام کے صلب سے ھو گی ۔
آپ (ص) کا مقام و منصب :اس سلسلہ میں چار پھلوؤں کی طرف اشارہ فرمایا :
الف :ان کے وجود میں خداوند عالم کی جانب سے نور قرار دیا گیا ھے ۔
ب:وہ نبی مر سل ،ڈرانے والے ھیں ،اور بہترین پیغمبر ھیں ۔
ج:خداوند عالم کے بعد وہ لوگوں کے مو لیٰ اور صاحب اختیار ھیں اور ان کا اختیار لوگوں پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ ھے ۔
د:وہ خداوند عالم کا سیدھا راستہ ھیں کہ جس کی پیروی کا حکم دیا گیا ھے ۔
۴: آپ(ص) کا علم :خداوند عالم نے آپ(ص) کو تمام علوم کی تعلیم دی ھے اور ان علوم کو آپ(ص) کے سینہ میں قرار دیا ھے ۔
۵۔آ پ(ص) کا حجت ھونا :اس سلسلہ میں تین پھلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ھے :
الف :آپ (ص) تمام مخلوقات اھل آسمان و زمین پرخداوند عالم کی حجت ھیں صرف انسانوں کے لئے حجت نھیں ھیں ۔
ب:آپ (ص) کے حجت ھونے میں شک کرنے والا شخص کافر ھے ،اور جو شخص آپ کی کسی بات میں شک کرے گویا اس نے آپ کے تمام اقوال میں شک کیا ھے اور ایسا شک کفر ھے ۔
ج:آپ(ص) جو کچھ بیان فر ماتے ھینخداوند عالم کی طرف سے بیان فرماتے ھیں۔آپ (ص) کا قول جبرئیل سے اور جبرئیل کا قول خداوند عالم کا کلام ھے ۔
۶۔آپ(ص) کی تبلیغ :اس سلسلہ میں بھی تین باتوں پر رو شنی ڈالی گئی ھے :
الف :جو کچھ خدا وند عالم نے آپ(ص) پر نازل فرمایا آپ(ص) نے اس کے پھنچا نے میں کو ئی کو تا ھی نھیں کی ھے ۔
ب:مطالب کو لوگوں کے لئے روشن کیا اور ان کو سمجھایا ھے ۔عین عبارت یوں ھے :آگاہ ھو جاؤ میں نے ادا کردیا ،پھنچادیا ،سنا دیا اور واضح کردیا ھے “۔
ج:آپ نے پیغام پھنچانے اور اپنے تبلیغ کرنے پر خداوند عالم کو شاھد قرار دیا ھے ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت
غدیر میں امیر المو منین علیہ السلام کے فقط پیغمبر اکرم(ص) کے خلیفہ اور ان کے جا نشین ھو نے کا مطلب یہ نھیں ھے کہ علی (ع) آنحضرت (ص) کی رحلت کے بعد ان کے قائم مقام ھو ھوں گے بلکہ وہ لوگوں کے تمام امورمیں تام الاختیار ھیں جن امور میں پیغمبر اکرم(ص) صاحب اختیار تھے ان کے جانشین کےلئے بھی ان سب کا اعلان کیا گیا ھے ۔
خطبۂ غدیر میں”امام “کا مطلب یعنی جو بشر کی تمام ضرورتوں کا جواب گو ھو ،یہ قدرت ان کو خداوند عالم عطا کرتا ھے ۔جو کچھ امامت کے عنوان سے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی امامت کے سلسلہ میں خطبہٴ غدیر میں بیان ھوا ھے وہ مندر جہ ذیل ھے :
الف :لوگوں پر صاحب امر اور واجب الاطاعت کے عنوان سے آپ (ع) کی مطلق حکو مت وولایت ،اس سلسلہ میں یہ تعبیر ات ھیں :امیر المو منین ،امام، خداو رسول کی حد تک لوگوں کے ولی ،خلیفہ وصی مفروض الطاعت اور نا فذ الامر ھیں ۔
ب:لوگوں کی خداوند عالم کی طرف ھدایت کرنا جو مندرجہ ذیل تعبیرات کی صورت میں آیا ھے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ ہدایت کرنے والے ہیں ۔
حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ۔
باطل کو نیست و نابود کرتے ہیں اور لوگوں کو اس سے منع کرتے ہیں۔
خداوند عالم کی طرف دعوت دیتے ہیں ۔
جو کچھ خداوند عالم کی رضا ہے اس پر عمل کرتے ہیں ۔
خداوند عالم کی معصیت سے منع کرتے ہیں ۔
بشارت دینے والے ہیں ۔

ج:لوگوں کی علمی ضرورتوں کا جواب دینا جس کالازمہ لوگوں کی تمام علمی ضروریات سے آگاہ ہونا ہے اس مطلب کو مندرجہ ذیل تعبیرات سے بیان گیا ہے :
وہ میرے علم کے اٹھانے والے ہیں اور میرے بعد تم کو سمجھا ئیں گے اور بیان کریں گے۔ وہ تفسیر قرآن کے سلسلہ میں جا نشین اور خلیفہ ہیں ۔

د :دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنا جو امام کا ایک طریقہ ہے مندرجہ ذیل دو طریقوں سے آیا ہے :
وہ خداوند عالم کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والے ہیں ۔
وہ ناکثین ،قاسطین اور ما رقین کو قتل کرنے والے ہیں ۔

وسیع معنی کے اعتبار سے ''امامت '' جو خطبہ ٔ غدیر میں بیان کی گئی ہے یہ سب خداوند عالم کی پشت پنا ہی اور اس کے دستخط کے ذریعہ ہے اور وہی اس قدرت کو عطا کرنے والا ہے ۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل عبارتیں ملتی ہیں :
وہ خداوند عالم کی طرف سے امام ہیں ۔
ان کی ولایت خداوند عالم کی جا نب سے ہے جو مجھ پر نا زل کی گئی ہے ۔
خداوند عالم نے ان کو منصوب فر مایا ہے ۔
وہ خداوند عالم کے امر سے دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں ۔

امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل

امیر المو منین علیہ السلام کے مناقب و فضائل (مخفی کرنے اور منتشر نہ کرنے کے باوجود) تمام عالم میں سنے جا رہے ہیں ،دوست و دشمن ،مسلمان اور غیر مسلمان نے ان کو تحریر کر رکھا ہے اور کو ئی شخص ان کا انکار نہیں کرسکتا ہے ۔اس سلسلہ میں خطبہ ٔ غدیر میں دو اہم مطلب بیان کئے گئے ہیں :

۱۔امیر المو منین علیہ السلام کی مطلق اور لا محدود فضیلت کا اثبات

پیغمبر اکرم(ص) نے خطبہ ٔ غدیر میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی فضیلت کے سلسلہ میں وہ بیان فرمایا کہ کو ئی شخص اس سے زیادہ بیان ہی نہیں کرسکتا ہے اور وہ آپ (ع) کا قیامت تک تمام لوگوں سے افضل ہونا ہے (پیغمبر اکرم(ص) کے علا وہ)لا محدود ،اورناقابل قیاس فضائل ،وہ فضائل جن کا عطا کرنے والا اللہ ہے اور ان کا اعلان کرنے والا آخری رسول ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فضیلت ان کے سلسلہ میں بیان کی جا ئے وہ کم ہے اور عقل بشر ان کی عظمت و جلالت کو درک کرنے سے عا جز ہے ۔ہم اس سلسلہ میں خطبہ ٔ غدیر کے پُر محتوا تین جملوں کا مشاہدہ کرتے ہیں :
۱۔خداوند عالم نے علی بن ابی طالب (ع) کو تمام لوگوں سے ا فضل قراردیا ہے ۔
۲:علی علیہ السلام کو سب لوگوں پر فضیلت دو ،چو نکہ وہ میرے بعد تمام مرد و عورت سے افضل ہیں جب تک خداوند عالم روزی نازل کررہا ہے اور مخلوقات با قی ہیں ۔
۳۔حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل (جو خداوند عالم نے قرآن میں نازل کئے ہیں)اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ان کو ایک نشست میں تم کو سنا ؤں ،پس جو شخص تم کو ان کے فضائل کے سلسلہ میں بتائے اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اس سے قبول کرلو ۔
ظاہر ہے ''با معرفت '' کی شرط ایک اہم نکتہ کو شامل ہے وہ یہ کہ اگر کو ئی شخص اہل بیت علیہم السلام کے باب مناقب میں اہل معرفت نہ ہو تو ممکن ہے وہ احادیث کے معنی میں ضروری توجہ مبذول نہ کرے اور نتیجتاً آپ (ع) کی شان و عظمت کے خلاف معنی سمجھ بیٹھے ۔دوسری طرف انسان کوافراد ،زمانی اور مکانی حالات ،اور لوگوں کی مختلف افکار کو نظر میں رکھے بغیر ہر فضیلت کو ہر مقام پر نہیں کہنا چا ہئے لہٰذا اس سلسلہ میں لا زمی بصیرت و معرفت کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھونا ضروری ھے ۔

۲۔امیر المو منین علیہ السلام کے بعض فضائل کا تذکرہ

امیر المو منین علیہ السلام کے وہ فضائل جن کا تذکرہ آنحضر ت(ص) نے اپنے خطبہ میں فر مایا ھے وہ آپ (ع) کے مناقب کا اساسی اور اھم پھلو ھے جس سے لوگوں کوخدا ورسول کے ساتھ آپ (ع) کا مکمل اتصال سمجھ میںآ تا ھے ،ان پھلوؤں کو چا ر عناوین میں جمع کیا جا سکتا ھے :

۱۔دین خدا میں سب سے اول پھل کرنے والے علی بن ابی طالب (ع) ھیں اس بارے میں مندرجہ ذیل چیزیں بیان ھو ئی ھیں :

اسلام لانے والے پھلے شخص ھیں ۔

خداکی عبادت کرنے والے پھلے شخص ھیں ۔

نماز پڑھنے والے پھلے شخص ھیں ۔

۲۔راہ خدا میںآپ (ع) کی فدا کا ریانخطبہ میں یوں بیا ن ھو ئی ھیں :

وہ خداوند عالم کے دین کے مدد گار ھیں ۔

وہ رسول خدا (ص)کا دفاع کرنے والے ھیں۔

آ پ (ع) وہ وہ ھیں جنھوں نے رسول اسلام(ص) کے بستر پر سوکر اپنی جان ان پر فدا کی ھے ۔

۳۔خداوند عالم کا ان سے راضی ھونا ،یہ مطلب آنحضر ت(ص) نے دو جملوں میں اس طرح بیان فر مایا ھے :

خداوند عز وجل اور میں ان سے راضی ھیں ۔

رضایت کے متعلق کو ئی بھی آیت قرآن کریم میں ان کے علاوہ کسی کےلئے نازل نھیں ھو ئی ھے

۴۔آپ (ع) کے خصوصیات کو خطبہٴ غدیر میں اس طرح بیان کیا گیا ھے :

”امیرالمو منین“کا لقب آپ ھی سے مخصوص ھے ۔

آپ (ع) ”جنب اللہ “ھیں ۔

وہ پیغمبر اکرم(ص) کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ھیں ۔

وہ پیغمبر اکرم(ص) کی نسبت سب سے زیادہ سزا وار ھیں ۔

وہ پیغمبر اکرم(ص) کے سب سے زیادہ قریب ھیں ۔

وہ پیغمبر اکرم(ص) سے اور پیغمبر اکرم(ص) ان سے ھیں ۔

سورہ ”ھل اتیٰ “ان ھی کی شان میں نازل ھوا ھے ۔

سورہ ”والعصر “ان ھی کے بارے میں نازل ھوا ھے ۔

یہ فضائل اس بات کی نشاند ھی کرتے ھیں کہ خدا و رسول کی بارگا ہ میں اس طرح متصل و مقرب شخص کی موجود گی کے باوجودکوئی دوسرا چا ھے وہ جس درجہ اور مقام پر فا ئز ھو منصب امامت و ولایت کےلئے سزاوار نھیں ھے تو ناشائستہ اور بغیر فضیلت والے افراد جیسے ابو بکر ،عمر ،عثمان معاویہ اور یزید کیسے اس منصب تک پھنچ سکتے ھیں

ائمہٴاطھار علیھم السلام کی ولایت و امامت

خطبہٴ غدیر میں ائمہ علیھم السلام کو ان ھی بارہ عدد میں منحصر کرنے پر عجیب و غریب انداز میں زور دیا گیا ھے اور یہ کہ کو ئی فرد ان کی شان میں شریک نھیں ھے ۔دوسری طرف ان سب کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا ھے اور ان میںافتراق و جدائی ڈالنے کو منع کیا گیا ھے اور ان میں فرق کرناگو یا امامت میں جدائی ڈالنا ھے ۔

یہ اس وجہ سے ھے کہ تمام ائمہ علیھم السلام خداوند عالم کی طرف سے ایک جیسی شان کے ساتھ اس منصب پر فا ئز ھو ئے ھیں اور اس امر میں ھر طرح کا خدشہ و شک درحقیقت فرمان الٰھی میں شک کا مو جب ھے اور ان افراد سے روگردانی کرنا ھے جن کے مقام ومنصب پر خداوند عالم نے اپنی مھر لگا دی ھے ۔

دوسری طرف ائمہ علیھم السلام کی تعداد کے معین و منحصر ھو نے کا مطلب یہ ھے کہ اور کو ئی شخص اس شان کے لا یق ھی نھیں ھے ،اور اگر کو ئی ان کے قبول و تسلیم کرنے میں شک کرے تو گو یا اس نے خداکے سلسلہ میں شک کیا ھے ۔اس سلسلہ میں عبد اللہ بن عباس نے معاویہ سے کھا :

”وَتَعْجَبُ۔یَامُعَا وِیۃُ۔اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سَمَّی الْاَئِمَّۃَ بِغَدِیْرِخُمٍّ ۔۔یَحْتَجُّ عَلَیْھِمْ وَیَامُرُبِوِلَایَتِھِمْ “۔[6]

اے معاویہ کیا تم اس با ت پر تعجب کرتے ھو کہ رسول اسلام (ص) نے غدیر خم میں ائمہ علیھم السلام کے اسماء گرامی کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تعارف کرایا ۔۔اس طرح ان پر حجت تمام کی اور ان کی اطاعت کا حکم صادر فرمایا “
خطبۂ غدیر میں هم کئی مقامات پر ائمہ علیهم السلام کی تعیین کے سلسلہ میں کلمہ ”هَذا علی “نیز امام حسن اور امام حسین علیهما السلام کا نام لیا گیا هے جن سے نسل اما مت کا پتہ چلتاهے اور حضرت علی (ع) کے بازو بازو بلند کرکے اور ان کا مکمل طور پر تعارف کرا کے شک کے راستہ کو ایک دم بند کر دیا هے اور کئی مقامات پر صاف طور پر یہ عبارت بیا ن فرما ئی هے :
”امامت قیامت تک میری نسل اور میری اولاد میں سے هے “
”ائمہ میری اولاد اور حضرت علی علیہ السلام کے صلب سے هو ں گے “
بارہ اماموں مینسے سب کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں هم خطبۂ غدیر میں اس جملہ کا مشاهدہ کر تے هیں :
”جو شخص کسی ایک امام کے بارے میں شک کرے تو اس نے تمام ائمہ کے سلسلہ میں شک کیا هے اور هما رے سلسلہ میں شک کرنے والے کا ٹھکانا جهنم هے “
اسی طرح خطبہ میں ان کے نورانی وجود کا تذکرہ مو جو د هے :
”خداوند عالم کی طرف سے نور مجھ میں ،اس کے بعد علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی نسل میں مهدی کے ظهور تک قرار دیا گیا هے “
خطبۂ غدیر میں ائمہ کے انحصار کو بیان کر نے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی امامت کے سلسلہ میں پانچ جهتونکی طرف اشارہ فرمایا هے :
الف :قرآن کے شریک :یہ ثقل اصغر ،ثقل اکبر کے ساتھ هے یہ ثقل اصغر ،ثقل اکبر کے سلسلہ میں خبردیتے هیں اس کے موافق هیں اور اس سے جدا نهیں هو ں گے ۔
ب:هدایت کرنے والے :یہ حق کی طرف هدایت کرتے هیں اور حق و عدالت کے ساتھ عمل کرتے هیں ۔
ج:خداوند عالم کے امین هیں :یہ زمین پر خداوند عالم کے حا کم اور لوگوں کے ما بین خداوند عالم کے امین هیں ۔
د:علماء :ان کے پاس حلال و حرام کا علم هے اور ان کے پاس هر چیز کا علم هے ۔جو کچھ ان سے سوال کیا جا ئے اس کے جواب گو هیں اور جو کچھ تم نهیں جانتے هو یہ تمهیں اس کی تعلیم دیں گے ۔ ه:خداوند عالم کی حجج :وہ تمام دنیا والوں کےلئے حجت هیں جب تک ان سے متمسک رهوگے هر گز گمراہ نہ هوگے ۔اگر تم بھول گئے یا تم نے کسی چیز میں کو ئی کو تا هی کر دی تو ائمہ تمهارے لئے بیان فر مائیں گے۔ وہ خداوند عالم کے سات دشمن گروهوں پر حجت هیں :مقصرین، معا ندین ،مخا لفین ،خا ئنین آثمین، ظا لمین اور غا صبین ۔

حضرت مهدی علیہ السلام کی ولا یت و امامت
خطبۂ غدیر میں حضرت بقیة اللہ الاعظم حجة بن الحسن المهدی صلوات اللہ علیہ وعجل اللّٰہ تعا لیٰ فرجہ الشریف وجعلنا من انصارہ و اعوانہ “کے سلسلہ میں خا ص تو جہ دی گئی هے ۔
مهدی مو عود سے متعلق ان افراد کو خبردیناتها جن پر امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا مشکل تها ،اسلام کے مستقبل اور دین الٰهی کے طویل پروگرام کو مسلمانوں کیلئے بیان کرنا هے ۔ اگرچہ اُس دن کے مسلمانوں نے علی بن ابی طالب (ع) کو تسلیم نہ کیا لیکن اس طویل زمانہ میں نسلوں کےلئے حقائق روشن هو گئے اور چونکہ امور خداوند عالم کے قبضۂ قدرت میں هیں لہٰذاایک دن اهل بیت علیهم السلام کاامر ظاهر هوجائےگا اس دن جهان کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعی جا نشینوں کے حوالہ کر دیا جا ئے گا اور صدیوں سے جو کچھ ان کےلئے پیش آیا هے وہ اس خون کا انتقام لیں گے ۔
یہ بات بیان کردینا بهی ضروری هے کہ غدیر خم میں ان مطالب و مقاصد کا اعلان ،ایک پیشینگو ئی اور غیب کی خبریں شمار هو تا هے ۔
خطبۂ غدیر میں حضرت مهدی علیہ السلام کے سلسلہ میں پچیس جملے آئے هیں جن کا مندرجہ ذیل چھ عناوین میں خلا صہ کیا جا سکتا هے :
الف :ان کی بشارت :اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فر ما تے هیں :
”آپ (ع) ،وہ هیں جن کی تمام پهلے آنے والوں نے بشارت دی هے “
ب:ان کی خا تمیت :اسکے سلسلہ میں دواهم پهلوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا هے :
۱:معین شدہ اماموں میں امامت متصل هے اور منقطع هو نے والی نهیں هے یهاں تک کہ ان کے آخری اور خاتم حضرت مهدی علیہ السلام تک پہنچے گی ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔حضرت مھدی علیہ السلام قیامت تک حجت خدا کے عنوان سے باقی رھیں گے اور ان کے بعد کو ئی حجت نھیں ھے ۔
ج:ان کا مقام و منزلت :اس بارے میں دو پھلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ھے :

۱۔ان کے فضائل و مناقب
وہ خداوند عالم کی طرف سے منتخب شدہ ،ھدایت یافتہ اور تا ئیدشدہ ھے ۔
ان کے اندر خدا وند عالم کی جا نب سے نور قرار دیا گیا ھے ،کو ئی نور نھیں ھے مگر ان کے ساتھ ھے اورکو ئی حق نھیں ھے مگر ان کے ساتھ ھے ۔

۲۔ان کا معاشرہ میں مقام و منصب
وہ زمین پر خدا کے ولی اور مخلوق کے ما بین حکم کرنے والے ھیں ۔
امور ان کے سپُرد کر دئے گئے ھیں وہ خدا وند عالم کے ھر مخفی اور اور آشکار کے امین ھیں ۔
وہ خدا کے دین کے مدد گار ھیں ۔
وہ ھر صاحب فضل کو اس کے فضل کے مطابق اور ھر صاحب جھل کو اس کے جھل کے مطابق حصہ دینے والے ھیں ۔
د:ان کا علم: اس سلسلہ میں دو باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ھے :
۱۔وہ ھر علم کے وارث ھیں اور ان کا علم تمام چیزوں پر احا طہ رکھتا ھے ۔
۲۔ان کا علم علمِ الٰھی کے عمیق دریا سے متصل ھے ۔

ھ:اُن کا قیام
خطبہٴ غدیر میں کلمہ ”القائم المھدی “دو مرتبہ استعمال ھوا ھے اور اس کے بعد حضرت بقیة الله الاعظم ارواحنا فداہ کی اس قدرت مطلقہ کی طرف اشارہ کیا گیا ھے جو ان کو خدا وند عالم کی طرف سے عطا کی گئی ھے اور اُن کی طاقت و قدرت کے برابر کو ئی بھی طاقت و قدرت نھیں ھے اس سلسلہ میں تین باتیں بیان کی گئی ھیں :
۱۔اُن پر کو ئی غالب نھیں آسکتا ،اُن کے خلاف کسی کی مدد نھیں کی جا ئیگی ،وہ تمام مضبوط قلعوں کو فتح کریں گے ۔
۲۔وہ تمام ادیان اور تمام مشرک گروھوں پر غلبہ حا صل کریں گے ،ان کی ھدایت کریں گے یا ان کو قتل کر دیں گے ۔
۳۔خدا وند عالم دنیا کی تمام آبادیوں اور شھروں کو ان کی تکذیب کی وجہ سے قیامت تک ھلاک کردے گا اور ان کو حضرت مھدی علیہ السلام کے تحت تصرف لا ئیگا ۔

و:ان کا انتقام
خطبہٴ غدیر میں اس بات پر زور دیا گیا ھے کہ اگرچہ اھل بیت علیھم السلام اور ان کے شیعوں کا حق ظالموں کے ذریعہ پامال ھو رھا ھے لیکن منتقم آئیگا اور آخرت کے عذاب کے قطع نظر اسی دنیا میں دو ستوں کے دلوں کو انتقام لیکر خوش کرے گا یہ بات تین جملوں میں بیان کی گئی ھے :
۱:وہ خداوند عالم اور اھل بیت علیھم السلام سے متعلق ھر حق کو اخذ کریں گے ۔
۲۔وہ او لیائے خدا کے نا حق بھائے گئے ھر خون کا انتقام لینگے ۔
۳۔وہ دنیا ئے عالم کے تمام ظالموں سے انتقام لیں گے ۔

ولایت کا حب وبغض سے رابطہ
”[7]کی اساس ھمار ے اعتقاد کے سب سے اھم ار کان مےں سے ھے ۔اھل بیت علیھم السلام کی و لا یت کا مقصد ان کا صاحب اختیار ھونا اور لوگوں کا مکمل طور پر ان کی اطاعت کرنا ھے اس کالازمہ اُن سے محبت رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض وکینہ رکھنا ھے اس سلسلہ مےں خطبئہ غدیر مےں تین باتوں کو بیان کیا گیا ھے :
الف :خداوند عالم کے نزدیک اھل بیت سے محبت اور بغض کی اھمیت اس سلسلہ مےں تین نکتے بیان کئے گئے ھیں :
جو شخص علی کو دوست رکھتا ھے خدا اس کو دوست رکھتا ھے اورجو علی (ع) کو دشمن رکھتا ھے خدا اس کو دشمن رکھتا ھے در حقیقت اُن سے محبت ودشمنی کا مسئلہ خود خدا وندعالم سے محبت اور دشمنی کی طرف پلٹتا ھے ۔
۲۔اھل بیت کے دشمن کی خدا وندعالم نے مذمت کی ھے اور اُس پر لعنت فرمائی ھے۔ان کے دوست کی خداوندعالم مدح کرتا ھے اور خدا اس کو دوست رکھتا ھے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔خدا وندعالم ایک خاص وحی اور خطاب مےں ارشاد فرماتا ھے :”جوشخص علی (ع) سے دشمنی کرے اور ان کی ولایت کا انکار کرے اس پر میری لعنت اور میرا غضب ھو “

ب:اھل بیت علیھم السلام کی محبت اعمال کے تو لنے کا پیمانہ ھے اس سلسلہ مےں ارشاد ھوتا ھے :تم مےں سے ھر ایک کو اپنے دل مےں علی کی نسبت محبت ودشمنی کے مطابق عمل کرے یعنی ھر انسان کو عمل کر نے سے پھلے یہ دیکھنا چا ہئے کہ وہ حضرت امیر المو منین علیہ السلام سے کتنی محبت یا دشمنی رکھتا ھے اور اسی کے مطابق وہ عمل کرے اس مطلب سے تین موضوعات کا استفادہ ھو تا ھے :

۱۔جو اھل بیت سے محبت رکھتے ھیں وہ اس نعمت کی قدر کو پہچا نیں اور اس نعمت کے مدنظر نیک اعمال کرنے کی کو شش کریں :

۲۔محبین اور شیعہ حضرات محبت اھل بیت کی راہ مےں زیادہ کا م کریں ،اپنی محبت کے درجہ کو اوپر لے جائیں ،ان کی راہ اور ان کے امر کو زندہ کرنے کے لئے فدا کاری کریں ۔

۳۔اھل بیت علیھم السلام کے دشمن یہ جان لیں کہ جب تک وہ اھل بیت علیھم السلام کی اساس و بنیاد جو محبت ھے،کو محکم و مضبوط نھیں کریں گے اس وقت تک وہ بیکار اپنے اعمال انجام دیتے رھیں گے چونکہ اھل بیت علیھم السلام کی محبت کے بغیر عمل کی کو ئی قدر و قیمت نھیں ھے ۔لہٰذا اگر وہ اپنی خو د سازی اور خدا وندعالم کی راہ میں قدم اٹھا نا چا ہتے ھیں تو ان کےلئے اس مرحلہ سے اپنی اصلاح شروع کردینا چا ہئے پیغمبر اکرم(ص) ایک حدیث میں فر ماتے ھیں :

”اِنَّمَایَکْتَفِیْ اَحْدُکُمْ بِمَایَجِدُ لِعَلِیٍّ فِیْ قَلْبِہ“ “

” تم میں سے ھر ایک جو کچھ اپنے دل میںعلی کی نسبت پاتاھے اسی پر اکتفا کرے “[8]

ج:اھل بیت علیھم السلام کی محبت وہ دُرّ بے بھا ھے جو ھر ایک کو نھیں ملتا ھے ۔اگر کسی شخص نے اس کو قبول کرلیا تو یہ اس کی سعادت اور تقویٰ کی علا مت ھے ،اور اگر کسی نے قبول نہ کیا تو اس کی شقاوت کی نشا نی ھے ،اور شقی انسان کے لئے اس گو ھر نایاب تک دست رسائی کر نا سزاوار نھیں ھے ۔

شیعہ اور اھل بیت علیھم السلام کے محبین

شیعہ اور اھل بیت علیھم السلام سے محبت کرنے والے اس بات کو جا ن لیں کہ انھیں کو نسے مذھب کو قبول کیاگیا ھے اورولایت ومحبت کے شرائط اور معیارکی حفاظت کرے نیزاس لئے کہ پروردگار عالم کے نزدیک اس کا مقام و منزلت واضح و روشن ھو جا ئے اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ ٔ غدیر مینچند بنیادی نکات بیان فرمائے ھیں :

الف : ائمہ علیھم السلام کے شیعوں اور محبوں کا خداوند عالم کے نزدیک مقام و منزلت ۔

۱۔خداوند عالم ان کی مدح کرتا ھے ،وہ حزب اللہ ھیں اور خداوند عالم ان کی مدد کرتا ھے ۔

۲۔ان پر خداوند عالم کی رحمت نازل ھو گی اور وہ بخش دئے جا ئیں گے ۔

۳۔چونکہ محبت حقیقی ایمان کی حکایت کر تی ھے ،لہٰذا یہ خالص صاحبان ایمان اور متقی ھیں اور ایمان ان کے دلوں میں ڈالدیا گیا ھے ۔وہ خداوند بالغیب سے خو ف کھا تے ھیں ،ھدایت یافتہ ھیں اور گمراھی سے امان میں ھیں ۔

ب:قیامت کے دن شیعوں اور اھل بیت علیھم السلام سے محبت کرنے والوں کا مقام

۱۔وہ بڑی کا میابی کے حامل ھیں اور اجر کبیر کے مستحق ھیں ۔

۲۔قیامت کے ھو لناک دن کاان کو کو ئی ڈر نھیں ھے اور وہ رنجیدہ نھیں ھو نگے۔

۳۔ان کی آخری جزا بھشت ھے ۔وہ امن و سلا متی کے ساتھ اس میں داخل ھوں گے اورانھیں بغیرحساب کے رزق دیاجا ئےگا ۔ان کاساتھ دینے کےلئے ملا ئکہ آئیں گے اور ان پر سلا م کریں گے، اور ان کو ابدی جنت کی بشارت دیں گے ۔

ج:جن پھلوؤں کی شیعوں اورمحبان اھل بیت علیھم السلام کودعوائے ولایت کی بناپررعایت کرنا ضروری ھے :

۱۔اپنے عقیدہ میں شک و شبہ کو راہ نہ دیں ۔

۲۔خدا ورسول اور اھل بیت علیھم اسلام کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے ماں باپ، اولاد ،بھائی اور رشتہ دار ھی کیوں نہ ھوں ۔

۳۔اپنے پاکیزہ ایمان پر ظلم اور برے اعمال کا لباس نہ ڈالیں ۔

اھل بیت علیھم السلام کے دشمن

اھل بیت علیھم السلام مخلوق کا عصارہ ھیں ،خداوند عالم نے تمام مخلوقات کو اِن ھی برکت اور اِن کے وجود کی برکت

کے سایہ میں پیدا کیا ھے ،جس قدر اھل بیت علیھم السلام سے محبت کی خداوند عالم کی بارگاہ میں قدر وقیمت ھے اتنا ھی خداوند عالم کی اس بہترین مخلوقات کے ساتھ اُن سے عداوت اور بغض نہ بخش دئے جانے والا گناہ ھے اور تمام اچھائیوں کو برباد کرنے والا ھے ۔
مسلمان اھل بیت علیھم السلام کے مقابل ھمیشہ دو راھے پر ھیں :یا ان سے محبت کریں یا دشمنی کریں ان کے پاس تیسرا کوئی راستہ نہینھے ۔اھل بیت علیھم السلام کی معرفت کے باوجودان سے محبت نہ کرناجرم ھے اور اس سلسلہ میں کسی کے لئے کو ئی فرق نہیں ھے ۔
ظاھر ھے جس طرح اھل بیت علیھم السلام سے محبت کے درجات ھیں اسی طرح ان کے دشمنوں میں بغض و عداوت بھی یکسان نہیں ھے اس میں کمی اورزیادتی اور اس کی نوعیت بھی مختلف ھے ۔
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ٴ غدیر میں اھل بیت علیھم السلام سے دشمنی کے معیار (اتمام حجت کے عنوان سے)کو لوگوں کے لئے مشخص و معین فر ما دیا ھے ،اور ان کی مخالفت و دشمنی کی جزا ء اور سزا کو بھی معین فر مادیا ھے ۔جس کو ذیل میں بیان کرھے ھیں :

الف: اھل بیت علیھم السلام سے دشمنی کی نوعیت
۱۔ان کے حق کا انکار کرنا اور ان کی ولایت کو قبول نہ کرنا ۔
۲۔ان کے سلسلہ میں اور خدا وند عالم کی جانب سے ان کو عطا کئے گئے مقام ومنصب میں شک کرنا ۔
۳۔ان کو اپنے امام کے عنوان سے قبول نہ کرنا اور ان کی اقتدا نہ کرنا ۔
۴۔ان کے کلام کوردکرنا ،ان کی مو افقت نہ کرنا اور ان کے امر کی مخالفت کرنا ۔
۵۔ان سے دلی دشمنی اور ظاھری عداوت کرنا ۔
۶۔ان کو ذلیل و رسوا کرنا اور ان کی مدد کرنے سے انکار کرنا ۔
۷۔ان سے محبت نہ کرنا ۔
۸۔ان سے حسد کرنا ۔

ب:خداوند عالم کی بارگا ہ میندشمنان اھل بیت (ع)
۱۔ملعون ،مغضوب اور شقی ھیں ۔
۲۔سفیہ(بیوقوف) ،گمراہ ،شیطانوں کے بھائی اور مکذبین ھیں ۔
۳۔خداوند عالم ان کی مذمت کرتا ھے ان کو خوار و رسوا کرتا ھے ، ان سے دشمنی رکھتا ھے ان کو نہیں بخشے گا اور ان کی تکذیب کی وجہ سے ان کو ھلاک کردے گا ۔

ج:قیامت کے دن اھل بیت علیھم السلام کے دشمنوں کی سزا
۱۔ان کے اعمال کی دنیا و آخرت میں کو ئی قدر و قیمت نہیں ھیں اور سب برباد ھو جا ئیں گے ۲۔وہ جہنم کے شعلوں میں ڈالے جا ئینگے ،جہنم کے شعلوں کی آواز سنیں گے اور اس کے شعلوں کا مشاھدہ کریں گے ۔
۳۔ان کے عذاب میں کو ئی کمی نہیں کی جا ئے گی ۔
۴۔وہ ھمیشہ سخت عذاب میں رھیں گے اور وہ ھمیشہ جہنم میں رھینگے ۔

گمراہ اماموں کا تعارف
دشمنان ولایت کو ان کے رھبروں کی شناخت کے ذریعہ پہچانناھدایت کےلئے بہت اثر رکھتا ھے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کوقابل اطمینان اوربے خطرمستقبل سے خوش نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کومستقبل کے خطروں اور ان کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں سے بھی مطلع کیاھے کہ کھیں وہ ایسے مو ڑ پر آکر نہ کھڑے ھو جائیں جھاں حق کو باطل سے تشخیص نہ دے سکیں اور گمرا ھوں کے دھوکہ میں آجا ئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں تین بنیادی پیشینگوئیاں فرما ئی ھیں :
۱۔عوام الناس کے لئے بیان فرمایا کہ خو د سے مطمئن نہ ھو جانا خوا ھشات نفسانی اور شیطان کے دھوکہ سے بچتے رہنا اور یاد رکھو اگر میں دنیا سے چلا گیا یا قتل کردیا گیا تو یہ احتمال موجود ھے کہ نہ صرف تم گمراہ ھو جا ؤ گے بلکہ اپنی جا ھلیت کی طرف پلٹ جاؤ گے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو خبر دار کیا کہ ائمہ حق جن کا میں نے تمھارے سامنے خداوند عالم کی جا نب سے تعارف کرایا ھے ان کے مقابلہ میں کچھ ایسے لیڈر بھی ہو ں گے جو لوگوں کو آتش جہنم کی طرف بلا ئیں گے لہٰذا تم ایسے گمراہ لیڈروں سے اپنے کو بچا ئے رکھنا ۔
اسی طرح آپ نے یہ بھی خبر دی ھے کہ ائمہ حق کی امامت کو کچھ لوگ غصب کریں گے اور ریاست طلبی اور با دشاہت کے چکر میں اس مقام و منصب پر قابض ھو جا ئیں گے ،اس کے بعد آپ نے لوگوں کے سا منے ان کے غاصب ،ظالم اور نا حق ھو نے کو بیان فرمایا ۔
نتیجتاً آپ نے گمراہ لیڈروں کی اصل بنیادکو لوگوں کو بتاتے ہوئے اشارہ کے طور پریہ ارشاد فرمایا :"وہ اصحاب صحیفہ ھیں "چونکہ تمام گمراہ لیڈروں کی بنیاد وہ "صحیفہ ٔ ملعونہ "ھے جس پر کعبہ میں دستخط کئے گئے تھے -[9]
۳۔گمراھی کے اماموں اور خلافت و امامت کے غا صبوں کے سلسلہ میں دو بنیادی مطلب بیان فر ما ئے اور ان کی عاقبت کو معین و مشخص فرمایا :
الف :ان کو مورد لعنت قرار دیا اور یہ اعلان فرمایا کہ میں اور میرا پروردگار ان سے بیزار ھے ۔ ب:ان کو یہ خبر بھی دی کہ نہ صرف گمراہ امام بلکہ ان کے دوست ،ان کا اتباع کرنے والے ان کی تا ئید کرنے والے بھی جہنم کے آخری درجہ میں ھوں گے ۔

۳ ولایت سے متعلق مسائل میں، غدیر کی عملی اور اعتقادی بنیادیں
قرآن سے متعلق

خطبہ ٔ غدیر میں قرآن کے سلسلہ میں چار اساسی پھلوؤں پر رو شنی ڈالی گئی ھے :

الف ۔قرآن کی منزلت
۱۔قرآن مسلمانوں کے ما بین پیغمبر(ص) کی یادگار اور نشا نی ھے ۔
۲۔قرآن ثقل اکبر ("اِنِّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْن")ھے اور ثقل اصغر کی خبر دیتا ھے۔

ب:قرآن کا مطالعہ
۱۔قرآن میں تدبّر و تفکر کرو اور اس کی آیات کو سمجھو ۔
۲۔محکمات قرآن پر غورکرو اور اس کے متشابھات کو چھوڑ دو ۔

ج: قرآن کی تفسیر
۱۔قرآ ن کے مفسر اور اس کے باطن کو بیان کرنے والے صرف اھل بیت علیھم السلام ھیں ۔
۲۔قرآن کی تفسیر کرنے میں اھل بیت علیھم السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور جا نشین ھیں اور وہ ھستیاںھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستخط کے ذریعہ یہ حق رکھتے ھیں ۔

د: قرآن کریم کااھل بیت علیھم السلام کے ساتھ رابطہ
۱۔قرآن اھل بیت علیھم السلام کے موافق ھے اور ان سے جدا نھیں ھوگا ۔
۲۔ان میں سے ھر ایک ،ایک دو سرے کے سلسلہ میں خبر دیتا ھے ۔
۳۔خداوند عالم نے قرآن کریم میں حضرت امیرالمو منین (ع) کے فضائل نازل فرما ئے ھیں ۔
۴۔قرآن فرماتا ھے کہ ائمہ علیھم السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ھیں ۔

امام علیہ السلام بشر کی علمی ضرورتوں کے جواب گو ھیں
معاشرہ کی سب سے بڑی ضرورت اور متعدد مشکلوں کو حل کرنے والا کہ جس سے کوئی معا شرہ بے نیاز نھیں ھو سکتاوہ " علم "ھے ۔خدا وند عالم نے مسلمانوں کے مستقبل میں اس ضرورت کے بہترین ممکنہ حل کوان کے سامنے پیش کیا ھے ۔
تمام علوم بغیر کسی استثناء کے ھر مو ضوع کاعلم چا ھے اس کانتیجہ لوگوں تک پھونچتا ھو یا ان علوم کا نتیجہ دین اور آخرت سے متعلق ھو کی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیاھے اور اس سے متعلق علوم ان کے سپرد کئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هیں ۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ تمام علوم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئے ہیں اور امیر المو منین علیہ السلام کے بعد ان کے بعد والے اما م کی طرف منتقل ہوئے ہیں اور علم کا یہ بیکراں دریا ائمہ علیہم السلام میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا اور آج یہ علم کا مخزن قائم آل محمد حضرت صاحب العصر والزمان سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہ الشریف کے پاس ہے ۔
خطبہ ٔ غدیر میںحلا ل و حرام اور تفسیر قرآن کے علم کے علاوہ کہ جس کا خاص طور پرتذکرہ ہوا ہے کچھ مقامات پر صاف طور پر بیان ہوا ہے کہ ان کے پاس ہر علم ہے اور اس سلسلہ میں دواہم باتوں کی طرف اشارہ کیاگیا ہے :

الف: ان کے علم کی کیفیت اور قدر و قیمت
۱۔ان کو علم خداوند عالم نے ہبہ کیا ہے اور ان کو خداوند عالم کی طرف سے عطا کیا گیا ہے اور یہ خداوند عالم کے لا محدود علم سے متصل ہے ۔
۲۔کو ئی شخص اس علم تک راہ نہیں پاسکتا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ علم صرف ان ہی کے سپرد کیا ہے اور جو شخص ان کے علاوہ ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے ۔

ب:ان کے وسعت علم کا نتیجہ
۱۔جو کچھ تم ان سے سوال کروگے یہ تم کو جواب دیں گے ۔
۲۔جو کچھ تم نہیں جانتے ہو یہ بتا ئیں گے اور بیان کریں گے ۔یعنی اگر تم سوال نہیں کروگے تو بھی از خودیہ تمہیں سمجھا ئیں گے نیز اگر کچھ مقامات پر مسئلہ مبہم رہ گیا یا تم اس کو غلط سمجھ گئے تو یہ تمہارے لئے روشن کرینگے ۔

حلال و حرام کے سلسلہ میں کلی قوانین
اگرچہ حلال و حرام اور واجبات و محرمات کی تعداد بیشمار ہے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۲۳ سال کے عرصہ میں کچھ ہی بیان فر ما ئے ہیں اور چونکہ ان سب کو ایک ساتھ بیان کر نے کا مو قع (نہ لوگوں کے صبروتحمل کے لحاظ سے اورنہ ہی معاشرتی حالات کے اعتبارسے)فراہم نہ ہو سکا لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام الٰہی کو دو بنیادی پہلوؤں سے بیان فرمایا :
الف :جو احکام انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیا ن فر ما ئے ان کے سلسلہ میں دو باتیں بیا ن فر ما ئیں :
۱۔جو کچھ میں نے بیان فرما دیا ہے اس سے ہرگز نہیں پلٹوں گا کہ کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردوں اور فطری طور پرکسی کو یہ حق حا صل بھی نہیں ہے ۔
ب:جو کچھ میں نے بیان فر مادیا ہے ہر گز اس میں کسی بھی حالت میں رد و بدل نہیں کر وں گا اور پس کسی کوبھی کسی کو ایسا کرنے کا حق حا صل نہیں ہے ۔
ب:جن احکام کو آپ بیان نہیں فر ما سکے تھے ان کے سلسلہ میں لوگوں کو علی بن ابی طالب (ع) اور گیارہ ائمہ علیہم السلام سے رجوع کرنے کا حکم دیاکہ ان کی امامت قیا مت تک باقی رہے گی اس طرح آپ(ص) نے تمام لوگوں پر حجت تمام کردی اور کسی کےلئے عذر تراشی کا کو ئی مو قع باقی نہ چھوڑا ۔
اس سلسلہ میں تین اہم باتیں بیان فر ما ئیں :
۱۔حلال و حرام کو بیان کرنے کےلئے ان کے علم کی ضرورت ہے اور یہ علم خداوند عالم کی طرف سے فقط پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کو عطا کیا گیا ہے ۔
۲۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کا کلام خداوند عالم کا کلام ہے اور قرآن کے مساوی ہے ۔
۳۔احکام الٰہی کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے علاوہ کسی کوخبر دینے کاحق نہیں ہے اور لوگ بھی ان کے علاوہ حلال و حرام کو پہچا ننے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں بنابریں کسی دو سرے راستہ کی پیروی بدعت ،ضلالت اور حکم الٰہی کے خلاف اخذ کرنا ہے ۔

امر بالمعروف اور تبلیغ کے سلسلہ میں کلیات
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ٔ غدیر میں امر با لمعروف اور نہی عن المنکر کے مسئلہ کو ابلاغ و تبلیغ کے مو ضوع کے ساتھ ملا کربیان فرمایا ۔دوسرے لفظوں میں امر با لمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت انسان خداوند عالم ،رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف سے وظیفہ بتا کر انجام دیتا ہے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم کامامور اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے خادم کے عنوان سے عمل کرتا ھے ۔
اس مطلب کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے سلسلہ میں تین بنیادی چیزیں بیان فرمائیں :

الف :اس چیز کو جا ننے کے لئے کہ امر با لمعروف کیا ھے اور منکر کیا ھے فقط ایک راہ مو جو د ھے اور وہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا بیان ھے ۔اگر امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے سلسلہ میں ان کے علاوہ کسی اور طریقہ سے کو ئی بات پھونچے تو وہ نہ صرف معتبر نھیں ھے بلکہ بدعت بھی ھے ۔اسی وجہ سے آپ نے فرمایا ھے :
سب سے بلند و بالا امر با لمعروف اور نھی عن المنکر یہ ھے کہ ائمہ معصومین علیھم السلام کی ولایت کو لوگوں تک پہنچایا جائے ۔تا کہ اس ذریعہ سے معروف اور منکرات کی شناخت کے لئے لوگوں کو اس مرکز اور مرجع کا تعارف کرایا جا ئے ۔

ب:امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے سے پہلے تین اھم باتیں مد نظر رکھنی چا ہئیں :
۱۔اچھی طرح سیکھنا اور اصل مطلب کو سمجھنے میں اشتباہ نہ کرنا ۔
۲۔مطلب کو اچھی طرح ذہن نشین کرنا اور یاد کرنا۔
۳۔مطلب میں تغیر و تبدل نہ کرنا اور صحیح پہنچانا ۔

ج:آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائرہ تبلیغ کی وسعت ، احکام الٰھی کی تبلیغ اور اس کے مراحل یوں بیان فر ما ئے ھیں :
۱۔جو جا نتے ھیں وہ ایک دو سرے کو سفارش کریں اور یا د دلا ئیں ۔
۲۔ماں باپ اپنی اولاد تک دین پہنچا نے میں ایک خاص وظیفہ رکھتے ھیں ۔
۳۔احکام الٰھی کا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک پہنچانا بہت ضروری ھے ۔
۴۔حاضرین کو غائبین تک پہنچانا چا ہئے ۔
۵۔دور اور نزدیک ھر جگہ تبلیغ کرنا چا ہئے اور مطالب پہنچانا چا ہئے ۔
۶۔جس شخص کو دیکھیں تبلیغ کریں اور خداکے حکم کو پہنچا ئیں ۔
البتہ ان تمام موارد میں زمان و مکان اور افراد کے حالات کی رعایت کرنا ضروری ھے ۔

نماز اور زکات کے سلسلہ میں اھم باتیں

خطبۂ غدیر میں نماز اور زکات کے سلسلہ میں تین اساسی باتیں بیان فرما ئی ھیں :
۱۔دین اسلام کی ان دو باتوں پر خاص طور پر زور دیا کہ ان کے دنیوی، اُخروی ،فردی اور معاشرتی اثرات سے سب آگاہ ھیں ۔
۲۔ان دو فریضوں کواس طرح انجام دینا جیسے خداوند عالم نے اس کا حکم دیاھے (کماامرکم اللہ) اس طرح کہ ان میںجا ن بوجھ کر کسی طرح کی بدعت ،کمی اور زیادتی ان کو نابود کردیتی ھے اور اس کا مطلب یہ ھے کہ خداوند عالم لوگوں کی کامل اطاعت کے درجہ کو ان دو عمل کے ذریعہ تولنا چا ہتا ھے اور اس طرح لوگ اپنے اندر (الاسلام ھوالتسلیم)کی میزان کواپنی کسوٹی پرپرکھیں ۔
۳۔اگر ان دونوں عمل کے سلسلہ میں کو ئی مشکل پیش آجا ئے تو ائمہ علیھم السلام سے سوال کیاجائے تاکہ ان کو خداوند عالم کی مرضی کے مطابق انجام دیا جا سکے ۔

حج اور عمرہ کے سلسلہ میں رہنما ئی

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ غدیر میں حج و عمرہ کے متعلق چار اھم پھلوؤں پر زوردیا ھے :
الف۔حج اور عمرہ شعا ئر الٰھی میں سے ھیں :،اور ان کو زندہ کرنا دین خدا کو زندہ کرنا ھے ۔
ب۔خداوند عالم کی طرف سے حجاج کے لئے دنیاوی اور اخروی نفع کو مد نظر رکھا گیا ھے :
ب ۔دنیاوی فائدہ :جو شخص حج کرنے کےلئے جاتا ھے خداوند عالم اس کوغنی کر دیتا ھے ۔ خدا حا جیوں کی مدد فرماتا ھے ۔جو کچھ وہ سفر حج میں خرچ کرتے ھیں خداوند عالم اس کی جگہ اموال سے پرُ کردیتا ھے ۔
۲۔نفع اُخروی :اس کے گناہ معاف کر دئے جا تے ھیں،ان کو نئے سرے سے اعمال انجام دینے کوکھا جاتا ھے اور ان کو بشارت دیدی جا تی ھے ۔
ج:جان بوجھ کر حج نہ کرنا خداوند عالم کے یہاں بہت اھم ھے اور عذاب اخروی کے علاوہ دنیوی ضرر بھی رکھتا ھے

اور وہ یہ ھے کہ عمر کم ھو جا تی ھے ،نسل منقطع ھو جا تی ھے اور فقر کا باعث بھی ھو تا ھے
د:جو شخص حج کرنے کےلئے جاتا ھے اس سے تین اھم چیزیں طلب کی گئی ھیں :
۱۔اس کا حج اکمال دین کے ساتھ ھو نا چا ہئے اور ظاھری طور پر اس سے اھل بیت علیھم السلام کی ولایت مراد ھے ۔
۲۔ حج کے صحیح ادراک کے ساتھ حج کے مفاھیم و مقاصد کو سمجھ کراعمال حج انجام دے ۔
۳۔حج میں محکم توبہ کرے کہ ھر گز خانہٴ خدا سے واپس آنے کے بعد دوبارہ گناہ نھینکرےگا ۔

۴ بیعت غدیر کا دقیق جا ئزہ
”بیعت غدیر “کو خطبہ کے متن میں بیان کیا گیا ھے حقیقت میں یہ اس کے محتویٰ کا پابندھونا ھے۔[10]
”بیعت “یعنی کسی کے مقام و منصب کو قبول کرنا اس کا اقرار کرنا اور اس کے اقرار کرنے کے سلسلہ میں پیش آنے والی تمام ضروریات کو پورا کرنے کےلئے اپنا ھاتھ بڑھانا ۔لہٰذا بیعت میں اس کا اصلی موضوع اورکئے گئے وعدے مشخص و معین ھو نے چا ہئیں ۔اسی طرح اس کی قدرو قیمت ،اس کی پشت پنا ھی ، ضامن و شاھد ،اس کی کیفیت اور شکل معین و مشخص ھو نی چا ہئے ۔
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہٴ غدیر میں ان تمام پھلوؤں پر روشنی ڈالی ھے جس کو ھم ذیل میں بیان کر رھے ھیں :

بیعت غدیر کا اصلی مو ضوع غدیر کی بیعت کا اصلی موضوع امیر المو منین علیہ السلام اورائمہ جوان کی اولادمیں سے ھیں آخر ی حضرت مھدی علیہ السلام تک ان کی امامت کو قبول کرنا اور اس کا اقرار کرنا اور ان کی امامت قیامت تک ھے اور ان کے ان تمام مناصب کو قبول کرنا جو خطبہ کے متن میں بیان ھو ئے ھیں ۔
لہٰذا خطبہ کا اصلی مو ضوع فقط علی بن ابی طالب علیہ السلام کی امامت اور خلافت نھیں ھے بلکہ تمام ائمہ علیھم السلام کی امامت ھے اور ان کی امامت قیامت تک باقی رھے گی اور ان سے پھلے اور ان کے بعد کو ئی اما م نھیں ھے اور ان کے علاوہ کسی اور کو اس طرح کا دعویٰ کرنے کا کو ئی حق نھیں ھے جن لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی گو یا انھوں نے تمام ائمہ علیھم السلام کی بیعت کی ھے ۔

بیعت غدیر کا مطلب غدیر میں لوگوں نے مو ضوع ولایت کے سلسلہ میں کئے گئے جن وعدوں کو وفا کرنے کےلئے بیعت کی ھے وہ مندرجہ ذیل ھیں :
۱۔ھم نے سنا ھے کہ:پس کو ئی شخص یہ نھیں کھے گا کہ” میں نے نھیں سنا اور میں متوجہ نھیں ھو ا “۔
۲۔ھم مقام عمل میں اطاعت کرتے ھیں اور سر تسلیم خم کرتے ھیں ۔
۳۔ھمارا قلب و ضمیر اس مطلب سے راضی ھے ۔
۴۔ھماری مو ت و حیات اور حشرونشر اسی عقیدہ پر ھو گا ۔
۵۔ھم ان مطالب میں کو ئی تغیر و تبدل نھیں کریں گے ۔
۶۔ھم ان مطالب کے متعلق اپنے دل میں کو ئی شک و شبہ نھینآنے دیں گے ۔
۷۔ھم ان مطالب کا مستقبل میں انکار نھیں کریں گے ،اپنی بات سے نھیں پھریں گے ،اپنے عھدوپیمان کو نھیں توڑیں گے اور اپنے وعدہ کو وفا کریں گے ۔
۸۔ھم آپ کا یہ فرمان اپنے قریب و دورکے رشتہ داروں اوردوستونتک پہنچا ئیں گے۔

بیعت غدیر کی قدر و قیمت اور پشت پناھی جس طرح تمام احکام و مسائل جو دین سے متعلق ھیں ان کی اس وقت کو ئی قدر و قیمت ھو گی جب وہ خداوند عالم سے متصل ھوں اور ان کا فرمان خدوند عالم کی طرف سے صادر ھواھو ،بیعت غدیر جو حقیقت میں تمام احکام الٰھی کا تسلیم کرنا ھے اس کو بھی الٰھی پشت پناھی کی ضرورت ھے ۔
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں بہت زیادہ زور دیا ھے کہ اس بیعت کانہ صرف خداوند عالم کی طرف سے حکم دیا گیا ھے بلکہ یہ خود خداوند عالم سے بیعت کرنے کے مترادف ھے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل جملے فرما ئے :
۱یہ بیعت خداوند عالم کی جا نب سے اور اس کے حکم سے ھے ۔
۲۔جو اس بیعت کو انجام دینگے حقیقت میں خداوند عالم سے بیعت کریں گے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔میں نے خداوند عالم سے بیعت کی ھے اور علی (ع) نے مجھ سے بیعت کی ھے ۔
۴۔خداوند عالم سے بیعت کرو اور مجھ سے ،علی (ع) ،حسن ،حسین اور ائمہ علیھم السلام سے بیعت کرو ۔
۵۔جو بیعت کرنے میں ایک دو سرے پر سبقت کریں گے وہ کا میاب ھیں اور ان کا ٹھکانا نعمتوں کے باغات ھوں گے ۔
۶۔جو شخص یہ بیعت توڑے گا وہ خود اپنا ھی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے کئے ھو ئے عھد کو وفا کرے گا خدا وند عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا ۔

بیعت غدیر کے ضامن اور شاھد ھر عھد و پیمان کے لئے گواہ اور ضامن کی ضرورت ھوتی ھے تا کہ انکار کی صورت میں اس کی طرف رجوع کیا جا سکے ۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بیعت کے گواہ خداوند عالم ،بذات خود ، ملا ئکہ ،اور خداوند عالم کے صالح بندوں کو قرار دیا اور فرمایا :
”کھو :ھم خداوند عالم کو اس مطلب پر گواہ قرار دیتے ھیں ،اور آپ بھی ھم پر گواہ ھیں اور ھروہ شخص جو خدا وند عالم کی اطاعت کرتا ھے خداوند عالم کے فرشتے ،اس کا لشکر ،اور اس کے بندوں کو شا ھد قرار دیتے ھیں اور خداوند عالم ھر شاھد و گواہ سے بلند و بالا تر ھے “۔

بیعت غدیر کی کیفیت ظاھر ھے بیعت کاعمومی طریقہ وھی ھاتھ میں ھاتھ دینا ھے ،لیکن اس ھاتھ دینے کا مطلب حقیقت میں عھد کرنا اور دل و زبان سے وفا داری مصمم ھوتی ھے ۔
غدیر میں کئی پھلو تھے جن کی وجہ سے ھاتھ سے بیعت کرنے سے پھلے ،زبانی طور پر بیعت کا اقرار لیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متن گفتار بھی معین فر مایا وہ پھلومندرجہ ذیل ھیں :
۱۔ھاتھ سے بیعت کرنے کو تشریح کی ضرورت ھے ،اور یہ پھلے معلوم ھونا چا ہئے کہ کس چیز کے لئے بیعت کی جا رھی ھے ۔یہ زبانی اقرار حقیقت میں ھاتھ سے بیعت کرنے کی تشریح تھی جو خطبہ کے بعد انجا م دی گئی ھے ۔
۲۔اس بات کا امکان تھا کہ کچھ لوگ خطبہ کے بعد ھاتھ سے بیعت کرنے کے لئے تیار نہ ھوں اور خود کو اس مطلب سے دور کر لیں اور بعد میں یہ کھیں :”ھم نے بیعت ھی نھیں کی ھے “لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھلے زبانی طور پر اقرار لیااور فرمایا :”جو شخص ھاتھ سے بیعت کر سکا اس نے ھاتھ سے بیعت کر لی ھے اور جو ھاتھ سے بیعت نھیں کر سکا اس نے زبان سے اقرار کر لیا ھے “
۳۔اگر زبا ن سے بیعت کر نے کی عبارت اور متن معین نہ ھو تا تو ممکن تھا ھر انسان اپنے ذوق و سلیقہ کے مطابق عبارتیں استعمال کرتا جو قانو نی اعتبار سے غلط اور مشتبہ ھو تی ۔اور ھرج و مرج کے علاوہ حقیقت میں ھر انسان اس مطلب کا اقرا ر کرتا جو دوسروں سے کم اور زیادہ ھوتا ۔
۴۔اگر متن معین و مشخص نہ ھو تا تو یہ امکان تھا کہ کچھ فتنہ و فساد پھیلانے والے گروہ شبہہ ڈالنے والی خاص عبارتیں آمادہ و تیار کرلیتے اور ان کے ذریعہ اس بیعت کی قدرو قیمت کو کم کرنے کے اسباب فراھم کرتے ۔
۵۔مجمع کی کثرت ،وقت کی کمی اور لوگوں کے توقف کے نا مساعد حالات فراھم نہ ھو نے کی وجہ سے یہ قوی احتمال تھا کہ کچھ افراد کو ھاتھ سے بیعت کرنے کا مو قع نہ مل سکے لہٰذا یہ زبان سے بیعت ضرور ھو نا چا ہئے تھی ۔
اس مطلب کی وضاحت کرنے کے بعد ھم یہ با ت بیان کرنا چا ہتے ھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ھاتھ اور زبان سے بیعت کو کس طرح انجام دیا:

الف :ھاتھ کے ذریعہ بیعت ۱۔خطبہ کے دوران بیان فر ما یا کہ میں خطبہ کے بعد تم کو ھاتھ سے بیعت کرنے کے عنوان سے بلاؤں گا ۔
۲۔آ پ نے حکم فرما یا کہ پھلے لوگ خود آنحضرت (ص) کے ائمہ علیھم السلام کے سلسلہ میں بیان کردہ کلام کا اقرارکرنے کےلئے آنحضرت (ص) کی بیعت کریں اور اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیعت کریں ۔
۳۔ھاتھ سے بیعت کو دل و جان سے بیعت کی حکایت بتلایا ۔
ب:زبان سے بیعت کے سلسلہ میں پانچ باتیں بیان فر ما ئیں :
۱۔تمام مل کر اپنی زبان سے یہ کلمات دُھرائیں :”...“انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفصیلی طور پر وھی متن معین فرمایا ۔[11]
۲۔ایھا الناس جو کچھ میں نے تم سے کھا اس کو اپنی زبان سے دُھراؤ۔
۳۔ایھا الناس تم کیا کہتے ھو ؟خداوند عالم آوازوں کو سنتا ھے اور تمھا رے نفسوں میں مخفی چیزوں سے بھی با خبر ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

-(یہ اس با ت کی طرف اشارہ تھا کہ اگر چہ آوازیں ایک دو سرے سے مخلوط ہو جا ئیں گی اور باطن کی بھی کسی کو خبر نہیں ھے لیکن خداوند عالم نا ظر اور شا ھد ھے)۔
۴۔ایسی بات کھو جس سے خدا راضی ھو ۔
۵۔کھو :”ھم خداوند عالم کا شکر ادا کرتے ھیں جس نے ھم کو اس مطلب کی ھدایت دی اور اگر خداوند عالم ھما ری ھدایت نہ کرتا تو ھم ھدایت نہیں پا سکتے تھے “۔

بیعت غدیر کا نتیجہ اگرچہ نص ”روایت “کے باوجود بیعت غدیر کی کو ئی ضرورت نہیں تھی اور لوگوں کے لئے اسلام کے دیگر منصوص موارد کی طرح خلافت کو بھی تسلیم کرناضروری تھا ،لیکن یہ عام بیعت ایک قانو نی اور معا شرتی حق کے عنوان سے تھی جو سقیفہ کے مقابل قرار پا ئی ۔یعنی جب وہ یہ کہتے تھے : ھم سقیفہ میں لوگوں کی بیعت کے ذریعہ ابوبکر کی خلافت قائم کرچکے ھیں تواس کے مقابلہ میں ان سے کھا جاتا تھا :اس سے پھلے غدیر کی بیعت جم غفیر اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجود گی میں نص الٰھی کے ذریعہ انجا م پا چکی ھے۔
مزید یہ کہ اھل سقیفہ نے اپنے کام کے مختلف مراحل میں مختلف بیعتوں کا سھارا لیا ھے ۔ابو بکر کی بیعت فلتة تھی (یعنی اچا نک ھو گئی تھی)جوصرف چند افرادکے ذریعہ اور بغیر مشورہ کے انجام پائی اور اس میں افضلیت کا کوئی پھلو نہیں تھا۔عمر کی بیعت ابوبکر کی سفارش اور اس کے مشخص کرنے کے ذریعہ ھو ئی اور عثمان کی بیعت عمر کی تعیین کردہ اور شوریٰ کے ذریعہ ھو ئی تھی ۔
لیکن حضرت علی علیہ السلام کی بیعت انتخاب افضل تھا اور یہ افضلیت رسول اللہ کی نص کے ذریعہ تھی اس کے علا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نص انتصابی بھی تھی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چا ہتے تھے اس کے اقرار اور اس کوقبول کرنے کے عنوان سے ھو ئی تاکہ اگر کو ئی کسی دو سرے کی بیعت کرلے تو معلوم ھو جا ئے کہ اس نے پھلے غدیر کی بیعت قبول کر لی تھی ۔
----

[1] اس سلسلہ میں ضروری وضاحت پھلے حصہ کے دوسرے جزء میں گذر چکی ھے ۔
[2] اس سلسلہ میں اسی کتاب کے دوسرے حصہ کے پھلے جزء میں رجوع کیا جا ئے ۔
[3] اس سلسلہ میں دوسرے حصہ کے دوسرے باب میں رجوع کیجئے ۔
منصب پیغمبر اسلام (ص) کےلئے ان کی عام نبوت کی بنیاد اوراختتام نبوت ھے اور یہ ان لوگوں سے خطاب ھے جو اب تک آنحضرت (ص)کے اس منصب کو قبول کرتے ھیں ۔
[4] بحا رالانوار جلد ۵۰ صفحہ ۳۲۱۔
[5] بحا ر الانوار جلد ۲۳صفحہ ۹۹ حدیث ۳۔
[6] کتاب سلیم صفحہ۸۴۳ح۴۲۔
[7] بحار الا نوار جلد ۶۷ صفحہ ۵۲ ،جلد ۶۸ صفحہ ۶۳ جلد ۶۹ صفحہ ۲۴۱۔
[8] بحار الانوار جلد ۸ ،پراناچاپ صفحہ ۳۴۵۔
[9] صحیفہٴ ملعونہ کی داستان تیسرے حصہ کی دو سری قسم میں بیان ھو چکی ھے۔
[10] دو سرے حصہ کی تیسری قسم میں بیعت غدیر کے رسم و رسومات کا تذکر ہ ھو چکا ھے ۔
[11] اس کتاب کے چھٹے حصہ کی گیا رھویں قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔

Visit punjtni14's View Public Profile punjtni14 Down with Israel Down with America Signature Urdu Shia punjtni14 post no : 29 AM 10:15 ,08-11-12 Find More Posts by punjtni14 !homepage
-- Online Read Book اسرار غدیر -محمد باقر انصاری-مکمل کتاب :Re Lover
----

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عید اور جشن غدیر

درحقیقت غدیر کا دن آل محمد علیهم السلام کےلئے عید اور جشن منا نے کا دن هے اسی وجه سے اهل بیت علیهم السلام کی جا نب سے خاص طور پر اس دن جشن و سرور کا اظهار اور عید منا نے پر زور دیا گیا هے
عمر کی بزم میں موجود ایک یهودی شخص نے کهاتها :
اگر (غدیر کے دن نازل هو نے والی)یه آیت هماری امت میں نا زل هو تی تو هم اس دن عید منا تے ![1]
حضرت امام جعفر صادق علیه السلام فر ما تے هیں :بنی اسرائیل کے انبیاء جس دن اپنا جانشین معین فر ما تے تهے اس دن کو عید کا دن قرار دیتے تهے ۔"عید غدیر "بهی وه دن هے جس دن حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے حضرت علی علیه السلام کو اپنا جا نشین معین فر ما یا هے [2]
اس میں کو ئی شک و شبه هی نهیں هے که عید غدیر منا نے کا مقصد دشمنوں کے با لمقابل اس تا ریخی دن کی یاد کوشیعه حضرات کے دل میں باقی رکهنا اور اس کے مطالب کو زندۂ جا وید رکهنا هے اورغدیر تشیع کے صفحه تا ریخ پر ایک بڑی علا مت اور ولایت کی دائمی نشانی هے ۔

عید غدیر انبیاء و ائمه علیهم السلام کی زبانی
هم ذیل میں دوسری عیدوں کی نسبت عید غدیر کی فضیلت اور اس کی خاص اهمیت کے سلسله میں ائمه علیهم السلام کی زبانی وارد هو نے والی احادیث نقل کر رهے هیں :

پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم
روز غدیر خم میری امت کی تمام عیدوں سے افضل دن هے ۔[3]
پیغمبر اسلام صلی الله علیه وآله وسلم نے حضرت امیر المو منین علیه السلام کو وصیت فر ما ئی که اس دن (غدیر)عید منانا اور فرمایا : انبیاء علیهم السلام بهی ایسا هی کرتے تهے اور اپنے جا نشینوں کو اس دن عید منا نے کی وصیت کیا کر تے تهے ۔[4]

حضرت امیر المو منین علیه السلام
یه دن عظیم الشان دن هے ۔[5]
جس سال عید غدیر جمعه کے روز آئی تو آپ نے اس دن ایک خطبه ارشاد فرمایا جس میں بهت زیاده مطالب عید غدیر کے متعلق بیان فرمائے منجمله آپ نے یه فرمایا :
"خداوند عالم نے اس دن تمهارے لئے دو عظیم اور بڑی عیدوں کوجمع کردیا هے"[6]

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام
خدا وند عالم نے کو ئی پیغمبر نهیں بهیجا مگر یه که اس پیغمبر نے اس دن عید منا ئی اور اس کے احترام کو ملحوظ خاطر رکها [7]
عید غدیر "عید الله اکبر هے "یعنی خدا وند عالم کی سب سے بڑی عید هے۔[8]
عید غدیر خم :عید فطر ،عید قربان ،روز جمعه اور عرفه کے دن سے افضل هے اور خدا وند عالم کے نزدیک اس کا بهت بڑا مقام هے ۔[9]
غدیر کا دن بزرگ اور عظیم دن هے یه دن عید اور خوشی و سرور کا دن هے۔[10]
روز غدیر وه دن هے جس کو خداوند عالم نے همارے شیعوں اور محبوں کےلئے عید قرار دیا هے ۔[11]
شاید تم یه گمان کرو که خدا وند عالم نے روز غدیر سے زیاده کسی دن کو محترم قرار دیا هے !نهیںخدا کی قسم نهیں ،خداکی قسم نهیں ،خدا کی قسم نهیں ![12]
قیامت کے دن چار دنوں کو دلهن کی طرح خدا کی بار گاه میں پیش کیا جا ئیگا :عید فطر ،عید قربان، روز جمعه اور عید

غدیر ۔"غدیر خم کا دن "عید قربان اور عید فطر کے با لمقابل ستاروں کے درمیان چاند کے مانند ھے ۔خدا وند عالم غدیر خم کے موقع پر ملا ئکہ مقربین کو معین کرتا ھے جن کے سر دار جبرئیل امین ھیں انبیاء ومرسلین کو مو کل کر تا ھے جن کے سر دار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھیں، اوصیاء و منتجبین کو موکل کر تا ھے جن کے سردار امیرالمو منین علیہ السلام ھیں اور اپنے اولیاء کو مو کل کر تا ھے جن کے سردار سلمان و ابوذر و مقداد و عمار ھیں یہ غدیر کی ھمرا ھی کر تے ھیں تا کہ اس کو جنت میں دا خل کریں ۔[13]

حضرت امام رضا علیہ السلام
یہ دن اھل بیت محمد علیھم السلام کی عید کا دن ھے ۔[14]
جو شخص اس دن عید منائے خداوند عالم اس کے مال میں برکت کرتا ھے۔ [15]
غدیر کے دن آپ (ع) اپنے بعض خاص اصحاب کو افطار کےلئے دعوت دیتے، ان کے گھروں میں عیدی اور تحفے تحائف بھیجتے اور اس دن کے فضائل کے سلسلہ میں خطبہ ارشاد فر ما تے[16]

حضرت امام ھادی علیہ السلام
غدیر کا دن عید کا دن ھے اور اھل بیت علیھم السلام اور ان سے محبت کر نے والوں کے نزدیک عیدوں میں سب سے افضل شمار کیا جاتا ھے ۔[17]

۲ آسمانوں میں جشن غدیر
آسمانوں میں عید غدیر متعا رف ھے اور اس دن جشن منا یا جا تا ھے ۔ھم اس سلسلہ میں چار احادیث نقل کر تے ھیں :

غدیر ،عہد معھود کا دن
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :عید غدیر کو آسمانوں میں "عہد معھود "کا دن کھا جاتا ھے ۔[18]

غدیر آسمان والوں پر ولایت پیش کر نے کا دن ھے
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فر مایا :خداوند عالم نے آسمان والوں پر غدیر کے دن ولایت پیش کی توساتویں آسمان والوں نے اس کے قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت کی ۔اسی وجہ سے خدا وند عالم نے سا تویں آسمان کو اپنے عرش سے مزین فر مایا ھے ۔
اس کے بعد چو تھے آسمان والوں نے غدیر کو قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت لی توخدا وند عالم نے اس کو بیت معمور سے مزین فرمایا۔
اس کے بعد پھلے آسمان والوں نے اس کو قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت لی تو خدا وندعالم نے اس کو ستا روں سے مزین فرمایا ۔[19]

جشن غدیر میں ملا ئکہ
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فر مایا :غدیر کا دن وہ دن ھے کہ جس دن خدا وند عالم جبرئیل امین کو بیت معمور کے سامنے اپنی کرامت کی تختی نصب کر نے کا حکم صادر فر ماتا ھے ۔
اس کے بعد جبرئیل اس کے پاس جا تے ھیں اور تمام آسمانوں کے ملا ئکہ وھاں جمع ھو کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی مدح و ثنا کر تے ھیں اور امیر المو منین اور ائمہ علیھم السلام اور ان کے شیعوناوردوستداروں کے لئے استغفار کر تے ھیں ۔[20]

جشن غدیر شہزادیٔ کائنات کا نچھاور
حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے پدر بزرگ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے وہ اپنے جد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرماتے ھیں کہ آپ نے فرمایا :روز غدیر زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں میں مشھور ھے۔
خداوند عالم نے جنت میں ایک قصر(محل)خلق فرمایا ھے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ھے ،جس میں ایک لاکھ کمرے سرخ رنگ کے اورایک لاکھ خیمے سبز رنگ کے ھیں اور اسکی خاک مشک وعنبر سے ھے اس محل میں چار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نهریں جاری ھیں :ایک نہر شراب کی ھے دوسری پانی کی ھے تیسری دودھ کی ھے اورچوتھی شھدکی ھے ان نھروں کے کناروں پر مختلف قسم کے پھلوں کے درخت ھیں ،ان درختوں پروہ پرندے ھیں جن کے بدن لؤلؤ کے ھیں اور ان کے پَر یا قوت کے ھیں اور مختلف آوازونمینگاتے ھیں۔
جب غدیر کا دن آتا ھے تو آسمان والے اس قصر (محل)میں آتے ھیں تسبیح و تحلیل و تقدیس کرتے ھیں وہ پرندے بھی اُڑتے ھیں اپنے کو پانی میں ڈبو تے ھیں اس کے بعد مشک و عنبر میں لوٹتے ھیں، جب ملا ئکہ جمع ھو تے ھیں تو وہ پرندے دوبارہ اُڑکرملا ئکہ پر مشک و عنبر چھڑکتے ھیں ۔
غدیر کے دن ملا ئکہ ” فاطمہ زھراء علیھا السلام کی نچھاور “[21] ایک دوسرے کو ھدیہ دیتے ھیں ،جب غدیر کے دن کا اختتام ھو تا ھے تو ندا آتی ھے :اپنے اپنے درجات و مراتب پر پلٹ جا ؤ کہ تم محمد و علی علیھما السلام کے احترام کی وجہ سے اگلے سال آج کے دن تک ھر طرح کی لغزش اور خطرے سے امان میں رھوگے۔[22]

۳ غدیر کے دن متعدد واقعات کا رو نما ھونا
سال کے دنوں میں سے جو بھی دن غدیرسے مقارن ھوا اس دن عالم خلقت اور عالم تکوین وکائنات میں متعدد واقعات رو نما ھو ئے ،جس طرح انبیاء علیھم السلام نے بھی اس دن اپنے اھم پروگرام انجام دئے ھیں یہ اس اھمیت کے مد نظر ھے جو حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے اس دن کو بخشی ھے اور یہ اس بات کی عکاسی کر تا ھے کہ تاریخ عالم میں اس سے اھم کو ئی واقعہ رو نما نھیں ھو ا ھے جس وجہ سے یہ کو شش کی گئی ھے کہ تمام واقعات اس سے مقارن ھوں اور اس مبارک دن میں برکت طلب کی جا ئے ۔

انبیاء علیھم السلام کی تاریخ کے حساس ایام
۱۔غدیر وہ دن ھے جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ھو ئی ۔[23]
۲۔غدیرحضرت آدم(ع) کے فرزند اور ان کے وصی حضرت شیث علیہ السلام کا دن ھے۔[24]
۳۔غدیرحضرت ابراھیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملنے کا دن ھے۔ [25]
۴۔غدیر وہ دن جس دن حضرت مو سیٰ علیہ السلام نے حضرت ھارون علیہ السلام کو اپنا جا نشین معین فرمایا [26]
۵۔غدیرحضرت ادریس علیہ السلام کا دن ھے ۔[27]
۶۔غدیرحضرت مو سیٰ علیہ السلام کے وصی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا دن ھے۔[28]
۷۔غدیرکے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو اپنا جانشین معین فر مایا ۔[29]
مندرجہ بالابعض موارد میں کچھ ایام مبھم طور پر ذکر ھو ئے ھیں اور اس دن کے واقعات بیان نھیں کئے گئے ھینیہ حدیث کے پیش نظر ھے اور اس سے مردا احتمالاً ان کا مبعوث بہ رسالت ھو نا ھے یا ان کے وصی و جانشین منصوب ھو نے کا دن ھے ۔

اھل بیت علیھم السلام کی ولایت کا تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرنا
جس طرح غدیر کے دن ”ولایت “تمام انسانوں کے لئے پیش کی گئی اسی طرح عالم خلقت میں تمام مخلوقات پر بھی پیش کی گئی ھے حضرت امام رضا علیہ السلام ایک حدیث میں غدیر کے روز ان امور کے واقع ھو نے کی طرف اشارہ فر ماتے ھیں :[30]
ولایت کا اھل آسمان کے لئے پیش ھونا ،ساتویں آسمان والوں کا اسے قبول کر نے مینسبقت کرنا اور اس کے ذریعہ عرش الٰھی کا مزین ھونا۔
ساتویں آسمان والوں کے بعد چوتھے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنا اور اس کابیت المعمور سے سجایا جانا۔
چوتھے آسمان کے بعد پھلے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنااور اس کاستاروں سے سجایاجانا۔
زمین کے بقعوں پر ولایت کا پیش کیا جانا اس کو قبول کر نے کےلئے مکہ کا سبقت کرنا اور اس کو کعبہ سے زینت دینا ۔
مکہ کے بعد مدینہ کا ولایت قبول کرنا اور اس (مدینہ)کو پیغمبر اکرم (ص) کے وجود مبارک سے مزیّن کرنا
مدینہ کے بعد کوفہ کا ولایت قبول کرنا اور اس کو امیر المومنین علیہ السلام کے وجود مبارک سے مزین کرنا ۔
پھاڑوں پر ولایت پیش کر نا ،سب سے پھلے تین پھاڑ :عقیق ،فیرورہ اور یا قوت کا ولایت قبول کر نا ، اسی لئے یہ تمام جواھرات سے افضل ھیں ۔
عقیق، فیروزہ اور یا قوت کے بعد سونے اور چاندی کی(معدن) کان کا ولایت قبول کر نا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور جن پہا ڑوں نے ولایت قبول نہیں کی ان پر کو ئی چیز نہیں اگتی ھے ۔
پانی پر ولایت پیش کرنا جس پانی نے وولایت قبول کی وہ میٹھا اور گوارا ھے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ(کڑوا)اور کھارا(نمکین) ھے ۔
نباتات پر ولایت پیش کر نا جس نے قبول کی وہ میٹھا اور خوش مزہ ھے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ ھے ۔
پرندوں پر ولایت پیش کرنا جس نے قبول کیا اس کی آواز بہت اچھی اور وہ فصیح بولتا ھے اور جس نے قبول نہیں کی وہ اُلْکَن(اس کی زبان میں لکنت ھے ،ھکلا ھے)ھے ۔

ایک عجیب اتفاق
خداوند عالم کے الطاف میں سے ایک لطف عظیم ھے کہ عثمان ۱۸/ذی الحجہ کو قتل ھوا اور لوگوں نے خلافت غصب ھو نے کے ۲۳سال بعد حضرت علی علیہ السلام کے ھا تھوں پر بیعت کی اور دوسری مرتبہ آپ کی ظاھری خلافت روز غدیر سے مقارن ھوئی ھے ۔[31]

۴ عید غدیر کس طرح منائیں؟

عید اور جشن غدیر کی تاریخ اوربنیاد

ھر قوم و ملت کی عیدیں ان کے شعائر کو زندہ کرنے ،تجدید عھد اور ان کے سرنوشت ساز اور اھم دنوں کی یاد تازہ کرنے کےلئے منائی جاتی ھیں ۔”غدیر “کے دن عید منانا اسی حجة الوداع والے سال اور اسی غدیر کے بیابان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے تمام ھونے کے بعدسے ھی شروع ھوگیاتھاغدیر خم میں تین روز توقف کے دوران رسمیں انجام دی گئیں اور آنحضرت(ص) نے شخصی طور پرلوگوں سے خود کو مبارکباد دینے کے لئے کھا :”ھَنِّؤُنِیْ ،ھَنِّئُوْنِیْ“”مجھ کو مبارکباد دو ،مجھ کو مبارکباد دو“ اس طرح کے الفاظ آپ نے کسی بھی فتح کے موقع پر اپنی زبان اقدس پر جاری نہیں فر ما ئے تھے ۔
سب سے پھلے لوگوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المو منین علیہ السلام کو مبارکباد دی اور اسی مناسبت سے اس دن اشعار بھی پڑھے گئے ۔
یہ سنتِ حسنہ تاریخ کے نشیب و فراز میں اسی طرح بر قرار رھی اور عام و خاص تمام اھل اسلام میں ایک مستمر اور مؤکد سیرت کے عنوان سے جاری وساری رھی ھے اور آج تک ھرگز ترک نہیں ھوئی ھے ۔[32]
اس عید کوشیعہ معا شروں میں معصومین علیھم السلام کی روایات کی اتباع کر تے ھوئے عید فطر اور عید قربان سے زیادہ اھم سمجھا جاتا ھے اور بہت زیادہ جشن منا یا جاتا ھے ۔

جشن غدیر کی شان و شوکت کی رعایت کرنا
ھر قوم عید مناتے وقت اپنی ثقافت و عقیدت کا اظھار کرتی ھے لہٰذا مذھب اھل بیت علیھم السلام میں بھی غدیر کے دن عید منا نے میں مختلف امور پھلوونکو مد نظر رکھا گیا ھے جن کی رعایت کر نے سے دنیا کے سامنے اھل تشیع کی فکری کیفیت کا تعارف ھو تا ھے ھم ان موارد کو روایات کی روشنی میں ذکر کرینگے۔
عید غدیر کی مناسبت سے انجام دئے جا نے والے رسم و رسومات جن کو ھم بیان کریں گے صرف ان میں منحصر نہیں ھیںلسکن جشن وسرور کااظھار کرنے کے لئے تین بنیادی چیزوں کومد نظر رکھناضروری ھے :
۱۔جشن و سرور کے پروگرام عید سے مناسبت رکھتے ھوں ،صاحب عید یعنی حضرت علی علیہ السلام کے مقام و منزلت کے مناسب ھوں ،تمام پروگراموں میں مذھبی رنگ مد نظر ھو اور عام طور سے شادی بیاہ اور ولیمہ وغیرہ کے جشن سے بالکل جدا ھو نا چا ہئے ۔
۲۔جو کام شرع مقدس کے منافی ھیں (چا ھے وہ حرام ھوں اورچا ھے مکروہ)وہ اس جشن میں مخلوط نہیں ھو نے چا ہئیں ۔جو چیزیں ائمہ علیھم السلام کے دلوں کو رنجیدہ کر تی ھیں اور ھر انسان اپنے ضمیرسے ان کو سمجھتا ھے یہ چیزیں نہیں ھونی چا ہئیں ،یہ سب باتیں تمام جشن و سرورخاص طور سے اس طرح کے جشن میں نہیں ھو نی چا ہئیں ۔
۳۔جو مطالب روایات سے اخذ کئے گئے ھیں حتی الامکان ان کو غدیر کی رسم و رسومات میں جاری کرنے کی کو شش کرنی چا ہئے ھم انھیں ذیل میں ذکر کر رھے ھیں:

عید اور جشن غدیر کے سلسلہ میں ائمہ علیہم السلام کے احکام
اهل بیت علیهم السلام سے مروی احادیث میں تمام عیدوں کےلئے عام رسم و رسومات اور پروگرام وارد هوئے هیں جو دعا
ؤں کی کتابوں میں مذ کور هیں ۔ان کے قطع نظر ائمہ علیهم السلام سے عیدغدیر اور جشن غدیر کےلئے مخصوص قوانین
وارد هو ئے هیں جن کو هم دو حصوں میں بیان کر تے هیں :
١۔اجتماعی امور ۔
٢۔عبادی امور ۔

عید غدیر میں اجتماعی امور

قلبی اور زبانی خو شی کا اظهار

حضرت امیر المو منین علیہ السلام فر ما تے هیں :اس دن ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کر تے وقت خو شی کا اظهار کر یں ۔[33]
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے هیں :عید غدیر وہ دن هے کہ جس دن خداوند عالم نے تم پر نعمت ولایت نازل کر کے احسان کیا لہٰذا اس کاشکر اور اس کی حمد وثنا کرو “[34]حضرت امام رضا (ع) کا فرمان هے : یہ دن مو منین کے مسکرانے کا دن هے ،جو شخص بهی اس دن اپنے مو من بها ئی کے سامنے مسکرا ئے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس پر رحمت کی نظرکرےگااس کی ہزار حاجتیں بر لا ئے گا اور جنت میں اس کےلئے سفید مو تیوں کا قصر(محل) بنائےگا“[35]

مبارکباد دینا
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے هیں :جب تم اس دن اپنے مومن بهائی سے ملاقات کرو تو یہ کهو :
”اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِیْ اَکْرَمَنَابِهٰذَ الْیَوْمِ وَجَعَلَنَامِنَ الْمُوْمِنِیْنَ وَجَعَلَنَامِنَ الْمُوْفِیْنَ بِعَهْدِہِ الَّذِیْ عَهِدَہُ اِلَیْنَاوَمِیْثَا قِہِ الَّذِیْ وَاثَقَنَابِہِ مِنْ وِلَایَۃِ وُلَاۃِ اَمْرِہِ وَالْقُوَّامِ بِقِسْطِہِ وَلَمْ یَجْعَلْنَا مِنَ الْجَاحِدِیْنَ وَالْمُکَذِّبِیْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ “[36]
”تمام تعریفیں اس خد اکےلئے هیں جس نے اس دن کے ذریعہ همیں عزت دی ،هم کو ان مومنین میں قرار دیا جنهوں نے عهد خدا کی وفاداری کیاور اس پیمان کی پابندی کی جو اس نے اپنے والیان امر اور عدالت قائم کر نے والوں کے سلسلہ میں هم سے لیا تهااور هم کو قیامت کا انکار کرنے والوں اور جهٹلانے والوں میں نهیں قرار دیا هے “
حضرت امام رضا علیہ السلام فرما تے هیں :اس دن ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرو اورجب اپنے مو من بهائی سے ملاقات کرو تو اس طرح کهو :
”اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِیْ جَعَلَنَامِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِالْمُوْمِنِیْنَ علیہ السلام“
”تمام تعریفیں اس خدا کےلئے هیں جس نے همیں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے متمسک رہنے والوں میں سے قرار دیا هے “[37]
دوسرے حصہ میں ذکر هوچکا هے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو حکم دیا تهاکہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو مبارکباد پیش کریں اور آپ فرماتے تهے :هَنِّؤُنِیْ هَنِّؤُنِیْ “[38]

عمومی طورپر جشن منانا
جشن منانے کا مطلب یہ هے کہ کچھ لوگوں کا خوشی ومسرت کے موقع ومناسبت کے لئے جمع هونا۔دوسرے لفظوں میں ”جشن“ کا مطلب کچھ لوگوں کا اجتماعی طورپر عید منانا هے ۔
حضرت امیر المو منین علیہ السلام جس دن عید غدیر جمعہ کے دن آئی تهی آپ نے اس روز جشن منائی ،اس دن اسی مناسبت سے غدیر اور عید منا نے کے سلسلہ میں مفصل مطالب ارشاد فر مائے ،نماز کے بعد آپ (ع) اپنے اصحاب کے ساتھ حضرت امام مجتبیٰ علیہ السلام کے خانۂ اقدس پر تشریف لے گئے جهانجشن منایاجارهاتها اور وهاں پر مفصل پذیرائی هوئی“[39]
حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک مرتبہ غدیر کے دن روزہ رکها ،افطار کے لئے کچھ افراد کو دعوت دی، ان لوگوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے سامنے غدیر کے سلسلہ میں مفصل خطبہ ارشافرمایا اور ان کے گھروں میں تحفے تحائف بھیجے تھے "[40]
حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے عید غدیر کے سلسلہ میں فر مایا :اس دن ایک دوسرے کے پاس جمع ھونا تا کہ خداوند عالم تم سب کے امور کو درست فرمائے "[41]
اشعار پڑھنا بھی غدیر کے جشن منانے سے بہت منا سبت رکھتا ھے جو ایک قسم کی یاد گار ھے اور شعرکی خاص لطافت و حلاوت سے جشن میں چار چاند لگ جا تے ھیں ۔
غدیر کے سب سے پھلے جشن کے موقع پر حسان بن ثابت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے غدیر کی مناسبت سے اشعار کہنا اور پڑھنا اسی مطلب کی تا ئید کرتا ھے -[42]

نیا لباس پہننا
حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ھیں :یہ دن زینت و آرائش کرنے کا دن ھے جو شخص عید غدیر کےلئے اپنے آپ کومزین کرتا ھے خدا وند عالم اس کے گناہ معاف کر دیتا ھے ملائکہ کو اس کےلئے حسنات لکھنے کی خاطر بھیجتا ھے تا کہ آنے والے سال تک اس کے درجات کو بلند رکھیں -[43]
حضرت امام رضا علیہ السلا م نے ایک عید غدیر کے مو قع پر اپنے بعض خاص اصحاب کے گھروں میں نئے کپڑے یھاں تک کہ انگوٹھی اور جوتے وغیرہ بھی بھیجے اور ان کی اور اپنے اطراف کے لوگوں کی ظاھری حالت کوتبدیل کیااوران کے روزانہ کے لباس کو عید کے لباس میں بدل دیا" [44]

ھدیہ دینا
حضرت امیرالمو منین علیہ السلام فرماتے ھیں :اس دن خدا وند عالم کی نعمتوں کو ایک دوسرے کو ھدیہ کے طورپر دو جس طرح خدا وند عالم نے تم پر احسان کیا ھے "[45]

مو منین کا دیدار کرنا
حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ھیں :جو شخص اس دن مو منوں کی زیارت کرے اور ان کادیدار کرنے کےلئے جا ئے خدا وند عالم اس کی قبر پر ستّر نور وارد کرتا ھے اس کی قبر کو وسیع کرتا ھے ،ھر دن ستّرھزار ملا ئکہ اس کی قبر کی زیارت کرتے ھیں اور اس کو جنت کی بشارت دیتے ھیں "[46]

اھل وعیال اور اپنے بھا ئیوں کے حالات میں بہتری پیدا کرنا
حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے ایک عید غدیر کے دن فرمایا:جب تم جشن سے اپنے گھر واپس جاؤ تو اپنے اھل و عیال کے حالات میں بہتری پیدا کرو اور اپنے بھا ئیوں کے ساتھ نیکی کرو ---ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو تاکہ خدا وند عالم تمھاری الفت و محبت برقرار فرمائے -[47]
حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے فرمایا ھے :اس دن احسان کرنے سے مال میں برکت ھوتی اور اضافہ ھوتا ھے -[48]
حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ھیں :جو شخص اس دن اپنے اھل و عیال اور خود پر وسعت دےتا ھے خدا وند عالم اس کے مال کو زیادہ کردیتا ھے-[49]

عقد اُخوّت و برادری
عید غدیر کے لئے جو رسم رسومات بیان ھو ئی ھیں ان میں سے ایک "عقد اُخوت "کا پروگرام ھے ،اس کا مطلب یہ ھے کہ دینی برادران ایک اسلامی سنت پر عمل پیرا ھوتے ھوئے اپنی برادری کو مستحکم کرتے ھیں ،اور ایک دوسرے سے یہ عھد کرتے ھیں کہ قیامت میں بھی ایک دوسرے کویاد رکھیں گے ضمنی طور پر اسلامی بھائی چارے کے حقوق چونکہ بہت زیادہ ھیں لہٰذا ان کی رعایت کےلئے خاص توجہ کیضرورت ھے لہٰذا ان کے ادا نہ کرسکنے کی حلیت طلب کرتے ھیں اور اس کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کوحقوق کی ادا ئیگی کی طرف متوجہ کرتے ھیں ۔
صیغہ اخوت پڑھنے کا طریقہ یہ ھے :[50]
اپنے داہنے ھاتھ کو اپنے مو من بھا ئی کے داہنے ھاتھ پر رکھ کر کھو :
"وٰاخَیْتُکَ فِی اللهِ وَصَافَیْتُکَ فِیْ اللهِ وَصَافَحْتُکَ فِیْ اللهِ وَعَاھَدْتُ اللهَ وَمَلَا ئِکَتَہُ وَاَنْبِیَائَہُ وَالْاَ ئِمَّةَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عَلٰیٰ اَنّی

اِنْ کُنْتُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَالشَّفَاعَۃِ وَاُذِنَ لِیْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ لَااَدْخُلُھَااِلّاوَاَنْتَ مَعِیْ "

"میں راہِ خدا میں تیرے ساتھ بھائی چارگی اور ایک روئی (اتحاد)سے پیش آؤنگا اور تیرے ھاتھ میں اپنا ھاتھ دیتا ھوں ،مینخدا اس کے ملا ئکہ ،انبیاء اور ائمہ معصومین علیھم السلام سے عھد کرتا ھوں کہ اگر میں اھل بھشت اور شفاعت کرنے والوں میں سے ھوا اور مجھ کو بھشت میں جانے کی اجازت دیدی گئی تو میں اس وقت تک بھشت میں داخل نھیں ھونگا جب تک تم میرے ساتھ نہ ھوگے "

اس وقت اس کا دینی بھا ئی اس کے جواب میں کہتا ھے :"قَبِلْتُ ""میں نے قبول کیا "اس کے بعد کھے : اَسْقَطْتُ عَنْکَ جَمِیْعَ حَقُوْقِ الْاُخُوَّۃِ مَاخَلَا الشَّفَاعَۃَ وَالدُّعَاءَ وَالزِّیَارَۃَ"

"میں نے بھائی چارگی کے اپنے تمام حقوق تجھ سے اٹھا لئے (تجھ کو بخش دئے)سوائے شفاعت ،دعا اور زیارت "

عید غدیر میں عبادی امور

صلوات ،لعنت اور برائت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فر مان ھے :اس دن محمد و آل محمد پر بہت زیادہ صلوات بھیجو اور ان پر ظلم کرنے والوں سے برائت کرو -[51]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ھے :اس دن بہت زیادہ کھو:

"اللَّھُمَّ الْعَنْ الْجَاحِدِیْنَ وَالنَّاکِثِیْنَ وَالْمُغَیِّرِیْنَ وَالْمُبْدِلِیْنَ وَالْمُکَذِّبِیْنَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ "

"اے خدا قیامت کے دن انکار کرنے والے عھد توڑنے والے ،تغیر وتبدل کرنے والے ،بدلنے(بدعت ایجاد کرنے والے)والے اور جھٹلانے والے چاھے وہ اولین میں سے ھوں یا آخرین میں سے سب پر لعنت کر "[52]

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ھیں :یہ محمد وآل محمدعلیھم السلام پر بہت زیادہ صلوات بھیجنے کا دن ھے -[53]

شکر اور حمد الٰھی

حضرت امیر المو منین (ع) کا فرما ن ھے :اس دن خدا وند عالم کی عطا کردہ اس نعمت (ولایت) پر اس کا شکر ادا کرو -[54]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ھے :یہ دن خدا وند عالم کے شکر اور اس کی حمد وثنا کرنے کا دن ھے کہ اس نے تمھارے لئے امر ولایت کو نازل فر مایا ھے -[55]

اس دن خدا وند عالم کا شکر ادا کر نے کے طریقہ کے سلسلہ میں مفصل طور پر دعائیں وارد ھو ئی ھیں ان میں سے ایک کا مضمون اس طرح ھے :

شکرِ خدا کہ اس نے ھم کو اس دن کی فضیلت سے روشناس کیاھمیں اس کی حرمت سمجھائی،اور اس کی معرفت کے ذریعہ ھمیں شرافت بخشی ھے "[56]

زیارت حضرت امیرالمو منین علیہ السلام

عید غدیر کے دن کی ایک مخصوص رسم یہ ھے کہ اس دن کے صاحب یعنی حضرت امیر المو منین (ع) کی اس بارگاہ مطھر ،حرم کی زیارت کرنا ھے کہ جس کے پاسبان فرشتے ھیں -آپ (ع) کی زیارت میں یہ مطلب بھی مد نظر رکھا جا سکتا ھے کہ :چونکہ ھم صحرائے غدیر میں آپ کو مبارکباد پیش کر نے کے لئے حاضر نہ ھو سکے لہٰذا اب ھم اس دن(صدیوں بعد) میں آپ کی قبر مطھر کی زیارت کے لئے جا تے ھیں اور ھمارا یہ عقیدہ ھے کہ امام معصوم ھمیشہ زندہ ھو تا ھے اور ھماری آواز سنتا ھے آپ کی مقدس بارگاہ میں تبریک و تہنئت پیش کرتے ھیں اور آپ (ع) سے تجدید بیعت کرتے ھیں -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ھیں :اگر تم عید غدیر کے روز مشھد امیر المومنین (نجف اشرف)علیہ السلام میں ھو تو آپ(ع) کی قبر کے نزدیک جاکر نماز اور دعائیں پڑھو ،اور اگر وھاں سے دور دراز شھروں میں ھو تو آپ (ع) کی قبر اطھر کی طرف اشارہ کرکے یہ دعا پڑھو--[57]

حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ھیں :تم کھیں پر بھی ھو عید غدیر کے دن خود کو حضرت امیر المو منین علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السلام کی قبر مطھر کے نزدیک پہنچاؤ اس لئے کہ خداوند عالم اس دن مو منوں کے ساٹھ سال کے گنا ھوں کو معاف فرماتا ھے اور ماہ رمضان ،شب قدر اور شب عید فطر کے دو برابر مومنین کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ھے ۔[58]
حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے غدیر کے دن سے مخصوص ایک مفصل زیارت پڑھنے کا حکم دیا ھے جو مضمون کے اعتبار سے مکمل طور پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے مربوط عقائد، فضائل محنتوں اوردرد و الم کو بیان کر تی ھے ۔[59]

نماز ،عبادت اور شب بیداری
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھیں :یہ دن عبادت اور نماز کا دن ھے ۔[60]
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ماتے ھیں :ظھر سے آدھا گھنٹہ پھلے (خدا وند عالم کے شکر کے عنوان سے)دور کعت نماز پڑھو ۔ھر رکعت میں سورہ حمد دس مرتبہ ، سورہ توحید دس مر تبہ ، سورہ قدر دس مر تبہ اور آیة الکر سی دس مرتبہ پڑھو ۔
اس نماز کے پڑھنے والے کو خدا وند عالم ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرے کا ثواب عطا کرتا ھے اور وہ خدا وند عالم سے جو بھی دنیا اور آخرت کی حاجت طلب کرتا ھے وہ بہت ھی آسانی کے ساتھ بر آ ئیگی۔[61]
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ھے :مسجد غدیر میں نماز پڑھنا مستحب ھے[62] چونکہ پیغمبر اکرم (ص) نے اس مقام پر حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو اپنا جا نشین معین فرمایاتھا اور خدا وند عالم نے اس دن حق ظاھر فر مایا تھا۔[63]

روزہ رکھنا
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ھے :یہ وہ دن ھے کہ جب حضرت امیر المو منین (ع) نے خدا وند عالم کا شکر بجالانے کی خا طر روزہ رکھا۔[64]
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فر مایا :اس دن روزہ رکھناساٹھ مہینوں کے روزوں کے برابر ھے [65]اور ایک حدیث میں فر مایا ھے :اس دن کا روزہ ساٹھ سال کا کفارہ ھے "[66]
اور ایک اور حدیث میں فرمایا ھے :ساٹھ سال کے روزوں سے افضل ھے "[67]
امام جعفر صادق علیہ السلام کا ھی فرمان ھے :اس دن کا روزہ سومقبول حج اور سو مقبول عمرے کے برابر ھے ۔[68]
اور یہ بھی آپ ھی کا فرمان ھے :غدیر کے دن کا روزہ دنیا کی عمر کی مقدار روزے رکھنے کے برابر ھے[69] (یعنی اگر انسان دنیا کی عمر کے برابر زندہ رھے اور تمام دن روزہ رکھے تو غدیر کے دن کا روزہ رکھنے والے کو اتنا ھی ثواب دیا جا ئیگا ۔)

دعا (عھد و پیمان اور بیعت کی تجدید)
عید غدیر کے دن مختصر اور مفصل دعائیں وارد ھو ئی ھیں جن کا پڑھنا خداوند عالم ،پیغمبراور ائمہ علیھم السلام سے تجدیدعھد و پیمان کرنا شمار ھوتا ھے اور اس کو" تجدید بیعت "بھی کھا جاسکتا ھے ۔
ان دعا ؤں کے مطالب میں شکر گزاری ،ایک شیعہ ھونے کے مد نظر ولایت وبرائت کے متعلق اپنے عقائد کا اظھار اور مستقبل کے لئے دعا شامل ھے لیکن ان سب مطالب کا ولایت،برائت اور" عید غدیر کے دن کی مبارکباد"میں خلاصہ کیا جاسکتا ھے ۔ھم ذیل میں غدیر کے دن پڑھی جانے والی بعض دعاؤں کے مضامین کو نقل کر رھے ھیں: [70]
خدا یا جس طرح میری خلقت کے آغاز (عالم ذر)میں مجھ کو "ھاں " کہنے والوں میں قرار دیا، اس کے بعد دوسرا کرم یہ کیا کہ اسی عھد کو غدیر میں تجدید کیا اور میری اماموں تک ھدایت فر ما ئی، خدایا اس نعمت کو کامل فر ما اور قیامت تک اس رحمت کو مجھ سے مت لیناتاکہ میری موت اس حال میں ھوکہ تو مجھ سے راضی ھو ۔
خدا یا ھم نے منادی ایمان کی ندا پر لبیک کھی ،وہ منادی پیغمبر اسلام(ص) تھے اور آپ کی ندا ولایت تھی ۔
خدایا تیرا شکر کہ تونے ھمیں پیغمبر کے بعد ایسے اماموں کی طرف ھدایت کی جن کے ذریعہ دین کامل ھوا اور نعمتیں تمام ھو ئیں اور اسی ھدایت کی وجہ سے تو نے ھمارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔
خدایا ھم پیغمبر اکرم(ص) اور امیر المو منین علیہ السلام کے تا بع ھیں ھم نے جبت و طاغوت، چاروں بتوں اور ان کی اتباع کرنے والوں کا انکار کیا اور جو شخص ان کو دوست رکھتا ھے ھم اس سے زمانہ کے آغاز سے آخرتک بیزار ھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ھم کو ھمارے ائمہ کے ساتھ محشور فرما ۔
خدایاھم ھر اس شخص سے برائت چا ہتے ھیں جو ان سے جنگ کرے چا ھے وہ اولین میں سے ھو یا آخرین میں سے ھوانسانوں میں سے ھو یا جنونمینسے ھو ۔
خدا یا ھم امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت ،اتمام نعمت اور ان کی ولایت پر تجدید عھد و پیمان پر تیرا شکر ادا کرتے ھیں اور اس بات پر تیرے شکر گزار ھیں کہ تو نے ھم کو دین میں رد و بدل کرنے والوں اور تحریف کرنے والوں میں نھیں قرار دیا ۔
خدایا اس روز (غدیر)ھماری آنکھوں کو روشن فرما ،ھمارے مابین اتحاد پیدا کر ،اور ھم کو ھدایت کے بعد گمراہ نہ کرنا اور ھم کو نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں قرار دے ۔
خدا کا شکر کہ ھم نے اس دن کو گرامی رکھا اور ھم کو اپنے والیان امر کے سلسلہ میں ان سے وفاداری کے عھد و پیمان پر قائم رکھا ۔
خدایا جس دن کا ھم نے پاس و خیال کیا اس کو ھمارے لئے مبارک فر ما ،اور ھم کو ولایت پر ثابت قدم رکھ ،ھمارے ایمان کو امانت و عا ریہ پر نہ قرار دے اور ھم کو دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں سے برائت و بیزاری رکھنے والوں میں سے قرار دے ۔
خدایا ھم کو حضرت مھدی علیہ السلام کی ھمراھی کی توفیق اور ان کے پرچم کے نیچے حاضر ھو نے کی توفیق عنایت فر ما ۔

----

[1] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۳۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۱۱۵،۳۰۳۔
[2] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰۔
[3] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۰۸ ۔
[4] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۱۔
[5] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔
[6] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۰۸ ۔
[7] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۴۔
[8] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۱۔
[9] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۱۲،۲۱۱،۲۱۰۔
[10] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۱۳۔الیقین صفحہ ۳۷۲باب ۱۳۲۔
[11] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۱۳۔
[12] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵۔
[13] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲۔
[14] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۳ ۲۲۔
[15] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۳ ۲۲۔
[16] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۲۱۔
[17] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۶۔
[18] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۴۔
[19] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۴۔
[20] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۲۔
[21] حضرت فاطمہ زھرا علیھا السلام کی نچھاور درخت طوبیٰ کے وہ پھل ھیں جو ان کی شب زفاف خدا وند عالم کے امرسے اس درخت سے تمام آسمانوں پر پھینکے گئے اور ملائکہ نے ان کو یاد گار کے طور پر اٹھا لیاتھا ۔بحار الانوار جلد ۴۳صفحہ ۱۰۹۔
[22] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۳،عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۱۔
[23] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲۔
[24] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔۳۔
[25] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲،۲۲۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[26] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳.
[27]عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[28] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲.
[29] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۱۳،۲۰۹.
[30] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۲۴.
[31] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۱۹۸،بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ۴۹۳.
[32] اس سلسلہ میں کتاب" الغدیر "مؤلف علامہ امینی :جلد ۱صفحہ ۲۸۳،اور کتاب "الغدیر فی الاسلام "مؤ لف شیخ محمد رضا فرج اللہ صفحہ ۲۰۹ ملا حظہ فرمائیں .
[33] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵.
[34] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۰.
[35] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳.
[36] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵.
[37] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳.
[38] الغدیر جلد۱ صفحہ ۲۷۱،۲۷۴۔اس سلسلہ میں اس کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملاحظہ کیجئے .
[39] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[40] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۱.
[41] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[42] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۴۱۔اس سلسلہ میں دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملا حظہ کیجئے .
[43] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۴.
[44] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۱.
[45] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[46] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۴.
[47] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[48] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[49] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳.
[50] مستدرک الوسائل(محدث نوری)چاپ قدیم جلد ۱ صفحہ ۴۵۶باب ۳ ،کتاب زاد الفردوس سے، اسی طرح شیخ نعمة اللہ بن خاتون عاملی سے نقل کیا ھے کہ اس مطلب پرپیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نص وارد ھو ئی ھے۔ اسی طرح مرحوم فیض کاشانی نے کتاب خلا صة الاذکار باب ۱۰صفحہ ۹۹ پر "عقد اخوت "کو ذکر کیا ھے .
[51] بحا ر الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۱.
[52] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۷.
[53] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳.
[54] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹.
[55] بحا ر الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰.
[56] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵.
[57] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۰.
[58] مفا تیح الجنان :باب زیارات امیر المو منین علیہ السلام ،زیارت غدیر .
[59] بحا ر الانوار جلد ۹۷صفحہ ۳۶۰.
[60] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰.
[61] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵.
[62] پھلی اورموجودہ "مسجد غدیر "کے سلسلہ میں دسویں حصہ کی چھٹی قسم ملا حظہ کریں .
[63] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۳.
[64] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳.
[65] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۲۱۱.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[66] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳.
[67] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳.
[68] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۱.
[69] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۱.
[70] یہ مضامین کتاب ”الاقبال “سید بن طاؤس صفحہ ۴۶۰ سے اخذ کئے گئے ھیں نیزعوالم جلد ۳/۱۵اور صفحہ ۲۱۵۔۲۲۰پر مذ کور ھیں.

اسرار غدیر

غدیرقیامت تک کھلی کتاب

غدیر کادروازہ ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَا ہُ“کی کنجی سے کھلتا ھے اور اس کے اورا ق دو حصوں میں تقسیم ھو تے ھیں :ایک اَللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وٰالَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہ“
دوسرے ”اللَّھُمَّ عَادِمَنْ عَاداہُ وَاخذُلْ مَنْ خَذَ لَہُ“.جس کے بعد چودہ صدیوں کے فاصلہ اور اس طولانی دور کے درمیان غدیر اور سقیفہ دونوں کے کارنامونکا اس غدیری باب میں مشاھدہ کیا جا سکتا ھے ۔
اسی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی منبر سے موافق اور مخا لف باتیں سامنے آئیناور یہ سلسلہ جا ری رھا یھاں تک کہ غدیر کاسقیفہ کے ھاتھونخون ھوگیاسقیفہ میں جمع ھونے والے لوگوں نے منبر پر ابوبکر اور عمرکا تعارف کرایا ،درحقیقت انھوں نے غدیر کے مد مقابل ایک محاذکھولا اورآنے والی تاریخ میں ھمیشہ کے لئے اپنے عقائد نشرکرنے کی خاطر کوشش اورایک دوسرے سے جنگ وجدل کرتے رھے اس دن سے غدیر ایک سخت ومشکل امتحان بن گیا تاکہ محاذپرلڑنے والوں کی شناخت ھوسکے ۔
غدیر کی فائل قیامت تک ھر گز بند نھیں ھو سکتی جب تک کہ قیامت کے دن یہ فائل محمد و علی علیھما السلام کی خدمت اقدس میں پیش نہ کی جا ئے سامنے اور اس کے متعلق ھر ایک سے باز پُرس نہ ھوجا ئے ۔
ایک سرسری نگاہ میں اس فائل کے صفحات میں منا ظرے غدیر کے سلسلہ میں اتمام حجت، غدیرکے بارے میں دشمنوں کے اقرار ،غدیر اور سقیفہ کی طرفداری کر نے والوں کی جنگیں ،غدیر کاتہذیب و تمدن ،ادبیات غدیر اور غدیر کی یادینشامل ھیں ان ھی تمام شیریں اور تلخ واقعات سے غدیر کا دفتر پُر ھے کہ جس نے چودہ صدیاں دیکھی ھیں اور آج تک اس کی عظمت کو بیان کر رھا ھے ۔
خدایاھمارا نام ”اللھم انصرمن نصرہ “والے صفحات میں درج فرما،اور ھم کو ”اللھم اخذل من خذلہ“والے گروہ کی مکمل شناخت عطا کر اے شیعوں کے خدا غدیر کے بلند و بالا سورج کو ھمیشہ کےلئے اقیانوس اسلام کے افق میں اھل بھشت کی راہ کا چراغ قرار دے اور اسکے نام کو دنیا میں روشن ومنور فرما.

۱ خدا و معصومین علیھم السلام کی غدیر کے ذریعہ اتمام حجت
آج تک بغیر کسی وقفہ کے غدیر کی علمی فائل کوچودہ سو سال گذر گئے اور اس پوری مدت میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی فرمان جا ری و ساری رھا ھے متعدد واعظوں نے منبروں پر ،علما ء نے بحث و مناظروں کے جلسوں میں ،بڑے بڑے مؤلفوں نے اپنی اپنی کتابوں میں، سلمان ،ابوذر و مقداد جیسے غدیر کے سچے گواھوننے نیز معاشرے کی خدمت کرنے والوں نے اسلام کے اس بزرگ ھدف کے دفاع کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لی ھے ۔
اگر غدیر موجودہ معاشرے میں عملی شکل اختیار کر لیتی تو کوئی اختلاف و تفرقہ ھی نہ ھوتا کہ ولایت کی بنیاددوں کو ثابت کرنے کے لئے بحث و مناظرے اور دلیلوں کی ضرورت ھوتی .خداوند عالم کی ان لوگوں پر لعنت ھو جنھوں نے غدیر کے میٹھے اور گوارا چشمے کو گدلا کیا ،اور نسلوں کو اس کا میٹھا و گوارا پانی پینے سے محروم کیا ،اور امت کے مھربان اماموں پر خداوند عالم کی صلوات و رحمت و برکتیں ھوں جنھوں نے سقیفہ کے فتنوں میں غرق ھو نے والونسے غدیر کی حفاظت فرمائی اور غدیرکو مختلف حالات میں زندہ و جاوید بنادیا.
ان اقدامات سے وہ نوآشنا افراد مخاطب تھے جن کا اسلام کی اس عظیم حقیقت سے آشنا ھو نا ضروری تھا ،وہ سوئے ھو ئے ضمیر جنھیں تجدیدعھد اور یاد دلانے کی ضرورت تھی ،وہ مردہ دل جن کےلئے ھدایت کا راستہ کھولنا ضروری تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاکہ ان کی خشک زمین تک پا نی پہنچے ،اوراس دنیا میں صدیوں سال بعد آنے والی نسلیںجن کی اطلاع لئے حقیقت غدیر کو تاریخ کے اوراق میں ثبت ہونا چا ہئے تھا ۔
حریم غدیر کے اس دفاع مقدس کا تاریخچہ ،اپنے اندر ایسی شخصیتوں کو لئے ہوئے ہے جو ہر زمانہ کے تقاضوں اور ہر جگہ کے حالات کے مطابق اپنی معنویت سے سرشارفکر و روح سے لے کر جان آبروتک اخلاص کے ساتھ فدا کرتے رھے ،انھوں نے ولایت کے ان قطعی استدلال کے اسلحہ سے جن کا پشت پناہ پروردگاعالم ہے ،ولایت کے دشمنوں کوعلمی بحثوں میں شکست فاش دے کر،اور پوری دنیا میں شیعیت اور غدیر کا نام روشن کرتے رھے ۔
ان استدلالات اور غدیر کی یاد آور یوں کا واضح نمونہ خود ائمہ علیھم السلام اور ان کے اصحاب کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا ہے ،تمام راویوں نے چودہ سو سال کے عرصہ میں حدیث غدیر کی روایت بیان کی اور اس طرح اہل سقیفہ کے مقابلہ میں جھاد کیا ہے۔
امام زمانہ عجل اللہ تعا لیٰ فر جہ الشریف کی غیبت کے دور میں غدیر کے دفاع کا پرچم علمائے شیعہ نے اپنے ہاتھوں میں اٹھا ئے رکھا ،یہاں تک کہ بہت سے مقامات پر دشمنوں نے غدیر کا اقرار کیا اور اس کا انکار کرنے سے عاجز رہ گئے۔
آجکل ان استدلالات کا دامن کتا بوں اور جلسوں سے نکل کربہت وسیع ہو گیاکانفرنسوں ،ریڈیو، ٹیلیویزن یہاں تک کہ انٹرنٹ سے بھی اس کے پروگرام نشر کئے جا نے لگے ہیں ۔
ہم ذیل میں اتمام حجت اور استدلال کے ایسے لاکھوں موارد میں سے چندنمونے پیش کرتے ہیں :

۱خداوند عالم کا غدیر کے ذریعہ حجت تمام کرنا
۱حارث فھری کا غدیر میں اعتراض کے طور پر خداوندعالم سے عذاب کی درخواست کرنا خداوند عالم نے بھی فوراً آسمان سے ایک پتھر بھیجا اور وہ سبھی کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گیا اور یہ واقعہ خدا وند عالم کی طرف سے براہ راست سب سے پہلی اتمام حجت کے عنوان سے تاریخ میں ثبت ہوا ۔[1]
۲۔غدیر میں لوگوں نے ایک خوبصورت شخص کو یہ کہتے ہوئے دیکھا:”خدا کی قسم میں نے آج کے دن کے مانندکوئی دن نہیں دیکھا ۔۔۔اس کےلئے ایساپیمان باندھا جس کو خدا اوراس کے رسول کا انکار کرنے والے کے علاوہ کوئی توڑ نہیں سکتا ہے۔ ۔۔“ جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ وہ کون تھا؟ تو آنحضرت (ص)نے فر مایا :وہ جبرئیل تھے۔اس طرح دوسری مرتبہ سب لوگوں کی نگا ہوں کے سامنے حجت الٰھی تمام ہوئی ۔[2]
۳۔منافقین کے ایک گروہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با برکت میں حا ضر ہوکر آپ سے آیت و نشانی طلب کی توپیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :کیا تمھا رے لئے غدیر خم کا دن کافی نہیں تھا ؟جس وقت میں نے حضرت علی علیہ السلام کو اما مت کےلئے منصوب کیا تو منا دی نے آسمان سے ندا دی :”یہ خدا کا ولی ہے ،اس کی اتباع کرنا ورنہ تم پر خدا کا عذاب نازل ہوگا “ [3]
ایک دن ابو بکر نے چالاکی سے غصب خلافت کی توجیہ کرتے ہو ئے حضرت امیر المومنین (ع) سے کہا :کیا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی ولایت کے سلسلہ میں غدیرکے بعدکسی چیز میں تغیر وتبدل نہیں کیا ۔۔لیکن آپ (ع) کے ان کا خلیفہ ہونے کے متعلق ہم سے کچھ نہیں فرمایاھے !!
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :کیسا ہے کہ میں تمھاری پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادوں تا کہ آنحضرت (ص) بذات خود تجھ کو اس کا جواب دیں ؟ ابو بکر نے اس بات کو قبول کرلیا اور نماز مغرب کے بعدحضرت علی علیہ السلام کے ھمرا ہ مسجد قبا میں آئے اور یہ مشاھدہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محرابِ مسجد کے پاس تشریف فرما ہیں اور آنحضرت (ص) نے ابو بکر سے خطاب کرتے ہو ئے فرمایا :اے ابو بکر تو نے علی (ع) کی ولایت کے خلاف اقدام کیااورتو اس کے مقام پر بیٹھ گیاجو نبوت کی جگہ ہے اور علی (ع) کے علاوہ اس کا اورکوئی مستحق نہیںہے اس لئے کہ وہ میرے وصی اور خلیفہ ہیں ۔۔۔“
اس معجزے کے ذریعہ کہ جس کا پشت پناہ خدا وند عالم ہے دوسری مرتبہ خدا وند عالم نے صاحب غدیر کے حق کو غصب کر نے والے پر اپنی حجت تمام کردی ہے ۔[4]
۴حضرت علی علیہ السلام نے اپنی ظاھری حکومت کے دوران غدیر کے عینی شا ھدوں کو خدا کی قسم دے کر کہا کہ وہ کھڑے ہوں اور جو کچھ انھوں نے غدیر خم میں دیکھا تھا اس کی شھادت دیں ۔کچھ لوگوں نے اٹھ کر اس کی گواھی دی لیکن آٹھ افراد نے گوھی دینے سے انکار کیا ۔
حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :”اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو اور بہانہ جوئی کر رہے ہو در انحالیکہ تم غدیر خم میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مو جود تھے اور تم نے میری خلافت کا اعلان سناتھا، تو خداوند عالم تم میں سے ھر ایک کو کسی آشکار مصیبت میں گرفتار فرمائے “اس طرح واقعۂ غدیر کے تیس سال بعدپروردگار عالم کی اتمام حجت ظاھر ھوئی اور ان میں سے ھر ایک ایسے مرض میں گرفتار ھوا جس کا سب نے مشاھدہ کیا مرض میں مبتلا ھونے والے افراد دوسروں کے سامنے اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ ھم آپ(ع) کی دعا کے ذریعہ اس مرض سے دو چار ھوئے ھیں ۔[5]

۲۔پیغمبر اکرم (ص)کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا

۱۔اطراف مدینہ کے ایک بادیہ نشین شخص نے آنحضرت (ص) سے سوال کیا :میری قوم کے حاجی یہ خبر لا ئے ھیں کہ آپ نے خدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کو واجب قرار دیا ھے کیا خدوند عالم کی طرف سے ھے ؟آنحضرت (ص) نے فرمایا :اس اطاعت کو خدوند عالم نے واجب قرار دیا ھے ،اور حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت اھل آسمان اور زمین سب پر واجب کی گئی ھے “[6]

۲۔آنحضرت (ص) نے مدینہ منورہ میں فرمایا :روز غدیر میری امتوں کی سب سے اچھی عیدونمیں سے ھے اور یہ وھی دن ھے جس مینخدا وند عالم نے مجھ کو اپنے بھائی علی بن ابی طالب کو اپنی اپنی امت کے لئے جانشین بنا نے کا حکم صادر فرمایاتھا “[7]

۳۔آنحضرت (ص) نے اپنی وصیت میں امیر المو منین علیہ السلام سے فرمایا: ”۔۔میں نے غدیر خم میں لوگوں سے یہ عھد و پیمان لے لیا ھے کہ تم میرے بعد میری امت میں میرے و صی ،خلیفہ اور صاحب اختیار ھو “[8]

۴۔پیغمبر اکرم(ص) سے ”مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ ۔۔“کے مطلب کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو آنحضرت (ص) نے فرمایا :”۔۔جس شخص کا میں صاحب اختیار ھوں اور اس کے نفس سے زیادہ اس پر حاکم ھوں تو علی بن ابی طالب(ع) اس کے صاحب اختیار ھیں اور اس کے نفس پر خود اس کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ھوں اور آپ(ص) کے مقابلہ میں اسے کو ئی اختیار نھیں ھے “[9]

۳۔امیر المو منین علیہ السلام کاغدیرکے ذریعہ حجت تمام کرنا

۱۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے سات دن بعد حضرت علی علیہ السلام مسجد میں تشریف لا ئے اورلوگوں کومخاطب کرتے ھوئے فرمایا:پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجة الوداع کے بعد غدیر خم میں تشریف لا ئے اور آپ نے وھاں پر منبر سا بنا یاگیا اور آپ اس منبر تشریف لے گئے اور آپ نے اس منبر پر میرے بازو پکڑکر مجھے اتنا بلند کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفیدیٔ بغل دکھا ئی دینے لگی اس وقت آپ نے بلند آواز سے فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْ لَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَا ہُ ۔۔“خدا وند عالم نے اس دن یہ آیت نا زل فرمائی:[10]

۲۔ابو بکر اور عمر بیعت لینے کے لئے امیر المو منین علیہ السلام کے دولت کدہ پر آئے اور کچھ باتیں کرنے کے بعد با ھرنکلے توحضرت علی علیہ السلام فوراً مسجد میں تشریف لائے اور کچھ مطالب بیان کرنے کے بعد فرمایا :ابو بکر اور عمر نے میرے پاس آکر مجھ سے اس کے ساتھ بیعت کا مطالبہ کیا جس کے لئے میری بیعت کرناضروری ھے !۔۔میں صاحب روز غدیر میں ھوں ۔۔“[11]

۳۔پھلی مرتبہ جب حضرت علی علیہ السلام کو زبر دستی بیعت کے لئے لایا گیا اور آپ نے بیعت کر نے سے انکار کیا تو آپ(ع) نے فرمایا :میں یہ گمان نھیں کرتا ھوں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن کسی کےلئے کو ئی حجت یا کسی کےلئے کوئی بات باقی چھوڑی ھو ۔میں ان لوگوں کو قسم دیتا ھوں جنھوں نے غدیر خم کے دن ”مَنْ کُنْتُ مَوْ لَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْ لَاہُ “سنا ھے وہ اٹھ کر اس کی شھا دت دیں ۔اھل بدر کے بارہ آدمیوں نے کھڑے ھو کر غدیر کے ما جرے کی شھادت دی اور دیگر لوگ بھی اس سلسلہ میں باتیں کرنے لگے تو عمر نے ڈر کی وجہ سے مجلس کے خاتمہ کا اعلان کردیا!![12]

۴۔دوسری مرتبہ جب امیر المو منین علیہ السلام کے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر اور آپ(ع) کے سر پر تلوار لٹکا کر زبردستی بیعت کے لئے لا یا گیا تو عمر نے کھا :بیعت کرو ورنہ ھم آ پ کو قتل کر دیں گے ۔آپ(ع) نے فر مایا :اے مسلمانو!اے مھا جر و انصار میں تم کو خدا کی قسم دیتا ھو ں کیا تم نے غدیر خم میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نھیں سناتھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔۔ “؟ سب نے مل کر آپ(ع) کی بات کی تصدیق کی اور کھا : ھاں خدا کی قسم ۔[13]

۵۔حضرت علی علیہ السلام غصب خلافت اور خانہ نشینی اختیار کرنے کے بعدھمیشہ غاصبین خلافت سے ترشروئی کے

ساتھ پیش آتے اور اپنی حالت انزجار کا اظھارکرتے ۔ایک روزحضرت ابو بکر بھولے سے اس مشکل کا خاتمہ کرنے کےلئے تنھائی میں آپ سے ملاقات کر نے کےلئے آئے آپ(ع) نے ابو بکر سے فرمایا: کوخداکی قسم دیتا ھوں یہ بتا کہ غدیر کے دن پیغمبر کے فرمان کے مطابق میں تیرا اور تما م مسلمانوں کا صاحب اختیار ھوں یا تو“؟ابو بکر نے کھا :یقیناً آپ ھیں! [14]
۶۔ابو بکر نے دعویٰ کیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں علی (ع) کو ھمارا صاحب اختیار قرار دیا لیکن ھمارا خلیفہ مقرر نھیں فرمایا ۔حضرت علی علیہ السلام نے جواب میں فرمایا :اگر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خدو تجھ سے فرمائیں کہ آنحضرت(ص) نے مجھ کو خلیفہ مقرر فر مایا ھے تو قبول کرلوگے ؟اس نے کھا :ھاں ۔حضرت علی علیہ السلام نے مسجد قبا میں ابو بکرکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشاندھی فرما ئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: علی علیہ السلام میرے وصی اور خلیفہ ھیں ۔[15]
۷۔ایک دن ابو بکر نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا :اگر کوئی میرا مورد اعتماد شخص اس بات کی گواھی دیدے کہ آپ (ع) خلا فت کے زیادہ سزوارھیں تومیں خلافت آپکے حوالہ کردونگا !!!آپ(ع) نے فرما یا: اے ابو بکر کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کو ئی قابل اطمینان شخص ھے؟! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چا رمقامات پر تجھ سے اور عمر ،عثمان اور تیرے کئی ساتھیوں سے میری بیعت لی ان میں سے ایک حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت غدیر خم کا مقام تھا ۔[16]
۸۔جس وقت ابو بکر کا نما ئندہ (جس کو غصب فدک کے بعد وھاں کا نما ئندہ بنایا تھا)حضرت علی (ع) کے اصحاب کے ھا تھوں قتل ھوا تو ابو بکر نے اس جگہ پر خالد کوایک لشکر کے ھمراہ بھیجا ۔جب وہ حضرت علی (ع) کے روبرو ھو ا تو حضرت علی علیہ السلام نے اپنی ذو الفقار کے اشارہ سے خالد کو اس کے گھو ڑے سے نیچے گرا تے ھو ئے فر مایا :”...کیا تیرے اطمینان کےلئے غدیر کا دن کافی نھیں تھا جو تونے آج یہ عزم وارادہ کیاھے “؟![17]
۹۔مندرجہ بالا واقعہ کے بعد حضرت علی علیہ السلام واپس مدینہ پلٹے تو ابو بکر اور آپ(ع) کے درمیان کچھ گفتگو ھوئی ۔اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے اپنے چچا عباس سے مخاطب ھو کر فرمایا :اب جبکہ روز غدیر ان کےلئے قانع کنندہ نھیں ھے تو ان کو خود ان ھی کے حا ل پر چھوڑدیجئے ۔وہ ھمیں جتنا کمزور کرسکتے ھیں کرنے دیجئے خدا وند عالم ھمارا مو لا ھے اور وہ بہترین حکم کرنے والا ھے ۔
۱۰۔عمر کے دور میں بنی ھاشم نے مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک میٹنگ کی جس میں امیر المو منین علیہ السلام نے عمر اور ابو بکر کے ذریعہ ایجاد ھو نے والی بدعتوں کو شمار کیا منجملہ آپ(ع) نے فرمایا : غدیر کے روز جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ولایت کا اعلان فر ما یا تواس وقت عمرنے اپنے دوست ابو بکر سے ملاقات کی ۔جب میرے تعارف کرانے اور منصوب کرنے کے تمام امور انجام پا گئے تو ابو بکر نے کھا :”واقعاً یہ ایک بہت بڑی کرامت ھے “!عمرنے اس پر سخت نظریں ڈالتے ھو ئے کھا : ”نھیں ،خدا کی قسم نھیں ،میں کبھی بھی ان کی باتوں پر کان نھیں دھرونگا اور ان کی اطاعت نھیں کرونگا “پھر اس کا سھارا لیتے ھوئے تکبر کی حالت میں چلتے بنے ۔[18]
۱۱۔عمر کے قتل ھو جانے کے بعد عمر کی بنائی ھو ئی چھ آدمیوں کی کمیٹی نے اپنے درمیان ایک شخص کا انتخاب کرنے کے لئے جلسہ کیا یہ عثمان کومنتخب کرنے کے لئے ایک سازش تھی جسے پھلے ھی منتخب کرلیا گیا تھا حضرت علی علیہ السلام جو اس کمیٹی کے ممبر تھے آپ (ع) نے بقیہ لوگوں پر اپنی حجت تمام کر نے کےلئے فرمایا :”میں تم کو خدا کی قسم دیتا ھوں یہ بتاؤ ،کیاتم میں میرے علاوہ کو ئی ایسا ھے جس کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں خدا کے حکم سے منصوب کیا ھو اور یہ فرمایا ھو :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...“؟سب نے مل کر کھا :نھیں ،آپ کے علاوہ کوئی اس فضیلت کا حامل نھیں ھے ۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”کیا میرے علاوہ تم میں کو ئی ایسا شخص ھے جس کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جحفہ میں غدیر خم کے درختو ں کے نزدیک یہ فر مایا ھو :”جس شخص نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ؟سب نے کھا :خدا کی قسم نھیں ،آپ کے علاوہ کوئی یہ منصب و فضلیت نھیں رکھتا ۔[19]
۱۲۔ماجرائے شوریٰ اور انتخاب عثمان کے بعد لوگ اس کی بیعت کرنے کےلئے مسجد میں پہنچے تو حضرت علی علیہ السلام نے اس مجمع میں کھڑے ھوکر فرمایا :کیا تمھارے درمیان کو ئی ایساشخص ھے جسکے غدیر خم کے میدان میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازو پکڑکر یہ فرمایا ھو :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...“؟تو ایک شخص نے سب کی نمائندگی کرتے ھو ئے کھا :ھم کسی ایسے شخص کو نھیںپھچا نتے جس کی گفتار آ پ کی گفتار سے زیادہ صحیح ھو

[20]-
۱۳۔ عثمان کے دور میں مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دوسو اصحاب کی موجودگی میں ایک جلسہ منعقد ہوااس جلسہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرما یا :خدا وند عالم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والیان امر کے تعارف کرانے کا حکم دیا ۔۔۔تو آنحضر ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں مجھکو اپنا جانشین منصوب کر تے ہو ئے فرمایا :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔“؟اور خدا نے یہ آیت :نازل فرما ئی ۔
مسجد میں موجود مجمع نے کہا :ھاںخدا کی قسم ھم نے یہ سنا تھا جو کچھ آپ فرما رھے ھیں اور ھم سب غدیر خم میں موجود تھے ۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ھوں جنھوں نے غدیر خم میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ھونٹوں سے وہ پیغام سناھے وہ اس کی گواھی دیں ۔اس وقت جناب مقداد ،ابوذر،عمار،براء اور زید بن ارقم نے کھڑے ھو کر کہا :ھم گو اھی دیتے ھیں کہ ھمیں وہ وقت یاد ھے کہ جب آپ(ع) رسول اکرم (ص) کے ھمرا ہ منبر پر تشریف فر ماتھے اورآنحضرت(ص) نے یہ فرمایا: ایھا الناس !۔۔خدا نے تم کو ولایت کا حکم دیا ھے اور میں تم کو گواہ بناتا ھوں کہ یہ ولایت حضرت علی (ع) سے مخصوص ھے[21]
۱۴۔اسی جلسہ میں جب ابو بکر کے اس دعویٰ کے سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ رسول اسلام(ص) نے فرمایا تھا کہ ”خداوند عالم نبوت اور خلافت کو اھل بیت علیھم السلام میں جمع نھیں کر ے گا ؟“ توحضرت علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا :اس دعوے کے با طل ھونے کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غدیر خم کا یہ فرمان ھے :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “ھے۔میں کیسے ان کا صاحب اختیار ھو سکتا ھوں اگر وہ میرے امیراورمجھ پر حاکم ھوں “؟![22]
۱۵۔اسی جلسہ میں حضرت علی علیہ السلام نے جملہ ”فلیبلغ الشاھد الغائب“ یعنی حا ضرین غا ئبین تک پہنچا دیں “کے سلسلہ میں فر مایا :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ صرف غدیرخم ،روز عرفہ اور اپنی رحلت کے دن فرمایا ۔۔اور تمام لوگوں کو حکم دیا کہ جب بھی وہ کسی شخص کو دیکھیں تو اس تک آل محمد علیھم السلام کے اماموں کی اطاعت اور ان کے حق کے واجب ھو نے کا پیغام پہنچائیں “۔[23]
۱۶۔بصرہ میں جنگ جمل کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام نے طلحہ سے فرمایا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ھوں یہ بتا کہ کیا تونے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نھیں سنا تھا:”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “اس نے کہاھاںسنا تھا ۔آپ(ع) نے فرمایا تو پھر مجھ سے جنگ کر نے کیوں آئے ھو؟اس نے کہا :میرے ذہن میں نھیں تھا اور میں بھول گیا تھا “یہ بات بیان کر دینا ضروری ھے کہ طلحہ نےغدیر خم کا پیغام یاد آ جا نے کے بعد بھی اپنے قتل ھو نے تک حضرت علی علیہ السلام سے جنگ جا ری رکھی۔ [24]
۱۷۔جس وقت حضرت علی علیہ السلام کوفہ میں جنگ صفین کی تیاریوں میں مصروف تھے تو آپ نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا :اے مھا جرین وانصار ،۔۔کیا تم پر میری مدد کرنا واجب نھیں ھے ؟کیا میرے حکم کی اطاعت کرنا تم پر واجب نھیں ھے ؟۔۔کیا تم نے غدیر خم کے میدان میں میری ولایت اور صاحب اختیار ھو نے کے سلسلہ میں فرمایا رسول(ص) کا فرمان نھیں سنا تھا؟۔[25]
۱۸۔معا ویہ نے جنگ صفین میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو ایک خط میں اس طرح لکھا: ”مجھ کو خبر ملی ھے کہ جب آپ(ع) اپنے اھل راز اورخاص شیعوں کے ساتھ تنھائی میں بیٹھتے ھیں تویہ ادعا کرتے ھیں کہ ۔۔خدا وند عالم نے آپ کی اطاعت مو منین پر واجب فر ما ئی ھے اور کتاب و سنت میں آپ کی ولایت کا حکم دیا ھے ۔۔اور (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی غدیر خم کے میدان میں اپنی امت کو جمع کیا اور آپ(ع) کے سلسلہ میں جو کچھ خداوند عالم کی جا نب سے پہنچا نے پر ما مور ھو ئے تھے ا سے پہنچایا اور حکم دیا کہ حا ضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا ئیں اور لوگوں کو خبر دار کیا کہ آپ(ع) ان کے نفوس پرخود ان سے زیادہ صاحب اختیار ھیں ۔۔“[26]
۱۹۔امیر المو منین علیہ السلام نے جنگ صفین کے میدان میں اپنے لشکریوں کوحالانکہ وھاں پر معا ویہ کے بھیجے ھو ئے کچھ افراد بھی مو جود تھے)کے لئے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا :میں تم کو خدا وند عالم کے اس فرمان کے سلسلہ میں قسم دیتا ھوں کہ پیغمبر اسلام (ص) نے غدیر خم کے میدان میں مجھ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور فرمایا :ایھا الناس !خداوند عالم میرا صاحب اختیارھے اور میں مومنوں کا صاحب اختیار ھوں اور میرا اختیار مومنوں کے نفوس پرخود ان سے زیادہ ھے جان لو ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “۔ بدریین کے بارہ آدمیوں نے کھڑے ھو کرواقعہ غدیر میں اپنی موجودگی کی گواھی دی اور چار آدمیوں نے کھڑے ھو کرسب کےلئے واقعہ کی تفصیلات بیان کی ھے ۔ [27]
۲۰۔معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک خط میں اپنے کچھ فضائل لکھ کر بھیجے اور ان پرفخر جتایا حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :کیا ہندہ جگر خوار کا بیٹا مجھ پر فخر کرتا ھے؟! اس کے بعد آپ(ع)نے ایک خط تحریر فرمایا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس میں اشعار میں اپنے فضائل تحریر فرماکر اس کے پاس بھیجا جس کا ایک شعر یہ ھے:
وَاَوْجَبَ لِیْ وِلَایَتَہُ عَلَیْکُمْ رَسُوْلُ اللهِ یَوْمَ غَدِیْرِخُمٍّ
یعنی :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں اپنی ولایت تم سب پر واجب فرمائی اور میری ولایت تم پر واجب فر ما ئی ھے -[28]
۲۱.جنگ صفین میں معاویہ کے لشکر کا ایک آدمی ھاتھ میں قرآن لئے ھوئے اس آیت: کی تلاوت کر تے ھوئے میدان جنگ میں آیااورحضرت علی علیہ السلام بذات خود اس سے جنگ کر نے کےلئے گئے تو آپ نے سب سے پھلے اس سے سوال کیا :کیا جس نبأ عظیم پر لوگ اختلاف رکھتے ھیں تم کو اس کی خبر ھے ؟اس مرد نے کھا :نھیں !!آپ(ع) نے فرمایا :خدا کی قسم میں ھی وہ نبأ عظیم ھوں جس پر لو گوں نے اختلاف کیا ھے .میری ولایت کے متعلق ھی تم نے جھگڑا کیا ھے --- ان تم روزغدیر جان چکے ھو اور قیامت کے دن بھی تم اپنے کرتوتوں کو جا ن لو گے-[29]
۲۲.حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ظاھری خلافت کے دور میں ایک سال عید غدیر جمعہ کے دن آگئی تو آپ(ع) نے جمعہ کے خطبہ کو غدیر کے مسئلہ سے مخصوص کیا اوراس کے ضمن میں فرمایا :”خدا وند عالم اپنے منتخب شدہ بندوں کے سلسلہ میں جو کچھ ارادہ رکھتا تھا وہ اس نے غدیر خم کے میدان میں اپنے پیغمبر پر نازل فرمایا اور اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا نے کا حکم صادر فرمایا ---خداوند عالم نے اپنا دین کامل فر مایا اور اپنے پیغمبر ،مو منین اور ان کے تابعین کی آنکھو ں کو ٹھنڈک بخشی “خطبوں اور نماز جمعہ کے بعد آپ(ع) اپنے اصحاب کے ھمراہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے بیت مبارک پر تشریف لے گئے جھاں جشن غدیر منانے کا انتظام کیاگیا تھا اور مفصل طور پر پذیرائی بھی کی گئی تھی-[30]
۲۳.حضرت علی علیہ السلام کی ظاھری خلافت کے دور میں آپ(ع) کے حکم سے مسجد کوفہ اور دارالامارہ کے سامنے کو فہ کے سب سے وسیع میدان میں ایک اجتماع ھوا جس میں عظیم مجمع جمع ھواتھا اور پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی مو جود تھے آپ(ع) منبر پر تشریف لے گئے ۔
حضرت علی علیہ السلام نے منبر سے قسم دے کر فرمایا جو شخص غدیر خم میں حا ضر تھا وہ کھڑا ھو جائے اور جو کچھ اس نے غدیر خم میں دیکھا ھے اس کی گو اھی دے ۔آپ(ع) کی درخواست پرمجمع سے تقریباً تیس آدمی اٹھے اور جو کچھ انھوں نے غدیر خم میں مشاھدہ کیا تھا اس کی شھادت دی ۔لیکن غدیر میں حاضر آٹھ آدمیوں نے جا ن بوجھ کر گواھی دینے سے انکار کیا تو آپ(ع) نے ان سے اس انکار کی علت دریافت کی تو انھوں نے کھا ھم بھول گئے ھیں !!!
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :”اگر تم یہ بھانہ کرکے جھوٹ بو ل رھے ھو اور جان بوجھ کر گواھی نھیں دے رھے ھو تو تم میں سے ھر ایک بلا و مصیبت میں گرفتار ھو“اور آپ(ع) نے ھر ایک کےلئے ایک خاص بلا ومصیبت بیان فر مائی ۔
یہ تمام کے تمام آٹھ آدمی آپ(ع) کے فر مان کے مطابق آشکار مصیبت میں گرفتار ھوئے اور لوگوں کے درمیان اسی بلا کے ذریعہ پھچا نے جا تے تھے ۔اور لوگوں کے درمیان مشھور تھا کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نفرین شدہ ھیں-[31]
۲۴.حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نھروان کے بعد اپنے سن مبارک کے آخری مھینوں میں ایک مفصل نوشتہ ایک کتابچہ کی شکل میں املا فرمایا اور مولا کے کاتب نے اس کو تحریر کیا اور یہ طے پایا کہ جمعہ کے دن آپ (ع) کے خاص دس اصحاب کی مو جودگی میں آپ کایہ کتابچہ لوگوں کے سامنے پیش کیاجائے اس کتابچہ کے کچھ جملے یہ ھیں :ولایت کے سلسلہ میں میری دلیل یہ ھے کہ لوگوں کا صاحب اختیار صرف میں ھونقریش نھیں ---چونکہ اس امت کی ولایت کے تمام اختیارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھے اور آنحضرت (ص)کے بعد اس امت کا صاحب اختیار میں ھوں ---اسلئے کہ پیغمبر اکرم (ص) نے غدیر خم میں فرمایا تھا:”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “[32]
۲۵.حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے اپنے امتیازات کے سلسلہ میں جو آپ(ع) کے علا وہ کسی اور کو عطا نھیں کئے گئے فرمایا ھے :خداوند عالم نے میری ولایت کے ذریعہ اس امت کے دین کو کا مل کیا اور ان پر نعمتیں تمام کیں ---جس وقت پیغمبر اکرم(ص) سے یو م الولایة”غدیر خم کے دن “فرمایا :اے محمد (ص) لوگوں کو خبر دیدیجئے :[33]
۲۶.حضرت علی علیہ السلام نے اس حدیث ”ھم اھل بیت علیھم السلام کا امر لوگوں کےلئے بہت دشوار ھے انبیائے مرسل،ملائکہ مقرب اور جن مو منین کے قلوب کا پروردگار عالم نے امتحان لیا ھے ان کے علاوہ کو ئی اس(امر)کو برداشت نھیں کرسکتا ھے “کو بیان کرتے ھو ئے فرمایا ھے :---آنحضرت (ص) نے غدیر خم کے دن میرھاتھ اپنے ھاتھ میں پکڑکر فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “کیا مومنوں نے اسے قبول کیاان لوگوں کے علاوہ جنھیں اللہ نے لغزش اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گمراهی سے بچالیا تھا؟[34]
۲۷۔حضرت علی علیہ السلام سے یہ درخواست کی گئی کہ آپ اپنے متعلق حضرت رسول(ص) خدا کی سب سے بڑی منقبت بیان فرمائیں تو آپ(ع) نے فرمایا :آنحضرت (ص) کا غدیر خم کے میدان میں خدا کے حکم سے میری ولایت کا اعلان فرمانا "[35]
۲۸۔ایک دن حضرت علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ایک دوسرے کے سامنے اپنے فضائل بیان کررھے تھے تاکہ یہ فضائل همارے یاد رهیں ۔منجملہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ هوں کہ جس کے سلسلہ میں خداوند عالم نے فرمایا هے :
ًمیں وہ نبأ عظیم هوں کہ خداوند عالم نے غدیر خم کے میدان میں میرے ذریعہ دین کا مل فرمایا ۔میں وہ هوں کہ جس کے سلسلہ میں پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا هے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"[36]
۲۹۔ایک شخص نے حضرت علی (ع) سے عرض کیا یا علی (ع) میرے لئے ایمان کی اس طرح کامل تعریف کیجئے کہ کسی دوسرے سے سوال کرنے کی ضرورت نہ رهے ۔تو آپ نے چند مطالب بیان فرمائے منجملہ یہ بیان فرمایا کہ گمراہ هونے کا سب سے کم سبب حجت خدا کی معرفت حاصل نہ کرنا هے اس نے آپ(ع) سے عرض کیا کہ مجھے حجج الٰهی سے روشناس کیجئے ۔آپ(ع) نے فرمایا :جسکو پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں اپنا جانشین معین فرمایا اور یہ خبر دی کہ میرا یہ جا نشین تم پر تمهارے نفسوں سے زیادہ حق رکھتا هے ۔[37]
۳۰۔ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :میرے ستّر فضائل ایسے هیں جن میں سے کسی ایک میں بھی پیغمبر(ص) کا کوئی صحابی میرے ساتھ شریک نهیں هے ۔اس کے بعد ان میں سے اکیاون وے مقام کو اس طرح بیان فرمایا :پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں مجھ کو سب کا مو لا مقرر کرتے هوئے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "۔ظالمین رحمت الٰهی سے دور رهیں اور ان پر خداوند عالم کا عذاب نازل هو ۔[38]
۳۱۔امیر المومنین علیہ السلام نے اس سلسلہ میں کہ وہ غدیر خم کی بیعت کے بعدلو گوں کی طرفسے هو نے والی هر قسم کی کو تا هی کے وہ خود ذمہ دار هیں فرمایا :پیغمبر اسلام (ص)نے مجھ سے وصیت کر تے هوئے فرمایا:اے علی اگر تمهیں کو ئی ایسا گروہ مل جا ئے کہ دشمنوں سے جنگ کرسکوتو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ورنہ خا نہ نشین هو جانا چونکہ میں نے غدیر خم کے میدان میں تمهارے سلسلہ میں یہ پیمان لے لیا هے کہ تم میرے اور لوگوں کے خودان کے نفسوں سے زیادہ صاحب اختیار هو ۔[39]
۳۲۔ایک دن حضرت علی علی (ع) نے لوگوں کی طرف نظریں اٹھا تے هو ئے فرمایا :تم نے خودمشاهدہ کیا هے کہ پیغمبر اسلام(ص) غدیر خم کے روز کس طرح کھڑے هوئے اور مجھے اپنے پاس کھڑا کیا اورمیرا هاتھ پکڑکر میرا تعارف کرایا۔[40]

۴۔غدیر کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ زهرا سلام اللہ علیها کااتمام حجت کرنا
۱۔حضرت ام کلثوم نے اپنے تین سال کے سن مبارک میں اپنی والدہ گرا می کو یہ حدیث فرماتے سنا هے کہ جن لو گوں نے صاحب غدیر کو چھوڑ دیا تھا اور سقیفہ کی سخت حمایت کررهے تھے آپ(ع) نے ان سے خطاب کرتے هو ئے فر مایاتھا :کیا تم نے پیغمبر اکرم(ص) کے غدیر خم کے اس پیغام کو فراموش کردیا هے : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "۔[41]
۲۔حضرت رسول خدا(ص) کی رحلت کے بعد حضرت فا طمہ زهرا سلام اللہ علیها اُحد کے شهیدوں کی قبروں کے پاس تشریف لے جاتیں اور گریہ فرماتی تھیں ۔محمود بن لبید نے آپ سے سوال کیا :کیا پیغمبر اکرم(ص) نے اپنی وفات سے پهلے صاف طور پر حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کے با رے مینکچھ فر مایا تھا ؟!
حضرت زهرا سلام اللہ علیها نے فرمایا :وا عجبا ،کیا تم نے غدیر خم کے دن کو بھلا دیا هے ؟![42]
۳۔جس وقت اهل سقیفہ نے بیعت کےلئے حضرت علی علیہ السلام کے بیت الشرف پر دهاوا بولا تو حضرت زهرا علیها السلام پشت در آئیں اور فرمایا :"گو یا تم کو یہ نهیں معلوم کہ پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے دن کیا فرمایا تھا ؟!خدا کی قسم اس دن علی بن ابی طالب کی ولایت کا عهد لیاتھا تاکہ اس(ولایت) سے تمهاری امیدیں منقطع هو جا ئیں۔ لیکن تم نے پیغمبر اکرم(ص) سے اپنا رابطہ منقطع کرلیا! خدا وند عالم تمهارے اور همارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا "[43]
۴۔حضرت فاطمہ زهرا سلام اللہ علیها کے سن مبارک کے آخری ایام میں مهاجر و انصار کی کچھ عورتیں آپ کی عیادت کے لئے آئیں ۔اس موقع پر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی امامت کے سلسلہ میں مطالب بیان فر ما ئے، عورتوں نے

وہ مطالب اپنے مردوں سے بیان کئے ، اسکے بعد انصار و مہا جرین کے کچھ سرکردہ افراد عذر خوا ھی کے عنوان سے آپ کے پاس آئے اورکہنے لگے :اے سیدۃ النسا ء اگر ابو الحسن نے یہ مطالب اھل سقیفہ کی بیعت سے پھلے بیان فرما ئے ہو تے تو ھم ھر گز ان کی جگہ پر دوسروں کی بیعت نہ کرتے !!
آپ علیھا السلام نے فرمایا :مجھ سے دور ھو جا ؤ تمھارا عذر قابل قبول نھیں ھے ۔۔خدا وند عالم نے غدیر خم کے بعد کسی کےلئے کسی عذرکی کو ئی گنجائش باقی نھیں رکھی ھے ۔[44]

۵۔ غدیر کے سلسلہ میں امام حسن علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا
۱حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی شھادت اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے صلح کے بعد معا ویہ کو فہ پہنچا اور یہ طے پایا کہ امام حسن (ع) اور معا ویہ منبر پر جائیں اور لوگوں کےلئے صلح کا مسئلہ بیان فر ما ئیں جب معا ویہ اپنی باتیں کہہ چکا تو حضرت امام حسن علیہ السلام نے منبر سے حضرت علی (ع) کی مظلومیت کے سلسلہ میں مطالب بیان کر تے ھو ئے فرمایا :اس امت نے میرے پدر بزر گوار کو چھو ڑ کر دو سروں کی بیعت کرلی حالانکہ خود انھوں نے اس چیز کا مشا ھدہ کیاتھا کہ پیغمبر (ص) نے غدیر خم کے میدان میں میرے پدر بزرگوار کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ حاضرین غا ئبین تک یہ پیغام پہنچا دیں “[45]
۲۔ایک دن معا ویہ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جلسہ کیا جس میںامام حسن علیہ السلام کو بھی دعوت دی اس (معاویہ) کے اصحاب نے ھر طرح سے آپ (امام حسن (ع))کی شان اقدس میں جسارت کی اور آپ(ع) کے پدر بزرگوار حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو ناسزا جملے کھے ۔
امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے سلسلہ میں مفصل استدلال کیا منجملہ آپ(ع) نے فر مایا :پیغمبر اکرم(ص) نے منبرپر حضرت علی علیہ السلام کو بلا یا اس کے بعد آپ(ع) کے ھاتھوں کو پکڑکر فر مایا: ”اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ “[46]

۶۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا
مرگ معاویہ اور واقعۂ عا شوراسے ایک سال پھلے حضرت امام حسین علیہ السلام نے موسم حج میں منیٰ کے مقام پر سات سو افراد کو اپنے خیمہ میں دعوت دی جس میں پیغمبر اسلام(ص) کے دو سو اصحا ب تھے ان کے درمیان آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایاجس میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے خلاف معا ویہ کے اقدامات کی مذمت کی آپ(ع) کے فضائل و مناقب بیان فرمائے اور ان سے اقرار لیا منجملہ آ پ(ع) نے فرمایا: میں تم کو خدا کی قسم دیتا ھوں کیا تم جا نتے ھو کہ پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کو منصوب کیا آپ(ع) کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا :حاضرین غا ئبین تک یہ پیغام پہنچادیں ؟ مجمع نے کہا :ھاں خدا کی قسم (رسول(ص) نے یھی فرمایا تھا)۔[47]

۷۔غدیر کے سلسلہ میں امام زین العا بدین علیہ السلام کااتمام حجت کرنا
ایک شخص نے حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے سوال کیا :پیغمبر اسلام(ص) کے اس فرمان”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ“کا کیا مطلب ھے ؟آپ نے فرمایا :پیغمبر اکرم(ص) نے لوگونکو خبر دی کہ میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام امام ھیں ۔[48]

۸۔غدیر کے سلسلہ میں امام باقر علیہ السلام کا احتجاج
۱حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان خاص حالات میں جو بنی امیہ کے دورکا اختتام کا تھا واقعہ غدیر کی تفصیلی داستان خطبۂ غدیر کے مکمل متن کے ساتھ بیان فر ما ئی جو اس تاریخی خطبہ کےلئے امام معصوم علیہ السلام کی محکم سند ھے ۔[49]
۲بصرہ کے ایک شخص نے حضرت امام باقر (ع) سے عرض کیا :حسن بصری آیت کو پڑھتا ھے اور کہتا ھے :ایک شخص کی شان میں نا زل ھو ئی ھے لیکن اس شخص کا نام بیان نھیں کرتا ھے ۔حضرت امام باقر علیہ السلام نے فر مایا :اس کو کیا ھو گیا ھے ؟وہ اگر چا ہتا تو یہ بتا دیتا کہ کس شخص کے سلسلہ میں نا زل ھو ئی ھے !جبرئیل نے پیغمبر اسلام (ص) کی خدمت با برکت میں حاضر ھو کر عرض کیا : خدا وند عالم نے آپ کو یہ حکم دیا ھے کہ آپ امت کےلئے یہ بیان فرمادیں کہ آپ کے بعد ان کا ولی کون ھے اور یہ آیت نازل فرما ئی پیغمبر اسلام(ص) بھی کھڑے ہوئے اور حضرت علی

(ع) کا ھاتھ اپنے ھاتھ میں لیا اوربلند کرکے فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “[50]
۳۔ابو بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا :لوگ کہتے ھیں : پر وردگار عالم نے قرآن کریم میں صاف طور پر اھل بیت علیھم السلام کے ناموں کا تذکرہ کیوں نھیں فرمایاھے؟ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا :خدا وند عالم نے نماز نازل فرما ئی ھے لیکن نماز کی رکعتوں کی تعداد پیغمبر اسلام(ص) نے بیان فر ما ئی ھیں اسی طرح زکات اور حج ھیں ،اور آیت نازل فرما ئی جو حضرت علی ،حسن اور حسین علیھم السلام کی سلسلہ میں ھے ، کلمۂ ”اولوالامر “کو بیان کرتے ھو ئے پیغمبر اسلام(ص) نے بیان فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “اگر آنحضرت (ص) سکوت فرماتے اور آیۂ اولوالامر کے اھل کا تعارف نہ کراتے تو آل عباس ،آل عقیل اور دوسرے افراد اس کا دعویٰ کر بیٹھتے ۔جب حضر ت رسول خدا نے اس دنیا سے رحلت کی تو لوگوں کے صاحب اختیار حضرت علی علیہ السلام تھے ،چونکہ آنحضرت (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کالوگوں کے لئے اعلان کیا تھااور آپ کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا تھا۔[51]
۴۔ابان بن تغلب نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا :پیغمبر اسلام(ص) کے اس فرمان :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “کا کیا مطلب ھے ؟حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فر مایا : کیا اس طرح کے مطلب میں بھی کو ئی سوال کی گنجا ئش باقی رہ جا تی ھے ؟!ان کو سمجھا یا کہ وہ آپ کے جا نشین و خلیفہ ھو ں گے ۔[52]
۵۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے امت کی طرف سے حقیقتِ غدیر کے انکار کے سلسلہ میں تعجب سے فرمایا: کیا یہ امت اس فرمان و عھد کا انکار کرتی ھے جس کو پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی (ع) کےلئے اس دن لیا تھا جس دن آنحضرت (ص) نے ان کو ان ھی لوگوں کا خلیفہ و امام معین فرما یا تھا اور اپنے دور حیات ھی میں لوگونکو ولایت و اطاعت کی طرف دعوت دی تھی اور ان کو اس مطلب کا گوا ہ بنایا تھا ۔ [53]
۶۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حدیث غدیر کے ذریعہ ولایت و برائت کو بیان کرتے ھوئے فر مایا :یہ امت جب حضرت علی علیہ السلام کی خد مت میں پہنچتی ھے تو کہتی ھے: ھم علی علیہ السلام کے دو ستوں کو دوست رکھتے ھیں لیکن ان کے دشمنو ں سے بیزاری نھیں کر تے ،بلکہ ان کو بھی دوست رکھتے ھیں !ان کا یہ دعویٰ کس طرح صحیح ھو سکتا ھے جبکہ پیغمبر اسلام(ص) کا فر مان ھے : ”اللّٰھُمَّ وَال مَنْ وَا لَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ “لیکن اس کے با وجود وہ ان کے دشمنوں سے دشمنی نھیں کر تے ھیں اور ان کو ذلیل و خوار کرنے والے کو ذلیل و خوار نھیں کرتے ھیں۔یہ انصاف نھیں ھے !!![54]

۹۔غدیر کے سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا
۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فر مایا :لوگوں نے غدیر کے سلسلہ میں خود کوغفلت میں ڈال دیا ھے۔[55]
۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے واقعہٴ غدیر نقل فرمانے کے بعد اس آیت کی تلاوت فر ما ئی ، یعنی خدوند عالم کی نعمتوں کی معرفت ھو جا نے کے بعد ان کا انکار کر تے ھیں “اور فر مایا :غدیر کے دن ان کو پہچا نتے ھیں اور سقیفہ کے دن ان کا انکار کر تے ھیں ۔[56]
۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امیر المو منین علیہ السلام کے رنج و محن کے سلسلہ میں تعجب سے فر مایا :غدیر کے دن آپ(ع) کے اتنے شاھد و گواہ تھے لیکن پھر بھی آپ(ع) اپنا حق نہ لے سکے حالانکہ لوگ دو گوا ھوں کے ذریعہ اپنا حق لے لیتے ھیں !![57]
۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیرپر ثابت قدم رہنے کے سلسلہ میں فرمایا :پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کےلئے حا ضرین سے عھد و پیمان لیا اور ان سے آپ(ع) کی ولایت کا اقرار کرایا ۔بڑے خو ش نصیب ھیں وہ لوگ جو آپ(ع) کی ولایت پر ثابت قدم رھے اور وائے ھو ان لوگوں پر جنھوں نے آپ(ع) کی ولایت کو چھوڑدیا “۔[58]
۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیر کیلئے قرآن سے استناد کر تے ھو ئے فرمایا :خدا وند عالم کا فرمان ھے :اور یھیں پر پیغمبر اسلام نے حضرت علی علیہ السلام سے فر مایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔ “[59]
۶۔غدیر پیغمبر اسلام کی رسالت کا آخری پیغام تھا اس سلسلہ میں آپ(ع) نے فر مایا :خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فر ماتا ھے :یعنی ”جب آپ رسالت سے فارغ ھو جائیں تو اپنے علَم اور نشانی کو منصوب فرمادیں اپنے وصی کا تعارف کرائیں اور اس کی فضیلت بیان فر ما دیں ۔۔۔“پیغمبر اکرم(ص) نے بھی حجة الو داع سے واپسی پر ندا دی تا کہ لوگ جمع ھوجا ئیں اور فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔“۔ [60]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۷۔حضرت اما م جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بکر ،عمر اور عثمان کے کفر کے سلسلہ میں فرمایا:جب ان کے سامنے ولایت پیش کی گئی اور پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔"تو انھو ں نے اس کا انکار کیا بعدمیں (ظاھری طور پر اقرار کیا)لیکن جب پیغمبر اکرم(ص) نے اس دنیا سے کوچ کیا تو یہ کا فر ھوگئے ۔۔۔اس کے بعد انھوں نے اپنے کفر میںاور شدت اختیار کی کہ جن لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تھی ان سے اپنے لئے بیعت لی یہ ایسے لوگ تھے جن کے لئے ایمان نام کی کو ئی چیز باقی نھیں رہ گئی تھی ۔[61]

۸۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جس سفر میں مدینہ سے مکہ تشریف لے جا رھے تھے راستے میں مسجد غدیر سے گزرے تو آپ(ع) نے مسجد غدیر کے بائیں طرف نظر ڈالتے ھو ئے فرمایا :یہ پیغمبر اکرم(ص) کے پائے اقدس کاوہ مقام ھے جھاں پر آپ نے کھڑے ھوکر یہ فرمایا تھا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔"[62]

۹۔حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا ھے :روز غدیر وہ دن ھے کہ جس میں امیر المو منین (ع) کو خلیفہ و جا نشین بنایاگیا پیغمبر اکرم(ص) نے آپ(ع) کےلئے پیمان ولایت کو مردوں اور عورتوں سب کی گردن میںڈال دیا۔[63]

۱۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیر خم کی عظمت کو اس طرح یاد فرمایا :روز غدیر بہت اھم دن ھے ،خداوند عالم نے اس کی حرمت کو مو منین کے لئے عظیم قرار دیا اس دن دین کامل کیا اور ان پر نعمتیں تمام کیں اور (عالم ذر)میں جو عھد و پیمان ان سے لیا گیا تھا وہ دوبارہ لیا گیا ۔[64]

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس زمانہ میں فوری طور پر شھروں میں غدیر کی خبر منتشرھو نے کے سلسلہ میں فر مایا :جس وقت پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی (ع) کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔"،یہ خبر شھروں میں منتشر ھو ئی ۔پیغمبر اسلام(ص) نے اس سلسلہ میں فرمایا :"اس خدا کی قسم جس کے علاوہ کو ئی خدا نھیں ھے یہ مسئلہ خدا کی طرف سے ھے "[65]

۱۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا :پیغمبر اسلام(ص) کے اس فرمان "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔"کا کیا مطلب ھے ؟امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبر اسلام(ص) کی یہ حدیث نقل فر ما ئی :"جس شخص کا میں صاحب اختیار ھوں اور اس کے نفس پرخود اس سے زیادہ اختیار رکھتا ھوں یہ علی بن ابی طالب اس کے صاحب اختیار ھیں اور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ھیناور اس کے مقابلہ میں اسے کوئی اختیار نھیں ھے "[66]

۱۰۔غدیر کے سلسلہ میں امام کاظم علیہ السلام کااتمام حجت کرنا

۱۔حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ایک حدیث میں واقعۂ غدیر کو اس طرح نقل فرمایا: پیغمبر(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کا مشھور و معروف واقعۂ غدیر میں تعارف کرایا اور لوگوں سے سوال کیا :کیا میں تمھا رے نفسوںپر تم سے زیادہ حاکم نھیں ھوں ؟سب نے کھا : ؟ھاں، یا رسول اللہ۔آنحضرت (ص) نے آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھا تے ھو ئے فر مایا :خدایا ،تو گواہ رہنا "،اور اس عمل کی آپ نے تین مرتبہ تکرار فرما ئی ۔اس کے بعد فرمایا :جا ن لو جس شخص کا میں مو لا ھوںاور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حاکم ھوں یہ علی اس کے مو لا اور صاحب اختیار ھیں "۔[67]

۲۔ حضرت امام مو سیٰ کاظم علیہ السلام نے غدیر میں منافقوں کی فریب کاریوں کے سلسلہ میں فرمایا :جس وقت پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و خلافت کا اعلان فر مایا اور مھا جرین و انصارکے بزرگوں کو ان کی بیعت کرنے کا حکم صادر فرمایا تو انھوں نے ظاھری طور پر تو بیعت کی لیکن اپنے درمیان دو منصوبے بنا ئے :ایک پیغمبر اسلام(ص) کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے خلافت چھین لیں ،دوسرے اگر ممکن ھو تو ان دونوں شخصیتوں کو قتل کر ڈالیں۔[68]

۳۔جن ایام میں حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام قید میں تھے تو ایک دن ھارون رشید نے آپ(ع) کو بلا بھیجا اور کچھ مسا ئل دریافت کئے منجملہ لوگوں پر اھل بیت علیھم السلام کی ولایت کے سلسلہ میں تھے ۔ سلسلہ میں تھے ۔حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فر مایا : تمام خلائق پر ھماری ولایت ھے اور اس دعوے کےلئے ھمارے پاس پیغمبر اسلام(ص) کا یہ فرمان ھے جو آپ نے غدیر خم کے میدان میں فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔ "[69]

۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔حضرت امام رضا علیہ السلام کے زمانہ کے مخصوص حالات اور خراسان کا علاقہ جومخالفوں کا علمی مرکزتھااور اس بات کا متقاضی تھا کہ پیغمبر اسلام(ص) سے مستند حدیثیں نقل کی جا ئیں لہٰذا حضرت امام رضا علیہ السلام نے حدیث غدیر کی سند کا سلسلہ اپنے آباء و اجداد حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام امام صادق علیہ السلام ،امام باقر علیہ السلام ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام سجاد علیہ السلام ،امام حسین علیہ السلام ،امیر المو منین علیہ السلام اور پیغمبر اسلام (ص) سے نقل فرمایا کہ آنحضرت (ص) نے فر مایا :’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ...‘‘[70]

۲۔جب حضرت امام رضا علیہ السلام خراسان کے شہر مرو پہنچے تو آپ کی تشریف آوری کے پھلے ایام میںلوگ امامت کے سلسلہ میں بہت زیادہ گفتگو کیا کر تے تھے خاص طور سے جمعہ کے روز شہر کی جامع مسجد میں جمع ہو کر اس سلسلہ میں محو گفتگو رھے ۔جب یہ خبرحضرت امام رضا علیہ السلام تک پہنچی تو آپ(ع) نے مسکرا کر فرمایا: ...خدا وند عالم نے پیغمبر اکرم(ص) کے سن مبارک کے آخری حج حجة الوداع میں آیت : نازل فرمائی۔ پیغمبر اکرم(ص) اس دنیا سے نھیں گئے مگر یہ کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا خلیفہ و امام منصوب فرمایا۔[71]

۱۲۔غدیر کے سلسلہ میں امام علی نقی علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔جس سال معتصم عباسی نے حضرت امام ھا دی علیہ السلام کو مدینہ سے سا مرا ء بلایا تو آپ(ع) اس سال غدیر کے دن کوفہ تشریف لائے اور امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت کےلئے نجف اشرف تشریف لے گئے وھاں پر آپ نے غدیر کی ثقافت کے سلسلہ میں مکمل اعتقادی زیارت کی قرائت فرمائی اور اس کے ضمن میں واقعۂ غدیر کو اس طرح بیان فرمایا :پیغمبر اکرم(ص) سفر کی سختیاں طے کیں اور گرمی کی شدت میں ظھر کے وقت ایک خطبہ ارشاد کیا اور ...فرمایا :’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...‘‘لیکن کچھ لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نھیں لا یا ۔ [72]

۲۔اھواز کے لوگوں نے حضرت امام ھادی علیہ السلام کی خد مت اقدس میں ایک خط لکھا جس میں کچھ سوالات تحریر کئے ۔حضرت امام ھادی علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں سوالات کے جوابات تحریر فرمائے ۔منجملہ تحریر فرمایا :ھم قرآن کریم میں اس آیت کا مشا ھدہ کرتے ھیں ،اور تمام روایات اس بات پر متفق ھیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نا زل ھو ئی ھے ۔ھم یہ بھی مشا ھدہ کرتے ھیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے اصحاب سے جدا کیا اور فر مایا :’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...‘‘ ان دونوں کے رابطہ سے ھم یہ مطلب اخذ کرتے ھیں کہ قرآن ان روایات کے صحیح ھو نے اور ان شواھد کی حقانیت کی گواھی دیتا ھے ۔[73]

۱۳۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔اسحاق بن اسما عیل نے نیشاپور سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کےلئے ایک خط تحریر کیا جس میں کچھ مسائل تحریر کئے ۔آپ(ع) نے ان کے خط کا جواب اپنے نمایندوں کے ذریعہ بھیجا جس کا ایک حصہ یہ ھے :

جب خداوند عالم نے اپنے آخری پیغمبر کے بعد اپنے اولیا ء کو منصوب کرکے تمھارے اوپر احسان کیا تو پیغمبر اکرم(ص) سے خطاب فرمایا :

[74]

۲۔حسن بن ظریف نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں ایک خط تحریر کیا جس میں’ ’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...‘‘ کے معنی دریافت کئے ۔حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس کا اس طرح جواب تحریر فرمایا:

آنحضرت (ص) کا مقصد تھا کہ ان (علی (ع))کو علامت اور نشانی قرار دے دیں کہ اختلاف کے وقت خدا وند عالم کے گروہ کی ان کے ذریعہ شناخت ھو جا ئے ۔[75]

۲ اصحاب پیغمبر (ص)اور امیر المو منین علیہ السلام کے دوستوں کا غدیرکے ذریعہ اتمام حجت کرنا

۱۔ابن عباس کے جلسہ میں جناب ابوذر نے کھڑے ھو کر عرض کیا :میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری ھوں ۔میں تم کو خدا اور اس کے رسول کے حق کی قسم دے کر سوال کرتا ھوں :کیا تم نے پیغمبر اکرم (ص)کا یہ فرمان سنا ھے: زمین وآسمان میں ابوذر سب سے سچے ھیں ؟سب نے کھا : ھاں جناب ابوذ رسؓ ضنے کھا : کیا تم اس بات کو قبول کرتے ھو کہ پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں ھم سب کو جمع کر کے فرمایا : ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ..؟سب نے کھا :ھاں ،خدا کی قسم ۔ [76]

۲۔غدیر کے ذریعہ جناب عماریاسر کا اتمام حجت کرنا

جنگ صفین میں عمار یاسر اور عمرو عاص کے مابین مناظرہ ھوا اور کچھ مطالب ردوبدل ھوئے

منجملہ جناب عما ر سؓنے کھا :اے ابتر ،کیا تجھ کو پیغمبر اکرم(ص) کا یہ فرمان ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ...‘‘یاد ھے ؟اس

بنا پر میرے مو لا و صاحب اختیار خدا وند عالم اس کا رسول (ص)اور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام ھیں لیکن تیرا کو ئی مو لااور صاحب اختیار نہیں ھے !![77]

۳۔غدیر کے ذریعہ مالک بن نویرہ کا اتمام حجت کرنا
قبیلۂ بنی حنیفہ کے سردار مالک بن نویرہ مدینہ کے نزدیک کے رہنے والے غدیر خم میں مو جود تھے۔ آپ (مالک بن نویرہ)پیغمبر کی رحلت کے بعد مدینہ آئے اور تعجب سے ابوبکر کو پیغمبر اکرم(ص) کے منبر پر دیکھا تو اس سے مخا طب ھو کر کھا :''اے ابو بکر کیا تم نے غدیر خم کے دن حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کو بھلا دیا ھے ؟یہ منبر تمھاری جگہ نہیں ھے جس پر تم بیٹھ کر خطاب کر رھے ھو ''!یہ کہہ کر آپ اپنے قبیلہ میں واپس پلٹ آئے ۔
ابو بکر نے مالک سے انتقام کی خا طر خالد بن ولید کو لشکر کے ساتھ روانہ کیا تو لشکر نے مالک بن نویرہ اور ان کے اصحاب کو قتل کر دیا اور ان کی عورتو ں کو اسیر کر کے مدینہ لے آئے !امیر المو منین علیہ السلام نے اس سلسلہ میں اھل سقیفہ سے مقابلہ کیا۔[78]

۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن یمان ۺکا اتمام حجت کرنا
۱حذیفہ غدیر خم میں حاضر تھے اور ان افراد میں سے تھے جنھو ں نے خطبۂ غدیر کے کامل اور مفصل متن کو حفظ کیا اور وھاں پر غیر مو جود افراد تک پہنچایا ۔[79]
۲۔ایک مو قع پر حذیفہ ۺداستان غدیر کو اس طرح نقل کر تے ھیں :خدا کی قسم میں غدیر خم میں رسول خدا(ص) کے سامنے بیٹھا ھوا تھا اور مھا جرین و انصار اس مجلس میں مو جود تھے ۔رسول اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے دائیں طرف کھڑے ھو نے کا حکم دیا اس کے بعد فر مایا:
''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔۔۔''[80]
۳۔جناب حذیفہ قتل عثمان کے بعد حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ظاھری حکو مت کے دور میں شھر مدائن کے گور نر تھے ۔آپ نے لوگوں سے امیر المو منین علیہ السلام کےلئے بیعت لینے کی خاطر منبر پر جا کر اس طرح خطبہ دیا : اس وقت تمھا را حقیقی صاحب اختیار امیر المو منین اور وہ ھے جو اس نام کا حقیقت میں حق دار ھے ''!بیعت کا پروگرام تمام ھو جا نے کے بعدایران کے ایک مسلم نامی جوان نے جناب حذیفہ کے پاس آکر سوال کیا آپ نے جو یہ ''امیرالمو منین حقیقی ''کھکر اس سے پھلے خلفاء کی طرف اشارہ کیا ھے ۔اگر پھلے تین خلفا ء حقیقی نہیں تھے تو اس مطلب کی میرے لئے وضاحت کیجئے !
جناب حذیفہ ۺنے اس کےلئے تاریخ کے مفصل مطالب بیان کئے یھاں تک کہ غدیر کے واقعہ تک پہنچ گئے آپ نے واقعۂ غدیر کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا کہ کسی روایت میں اتنی تفصیل کے ساتھ بیان نہیں ھوا ھے ۔آپ نے غدیر کے اصلی حصہ کو اس طرح بیان کیا :پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں بلند آواز سے علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان فر مایا اور ان کی اطاعت لوگوں پر واجب فرمائی ۔۔۔اور فرمایا : ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔۔۔''۔اس کے بعد سب کو حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر نے کا حکم دیا ،اور سب نے آپ(ع) کی بیعت کی ۔[81]

۵۔غدیرکے ذریعہ بلال حبشی کا اتمام حجت کرنا
حضرت رسول اکرم(ص) کے مؤذن جناب بلال ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے ابو بکر کی بیعت نہیں کی تھی ،حالانکہ ابو بکر نے ھی اپنے پیسوں سے جناب بلال کو غلامی سے نجات دلا ئی تھی اور آپ (بلال)کو آزاد کر دیا تھا ۔ایک دن عمر نے جناب بلال کا گریبان پکڑ کر کھا :کیا ابو بکر کی تجھے آزاد کرانے کی یھی جزا ھے ؛کیا اب بھی تم ان(ابوبکر)کی بیعت نہیں کروگے ؟
جناب بلال نے کھا :اگر اس نے مجھے خدا کےلئے آزاد کرا یا تھا توخدا کے لئے مجھے میرے حال پر چھوڑدے ،اور اگر غیر خدا کے لئے آزاد کرایا تھا تو تمھاری بات پر عمل کرنا چا ہئے !!لیکن رھا ابو بکر کی بیعت کر نے کا مسئلہ ،تو جس شخص کو پیغمبر اسلام(ص) نے خلیفہ مقررنہیں فرمایا اور اس کو مقدم نہیں رکھا تو میں اس کی بیعت نہیں کرونگا ۔۔۔اے عمر تم اچھی طرح جا نتے ھو کہ پیغمبر اسلام(ص) نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے عھد لیا اور قیامت کے دن تک کے لئے ھما ری گردنوں پر ان کو غدیر خم کے میدان میں ھمارا مو لا و صاحب اختیار قرار دیا ۔کس شخص میں ھمت ھو سکتی ھے کہ وہ اپنا صاحب اختیار رکھتے ھو ئے کسی دوسرے کی بیعت کرے ؟!

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعد ان لوگوں نے جناب بلال کو مدینہ سے باھر جا کر کسی دوسری جگہ زند گی بسر کرنے پر مجبور کیا [82]

۶۔ غدیرکے ذریعہ اصبغ بن نباتہ کااتمام حجت کرنا
جنگ صفین میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے اصبغ بن نباتہ کے ذریعہ معاویہ کےلئے ایک خط ارسال فرمایا ۔اصبغ بن نباتہ نے معاویہ کے پہلو میں بیٹھے ہو ئے ابو ہریرہ سے خطاب کرتے ہو ئے فرمایا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔۔۔ کیا تم غدیر خم میں حا ضر تھے ؟
ابو ہریرہ نے کہا :ھاں ۔اصبغ بن نباتہ نے سوال کیا :پیغمبر اکرم(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں کیا فرمایاتھا ؟ ابو ہریرہ نے کہا :میں نے رسول اسلام(ص) کو یہ فرماتے سنا ھے :’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ‘‘۔اصبغ نے کہا :اگر ایسا ھے تو تم نے ان کے دشمن کی ولایت تسلیم کی اور ان سے دشمنی کی ھے !!
ابوھریرہ نے ایک گھری سانس لی اور کہا :اِنَّاللہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔[83]

۷۔غدیر کے ذریعہ ابو الھیثم بن تیہان کا اتمام حجت کرنا
بارہ آدمیوں نے حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام کی اجازت سے جمعہ کے دن ابوبکر کے منبر کے سامنے کھڑھے ہو کر اس پر اعتراض کرنے اور اتمام حجت کے عنوان سے مطالب بیان کرنے کا ارادہ کیا ۔ان میں سے ایک ابو الھیثم بن تیّہان تھے جنھوں نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر کہا :میں گوا ھی دیتا ھوں کہ پیغمبر اسلام (ص)نے غدیر خم کے دن حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا انصار کے ایک گروہ نے رسول خدا(ص) کی خدمت با برکت میں ایک شخص کو ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔‘ کے مطلب کے سلسلہ میں سوال کرنے کی غرض سے بھیجا ۔تو آنحضرت (ص) نے فرمایا ان سے کہنا کہ:علی علیہ السلام میرے بعد مو منوں کے صاحب اختیار اور میری امت کےلئے سب سے زیادہ ھمدردو خیرخواہ ھیں ۔[84]

۸۔غدیر کے ذریعہ ابو ایوب انصاری کا اتمام حجت کرنا
ایک مسافر نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضر ھوکر عرض کیا: اے میرے مولا اور صاحب اختیار آپ پر میرا سلام!حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا یہ کو ن ھے ؟
تو عرض کیا گیا :یہ ابو ایوب انصاری ھیں ۔
آپ(ع) نے فرمایا : اس کے راستہ سے ہٹ جا ؤ !لوگ راستہ سے ہٹے اور انھوں نے آگے آکر عرض کیا :میں نے پیغمبر اسلام(ص) کو یہ فرماتے سنا ھے : ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔،[85]

۹۔غدیر کے ذریعہ قیس بن سعد بن عبادہ کا اتمام حجت کرنا
۱۔ قیس اور ان کے باپ جوانصار کے سردار اور ابو بکر کے مخالف تھے ۔ایک دن ابو بکر نے قیس سے کہا :خدا کی قسم تم وہ کام انجام نہیں دو گے جس سے تمھا رے امام اور دوست ابو الحسن علیھما السلام نا راض ھو تے ھوں ۔قیس نے غضبناک ھوکر کھا :اے ابو قحافہ کے بیٹے ،۔۔۔خدا کی قسم اگر چہ میرے ھاتھوں نے تیری بیعت کر لی ھے لیکن میرے دل اور زبان نے تو تیری بیعت نھیں کی ھے ۔حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں میرے لئے غدیر سے بلند و بالا کو ئی حجت نھیں ھے۔ھم کو ھمارے حال پر چھوڑ دے کہ ھم تیرے راستہ میں اندھے ھوکر غرق ھو جا ئیں اور تیرے سلسلہ میں گمرا ھی میں مبتلاھو جا ئیں حالانکہ ھمیں معلوم ھو کہ ھم نے حق کا راستہ چھوڑ دیا ھے اور با طل کے راستہ کو اپنا لیا ھے!![86]
۲حضرت امام مجتبیٰ علیہ السلام سے صلح ھو جا نے کے بعد معاویہ سفر حج کے ارادے سے مدینہ پہنچا تو انصار نے اس کی کو ئی پروا نہ کی تومعاویہ نے اس سلسلہ میں قیس سے اعتراض کیا ۔ قیس نے اس کے جواب میں امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور ان کی مظلومیت کی یاد دلا ئی تو معاویہ نے سوال کیا :ان مطالب کی آپ کو کس نے تعلیم دی ھے ؟ قیس نے کہا : امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام سے تعلیم حاصل کی ھے ۔۔۔جب پیغمبر اکرم(ص) نے ان (علی علیہ السلام)کو غدیر خم کے میدان میں اپنا خلیفہ و جانشین بناکر فرمایا: ’’مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔‘‘[87]

۱۰۔غدیر کے ذریعہ ابو سعید خدری ؓکا اتمام حجت کرنا
۱۔ابو سعید خدری ان افراد میں سے ھیں جنھوں نے واقعۂ غدیر کو مفصل طور پر نقل کیا ھے انھوں نے اپنی گفتگو کے ایک حصہ میں اس طرح کھا ھے :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز لوگوں کو دعوت دی ---حضرت علی علیہ السلام کے بازو پکڑ کر بلند کئے ---اور فرمایا : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہ--“۔اس کے بعد آیہ ٔ :اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ --->نازل ھو ئی ۔اس کے بعد حسان بن ثابت نے اشعار پڑھے ۔[88]
۲۔عبد اللہ بن علقمہ وہ شخص تھا جو بنی امیہ کے پروپگنڈے سے بہت متأ ثر تھااور امیر المو منین علیہ السلام کو نا سزا الفاظ کہتا تھا ۔ایک دن ابو سعید خدری سے اس نے پوچھا :کیا تم نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں کو ئی منقبت سنی ھے ؟ابو سعید نے کھا :پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے روز ان کے سلسلہ میں تبلیغ کامل فر مائی اور ---اور ان کے دونوں ھاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“اورآپ نے اس جملہ کی تین مرتبہ تکرارفرمائی۔
عبد اللہ بن علقمہ نے تعجب سے سوال کیا :کیا تم نے پیغمبر اسلام (ص) کے اس فرمان کو خود سنا ھے ؟ابو سعید نے اپنے کانوں اور سینہ کی طرف اشارہ کرتے ھو ئے کھا :پیغمبر اکرم(ص) کے اس فرمان کو میرے دونوں کا نوں نے سنا ھے اور میرے دل نے اس کو اپنے اندر جگہ دی ھے ۔اسی مقام پر عبد اللہ نے کھا :میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنے نا سزا الفاظ کہنے سے استغفار اور توبہ کرتا ھوں ۔[89]

۱۱۔غدیر کے ذریعہ اُبیّ بن کعب کا اتمام حجت کرنا
معروف صحابی ابی بن کعب نماز جمعہ میں ابو بکر پر اعتراض کے عنوان سے کھڑے ھو گئے اور لوگوں سے مخاطب ھوکر کہنے لگے :اے مھا جرین و انصار کیا تم نے خود کو فراموشی میں ڈالدیا ھے یا تم کو بفراموش کردیا گیا ھے یا تم تحریف کا قصد رکھتے ھو یا حقیقتوں میں رد و بدل کرتے ھو یا ذلیل و خوار کرنے کا قصد رکھتے ھو یا عاجز ھو گئے ھو ؟!کیا تمھیں نھیں معلوم کہ پیغمبر اکرم(ص) نے ایک اھم مو قع پر قیام فرمایا اور حضرت علی علیہ السلام کو ھمارا مو لا وآقا بنا کر فرمایا : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“[90]

۱۲۔غدیر کے ذریعہ جابر بن عبد اللہ انصاری کا اتمام حجت کرنا
۱جناب جابر غدیر کا واقعہ اس طرح نقل کرتے ھیں :خداوند عالم نے پیغمبر اکرم(ص) کوحکم دیا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا خلیفہ و امام معین فر ما دیں اور لوگوں کو ان (علی (ع))کی ولایت کی خبر دیدیں ۔اس حکم کے بعد حضرت رسول اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں تشریف فر ماکر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان فر مایا ۔[91]
۲حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام کی موجود گی میں ایک عراقی نے جناب جابر کے گھر میں داخل ھوکر کھا :اے جا بر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ھوں جو کچھ تم نے پیغمبر اسلام (ص)سے دیکھا اور سنا ھے وہ میرے لئے بیان کریں۔جناب جابر نے کھا :ھم جحفہ کے علاقہ میں غدیر خم کے میدان میں تھے اور وھاںپر مختلف قبیلوں کے کثیر تعداد میں لوگ مو جود تھے تو آنحضرت (ص) اپنے خیمہ سے باھر تشریف لائے ،آپ نے اپنے دست مبارک سے تین مرتبہ اشارہ فر مایا اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے ھاتھ کو اپنے ھاتھ میں لیکر فر مایا : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“[92]

۱۳۔غدیر کے ذریعہ زید بن صوحان کا اتمام حجت کرنا
زید پیغمبر اسلام(ص) کے بہترین اصحاب میں سے تھے جو جنگ جمل میں شھید ھو ئے تھے جب وہ میدان جنگ میں زمین پر گرے تو حضرت امیرالمو منین علیہ السلام ان کے سرھانے تشریف لے گئے اور فرمایا :اے زید خدا تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے ۔تم سبک بار تھے یقیناتمھاری مدد بہت اھمیت کی حا مل تھی زید نے اپنے سر کو امیر المو منین علیہ السلام کی طرف بلند کر تے ھو ئے عرض کیا :---خدا کی قسم میں آپ(ع) کے لشکر میں جھالت کی حالت میں قتل نھیں ھونگا ،بلکہ میں نے رسول اسلا م(ص) کی زوجہ ام سلمہ کو یہ کہتے سنا ھے کہ پیغمبر اسلام(ص) نے فر مایا تھا:”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---،اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہ“۔خدا کی قسم میننے ھر گز آپ کو خوار کرنا نھیں چاھاچونکہ میں نے یہ دیکھا کہ اگر میں آپ(ع) کو خوار کروں تو خدا مجھ کو ذلیل و خوار کرے گا ۔ [93]

۱۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن اسید غفاری ؓکا اتمام حجت کرنا
حذیفہ بن اسید واقعۂ غدیر کو اس طرح نقل کر تے ھیں :پیغمبر اسلام(ص) نے حجة الوداع سے واپس پلٹتے وقت فرمایا :خداوند عالم میرا صاحب اختیار ھے اور میں ھر مسلمان کا صاحب اختیار ھوں اور میں مومنین کے نفوس پرخود ان کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ھوں ۔آگاہ ھو جاؤ !''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''[94]

۱۵۔غدیر کے ذریعہ عبد اللہ بن جعفرکا اتمام حجت کرنا
معاویہ اپنی حکومت کے پھلے سال مدینہ آیا اور اس نے وھاں پر ایک جلسہ کیا جس میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیھما السلام ،عبد اللہ بن جعفر ،ابن عباس اور دوسرے افراد کو دعوت دی ۔اس جلسہ میں معا ویہ کے خلاف بہت زیادہ آوازیں بلند ھوئیںمنجملہ جناب عبد اللہ بن جعفر نے کھا :''اے معا ویہ ،پیغمبر اکرم(ص) منبر پر تشریف فرما تھے اور میں ،عمربن ابی سلمہ ،اسامہ بن زید،سعد بن ابی وقاص ، سلمان ،ابوذر ، مقداد، اور زبیر آنحضرت (ص) کے سامنے بیٹھے ھو ئے تھے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا : کیا میں مو منوں کے نفوس پر خود ان کی نسبت زیادہ اختیار نھیں رکھتا؟ ھم سب نے عرض کیا : ھاں (کیوں نھیں) یا رسول اللہ ۔تب آنحضرت (ص) نے فرمایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''۔
معاویہ نے اس سلسلہ میں حضرت امام حسن اور امام حسین علیھما لسلام اور ابن عباس سے سوال کیا تو ابن عباس نے کھا :تو جوکچھ کہہ رھا ھے اس پر ایمان کیوں نھیں لاتا ۔اب جن اشخاص کے اس نے نام لئے ھیںان کو بلاکر ان سے سوال کر ۔معاویہ نے عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ کو بلا بھیجا اور ان سے سوال کیا انھوننے گواھی دی کہ جو کچھ عبد اللہ نے کھا ھے وہ با لکل صحیح ھے اور ھم نے اسی طرح پیغمبرا سلام(ص) کو فر ماتے سنا ھے ۔[95]

۱۶۔غدیر کے ذریعہ ابن عباس کا اتمام حجت کرنا
۱۔مدینہ میں معاویہ کی اسی نشست میں ابن عباس نے معا ویہ پر احتجاج کر تے ھو ئے کھا: پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم میں لوگوں میں سب سے افضل ،ان میں سب سے سزاواراور ان میں سب سے بہترین شخص کو امت کےلئے منصوب فرمایا اور حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ اس امت پر حجت تمام فرمائی اور ان کو حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کرنے کا حکم صادر فرمایا ۔۔۔اور ان کو با خبر فرمایا کہ جس کا صاحب اختیار پیغمبر اکرم(ص) ھے علی علیہ السلا م بھی اس کا صاحب اختیار ھے ۔(اور ایک روایت میں آیا ھے اے معا ویہ کیا تجھ کو اس بات پر تعجب ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں اور دوسرے متعدد مقامات پر امامو ں کے نا م بیان فر مائے ، ان (لوگوں) پرحجت تمام کی اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم صادر فر مایا ۔[96]
۲۔ابن عباس نے ایک مقام پر غدیر کو اس طرح نقل کیا ھے :خداوند عالم نے پیغمبر اکرم(ص) کو حکم دیا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا امام معین فر ما دیں اور ان کو ان(علی (ع)) کی ولایت کی خبر سے آگاہ فر ما دیں ۔اسی لئے آنحضرت (ص) نے غدیر خم کے میدان میں آپ(ع) کی ولایت کا اعلان کرنے کے لئے قیام فر مایا ۔[97]
۳۔ایک دوسرے مقام پر ابن عباس واقعہ غدیر کو یوں نقل کرتے ھیں :پیغمبر اکر م(ص) نے لوگوں کے حضور میں حضرت علی علیہ السلام کے بازو پکڑ کر فرمایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔'' اس کے بعد ابن عباس نے کھا : خدا کی قسم اس اقدام سے لوگوں پر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت واجب ھو ئی ۔[98]

۱۷۔غدیر کے ذریعہ اسامہ بن زید کا اتمام حجت کرنا
پیغمبر اسلام(ص) کے سن مبارک کے آخری ایام میں اسامہ نے آنحضرت (ص)کے کمانڈر کے عنوان سے ایک فوج تیار کی اور رومیوں سے جنگ کرنے کے لئے حرکت کی ۔اسی دوران ابوبکر نے خلافت غصب کرلی اور اس نے اسامہ کو ایک خط تحریر کیا جس میں اسامہ کو اپنی بیعت کرنے کی دعوت دی، اسامہ نے خط کا جواب اس طرح تحریر کیا :۔۔۔تم حق کو صاحب حق تک واپس پہنچا نے کی فکر کرو اور ان کے حوالہ کردو اس لئے کہ وہ تم سے کھیں زیادہ سزاوار ھیں ۔تمھیں اچھی طرح معلوم ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کےلئے کیا فر ما یا ھے اتنا زیادہ عرصہ بھی تو نھیں ھوا جو تم بھول گئے ھو![99]

۱۸۔غدیر کے ذریعہ محمد بن عبد اللہ حِمیَری کا اتمام حجت کرنا
ایک دن معاویہ کے پاس تین شاعر موجود تھے جن میں سے ایک محمد حمیری تھے ۔معاویہ نے سونے کی ایک تھیلی باھر

نکالتے ہو ئے کہا :میں تم میں سے یہ تھیلی اس شخص کو دونگا جو حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہے دو شاعروں نے اٹھ کر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نا سزا اشعار پڑھے ۔اس کے بعد محمد بن عبد اللہ حمیری نے اٹھ کر امیر المو منین علی علیہ السلام کی مدح میں اشعار پڑھے جس کی ایک بیت غدیر خم سے متعلق تھی :

تَنَاسُوْا نَصْبَہُ فِیْ یَوْمِ خُمٍّ مِنَ الْبَارِیْ وَمِنْ خَیْرِالاَنَامِ

یعنی :غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ وامام و جانشین رسول معین ہو نے کو بھلا دیا جو خدا وند عالم اور لوگوں میں سب سے بہترین شخص کے ذریعہ منصوب ہوئے تھے !

معاویہ نے کہا :تم نے ان سب میں سب سے صحیح اور سچ کہا !!یہ مال وزر کی تھیلی تم لے لو![100]

۱۹۔غدیر کے ذریعہ عمرو بن میمون اودی کا اتمام حجت کرنا

عمرو بن میمون اودی کہتے تھے :حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت بد گوئی کرنے والے جہنم کی لکڑیاں ہیں ۔میں نے پیغمبر اکرم(ص) کے بعض اصحاب کہ یہ کہتے سنا ھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کو وہ صفات عطا کئے گئے ہیں جو کسی اور کو نہیں دئے گئے ہیں ۔منجملہ یہ کہ وہ صاحب غدیر خم ہیں پیغمبر اکرم(ص) نے صاف طور پر ان کے نام کا اعلان فر مایا ،ان کی ولایت کو امت پر واجب قرار دیا ،ان کے بلند و بالا مقام کا تعارف کرایا ، ان کی منزلت کو روشن کیا ۔۔۔اور فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "[101]

۲۰۔غدیر کے ذریعہ بَرد ہمدانی کا اتمام حجت کرنا

قبیلۂ ہمدان کا ایک (بَرد)نامی شخص معاویہ کے پاس آیاحالانکہ عمرو عاص امیر المو منین (ع) کی شان میں بدگوئی کر رہا تھا ۔برد نے کہا :اے عمر و عاص ہمارے بزرگوں نے پیغمبر اکرم(ص) کو یہ فر ما تے سنا ھے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "کیا یہ حق ھے یا باطل ھے ؟عمرو عاص نے کہا حق ھے، اس سے بڑھکر میں یہ کہتا ہوں کہ پیغمبر اکرم(ص) کے ا صحاب میں کو ئی بھی علی علیہ السلام جیسے منا قب نہیں رکھتا ھے !!

اس مر د نے اپنے قبیلہ کے پاس واپس آکر کہا :ہم اس قوم کے پاس سے آئے کہ جن سے ہم نے خود ان کے اپنے خلاف اقرار لے لیاھے !آگاہ ہوجاؤکہ علی علیہ السلام حق پر ہیں اور ان کے پیرو کار بنو ![102]

۲۱۔غدیر کے ذریعہ زید بن علی بن الحسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

زید بن علی (ع) کے پاس پیغمبر اکرم(ص) کے اس فر مان"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"کا تذکرہ ہوا تو زید نے کہا :پیغمبر اکرم(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو اس علامت کے طور پر معین فرمایا کہ جس سے اختلاف کے وقت خدا وند عالم کے حزب و گروہ کی شناخت ہو جا ئے [103]

۲۲۔پیغمبر اکرم(ص) کے چالیس اصحاب کا غدیرکے ذریعہ اتمام حجت کرنا

سقیفہ کے واقعہ کے بعد ،اصحاب میں سے چا لیس افراد نے امیر المو منین علی علیہ السلام کی خدمت با بر کت میں آکر عرض کیا :خدا کی قسم ہم آپ کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کریں گے حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :کس طرح ؟انھوں نے عرض کیا : ہم نے پیغمبر اکرم (ص)کو غدیر خم کے میدان میں آپ(ع) کے سلسلہ میں ان مطالب کو بیان فرماتے ہو ئے سنا ھے ۔آپ(ع) نے فرمایا :کیا تم اپنے عہد و پیمان پر باقی ہو؟ انھوں نے کہا :ہاں ۔آپ(ع) نے فرمایا :کل تم اپنے سرکے بال منڈاکر آنا (تا کہ ہم ان سے جنگ کرنے کےلئے جا ئیں)۔[104]

۲۳۔انصا ر کے ایک گروہ کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا

انصار کے کچھ افراد نے کوفہ میں امیر المو منین علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضر ہوکر عرض کیا :اے ہما رے مو لا آپ(ع) پر ہمارا سلام !۔۔۔حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :میں تمھارا مو لا کیسے ہوسکتا ہو ں جبکہ تم نئی قوم ہو؟انھوں نے عرض کیا :ہم نے غدیر خم میں پیغمبر اسلام(ص) کو آپ(ع) کے بازو پکڑکر یہ فر ما تے سنا ھے :خدا وند عالم میرا صاحب اختیار ھے اور میں مو منوں کا مو لا ہوں اور جس شخص کا میںصاحب اختیار ہوں یہ علی (ع) اس کے صاحب اختیار ہیں "[105]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۴۔پیغمبر اکرم(ص) کے چار اصحاب کے ذریعہ غدیرکے سلسلہ میں اتمام حجت
چار آدمیوں نے کو فہ میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضرھو کر عرض کیا :السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة اللہ و برکاتہ۔حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا : علیکم السلام کھاں سے آئے ھو ؟ انھوں نے عرض کیا : ھم فلاں شھر سے آپ (ع) کے موالی ھیں ۔
آپ(ع) نے فرمایا :تم کھاں سے ھما رے موالی ھو ؟
انھوں نے عرض کیا :ھم نے غدیر خم کے میدا ن مینپیغمبر اکرم (ص) کو یہ فر ما تے سنا ھے ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“[106]

۲۵۔غدیر کے ذریعہ عبد الر حمن بن ابی لیلیٰ کااتمام حجت کرنا
۱۔عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حدیث غدیر کو اس طرح نقل کیا ھے :پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدان میں سب کے سامنے پیش کیا اور ان کااس طرح تعارف فرمایاکہ وہ ھر مومن مرد و عورت کے صاحب اختیار ھیں ۔[107]
۲۔ایک دن عبد الرحمن نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھڑے ھو کر عرض کیا : ھم آپ سے خلافت کی باگ ڈور اپنے ھاتھوں میں لینے والوں کو کیسے خلافت کے آپ کی نسبت زیادہ سزوار کہہ سکتے ھیں ؟اگر ایسا کھیں تو پھرکیوں پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حجة الوداع کے بعد آپ(ع) کو خلیفہ منصوب کرتے ھو ئے فرمایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“۔[108]

۲۶۔غدیر کے ذریعہ عمران بن حصین کا اتمام حجت کرنا
عمران بن حصین نے واقعۂ غدیر کو اس طرح نقل کیا ھے :پیغمبر اسلام(ص) نے فر مایا :تم نے مجھ سے سوال کیاھے کہ میرے بعد تمھارا صاحب اختیار کو ن ھے اور میں نے تم کو اس کی خبر دیدی ھے ۔اس کے بعد غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کا ھاتھ اپنے ھاتھ میں لے کر فر مایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ---“[109]

۲۷۔غدیر کے ذریعہ زید بن ارقم کا اتمام حجت کرنا
۱۔زید بن ارقم وہ شخص ھیں جنھوں نے غدیر خم کے دن پیغمبر اکرم(ص) کے سر کے اوپر سے درختوں کی شاخوں کو پکڑرکھا تھا کہ خطبہ ارشاد فرماتے وہ آنحضرت (ص) کے سر مبارک سے نہ ٹکرائیں ۔ فطری طور پر وہ پیغمبر اکرم(ص) کے ذریعہ حضرت علی (ع) کے بلند کئے جانے اور ان کا تعارف کراتے و قت آنحضرت (ص)کا سب سے زیادہ نزدیک سے مشاھدہ کر رھے تھے ۔یہ وھی شخص ھے جس نے آنحضرت (ص) کے خطبۂ غدیر کو مفصل طورپر حفظ کیا اور بعد میں آنے والی نسلوں کےلئے نقل کیا ھے ۔[110]
۲۔حساس مواقع پرزید بن ارقم جیسے شخص کی گواھی کی ضرورت تھی جس نے غدیر مینپیغمبر اکرم(ص) کا اتنے نزدیک سے مشاھدہ کیاتھا ۔کوفہ میں حضرت علی (ع) نے اس سے فرمایا کہ وہ لوگوں کے سامنے غدیر کے ماجرے کی گواھی دے لیکن اس نے اٹھ کر گواھی نھیں دی اور کھا کہ میں بھول گیا ھوں !!!
اس وقت مو لا ئے کا ئنات علیہ السلام نے فر مایا :اگر تم جھوٹ بول رھے ھو تو خدا وندعالم تمھاری آنکھو ں کو اندھا کرے وہ ابھی اس جلسہ سے باھر بھی نھیں گیا تھا کہ اندھا ھو گیا اور لوگوں کے درمیا ن امیر المو منین علیہ السلام کے نفرین شدہ کے عنوان سے اس کی شناخت کی جا نے لگی ۔اس نے یہ معجز ہ دیکھنے کے بعد یہ قسم کھا ئی کہ اس کے بعد جو بھی اس سے غدیر کے سلسلہ میں سوال کرے گاتو جو کچھ سنا اور دیکھا ھے اس کوضرور بتا ؤں گا ۔[111]
۳۔زید بن ارقم کے بھا ئی کا کھنا ھے :ایک دن ھم زید کے ساتھ بیٹھے ھو ئے تھے ایک گھوڑا سوار اپنا سفر طے کر کے آیا اور اس نے سلام کرنے کے بعد زید کے بارے میں پوچھااور اس سے یوں عرض کیا: میں مصر کی فسطاط نامی جگہ سے آپ کے پاس اس لئے آیا ھوں تاکہ آپ سے پیغمبر اکرم (ص)سے سنی ھوئی اس حدیث غدیر کے بارے میں سوال کرونجو حضرت علی بن ابی طالب (ع) کی ولایت پر دلالت کرتی ھے ۔زید نے غدیر کے واقعہ کو مفصل طور پر بیان کرنے کے دوران کھا :پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر میں منبر پر فرمایا : لوگو! کون شخص تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق رکھتا ھے ؟مجمع نے کھا :خدا اور اس کا رسول ھما رے صاحب اختیار ھیں ۔آنحضرت (ص) نے فر مایا :”خدایا گواہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رہنا اور اے جبرئیل تو بھی گواہ رہنا ' اور اس جملہ کی آپ نے اپنی زبان اقدس سے تین مرتبہ تکرار فرمائی ۔اس کے بعد علی بن ابی طالب(ع) کے ھاتھ کو تھام کر اور اپنی طرف بلند کرتے ھو ئے فر مایا :
''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔''
اور اس جملہ کی آپ نے اپنی زبان اقدس سے تین مرتبہ تکرار فر مائی ۔[112]
۴۔عطیہ عو فی نے زید بن ارقم سے کہا :میں واقعۂ غدیر کو آپ سے سننے کا متمنی ھوں ۔زید نے کہا:پیغمبر اکرم (ص)غدیر میں ظھر کے وقت اپنے خیمہ سے باھر تشریف لائے اور حضرت علی (ع) کے بازو تھام کر فر مایا :اے لوگو!کیا تم اس بات کو تسلیم کرتے ھو کہ میں تمھا رے نفسوں کا تم سے زیادہ صاحب اختیار ھوں ؟ لوگوں نے جواب دیا :ھاں ۔تب آنحضرت (ص) نے فرمایا :
''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ ۔۔۔''[113]

۲۸۔غدیر کے ذریعہ برا ء بن عازب کااتمام حجت کرنا

براء بن عازب بھی وہ شخص تھے جو زید بن ارقم کی مدد کرنے کے لئے غدیر خم میں پیغمبر اکرم (ص) کے سراقدس کے اوپر سے درختوں کی شاخیں اٹھا ئے ھو ئے تھے تا کہ پیغمبر اکرم(ص) بالکل آرام و سکون کے ساتھ خطبہ ارشاد فر ما سکیں ۔وہ غدیر خم میں آنحضرت (ص)کے سب سے نزدیک تھے جب کوفہ میں علی بن ابی طالب (ع) نے لوگوں کے مجمع میں اس سے غدیر کے سلسلہ میں گو اھی دینے کےلئے فرمایا تو اس نے انکار کیا اور وہ آپ (ع) کی نفرین میں گرفتار ھوا۔

وہ اس کے بعد اپنی اس حرکت پر شرمندہ ھوا اور واقعۂ غدیر کو اس طرح نقل کیا کرتا تھا :میں حجة الوداع مینپیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ تھا کہ جب آنحضرت (ص) غدیر خم میں اترے نماز جماعت کا حکم صادر ھوا اورپیغمبر اکرم(ص) کےلئے درختوں کے درمیان جگہ صاف کئی گئی آنحضرت (ص) نے نماز ظھر ادا فرمائی اور حضرت علی علیہ السلام کے بازو تھام کر فر مایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔''[114]

۲۹۔غدیر کے ذریعہ شریک کااتمام حجت کرنا

شریک نخعی قاضی سے سوال کیا گیا :جو شخص ابو بکر کی معرفت حا صل کئے بغیر دنیا سے چلاجا ئے اس کا کیا حشر ھو گا ؟شریک نخعی نے جواب دیا : کچھ نھیں ،اس کے ذمہ کو ئی چیز نھیں ھے ۔سوال کیا گیا :اگر حضرت علی علیہ السلام کی معرفت حا صل کئے بغیر دنیا سے چلا جا ئے تو اس کا کیا حشر ھوگا؟ جواب دیا : اس کا ٹھکانا جھنم ھے ،اس لئے کہ پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کے درمیان راہنما کے طور پر منصوب فر مایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔''[115]

۳۰۔غدیر کے ذریعہ ام سلمہ کااتمام حجت کرنا

رسول اسلام(ص) کی زوجہ ام سلمہ غدیر خم میں موجود تھیں ، وہ حدیث غدیر کو اس طرح نقل فر ما تی ھیں :پیغمبر اسلام(ص) نے فر مایا :
''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ''[116]

۳۱۔غدیر کے ذریعہ خو لۂ حنفیہ کااتمام حجت کرنا

جب قبیلۂ حنیفہ کے سردار مالک بن نویرہ نے غدیر کے ذریعہ استدلال کرتے ھوئے ابو بکر کی ابوبکر کی بیعت کرنے سے انکار کردیا تو خالد بن ولید کے لشکر نے ان کے قبیلہ کے مردوں کو قتل کردیا اور عورتو ں کو قیدی بنا کرمدینہ لے آئے ۔ان ھی قیدیوں میں سے ایک خو لۂ حنفیّہ نا می لڑکی کو مسجد میں لایا گیا وھاں پر اس نے امیر المو منین علیہ السلام سے عر ض کیا : آپ کون ھیں ؟آپ(ع) نے فر مایا :میں علی بن ابی طالب ھوں؟ حنفیّہ نے عرض کیا : آپ (ع) وھی شخص ھیں جن کو پیغمبر اسلام نے غدیر خم کے میدان میں لوگوں کا راہنما بنایا ؟آپ (ع) نے فرمایا :ھاں، میں وھی ھوں ۔حنفیّہ نے عرض کیا : آپ(ع) ھی کی وجہ سے ھم نے غضب کیا اور آپ (ع) ھی کی وجہ سے ھم پر دھاوا بولا گیا اور ھم کو قیدی بنا لیا گیا ،چونکہ ھما رے مردوں نے کہا تھا :ھم اپنے اموال کے صدقات (زکات و فطرہ وخمس وغیرہ)اور اپنی اطاعت ھر کسی کے اختیار میں قرار نھیں دیں گے مگر یہ کہ پیغمبر اسلام(ص) نے اسے ھمارا اور تمھارا امام و خلیفہ

معین فر مایا ہو ۔[117]

۳۲۔غدیر کے ذریعہ دارمیّہ حجونیہ کااتمام حجت کرنا
(دارمیہ) نا م کی ایک سیاہ فام خاتون امیر المو منین علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھی ،معا ویہ جب حج کی غرض سے مکہ آیا تو اس نے اس خاتون کو بلا بھیجا اور اس سے سوال کیا :تم علی (ع) کو کیوں دوست رکھتی ہو اور مجھ کو کیوں دشمن رکھتی ہو ؟اور ان کی ولایت کو کیوں قبول کرتی ہو اور مجھ سے کیوں دشمنی رکھتی ہو ؟ دارمیّہ نے کہا : میں حضرت علی (ع) کی ولایت کو اس عہد و پیمان کی بنا پر قبول کر تی ہوں جو پیغمبر اسلام (ع) نے ہوں جو پیغمبر اسلام (ص) نے غدیر خم کے روز ان(علی (ع))کی ولایت کےلئے لیا تھا اور تو بھی اس وقت مو جود تھا ۔! [118]
یہ غدیر کے سلسلہ میں منا ظروں اور استدلالات کے بعض نمو نے تھے ۔تاریخ میں ہزاروں ایسے مواقع ھیں جن میں غدیر کے سلسلہ میں شیعہ اور ان کے مخا لفوں کے ما بین بحثیںاورمنا ظرئے ہو ئے ھیں اورحدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں اتمام حجت کےلئے بہت سے مطالب بیان ہو ئے ھیں جن کو ایک مستقل کتاب میں بیان کر نے کی ضرورت ھے ۔

۳ غدیر کے سلسلہ میں دشمنوں کے اقرار
تاریخ میں بہت سے ایسے مواقع آئے ھیں جہاں پرخود دشمنان غدیر نے غدیر کی حجت کا اقرار کیا ھے یہ بات خود ان کے خلاف ایک حجت ھے ،ھم ذیل میں اس کے کچھ نمونے بیان کر رھے ھیں ۔

۱۔ غدیر کے سلسلہ میں ابلیس کا اقرار
جناب سلمان جن کی چشم بصیرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت کی روشنی کے پر تو میں ظاھر کے علاوہ باطن کا بھی نظارہ کرتی تھی وہ اس طرح نقل کرتے ھیں : ایک دن ابلیس (آدمی کی شکل میں)کا ایسی جگہ سے گذر ھوا جہاں پر کچھ لوگ امیر المو منین علیہ السلام کو کچھ نا سزا جملے کہہ رھے تھے ابلیس نے ان سے کہا :تم لوگوں کا برا ھو جو اپنے مولا علی بن ابی طالب (ع) کو برا بھلا کہہ رھے ھو! انھوں نے کہا : یہ کہاں سے معلوم ھو گیا کہ وہ ھما رے مو لا ھیں ؟ابلیس نے کہا :تمھارے پیغمبر کے اس فر مان کے ذریعہ :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔''[119]

۲۔غدیر کے سلسلہ میں ابو بکر کا اقرار
ایک دن ابوبکر خلافت غصب کر نے کی تاویل کر نے کےلئے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضر ھوا اور کہا :پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر خم میں ایام ولایت کے بعد کسی چیز میں کو ئی تغیر و تبدل نھیں فرمایا اور میں گواھی دیتا ھوں کہ آپ(ع) میرے مو لا ھیں اور میں ان تمام مطالب کا اقرار کرتا ھوں اور میں نے پیغمبر اکرم(ص) کے زمانہ میں بھی آپ(ع) کو امیر المو منین (ع) کہہ کر سلام کیا ھے۔[120]

۳۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر کا اقرار
عمر بن خطاب نے بھی حدیث غدیر کو اس طرح نقل کیا ھے :پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا اعلان کر تے ھوئے فر مایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔''خدایا تو ان کا گواہ رہنا!
حضرت عمر کا کہنا ھے :میں نے غدیر خم میں ایک شخص کو یہ کہتے ھوئے سنا ھے :خدا کی قسم پیغمبر اسلام(ص) نے تم سے وہ عھد لیا جس کو منافق کے علاوہ اور کو ئی توڑنھیں سکتا ھے ۔۔اے عمر تو بھی اس پیمان کو توڑنے یا اس کی مخالفت کرنے سے پر ھیز کرنا !![121]

۴۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو ھریرہ کا اقرار
۱سقیفہ کے قوی بازو ابو ھریرہ داستان غدیر کی اس طرح توصیف کرتے ھیں :غدیر خم میں پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کا بازو تھام کر فر مایا :کیا میں مو منوں کا صاحب اختیار نھیں ھوں؟ جواب ملا :ھاں ،یا رسو ل اللہ ۔آنحضرت (ص) نے فر مایا ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔''اور یہ آیت :نا زل ہو ئی ۔[122]
۲۔جنگ صفین میں اصبغ بن نباتہ حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا ایک خط لیکر معاویہ کے پاس آئے۔وھاں پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ(اصبغ بن نباتہ)نے ابو ہریرہ کو دیکھ کر کہا :مینتجھ کو خدا کی قسم دےتا ہوں ۔۔کیا تم روز غدیر، غدیر خم کے میدان میں مو جو د تھے؟اس نے کہا : ہاں ۔سوال کیا :تم نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم(ص) کا کیا فر مان سنا ہے: ابو ہریرہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے فر مایا ہے ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ“[123]

۳۔حضرت امام حسن علیہ السلام سے صلح کر نے کے بعد معاویہ کو فہ پہنچا ۔تو ہر رات ابو ہریرہ مسجد کوفہ مینمعاویہ کے پہلو میں بیٹھتا تھا ۔ایک رات ایک جوان نے اس سے کہا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ بتا کیا تو نے پیغمبر اسلام(ص) کو حضرت علی علیہ السلام کے با رے مےں یہ فر ما تے سنا ہے :اَللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ“؟ابو ہریرہ نے معا ویہ کی مو جو د گی میں کہا :ہاں ۔اس جوان نے کہا :مینخدا وند عالم کو گواہ بنا کر کہتا ہونکہ تو نے ان کے دشمن (معا ویہ) کی ولایت تسلیم کی ہے اور ان (علی علیہ السلام)کے دوستوں سے دشمنی کی ہے ![124]

۵۔ غدیر کے سلسلہ میں سعد بن ابی وقاص کا اقرار

۱۔سعد بن ابی وقاص سقیفہ کے لشکریو ں کا سردار ہے اور اس نے ان کی بڑی خد مات انجام دی ہیں ۔وہ امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل کا اقرار کر تے ہو ئے کہتا ہے :حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں ان کےلئے سب سے افضل غدیر خم ہے ۔پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے دو نوں با زوؤ ں کو تھام کر بلند کیااور میں یہ سب کچھ دیکھ رہاتھا اور فرمایا: کیا میں تم پر تمہا رے نفسوں سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا ہوں ؟انھوں نے کہا :ہاں۔آنحضرت (ص) نے فرمایا : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔“۔[125]

۲۔سعد (جس نے قتل عثمان کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی بیعت نہیں کی تھی)کی مکہ کے سفر میں دوعراقیوں سے ملاقات ہو ئی اس نے ان سے امیر المو منین علیہ السلام کی پانچ بڑی فضیلتوں میں سے غدیر کی ایک فضیلت کی اس طرح تو صیف کی ہے :ہم حجة الوداع میں پیغمبر اسلام(ص) کے ہمراہ تھے ۔ حج سے واپسی پر پیغمبر اسلام (ص)نے غدیر خم میں قیام فر مایا اور منادی کو ندا دی کہ وہ مردوں کے درمیان یہ اعلان کرے :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔“[126]

۶۔ غدیر کے سلسلہ میں انس بن مالک کا اقرار

انس بن مالک پیغمبر اسلام(ص) کے خدمت گذار اور غدیر خم میں مو جو د تھے ۔اس نے سب سے حساس مو قع (جب حضر ت علی علیہ السلام نے کوفہ میں سب لوگوں کی مو جو د گی میں اس سے غدیر کے سلسلہ میں گوا ہی دینے کےلئے فر مایا)پر آپ(ع) کی گوا ہی دینے سے انکار کیا اور آپ (ع) کی نفرین سے مرض برص میں اس طرح مبتلا ہوا کہ اس کی پیشانی پر سفید داغ ہو گیا جس کا سب مشاہدہ کر تے تھے اور سب اس کی وجہ سے واقف تھے ۔

اس نے اس مرض میں مبتلا ہو جا نے کے بعد سے غدیر کو مخفی نہ کرنے کا ارادہ کیا اس کا ایک نمونہ کچھ یوں ہے :میں نے غدیر خم کے میدان میں پیغمبر اسلام(ص) کو اس وقت جب آپ حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ تھا مے ہو ئے تھے یہ فر ما تے سنا ہے :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔[127]

۷۔ غدیر کے سلسلہ میں عمرو عاص کا اقرار

معاویہ نے عمرو عاص کو ایک خط لکھا جس میں حضرت علی علیہ السلام کو نا سزا الفاظ لکھتے ہو ئے اس کو اپنی مدد کےلئے طلب کیا ۔عمرو عاص نے معاویہ کے خط کا جواب دیا اوراس کی باتوں کو رد کر تے ہو ئے مو لا ئے کا ئنات کے فضا ئل و مناقب شمار کئے منجملہ یہ تحریر کیا :پیغمبر اکرم(ص) نے ان کے سلسلہ میں فر ما یا ہے:”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ“[128]

۸۔ غدیر کے سلسلہ میں حسن بصری کا اقرار

حسن بصری حدیث غدیر کو یوں نقل کر تے ہیں :پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدان میں امام مقرر کرتے ہو ئے فر مایا :”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ“[129]

۹۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر بن عبد العزیز کا اقرار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایک شخص نے ملک شام میں عمر بن عبد العزیز سے کہا :میں علی (ع) کے مو الیوں میں سے ھوں اس نے بھی اپنے سینہ پر ھاتھ مارکر کہا :خدا کی قسم میں بھی موالیان علی (ع) میں سے ھوں ۔ اس کے بعد کہا: کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ھے کہ ھم نے پیغمبر اسلام(ص) کو یہ فر ما تے سنا ھے : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ“[130]

۱۰۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو حنیفہ کا اقرار

ابو حنیفہ ایک ایسی مجلس میں پہنچے جس میں غدیر کے سلسلہ میں گفتگو ھو رھی تھی تو اس نے کھا: میں نے اپنے اصحاب سے کہہ دیا ھے کہ شیعوں کے سامنے حدیث غدیر کا اقرار نہ کریں کہ وہ تمھاری مذمت کر یں !!اس مجلس میں موجود صیرفی نے نا راضگی کا اظھار کر تے ھو ئے کہا :اس کا اقرار کیوں نہ کریں؟کیا یہ مطلب تمھارے نزدیک ثابت نھیں ھے ؟ابو حنیفہ نے کہا :ثابت ھے اورخود میں نے ھی اس کو نقل کیا ھے۔[131]

۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں مامون عباسی کا اقرار

مامو ن نے بنی ھاشم کو ایک خط لکھا جس میں امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل رقم کئے تھے منجملہ اس نے یہ تحریر کیا تھا :”حدیث غدیر خم میں وہ(علی (ع))صاحب ولا یت تھے “۔[132]

۲۔مامون نے خراسان میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں اسلام کی چالیس بڑی بڑی ھستیوں کواپنے ساتھ مناظرہ کے لئے دعوت دی ۔اس جلسہ میں اس نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے سلسلہ میں حدیث غدیر کے بارے میں استدلال کیا اور انھوں نے قبول کیا ۔[133]

۱۲۔ غدیر کے سلسلہ میں طبری کا اقرار

اھل سنت کے مشھور و معروف مورخ طبری کے دور میں ابو بکر بن داؤد نے حدیث غدیر خم کے سلسلہ میں کچھ نادرست باتیں بیان کر دی تھیں ۔جب یہ خبر طبری تک پہنچی تو اس نے ابو بکر بن داؤد کے جواب میںحدیث غدیر کے متعلق ایک مستقل کتاب تحریر کی اور اس میں حدیث غدیر کے اسناد کو صحیح ثابت کیااور ضروری منابع و مدارک بھی تحریر کئے ۔[134]

یہ سب سقیفہ کے طرفداروں کے حدیث غدیر کے سلسلہ میں اقرار کے بعض نمونے تھے ۔ان چودہ صدیوں میں اھل سنت کے بہت بڑے بڑے بزگوں نے اپنی کتابوں اور تقریروں میں حدیث غدیر کا اعتراف کیا ھے یھاں تک کہ انھوں نے اس سلسلہ میں کتا بیں بھی لکھی ھیں ۔

۴ غدیر سقیفہ کے مد مقابل

حالا نکہ غدیر ایک بہت بڑا وسیع بیابان تھا جو پیغمبر اسلام(ص) کی تقریر کے لئے آمادہ و تیار کیا گیا تھا ،لیکن جس دن رسول اسلام(ص) نے اس میں خطبۂ غدیر ارشاد فرمایا تھا اسی دن سے وہ سقیفہ اور غدیر کامیدان جنگ قرارپایا ۔سقیفہ کے لشکر کے سردار منبر غدیر کے سامنے بیٹھنے کے با وجود اپنے تیز و طرار دانتوں کو پیس پیس کر غدیر اور غدیریوں کو ڈرا رھے تھے ،ان کے کمانڈر اور ان کے وفادار ساتھیوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا چیلنج کر رھے تھے یھاں تک کہ صاحب غدیر کو برا بھلا کہہ رھے تھے ۔

سقیفہ کے لشکر کی تشکیل

ماجر ا ئے غدیر کے واقع ھو نے کے ساتھ ھی سقیفہ کی بنیاد رکھنے والوں نے فوجی ،سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی عھد نامہ پر دستخط کئے اور اپنا لشکر تیار کر نے میں جٹ گئے ۔

انھوں نے اس کام کو عملی جا مہ پہنا نے میں اتنی جلدی کی کہ ستر دن گزر نے کے بعد ایک بڑا لشکر لیکر صاحب غدیر کے گھر پر دھا وا بول دیا اور گھر کو آگ لگا دی ۔وہ بڑی ضرب و شتم کے ساتھ گھر میں گھس گئے اور غدیر کا دفاع کرنے والوں میں پیش قدمی کرنے والوں یعنی حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا اور محسن (ع) کو شھید کر دیا ،صاحب غدیر کی گردن میں رسی کا پھندا ڈالا اور غدیریوں پر اس وحشیانہ حملہ سے انھوں نے اپنے خیال خام میں غدیر کافا تحہ پڑھ دیا۔

سقیفہ کے با لمقابل غدیر کی مقا ومت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اهل سقیفہ اس بات سے غافل تھے کہ خدا وند عالم ،پیغمبر اسلام (ص)اور ائمہ معصومین علیھم السلام غدیر کے محا فظ ھیں اور اس جنگ کے فاتح بھی وھی ھیں ۔ غدیرکے حا می بھی صاحبان غدیر کے انتخاب کے ساتھ اپنے اندر لشکر غدیر کاممبر ہو نے کی صلا حیت پیدا کرلیں گے ۔
غدیرکے سلسلہ مینسب سے پہلی بارھونے والی جنگ یعنی سقیفہ میں حقیقتاً دونوں(یعنی غدیریوں اور اھل سقیفہ) کا پلّہ برابر نہیں تھا ؛غدیری اگرچہ مغلوب ہو گئے لیکن صاحب غدیر کی موجودگی میں صحیح طور پر حقا ئق کو واضح کرنے اور آنے والی نسلوں کےلئے حجت تمام کر نے میں کا میاب و کامران رھے ۔غدیر یوں کی صف میں پہلے توتین آدمی تھے لیکن آھستہ آھستہ اس حسن تدبیر سے سات آدمی ھو ئے اسی طرح آج ان کی تعدادکروڑوںاور اربوں افراد تک پہنچ گئی ھے ۔

غدیر،جنگ جمل ،صفین اور نہر وان میں
اگر وھی پہلے دن والی ھی سقیفہ ھو تی توھر گز یہ نوبت نہیں آسکتی تھی کہ پچیس سال کے بعدلوگ حضرت امیر المو منین (ع) سے خلافت قبول کرنے کےلئے التماس کریںیہ اُن ھی کا موں کا اثر تھا جو غدیریوں نے سقیفہ کے دن انجام دئے تھے ۔ان ھی ایام میں جمل ،صفین اور نہروان جیسی جنگو ں کےلئے صف آرائی ہوئی
اگرچہ سقیفہ میں صف آرائی کی نو بت نہیں آئی اور غدیری بظاھر جلدی ھی خاموش ھو گئے اور غدیریوں کی تعداد چا لیس افراد تک نہ پہنچ سکی لیکن امیر المو منین علیہ السلام کے ساتھ ھو نے والی ان تینوں جنگوں میں بہت سے صاحبانِ شمشیر (ایمان کے مختلف درجات کے ساتھ) آپ(ع) کے ھمراہ تھے جن میں صرف پانچ ہزار افراد شرطة الخمیس [135]یعنی فدائیان غدیر تھے کہ جنھوں نے مولیٰ ،امیر المو منین کا صاحب اختیار ھونے اور مقام ولایت مطلقہ کی مطلق اطاعت کا عملی نمونہ پیش کیا۔
ان میں سے ایک اصبغ بن نباتہ تھے کہ جس وقت ان سے سوال کیا گیا :تمہا رے نزدیک امیر المو منین علیہ السلام کی منزلت کس حد تک ھے ؟انھوں نے کھاھم نے تلواروں کو اپنے کند ھوں پر رکھ لیا ھے اور جس پر وہ اشارہ کر دیں گے اس پر چلا دیں گے ---[136]

غدیر کے مقابلہ میں سقیفائی چھرے
اھل سقیفہ جن کا پہلے دن صرف ایک ھی چھرہ تھالیکن بعد میں تین خاص اور سیکڑونعام چھرے ھوگئے کہ جن کا خلاصہ یھی تین چھرے تھے اور غدیر یوں کے ساتھ جنگ کر نے کےلئے آمادہ ھوگئے ۔یہ وہ افراد تھے جو پہلے دن اپنے باطن کو چھپا ئے ھو ئے تھے صرف غا صبوں کی پیٹھ پیچھے ھی ان کے حق میں باتیں کیا کر تے تھے لیکن اب انھوں نے یہ بتلا دیا کہ وہ اصحاب سقیفہ کا کس لئے دم بھر ر ھے تھے ۔
ایسے ایسے گروہ مو جود تھے جن کی پیشانیوں پرعبادت کی وجہ سے گھٹے پڑے ھو ئے تھے اور وہ ظاھری طور پر زاھدمعلوم ھو تے تھے لیکن اس کے با وجود وہ حضرت علی (ع) کے مد مقابل آرھے تھے کچھ لوگ ریاست طلبی کے عنوان سے حضرت علی علیہ السلام کے مد مقابل آرھے تھے، کچھ گروہ مال و دولت کے لالچ میں آپ(ع) سے جنگ کر نے آئے تھے ،کچھ گروہ عیاش تھے وہ اپنی عیاشی کے چکر میں حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کر رھے تھے ،کچھ گروہ اسلام اورپیغمبر اسلام(ص) کی نسبت شدید محبت کا اظھار کر نے کے با وجود صاحب غدیر کے مد مقابل ھو رھے تھے!!کچھ گروہ پیغمبر کی نسبت اپنے کفر و عناد کا مظاھرہ کر رھے تھے ،کچھ افراد صاف طور پر پیغمبر اور قر آن کے مخالف عقائد کا دم بھر نے کے با وجود اپنے کو اسلام کے وفادار سمجھتے تھے اور اسی نظریہ کے مد نظر امیر المو منین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کر نے کےلئے آئے تھے۔

غدیر کے مد مقابل سقیفہ کی پُرفریب صورتیں
دوسری طرف سقیفہ میں کچھ ظاھر فریب چھرے نمایاں طورپر نظر آئے کہ جنھو ں نے اپنے مدمقابل معاشرہ کی کمر توڑکر رکھ دی ھے ۔
پہلی مر تبہ جنگ میں رسول اسلام(ص) کی زوجہ حضرت علی علیہ السلام کے مد مقابل آئیں حالانکہ پیغمبر اسلام کے دو صحا بی طلحہ و زبیر بھی اس کے ساتھ تھے ۔
ایک طرف عورت کا میدان جنگ میں آنا اور دوسری طرف پیغمبر اکرم(ص) کی زو جہ ھو نا عوام کو دھوکہ دینے کا نرالا طریقہ تھا جس کا بظاھر اثر بھی ھوا لیکن سقیفہ کے بانی کی بیٹی ھو نے اور اپنے پدر بزر گوار کےلئے پیغمبر اکرم

(ص)کے دورحیات اور آنحضرت (ص) کی رحلت کے بعد جا سوسی جیسے کارنامے اس کے نامۂ اعمال میں درج تھے جس کی بنا پر اس کو غدیر کے مد مقابل سقیفہ کابہترین نمائندہ تصور کیا جاسکتاتھا
دوسری مرتبہ قتل عثمان کے بہانے سے جو سقیفہ کا تام الاختیار آخری لیڈر تھا جس کو سقیفہ میں بنائے گئے منصوبے کے تحت منتخب کیا گیا تھا ،معاویہ اور سقیفہ کے بقیہ دوسرے افراد نے مل کر ایک گروہ تیار کیا اور سقیفہ کے مقتول خلیفہ کا انتقام لینے کی غرض سے قیام کیا ۔سقیفہ کے کُرتے کو دمشق کے اس منبر پر لٹکایا جس کی بنیاد سقیفہ میں محکم کی گئی تھی ،خال المو منین اور کاتب وحی جیسے زیور سے آراستہ کیا اور غدیر سے جنگ کے لئے نکل آئے ۔
غدیروالوں نے بھی عمار یاسر ،اویس قرنی اور مالک اشتر جیسے فدا کاروں کے ساتھ جتنا ہو سکتا تھا فدا کاری کا مظاہرہ کیا اور ایسے حالات پیدا کردئے کہ غدیر کا سنہرا نقش آسمان پر ابھر آیا ۔
تیسری مرتبہ نہروان کے کج فکر افراد جودرحقیقت سقیفہ کی پیدا وار تھے خود خواھی اور پروردگار عالم کی طرف سے منصوب امام کی اطاعت نہ کرنے کا سقیفہ والوں کی طرح عھد کرچکے تھے وہ بھی غدیر کے میدان میں آئے ۔
اس کے بعدصاحب غدیر کی اس شمشیر سے شہادت کہ جس پر انھوں نے اسلام کے نام کا سنہرا پا نی چڑھا رکھا تھا اوراسے خالص سقیفہ کے زھر میں بجھا ئے ہو ئے تھے یہ سقیفہ وا لوں کوطرف سے غدیر کو ذبح کرنے کا راستہ صاف نظر آرھا تھا ۔

مقتل غدیر!!
معا ویہ نے بیس سال کی طویل مدت میں غدیر کےلئے ایک بہت بڑا مقتل تیار کیاتھا اور اس میں ہزاروں غدیریوں کے سر کا ٹ کر ان کے خون سے لشکر سقیفہ کو سیراب کیا تاکہ کربلا کےلئے قوی ہو جا ئیں مرگ معاویہ اور یزیدکے بر سر اقتدار آجا نے کے بعد یہ بڑا مقتل غدیر کا سر کا ٹنے کےلئے تیار تھا اور یھی غدیر کو کر بلا تک کھینچ کر لایا تا کہ سقیفہ کے لیڈروں کے خواب کی صحیح تعبیر ہو جا ئے ۔

غدیر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام
اس مرتبہ غدیر اپنی پوری طاقت اور چندفداکار ساتھیوں کے ساتھ کر بلا کے میدان میں پہنچی،یہ حسین (ع) تھے جو اپنے ایسے با وفاساتھیوں کے ساتھ آئے تھے جو شھادت اور ٹکڑے ٹکڑے ہو نے کےلئے اپنی کمر با ندھے ہو ئے تھے اورجس کا دوسرا گروہ اسیر ہو نے ،سر بریدۂ غدیر کےلئے آنسو بھانے اور شام کے بے خبروں کو غدیر کی خبر سے با خبر کر نے کےلئے تیار تھے۔
اس مقام پر حضرت امام صادق علیہ السلام کے فرمان کے عملی نمونہ کا مشاھدہ کیا جا سکتا ھے :
”اِذَاکُتِبَ الْکِتَابُ قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السلامُ “
جس وقت غدیر کے با لمقابل سقیفہ کا عھد نا مہ لکھا گیا تھا حضرت امام حسین علیہ السلام شھید ہو گئے تھے “!
ھاں !غدیر کا اس کے با وفا ساتھیوں سمیت سر قلم کردیا ،اس کے با عظمت خیموں کو غارت کر دیا ، ان میں آگ لگا دی ،غدیر کے عزیز و اقربا کو قید ی بنا لیا تا کہ سقیفہ کے دوسرے شھر والے اس پر فخر و مباھات کریں اور یہ اعلان کریں کہ غدیر کا کام تمام ہو گیا ھے ،لیکن--!

غدیر کی حقیقی زندگی
غدیر نے اپنی واقعی اور حقیقی زندگی کا آغاز کر بلا کے دن سے کیا اور پچاس سال سقیفہ کے اوباش افراد کے ھاتھوں مینگرفتار رہنے کے بعد پھر سے نئی زندگی کا آغاز کیا۔
حضرت امام حسین علیہ السلام کی شھادت کے بعد دو بارہ غدیرکی آواز دنیا کے آخری گو شہ تک پہنچی یھاں تک کہ کفار اور مشرکین نے اھل سقیفہ پر لعنت کی اور غدیر کی سر افرازی کو مبارکباد پیش کی ھے ۔
اس مر تبہ پھرسقیفہ اور غدیر کی جنگ کے شعلے بھڑکے اور اھل سقیفہ کے کینہ و حسد کے شعلے اتنے بھڑکے کہ انھوں نے سقیفہ کا جا نشین حجاج جیسے خو نخوار ونکو بنا دیا ۔وہ بھی چراغ لیکر آئے اور غدیر کے فدا ئیوں کو چُن چُن کرمقتل سقیفہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ قنبرجیسوں نے بذات خود اپنے کو غدیر میں شھید ہو نے کےلئے اپنا تعارف کرایا ۔اگرچہ ان کی زبان کاٹ دی گئی یا ان کی زبان گُدّی سے نکال لی گئی لیکن یہ سب غدیر کی وہ بیش بھا قیمت تھی جو وہ اپنے جان و دل سے ادا کر رھے تھے ۔
گو یا سقیفا ئی پارٹی کو بخو بی اس بات کا پتہ تھا کہ ابھی غدیر زندہ و جا وید ھے اورھر دن اس کو نئی زندگی مل رھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے ۔غدیر ان نسلوں کی منتظر ھے جو اپنی کسی چیز کے کھو جا نے کے بعد اپنے ھاتھو ں کو پھیلا ئے ھو ئے اس کے استقبال کےلئے کھڑی رھیناوردل کے پیروں سے صحرائے غدیر مینحا ضرھوں اور صاحب غدیر کی بیعت کریں ۔

غدیر اور سقیفہ تا ریخ کے آئینہ میں

اموی حکو مت کے ختم ھو نے کے ساتھ ھی سقیفہ کا دفتر بند ھو گیا لیکن پھر دو سری مرتبہ حکو مت عباسی کے آنے کے بعد اس دفتر کو غدیر سے مقابلہ کر نے کے لئے کھول دیا گیا ۔گو یا سقیفہ نے مختلف طریقو ں سے مختلف زمانوں میں اپنے جلوے دکھلا ئے ۔پا نچ سو سال برسر اقتدارعباسیوں نے غدیریوں کے لئے کو ئی خو شی کاموقع نھیں آنے دیا ان کو قتل کیا ،تختۂ دار پر چڑھا یا اور قید خا نوں میں ڈال دیا اور غدیر کے اماموں کو یکے بعد دیگرے شھید کردیا ۔

لیکن زمانے نے جو چھوٹا سا راستہ تشیع کےلئے چھوڑ رکھا تھا اس میں غدیر کو ھر دن دو سروں کی توقعات کے خلاف کا میابی ملتی رھی اور اسلامی سرحدوں کے باھر سے اپنے عا شقوں کو جذب کرنے لگی اور صراط مستقیم ڈھونڈھنے والوں کی کشتئ نجات، سقیفہ کے فتنوں کے دریا کی مو جو ں سے ٹکرا تی ھو ئی رواں دواں ھو ئی ۔

اگرچہ خلافت کو غصب کرنے کے دن صاحب غدیر کے ساتھ صرف تین افراد باقی رہ گئے تھے اور کربلا میں کو ئی باقی نھیں رھا !!سقیفہ کے غا صبین آج آئیں اور اپنی آنکھیں کھول کر پوری دنیا میں ان چو دہ صد یونمیں کروڑوں غدیریوں کا مشاھدہ کریں ۔اتنے غدیری کہ غا صبوں کے وھم و گمان میں بھی نھیں تھا۔

۵ غدیر سے متعلق کتب کی وا قعیت

پھلی صدی ھجری سے غدیر کی روایت کے سینہ بہ سینہ منتقل ھو نے کے ساتھ ساتھ کتاب نے بھی مسلمانو ں کی نسلوں تک غدیر کا پیغام پھنچا نے میں اپنا کر دار ادا کیا ھے اور غدیر کا دفتر اسی طرح کھلاھوا ھے اور دوسری صدی ھجری سے کتاب اور کتاب نویسی نے جدیت کے ساتھ اس با رے میں بڑا کردار اداکیا ھے ۔

اس کے با وجود کہ رسول اسلام(ص) کے ایک لاکھ بیس ہزار مخا طب افراد (جو غدیر خم میں مو جود تھے)کو اس عظیم وا قعہ کے لکھنے کےلئے اقدام کر نا چا ہئے تھا لیکن انھوں نے ایسا نھیں کیا حالانکہ پیغمبر اسلام(ص) نے غدیر کے پیغام کو آئندہ آنے والی نسلوں کےلئے پھنچانے کی بہت تا کید فر ما ئی تھی لیکن حکو متوں کے ڈر نے اس میں رکا وٹ ڈالی لیکن ان تمام حیلوں اور بھانوں کے با وجود اسلام کی ثقافت غدیر کے نام سے پر ھے اوراسلام کی اعتقادی ،تا ریخی اور حدیثی کتا بوں (وہ کھیں پر اور کسی زمانہ میں بھی تا لیف ھو ئی ھوں) میں نور غدیر قابل کتمان نھیں تھا ۔

مو ضوع غدیر سے متعلق سب سے پھلی کتابیں

سب سے پھلے تین کتابوں کا نام لیاجا سکتا ھے جن میں واقعۂ غدیر کو نقل کیا گیا :

۱۔"کتاب علی علیہ السلام "جس کو حضرت علیہ السلام نے پیغمبر اسلام(ص) کے املا ء کے ذریعہ تحریر فر مایا ۔"معروف "نام کے ایک شخص نے حضرت امام محمد با قر علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضر ھو کر واقعۂ غدیر کو ابو الطفیل کے نقل کے مطابق بیان کیا ۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کی تا ئید کر تے ھو ئے فر مایا :اس مطلب کامیں نے کتاب علی علیہ السلام میں مشاھدہ کیا ھے اور ھمارے نزدیک یہ مطلب صحیح ھے ۔"[137]یہ کتاب ودایع امامت میں سے ھے اور امام کے علا وہ کسی اور کی اس تک رسائی نھیں ھے۔

۲۔تا لیفات بشری میں سب سے پھلی ی کتاب جس میں مسئلہ غدیر نقل کیا گیا ھے "کتاب سلیم بن قیس ھلا لی "ھے ۔یہ پیغمبر اسلام(ص) کی رحلت کے بعد کے سا لوں میں تا لیف ھو ئی اور اس کتاب کے مو ٔ لف نے ۷۶ھجری میں وفات پائی ،غا صبان خلافت کی نظروں سے دور رہ کر اس کتاب میں غدیر سے متعلق مختلف مسائل کا تذکرہ کیا ھے یھاں تک کہ مستقل طور پر حدیث میں غدیر کے پورے واقعہ کو تحریر کیا ھے یہ چودہ سو سالہ یاد گارآج بھی اسی طرح باقی ھے اورمتعدد مرتبہ طبع ھو چکی ھے ۔

۳۔غدیر کے مو ضوع سے متعلق مستقل طور پر تالیف ھو نے والی کتاب پھلی کتاب " خطبةالنبی (ص) ھے جس کو ادبیات عرب کے بڑے عالم خلیل بن احمد فرا ھیدی نے تحریر کیا ھے جنھوں نے ۱۷۵ ھ میں وفات پائی اور اس کتاب میں غدیر خم میں حضرت رسول اکرم(ص) کے خطبہ کو مفصل طور پر تحریر کیا ھے ۔

چودہ صدیوں میں غدیر کے قلمی آثار

دین کے مختلف پھلوؤں میں غدیر اتنی راسخ ھو چکی ھے کہ یہ متعدد مو ضو عات مینزیربحث قرار پائی ھے ۔کتب حدیث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سند اور متن کے اعتبار سے ،کتب تا ریخ میں اسلام کے سب سے اہم واقعہ کے عنوان سے ،کتب کلام میں سب سے اہم اعتقادی عنوان سے جو یہی خلافت وولایت ھے ،کتب تفسیر میں خلافت کے متعلق آیات کی تفسیر کے عنوان سے ،کتب لغت میں کلمہ"مو لیٰ "کے معنی کے اعتبار سے اور کتب ادب و شعر میں تا ریخ اسلام کے زیبا قطعہ کے عنوان سے نظم و نثر میں بیان کیا گیا ھے ۔

پہلی صدی ھجری میں افراد کے امین سینے اورقوی حا فظے تھے انھوں نے کتاب کی طرح عمل کیا اور سو سال کے راستے کواچھی طرح طے کیا اورآل محمد(ص) کی امانت کو محفوظ رکھا بہت سے صحابہ اور تا بعین واقعۂ غدیر کو محفلوں میں بیان کر تے تھے اور اس کو اپنے بعد آنے والی نسلوں تک منتقل کر تے تھے اگر چہ کتاب سلیم کے مانند کتابیں بھی مخفی طور پر تا لیف ھو رھی تھی اور ان میں غدیر کو ثبت(لکھا) جا رھا تھا ۔

دو سری ھجری کے آغاز میں جس میں نسبتاً معا رف دینی کو تد وین کر نے کی آزا دی تھی تبلیغ غدیر کو بھی نئی زندگی ملی اور آھستہ آھستہ روایت سے تالیف کی شکل میں نقل کی جا نے لگی ۔

چو تھی ھجری میں حدیث غدیر کے متن کے سلسلہ میں تحقیق اور بحث کا آغاز ھوا اور خطبۂ غدیر کا اصلی فقرہ "مَنْ كُنْتُ مَوْ لَاهُ فَهٰذا عَلِیّ مَوْ لَاهُ"شیعہ اور اس کے مخا لفوں کے درمیان منا ظروں میں بیان کیا جا نے لگا رجال اسناد اور حدیث غدیر کے ناقلین کے بارے میں بھی اس سلسلہ میں بڑی تحقیق و جستجو کر نے لگے ۔

یہ تحقیقات چو تھی ،پا نچویں اور چھٹی ھجری میں اوج پر پہنچ گئیں اور ہزارسال تک اسی طرح جا ری و ساری رھیں کہ ان صدیوں کے بر جستہ آثار آج بھی موجود ھیں ۔

گیا رھویں ھجری کے آغاز سے لیکر آج تک میدان علمی کوباز رکھتے ھوئے محققین اور اسلامی دانشمندوں نے غدیر کے سلسلہ میں مفصل اور مطالب سے پُراور اھم کتابیں تا لیف کی ھیں اور بڑے اچھے طریقہ سے ہزار سالہ زحمتوںسے نتیجے اخذ کئے ھیں ۔بڑی بڑی تحقیقات کر نے والے جیسے قاضی شوستری، علامہ مجلسی ،شیخ حر عا ملی ،سید ھاشم بحرانی ،میر حا مد حسین ہندی ،علا مہ امینی اور دو سرے علماء اس مد عا کے بہترین شا ھد ھیں ۔

کتب غدیر کی تعداد

غدیر کے سلسلہ میں زیادہ تر کتا بیں عربی ،فارسی اور اردو زبانوں میں لکھی گئی ھیں ،کچھ کتا بیں انگریزی زبان مینبھی ھیں اور کچھ کتابیں تر کی، آذری ،استا نبولی ، بنگا لی اور نو رو زی زبان میں بھی لکھی گئی ھیں ان میں سے بعض تالیفات اوربعض تر جمہ و تلخیص کی صورت میں ھیں ۔

علمی تقسیم بندی کے اعتبار سے ان میں سے بعض کتا بوں میں مکمل طور پروا قعۂ غدیر کو نقل کیا گیا ھے اور کچھ کتا بوں میں صرف خطبۂ غدیر کا مکمل متن تحریر کیا گیا ھے ۔بہت سی کتا بوں میں حدیث غدیر کی اسناد کی جمع آوری اور رجا لی بحث کی گئی ھے ۔

زبر دست علمی تحقیقات مخا لفوں کے جواب میں ھیں جوکلمہ "مو لیٰ "کے معنی،سند کی تحقیق اور دلالت کے سلسلہ میں کی گئی ھیں بچوں اور نو جوانونکے شعر و ادبیات بھی غدیر سے متعلق تا لیفات کاایک جلوہ ھیں ۔

غدیر سے متعلق کتا بیں

علا مہ سید عبد العزیز طبا طبا ئی قدس سرہ نے کتاب "الغدیرفی التراث الاسلامی "میں غدیر سے متعلق مستقل ۱۸۴ مستقل کتابو ں کی فھر ست تحریر کی ھے اور ان کے مو لفین کی حالات زند گا نی پر رو شنی بھی ڈالی ھے ۔

اسی طرح دانشمند بزرگ محمد انصاری نے کتاب "غدیر در آئینۂ کتاب "میں غدیر سے متعلق ۴۱۴ مستقل کتا بوں کے نام درج کئے ھیں اور ان میں مکمل طور پر کتا بوں کا تعارف اور ان کی تعداد کو بڑے خو بصورت انداز میں تحریر کیا ھے ۔

کتا بوں کے ذریعہ غدیر کی وسیع تبلیغ

غدیر کے قلمی آثار پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے مختلف جلووں کا نظارہ ھوتاھے چھو ٹی بڑی کتا بیں ،رسالے ،بروشر،مقالات،مجلے،اخبار،کامپیوٹری علمی پرو گرام،خوبصورت خطاطی، اعلانات ،کارڈ اور پو سٹرکی شکل میں مشاھدہ کر تے ھیں ۔

یہ طریقہ ھر سال اوج پر ھے اور حضرت بقیة اللہ الاعظم کے زیر سایہ پیغام غدیر کے ابلاغ میں مؤثر کردارادا کرا رھا ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۶ شعرا ور ادبیات غدیر
اسلام کے واقعات میں سے صرف غدیر ایسا واقعہ ھے کہ جس کے رونما ہو نے کے وقت سے شعر کی سند بھی اپنے ساتھ لئے ہو ئے ھے ۔شعر اپنے وزن و قافیہ کے ساتھ غدیر کے ساتھ دفتر میں ھمیشہ باقی رہنے والی سند ھے جو یکے بعد دیگرے سینوں میں حفظ ھوتی رھی اور ادبی اھمیت کے مد نظر کتا بوں میں لکھی جاتی رھی ھے ۔بعد میں آنے والی نسلیں جو دشمنوں کے غلط پروپگنڈے کے پنجے میناپنے معا رف سے بہت زیادہ دور ہو گئی ھیننے غدیر کے متعلق حسان اور اس کے ما نند افرادکے ا شعار سے اسے دوبارہ درک کیا ھے ۔
طول تاریخ میں حدیثی اور تا ریخی اسناد و مدارک کے ساتھ ساتھ مختلف صدیوں میں مختلف شعرا ء کے اشعار نے بھی اس واقعہ کی حفاظت کر نے میں ایک اھم کردار ادا کیا ھے۔
شعر میں ایک دو سری بات یہ پا ئی جا تی ھے کہ اس نے غدیر کو کتا بوں اور محفلوں میں اس طرح پیش کیا جو دو سرے طریقوں سے ممکن نھیں ھے یا کم از کم آسان نھیں ھے بہت سی ادبی کتا بو ں میں یھاں تک کہ اھل بیت علیھم السلام کے مخالفوں نے اپنی کتابوں میں غدیر کے سلسلہ مینایک بڑے شاعر کے شعرکو ادبی شہ پارے کے طورپر نقل کیا ھے اسی طرح وہ بہت سے افراد جن کے پاس مطالعہ اور علمی متون کو سننے کا وقت نھیں ھیں وہ بھی ا شعارکے ایک قطعہ سے ھی معارف غدیر سے سر شار ہو جا تے ھیں ۔
غدیرعربی ،فارسی ،اردو اور تر کی اشعار کے آئینہ میں
چو دہ صدیوں کے عر صہ مینمسئلہٴ غدیر عربی ،فارسی ،اردو،تر کی اور دو سری زبانوں میں اشعار میں نظم ہو تا رھا ھے ۔اس سلسلہ میں سب سے پھلا زبردست شاعرقدم حسان بن ثابت نے اٹھایا اور نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقاعدہ اجا زت سے غدیر خُم ھی میں واقعۂ غدیر کے متعلق کھے ہو ئے اشعار پڑھے ۔
خود حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے غدیر خم کے متعلق اشعار کھے ھیں چند اصحاب پیغمبر نیز ائمہ علیھم السلام کے بعض اصحاب نے بھی غدیر کے سلسلہ میں اشعار کھے ھیں منجملہ قیس بن سعد بن عبادہ ،سید حمیری ،کمیت اسدی ،دعبل خزا عی اور ابو تمام وغیرہ ھیں ۔
اشعار سے دلچسپی رکھنے والے بڑے بڑے علماء نے بھی غدیر کے سلسلہ میں اشعار کھے ھیں منجملہ شریف رضی ،سید مر تضیٰ ،قطب راوندی ، حا فظ بر سی ، شیخ کفعمی ، شیخ بھا ئی ، شیخ کر کی ، شیخ حر عا ملی ، سید علی خان مدنی ،اور آیت اللہ شیخ محمد حسین غر وی اصفھا نی (کمپانی) ھیں ۔
اپنے وقت کے بڑے بڑے عرب شعرا ء جیسے ابن رو می ، وا مق نصرانی ، حما نی، تنو خی ، ابو فراس حمدانی، بشنوی کردی ، کشا جم ، نا شی صغیر ،صا حب بن عباد ، مھیار دیلمی ، ابو العلا معر ی ، اقساسی ، ابن عرندس ، ابن عو دی، ابن داغر حلی ، بولس سلامہ مسیحی نے غدیر کے سلسلہ میں اشعار کھے ھیں ۔
شعرائے عرب کے علاوہ فارسی ،اردو اور ترکی زبان کے شعراء نے بھی غدیر کے مطالب کو شعر میں ڈھال کر غدیر کے پیغام کی حفاظت اور اس کو نشر کرنے میں اھم کردار ادا کیا ھے۔
اس بات کی یاد دھانی ضروری ھے کہ بعض شعراء نے داستان غدیر کو بطور مفصل یا مختصر طور پر اشعار میں نظم کیا ھے ان میں سب سے پھلے شاعر حسان بن ثابت ھیں ۔دوسرے بعض شعراء نے غدیر کے فقط حساس مطلب ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌ مَوْ لَاہُ “کو شعر میں نظم کر کے غدیر کے پیغام کی حفا ظت کی ھے ایک گروہ نے غدیر کے ادبی اور اعتقادی پھلو کو شعر میں نظم کیا ھے اور جھا ں تک ان سے ممکن ھوا انھوں نے غدیر کے معنوی پھلو کو اشعار میں ڈھال کر ایک شیعہ شخص کی زندگی کو نشاط بخشی ھے کہ جب بھی وہ اشعار پڑھے جا تے ھیں تو ان سے ان کے جسم و روح میں ولایت کی خنکی کا احساس ہو تا ھے ۔

غدیر کے اشعارسے متعلق کتا بوں کی تد وین
بعض موٴ لفین نے غدیر سے متعلق اشعار کو کتابوں میں جمع کیا ھے اور غدیر کی اس ادبی اسناد کو منظم اور مرتب مجمو عوں کی شکل میں پیش کیا ھے ۔ان میں سے بعض کتا بیں صرف اشعار غدیر سے متعلق ھیں جن میں سے کچھ کتا بوں کے نام ھم ذیل میں پیش کر رھے ھیں :
۱۔الغدیر فی الکتاب والسنة والا دب ،علامہ امینی ۔
۲۔شعراء الغدیر ،موٴ سسة الغدیر بیروت ۔
۳۔الغدیر فی الادب الشعبی ،حسین بن حسن بھبھانی ۔
۴۔غدیر یات علا مہ امینی ،بر گزیدہ الغدیر ۔

۵۔الغدیریة ،شیخ ابراهیم کفعمی ۔
۶۔غدیریات ها دفة ،سید طالب خر سان ۔
۷۔غدیر در شعر فا رسی ،سید مصطفےٰ مو سوی گر ما رودی ۔
۸۔سرود غدیر ،علا مہ سید احمد اشکو ری ،۲ جلد ۔
۹۔شعراء غدیر از گزشتہ تا امروز ،محمد ها دی امینی ،۱۰جلد ۔
۱۰۔غدیر در شعر فا رسی از کسا ئی مروزی تا شهر یار تبریزی ،محمد صحتی سر درودی ۔
۱۱۔پا سداران حما سۂ غدیر ،پرویز عبا سی ۔
۱۲۔بیعت با خو رشید ،ادارۂ ارشاد خر اسان ۔
۱۳۔در سا حل غدیر ،احمد احمدی بیر جندی ۔
۱۴۔گلبانگ غدیر ،محمد مهدی بهداروند ۔
۱۵۔دریا در غدیر ،ثابت محمو دی ۔
۱۶۔خطبة الغدیر محمد حسین صغیر اصفها نی ۔
۱۷۔خطبۂ غدیر خم ،عباس جبروتی قمی ۔
۱۸۔خطبۂ غدیریہ ،عا صی محمد میرزا ۔
۱۹۔غدیریہ ملا مسیحا ۔
۲۰۔غدیریہ ،ملا محمد جعفر ۔
۲۱۔مهر آب خم ،سید علی رضوی ۔
۲۲۔یک جر عہ از غدیر ،شعرائے قم ۔
۲۳۔صهبا ئے غدیر ،شعرا ئے هند ۔
۲۴۔ترانۂ غدیر سید محمد رضا سا جد زید پوری ۔

عصر حا ضر میں شعر غدیر

هما رے دور میں شعر غدیر نے ادبی پهلو ؤں سے بڑھکر مخصوص تبلیغی شکل اختیار کر لی هے اور اس کا مشاهده بہت سی کتابوں ،رسالوں ، اخباروں ،ریڈیو ،ٹیلیویزن اور کمپیوٹرکے پروگراموں میں کیا جا سکتا هے محفلوں میں مدح کی صورت، آڈیواور ویڈیو کیسٹ اور کمپیو ٹر سی ڈی یهاں تک کہ انٹر نیٹ کے ذریعہ نشر کئے جا نے والے پرو گراموں سے استفاده کیا جا سکتا هے جن سے غدیر ی اشعار کو ایک نئی زندگی ملی هے ۔

هم کتاب کے اس حصہ میں آپ کی خدمت میں عربی ،فارسی ،اردو اور ترکی ادب میں اعتقاد، ولایت اور ادبی اعتبار سے خاص اهمیت کے حامل اشعارچار حصوں میں پیش کرتے هیں :

شعر اور ادب عربی

سب سے پهلے پیغمبر اکرم (ص)کی اجازت خود آپ هی کے حضور حسان بن ثابت کے اشعار پڑھے گئے ان میں سے حساس اشعار مندرجہ ذیل هیں :[138]

ألم تعلمو ا أنَّ النَّبیَّ محمَّداً لدیٰ دَوح خم حین قام منادیاً
فقال لهم من کنت مولاه منکم وکان لقولی حافظاً لیس ناسیاً
فمولاه من بعدی علیٌّ وانَّنی بہ لکم دون البر یَّة راضیاً

ترجمہ :"کیا تم کونهیں معلوم کہ پیغمبر اکرم(ص) جب مقام خم کے درختوں کے نیچے قیام پذیر هوئے
تو مسلمانوں سے کها کہ میں تم مینسے جس کا مولا هوں اور اسکو میر ی بات یاد بهی رهے
تو اس کو معلوم هونا چاہئے کہ میرے بعد علی مولا هیں اور میں مولاکے عنوان سے فقط انهیں سے راضی هوں کسی اور سے نهیں ۔

معاویہ نے ایک خط میں علی (ع) کے مقابلے میں اپنے افتخارات کا دعویٰ کیا تو مولائے کائنات نے اس خط کے جواب میں اشعار تحریر فرمائے جس میں بعض اشعار غدیر کے بارے میں تهے : [139]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محمد النبی أخی وصنوی وحمزة سید الشهداء عمّی
واوجب لی ولایتہ علیکم رسول اللہ یوم غدیر خم

واوصانی النبی علی اختیار لأمّتہ رضیً منکم بحکمی
ألا من شاء فلیؤمن بهذا والا فلیمُتْ کَمَداً بغمّ

فویل ثم ویل ثم ویل لمن یلقی الالہ غداً بظلمی
ترجمہ :''محمد نبی میرے بھائی میں اورحمزہ سیدا الشھداء میرے چچا ھیں ۔
غدیر خم کے مقام پر ١٨ ذی الحجہ کو رسول خدا نے تم پر مجھ کو اپنی جانب سے حاکم قرار دیا ھے ۔
اور نبی نے مجھ کو اپنی امت کے سلسلہ میں منتخب ھونے کی وصیت کی کیونکہ تم میرے حاکم ھونے پر راضی تھے ۔
آگاہ رھو کہ جس کا دل چاھے وہ اس مطلب پر ایمان لائے ورنہ حسد اور غم کے مارے مرجائے
تو افسوس ھے افسوس ھے اس شخص پر جو بروز قیامت خدا سے اس حال میں ملاقات کرے کہ مجھ پر ظلم کرچکا ھو ۔
ہناد بن سری کہتا ھے کہ: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک شب خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا :میرے لئے کمیت کے وہ اشعار پڑھو جس میں اس نے کھا ھے کہ :''ویوم الدوح دوح غدیرخم ...''
میں نے آپ کی خدمت اقدس میں وہ اشعار پڑھے تو آپ نے فرمایا :میرا یہ شعر بھی اس میں اضافہ کرلو :[140]

ولم أر َمثل ذلک الیوم یوماً ولم أرَ مثلہ حقاً أُضیعا

ترجمہ :''میں نے اس دن کی طرح کسی دن کونھیں پایا اور نہ مولائے علی کے حق جیساضائع ھونے والا حق دیکھا۔
جنگ صفین میں امیر المو منین علیہ السلام کے لشکر کے کمانڈرقیس بن سعد بن عبادہ نے آپ کے لئے یہ اشعار پڑھے :[141]

قلت لما بغی العدوّعلینا حسبنا ربنا و نعم الو کیل
وعلیُّ امامنا وامام لِسِوانا أَتی بہ التنزیل

ومن قال النبی:من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطب جلیل

ترجمہ :''جب ھم پر دشمن نے حملہ کیا تو میں نے کھا کہ ھمارے لئے ھمارا پروردگار کافی ھے ۔اور وہ بہتر ین ضامن ھے ۔
علی علیہ السلام ھمارے امام ھیں اور ھمارے غیروں کے بھی امام ھیں اس سلسلہ میں قرآن کی آیت گواہ ھے ۔
اس سلسلہ میں نبی کا یہ قول بھی اھمیت رکھتا ھے ھے کہ جس کا میں مولا ھو ں اس کے علی بھی مولا ھیں سید باقر رضوی ہندی متوفی (١٣٢٩ ء) کہتے ھیں :
میں نے شب عید غدیر امام زمانہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ بڑے غمگین اور گریہ کررھے تھے ۔میں آپ کی خدمت بابرکت میں پھونچا ،سلام کیا ھاتھوں کا بوسہ لیا لیکن میں نے مشاھدہ کیا کہ آپ متفکر ھیں میں نے عرض کیا میرے مولا یہ ایام تو خو ش ھونے اور عید غدیر کا جشن منانے کے ایام ھیں لیکن میں آپ کو ملول، رنجیدہ خاطر اور گریاں دیکھ رھا ھوں ؟فرمایا :مجھے اپنی جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کا غم یاد آگیا ھے۔اس کے بعد آپ (ع) نے یہ شعر پڑھا :

لا ترانی اتّخذتُ لا و عُلا ھا بعد بیت الأ حزان بیت سرور!

ترجمہ :''جناب فاطمہ کے عظیم مرتبہ کی قسم بیت الا حزان کے بعد تم مجھ کو کوئی خوشی کا گھر انتخاب کرتے ھوئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نهیں دیکھوگے ۔
سید باقر کہتے ھیں میننیند سے بیدار ھوا، غدیر اور مصائب حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کے بارے مینچند اشعار لکھے جن کا کچھ حصہ مندرجہ ذیل ھے :

کلُّ غدر وقول افک وزور هو فرع عن جحد نص الغدير
يوم أوحی الجليل يأمرطه وهوسارً أن مُر بترک المسير

حطَّ رحل السری علی غير ماء وکِلا ،فی الفلا بحرَّ الهجير
ثمَّ بلَّغهم والا ّفما بلَّغت وحياً عن اللطيف الخبير

أقِم المرتضی اماماًعلی الخل ق و نور أَيجلودجی الديجور
فرقی آخذا ً بکفَّ علیَّ منبراً کان من حدوج وکور

ودعا والملا حضور جميعاً غَيَّبَ الله رشد هم من حضور
انَّ هذا أمير کم وولیّ ال أمربعدی ووارثی ووزيری

هو مولی لکل من کنت مولا ہُ من الله فی جميع الأمور
أفصبراً ياصاحب الأمر والخط ب جليل يذيب قلب الصبور

وکأنّی بہ يقول ويبکی بسلوَّ نزر و دمع غزير
لا ترانی اتّخذتُ لا وعُلا ها بعد بيت الأ حزان بيت سرور!

فمتیٰ يابن احمد تنشرالطاغوت والجبت قبل يوم النشور

ترجمہ :”ھر طرح کی غداری اور بہتان ،اور جھوٹ روایت غدیر کا انکار کرنے کی وجہ سے ھے ۔
جس دن خداوند جلیل نے رسول گرامی کو وحی کے ذریعہ یہ حکم دیا کہ
بے آب دانہ مقام پر جنگل مےں تپتی دھوپ مےں قافلہ روک دیا جائے یہ اس حال مےں تھا کہ رسول مکہ مدینہ کی طرف روانہ ھوئے
پھر رسول کو حکم ملا کہ لوگوں تک پیغام الٰھی پہنچا دیجئے ورنہ آپ نے خدا وند لطیف وخبیر کی جانب سے کوئی حکم نھیں پہنچایا ۔
علی مرتضیٰ کو مخلوقات کا امام اور ایسا نور قرار دید یجئے جو تاریکیوں کے اند ھیرے کو ختم کردے اسی وقت رسول کجاووں کے منبر پر مولا ئے کائنات کے ھاتھ کو پکڑ کر تشریف لے گئے
اور دعا کی جبکہ تمام لوک موجود تھے وہ لوک اس طرح کے تھے کہ ھدایت الٰھی سے فیض اٹھا نے سے قاصر تھے۔
رسول نے فرمایا یہ تمھارے امیر اور میرے بعد تمھارے امور کے ذمہ داروارث اور وزیر ھیں ۔
تمام امور مےں خدا کی جناب سے ھر اس شخص کے مولا ھیں جس کا مےں مولاھوں۔
لہٰذا اے امام زمانہ آپ صبر کیجئے حالانکہ مصیبت اتنی عظیم ھے کہ صابر شخص کے دل کو پگھلادیتی ھے۔
اس وقت مجھ کو محسوس ھوا گویا ا مام زمانہ شدت سے روتے ھوئے فرمارھے ھیں :
جناب فاطمہ کے عظیم مرتبہ کی قسم بیت الا حزان کے بعد تم مجھ کو کوئی خوشی کا گھر انتخاب کرتے ھوئے نھیں دیکھوگے ۔
اے فرزند رسول قیامت سے پھلے آپ کب سرکشوں کو سزا دیں گے ۔

اب آپ کے بعد مختلف شعراء کے اشعار ملا حظہ فرما ئیں

سید حمیری
وکم قد سمعنا من المصطفی وصایا مخصَّصة فی علیّ
وفی یوم خم رقی منبراً یبلغ الرکب و الرکب لم یرحل
فبَخبَخَ شیخک لمّا رآی عری عقد حیدر لم تحلل

ترجمہ: ''ھم نے مولا ئے کا ئنات کے سلسلہ مےں رسول گرامی سے کتنی زیادہ خصوصی سفارشیں سُنی ھیں
اور غدیر خم کے میدان مےں آپ منبر پر تشریف لے گئے اور وھاں جاکر موجود افراد تک حکم الٰھی پہنچا یا ۔
اس وقت جب تمھارے بزرگ نے دیکھا کہ مولا ئے کائنات کے عقدوں کو کھلتے ہو ئے نھیں دیکھا تو مبارک بادپیش کی ۔

ابن رومی
قال النبی لہ مقالاًلم یکن یوم الغدیر لسامعیہ مُجمجماً
من کنت مولاہ فھذا مولی لہ مثلی وأصبح بالفخار متوّجاً

ترجمہ :''نبی(ص) نے غدیر کے میدان مےں علی (ع) کے متعلق ایک ایسی بات کھی جو سامعین کےلئے مبھم نہ تھی ۔
آپ نے فرمایا جس جس کا مےں مولاھو ں اس کے علی بھی مولا ھیں چنانچہ آپ کے سرپر فخر کا تاج پہنا دیا گیا ۔

شریف رضی
غدر السرور بنا وکان وفاؤہ یوم الغدیر
یوم أطاف بہ الوصی وقد تلقّب بالأمیر
فتسلّ فیہ وردَّعا ریة الغرام الی المعیر

ترجمہ :''خوشی نے ھم سے بے رخی کی اور وفاداری غدیر کے دن کی ۔
جس دن میدان غدیر مےں رسول(ص) کے وصی علی (ع) پہنچے
لہٰذا غدیر کے دن اپنا غم دور کرو اور آسودہ خاطر ھوکر رھو ۔

سید مر تضیٰ
للہ درّ یوم ما أشرفا ودرّ ما کان بہ أعرفا
ساق الینا فیہ ربّ العلی ماأمرض الأعداء أو أتلفا

ترجمہ :''اور غدیر کا کیا کہنا اس کے شر ف کا کیا کہنا اور اس مےں پہچنوائی جانے والی ھستی کا کیا کہنا۔
اس دن پر وردگار عالم نے ھم کو ایسی خوشی تحفہ مےں دی جس کی وجہ سے دشمن یا بیمار پڑگئے یا نابود ھوگئے ۔

مھیار دیلمی
واسأ لھم یوم خم بعد ما عقدوا لہ الو لایة لِمَ خانوا ولِمَ خَلَعوا
قول صحیح ونیّات بھا نَغَل لاینفع السیف صقل نحتہ طبع
انکار ھم یاأمیرالمؤمنین لھا بعد اعترافھم عاربہ ادّر عوا

ترجمہ :''ذرا ان سے پو چھو توکہ جب وہ غدیرمےں علی سے ولایت کاعھد کرچکے تھے توکیوں خیانت کی اور علی کو منصب خلافت سے کیوں دور کردیا ۔
اے مولا ئے کائنات اقرار کے بعد منکر ولایت ھوجانا باعث ننگ دعارھے جسکو انھوں نے سپر قرار دے رکھاھے ۔

فنجکر دی
لا تنکرنَّ غدیر خمّ انّہ کا لشمس فی اشراقھا بل أظھر

ماکان معروفاً بأسناد الی خیر البر ایا أحمد لا یُنکر
فیہ امامة حیدر وکمالہ وجلالہ حتی القیامة یذکر
ترجمہ :"خبر دارکبھی غدیر خم کا انکار نہ کرنا کیو نکہ غدیر خم درخشند گی مےںسورج کے مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ رو شن ھے ۔
جو واقعہ بہترین مخلوق محمد مصطفٰے کی جانب بہت سی اسناد کے ذریعہ مشہور ہواس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ۔
اس مےں مولا ئے کائنات کی امامت مستقر ہوگی اور قیامت تک آپ کے کمال اور جلال کا ذکر کیا جائیگا

ابو محمد حلّی
واذا نظرت الی خطاب محمد یوم الغدیر اذأستقرالمنزل
من کنت مولاہ فھذاحیدر مولاہ لایر تاب فیہ محصّل
لعرفتَ نصّ المصطفی بخلافة من بعدہ غرّاء لایتأوَّل

ترجمہ :"جب کا روا ن ٹھھر نے کے وقت غدیر میں رسول کے اس خطاب کی طرف آپ توجہ کریں گے کہ میں جس کا میں مو لا ھوں اس کے یہ علی بھی مو لا ھیں ۔
تو آپ کو معلوم ھوجا ئیگا کہ رسول نے جو اپنے بعد علی کی خلافت کی بات کھی ھے وہ بہت روشن ھے اور اس کی تاویل نھیں کی جا سکتی ھے ۔

ابو عبداللہ خصیبی
انَّ یوم الغدیریوم سرور بیَّن اللہ فیہ فضل الغدیر
وحباخمّ با لجلالة والتف ضیل والتحفة التی فی الحبور

یوم نادی محمد فی جمیع ال خلق اذقال مفصح التخییر
قائلا للجمیع من فوق دوح جمعوہ لأمرہ المقدور

فصدد تم عنہ ولم تستجیبوا وتعرَّضتم لافک وزور
ثم قلتم قد قال :من کنت مولاہ فھذا مولاہ غیر نکیر

ترجمہ :"غدیر کا دن یقیناً خوشی کا دن ھے اس میں خدوند عالم نے غدیر کی فضیلت کا تذکرہ فرمایا ھے اور غدیر خم کو جلالت ،فضیلت اور تحفہ بخشا ھے جو دانشمندوں سے مخصوص ھے ۔
جس دن رسول نے تمام مخلوقات کو مخاطب کیا اور آپ نے یہ خطاب بڑے بڑے درختوں کے نیچے سے کیا ۔
لیکن تم نے ان کی بات نہ مانی اور جھوٹ و بہتان کا سھارا لیا ۔
پھر تم نے کھا کہ رسول نے فرمایا ھے کہ جس کا میں مولا ھوں اس کے یہ علی بھی مولا ھیں ۔

ناشی صغیر
وصارمہ کبیعتہ بخمٍّ معاقدھا من القوم الرقاب
علیّ الدّر والذھب المصفّی وباقی الناس کلھم تراب

ترجمہ :"غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی تلوار آپ کی بیعت کی طرح ھے کہ جس طرح تلوار گردنوں پر پڑتی تھی اسی طرح یہ بیعت ان کی گردنوں میں آگئی ۔
علی (ع) موتی اور خالص سونا ھیں اور باقی لوگ مٹی کی طرح بے حیثیت ھیں۔

بولس سلامہ مسیحی
عاد من حجة الو داع الخطیر ولفیف الحجیج موج بحور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لجة خلف کا نتشار الغیم صبحاً فی الفدفد المغمور

بلغ العائدون بطحاء خمٍّ فکأنَّ الرکبان فی التنور
عرفوه غدیر خم و لیس الغ ور الاّ ثمالة من غدیر

جاء جبریل قائلاً :یا نبی الله بلِّغ کلام ربّ مجیر
أنت فی عصمة من الناس فانثر بینات السماء للجمهور

وأذِعها رسالة الله وحیاً سر مدیاً و حجة للعصور
مادعاهم طہ لأمریسیر وصعید البطحا ء وهج حرور

وارتقی منبرالحدا ئج طہ یشهرالسمع للکلام الکبیر
أیهاالناس انما الله مو لا کم و مو لا ی نا صری و مجیری

ثم انی ولیُّکم منذ کان الدهر طفلاًحتی زوال الدهور
یاالهی من کنت مو لاہ حقاً فعلیٌ مو لاہ غیر نکیر

یاالهی والِ الذین یوالوان ابن عمی وانصرحلیف نصیری
کن عدوّاً لمن یعا دیہ واخذل کل نکس وخاذل شریر

قالهاآخذاًبضبع علی رافعاًساعد الهمام الهصور
لاح شَعر الابطین عند اغتناق الزند للزند فی المقام الشهیر

بثَّ طہ مقالہ فی علی واضحاًکالنهار دون ستور
لامجازولاغموض ولبس یستحثّ الأ فهام للتفسیر

فأ تاہ المهنّؤ ن عیون القوم یبدون آیة التو قیر
جاء ہ الصا حبان یبتدران القول طلاّ علی حقاق العبیر

بثَّ مولی للمؤ منین هنیئاً للمیامین بالامام الجدیر
هنّأ تہ أزواج أحمد یتلوہنَّ رتل من الجمیع الغفیر

عیدک العید یا علی فان یص مت حسود أوطا مس للبدور

ترجمہ :’’عظیم المرتبت رسول (ص)حجة الوداع سے واپس ہوئے جبکہ حاجیوں کا مجمع ٹھاٹھیں مار رہاتھا ۔
مجمع بہت زیادہ پانی کی طرح تھا لگ رہاتھا جیسے صبح کے وقت
حج سے لوٹنے والے وادی خم میں پھونچے لگ رہاتھا گویا وہ لوگ تنور میں پھونچ گئے ھیں ۔
انھوں نے اس جگہ کو غدیر خم کے نام سے پہچانا
جبرئیل نے آکر نبی سے کہا اے نبی خدا ،خدا کا پیغام پھونچا دیجئے
آپ لوگوں کے شر سے محفوظ رھیں گے لہٰذا آسمانی پیغام لوگوں تک پھونچا دیجئے ۔
اس پیغام کو پھونچا دیجئے تاکہ یہ پیغام آنے والے زمانوں کیلئے حمیت رہے ۔
پیغمبر نے ان کو ایک آسان امر کیلئے دعوت نھیں دی جبکہ سر زمین غدیر دھوپ سے تپ رہی تھی ۔
رسول کجاووں کے منبر پر تشریف لے گئے تا کہ پورا مجمع ان کا کلام سن سکے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگو! بیشک اللہ تمھارا اور میرا مولا و مددگار ھے اور مجھے پناہ دینے والا ھے ۔
پھر اس کے بعد میں بچگی سے لیکر قیامت تک تمھارا ولی ھوں ۔
بار الٰھا جس کا میں حقیقی مو لا ھوں یقیناً علی بھی اس کے مو لا ھیں ۔
بار الٰھا جو میرے چچا زاد بھا ئی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو ان کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر ۔
جو ان سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ اور ھر رسوا کرنے والے کو رسوا کردے ۔
آپ نے مولائے کا ئنات کا بازو پکڑ کر اس حال میں کھا کہ آپ کی سفیدیٔ بغل نمودار تھی۔
آپ نے مولائے کائنات کے سلسلہ میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح طور پرکھی۔
مجاز گو ئی اور پیچید گی کا استعمال نھیں کیا کہ سمجھنے والوں کو دشواری کا سامنا ھوتا ۔
اس وقت مبارکباد پیش کرنے والے قوم کے نمایاں افراد آپ کے پاس تہنیت پیش کرنے آئے ۔
ابو بکر اور عمر بھی تیزی سے آپ کے پاس مبارکباد پیش کرنے کے لئے آئے ۔
مو لائے کائنات مو منین کے مولا ھو گئے لائق امام کے ذریعہ برکت پانے والوں کا کیا کہنا
آپ کو ازواج نبی نے بھی مبارکباد پیش کی اس کے بعد جم غفیر نے بھی مبارکباد پیش کی
اے علی (ع) آپ کی عید عید ھے اس مو قع پر حسد رکھنے والا ھی خا موش ھوگا یا چاند کو بے نور سمجھنے والا ھی آپ کی ولایت کا انکار کرے گا ۔

معرو ف عبد الجید مصری

وُلّیتَ فی یوم الغدیر بآ یة شھدالحجیج بھا ،فکیف تؤوَّل؟
أنت الو لیُّ،ومن سواک معطّل عنھا ،واجماع السقیفةبا طل

فا ذا أتی یوم الغدیر تنزَّلت آیات ربِّک کا لنجوم اللمّعِ
قم یامحمد انّھا لرسا لة ان لم تبلّغھا فلست بصادعِ

وقف الرسول مبلِّغاًومنادیاً فی حجة التودیع بین الأربعِ
و أ بو تراب فی جوارالمصطفیٰ طلق المحیّا کا لھلال الطالعِ

رفع النبیّ ید الوصیّ وقال فی مرأ یٰ من الجمع الغفیر و مسمعِ
”من کُنت مولاہ فھٰذا المر تضیٰ مولی لہ “---فبخٍ بخٍ لسمیدعِ---!

وسَعَت جموعُ الناس نحوأمیرھا مابین مقطوع الرجا ،و مبا یعِ---!
وصیّ بھا مو سی، و ھذا أحمدٌ وصیّ أخا ہ،فذلَّ من لم یبخعِ ---!!

ترجمہ :”غدیر کے دن آپ ایسے عھدے کے ذمہ دار قرار دئے گئے جس کا حجاج نے مشاھدہ کیا تو بھلا اس کی کیسے تاویل ممکن ھے ؟!
آپ ولی ھیں آپ کے علاوہ سب ولایت سے در کنار ھیں اور سقیفہ کا اجماع باطل ھے ۔
تو جب غدیر کا دن آیا تو آپ کے پروردگار کی آیات درخشاں ستاروں کی طرح نازل ھوئیں ۔
اے محمد آپ کھڑے ھو جائیے کیونکہ یہ ایسا پیغام ھے کہ اگر آپ نے اس کو نھیں پھونچایا تو گویا رسالت کا کو ئی کام ھی انجام نھیں دیا ۔
اس وقت رسول حجة الوداع کے مو قع پر اس حالت میں حکم الٰھی کی تبلیغ کے لئے کھڑے ھوئے آ پ کے پھلو میں مو لائے کا ئنات تھے ۔
آپ نے مو لائے کائنات کا ھاتھ اٹھاکر مجمع کے سامنے کھا
جس جس کا میں مو لا ھوں اس کے یہ علی مو لا ھیں اس سردار کو ولایت مبارک ھو ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگوں کا مجمع اپنے امیر کی طرف بڑھنے لگا کچھ لوگوں کی اس ولایت کے ذریعہ امیدیں ٹوٹ گئی تھیں اور کچھ نے دل سے بیعت کی تھی ۔
اس ولایت کے سلسلہ میں مو سیٰ نے بھی وصیت کی تھی اور یہاں پیغمبر نے اپنے بھائی کو وصیت کی تو اس کا انکار کرنے والا ذلیل ہے ۔

معروف عبد المجید مصری کا ایک ادبی شہ پارہ :

واختزنت ذاکرةُ العالمِ
أحداثَ الیوم الموعودِ

لتشهدهاالأجیالُ
و یفطنَ مغزاهاالحکماء ---

و تد لَّت من أغصان الغرقَد
حبّاتُ ند یً فضّیٍّ

و قفت تقطفهاالزهراء ---
هی ذی أودیة سالت لعلیٍّ

بالوحی علی البطحا ء ---
فاندثرت أ حلام قریشٍ

وتلاشت محضَ هبائ
ویقال بأنّک المأموربتبلیغ التنزیل

افترش الصحراء
وجمع وفودالرحمٰن

عن شطآن غدیرالوعی
وآخذبیدک ---ونادی :

من کنت أناٰمولاہ ---فهذامولاہ ---

ذیل میں ایک ادبی قطعہ معروف عبد المجید مصری سے ملا حظہ فر مائیے :
دنیا کے ذہن میں اس یوم مو عود کے واقعہ محفوظ ھیں تا کہ نسلیں اس کی گواہ رھیں اور حکماء اس کے مفہوم کی طرف متوجہ رھیں ۔
درخت کی شاخوں پر چاندی جیسی شبنم کے قطرے آویزاں تھے
جن کو جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کھڑی ہو کر چُن رہی تھیں
یہ شبنم کے قطرے ایسی وادی رکھتے تھے
جو علی کے لئے غدیر کے مقام پر وحی کے ذریعہ جاری ہو ئیں ۔
اس وقت قریش کے خواب ٹوٹ گئے
اور بکھرے ھوئے ذروں کی طرح پھیل گئے ۔
اس وقت رسول سے کہا جا رہا تھا کہ آپ کی ذمہ داری پیغام الٰھی کو پھونچانا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیابان لوگوں سے پُر ھو گیا
خدا وند عالم کے وفد اکٹھا ھو گئے ۔
تاکہ غدیر کا پیغام سنیں
رسول نے آپ کا ھاتھ پکڑ کر آواز دی
جس کا میں مو لا ھوں اس کے یہ علی بھی مو لا ھیں ۔
سب سے پھلے آنحضرت (ص) کے حضور میں جو اشعار پڑھے گئے وہ حسان بن ثابت کے اشعار ھیں کہ جن کی حساس بیت یہ ھے :[142]

---

[1] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۳۔بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۶،۱۶۲،۱۶۷۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۵۶، ۵۷، ۱۲۹، ۱۴۴۔ اس واقعہ کی تفصیل اسی کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔
[2] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۰،۱۶۱۔عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۸۵،۱۳۶۔اس واقعہ کی تفصیل اسی کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔
[3] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳۔
[4] بحا رالانوار جلد ۴۱صفحہ ۲۲۸۔
[5] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۵۴حدیث ۸۹۔
[6] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۵۴حدیث ۸۹۔
[7] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۰۹حدیث ۲۔
[8] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱حدیث ۴۶۵۔
[9] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶حدیث ۵۳۵۔
[10] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸حدیث ۷۲۔
[11] بحا الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۸۔
[12] بحا الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶،اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۔
[13] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۳۔
[14] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۔۳۔
[15] بحا الانوار جلد ۴۱ صفحہ ۲۲۸۔
[16] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ۵ ۳۷۔۳۔
[17] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ ۶۲۔۴۶۔
[18] کتاب سلیم حدیث ۱۴۔
[19] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۳۳۲،۳۵۱،۳۷۳،۳۸۱۔
[20] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۳۶۱۔
[21] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۱۲۔۴۱۰۔
[22] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۱۶،۴۱۷۔
[23] کتاب سلیم حدیث۱۱۔
[24] الغدیر جلد ۱صفحہ ۱۸۶۔
[25] بحا رالا نوار جلد ۳۲صفحہ ۳۸۸۔
[26] کتاب سلیم حدیث ۲۵۔
[27] کتاب سلیم حدیث ۲۵۔
[28] بحا ر الانوار جلد ۳۸صفحہ ۲۳۸حدیث ۳۹۔
[29] مناقب ابن شھر آشوب جلد ۳صفحہ ۸۰۔
[30] بحارالانوار جلد ۹۴صفحہ ۱۱۵۔۱۱۴۔
[31] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۷،جلد ۳۷صفحہ ۱۹۹۔ عوالم ۳/۱۵صفحہ ۸۹۔۴۹۰۔الغدیر جلد ۱صفحہ ۹۳۔
[32] بحا رالانوار جلد ۳۰صفحہ ۱۴۔
[33] بحا رالانوار جلد ۳۹صفحہ ۳۳۶حدیث/۵۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[34] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۳۴.
[35] کتاب سلیم حدیث/ ۶۰.
[36] فضائل شاذان صفحہ ۸۴.
[37] کتاب سلیم حدیث /۸.
[38] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۳.
[39] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۱۱۱حدیث/۴۶۵.
[40] بحا رالانوار جلد ۳۸صفحہ ۲۴۰.
[41] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۷.
[42] بحارالانوار جلد ۳۶صفحہ ۳۵۲،الغدیرجلد ۱صفحہ ۱۹۷،اثبات الھدات جلد ۲صفحہ ۱۱۲.
[43] بحارالانوار جلد ۲۸صفحہ۲۰۵.
[44] بحار الانوار جلد ۴۳صفحہ ۱۶۱.
[45] بحار الانوار جلد ۱۰صفحہ۳۹ ۱.
[46] بحار الانوار جلد ۴۴صفحہ ۷۵.
[47] کتا ب سلیم حدیث ۲۶.
[48] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۱۳۹.
[49] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۰۱حدیث ۸۶.
[50] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۰حدیث ۳۴.
[51] بحار الانوار جلد ۳۵صفحہ ۳۱۱.
[52] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۱۴۰.
[53] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ ۱حدیث ۵۸۴.
[54] بحار الانوار جلد ۲۱صفحہ ۳۳۹.
[55] اثبات الھدات جلد ۱صفحہ ۵۲۶حدیث ۲۸۵.
[56] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۶۴ ۱حدیث ۷۳۶.
[57] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۴۰ حدیث ۳۳.
[58] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۸ .
[59] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۳ .
[60] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۴حدیث ۷.
[61] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۷حدیث ۱۸.
[62] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶حدیث ۶۷،صفحہ ۲۱حدیث۸۷.
[63] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ۸ ۷حدیث ۳۲۷.
[64] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۹۱.
[65] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۲حدیث ۵۰۵.
[66] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ۶ ۱۲حدیث ۵۳۵.
[67] بحا ر الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۲.
[68] بحا رالانوار جلد ۶ صفحہ ۵۳.
[69] بحا رالانوار جلد ۴۸صفحہ ۱۴۷.
[70] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ۱۰۳حدیث ۴۲۵.
[71] غیبت نعمانی صفحہ ۲۱۸حدیث۶.
[72] بحا رالانوار جلد ۹۷صفحہ ۳۶۰.
[73] بحا رالانوار جلد ۲صفحہ۲۲۶حدیث ۳.
[74] بحا رالانوار جلد ۵۰صفحہ ۳۲۱.
[75] اثبات الھداۃ جلد ۲صفحہ ۱۳۹حدیث۶۰۶.
[76] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۹۳حدیث۷۶.
[77] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۳۳حدیث۳۰.
[78] نز ھۃ الکرام (رازی):جلد ۱صفحہ ۳۰۱.۳۰۲. قبیلۂ مالک کی بیٹیوں مینسے حنفیہ کی داستان جو قید کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لی گئیں تھیں اسی اتمام حجت کے چوالیسویں(۴۴) نمبر میں بیان کی جا ئے گی ۔
[79] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۷،۱۳۱۔
[80] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۹۳،۱۹۴۔
[81] بحا رالانوار جلد ۲۸صفحہ ۹۸۔اثبات الهداۃجلد ۲ صفحہ ۱۵۹حدیث ۷۱۰۔
[82] مثالب النواصب (ابن شہر آشوب)خطی نسخہ صفحہ ۱۳۴۔
[83] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۰۳۔
[84] بحا ر الانوار جلد ۲۸صفحہ ۲۰۰۔
[85] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۸۔
[86] بحا رالانوار جلد ۲۹صفحہ ۱۶۶۔
[87] کتاب سلیم حدیث ۲۶۔
[88] کتاب سلیم حدیث ۳۹۔
[89] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۳،۱۲۴۔
[90] بحا رالا نوار جلد ۲۸صفحہ ۲۲۳۔
[91] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰حدیث ۴۹۸۔
[92] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۵۔
[93] بحار الانوار جلد ۳۲صفحہ ۱۸۸حدیث ۱۳۸۔
[94] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۷۱حدیث ۳۰۹۔
[95] بحا ر الانوار جلد ۳۳صفحہ ۲۶۶۔
[96] کتاب سلیم حدیث ۴۲۔
[97] اثبات الهداۃ جلد ۲صفحہ ۱۲۰ حدیث۴۹۸۔
[98] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ۶۳۔
[99] بحار الانوار جلد ۲۹صفحہ ۹۲۔
[100] بحا رالانوار جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۹۔
[101] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۶۸حدیث۱۰۴۔
[102] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۱۔
[103] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۳۴۔
[104] بحا رالانوار جلد ۲۸صفحہ ۲۵۹حدیث۴۲۔
[105] الغدیرجلد۱ صفحہ۱۸۷۔۱۹۱۔
[106] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۵۷حدیث۳۶۴۔
[107] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴حدیث ۴۲۸۔
[108] بحار الانوار جلد ۲۹صفحہ ۵۸۲حدیث۱۶۔
[109] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۳حدیث ۸۰۳۔
[110] العدد القویہ صفحہ ۱۶۹،التحصین صفحہ ۵۷۸،الصراط المستقیم جلد ۱ صفحہ ۳۰۱۔
[111] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۷،جلد ۳۷صفحہ ۱۹۹۔الغدیر جلد ۱ صفحہ ۹۳۔
[112] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۵۲۔
[113] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۹۔
[114] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۹۔
[115] المسترشد صفحہ ۲۷۰حدیث۸۱۔
[116] اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹حدیث ۶۵۲۔ اثبات الهداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹حدیث ۶۵۲۔
[117] ۔اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۳۲حدیث ۱۷۰۔
[118] بحا رالانوار جلد ۳۳صفحہ ۲۶۰حدیث۵۳۲۔
[119] بحا رالانوار جلد ۳۹صفحہ ۱۶۲حدیث۱۔
[120] بحا رالانوار جلد ۴۱صفحہ ۲۲۸۔
[121] اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ۰ ۲حدیث ۱۰۱۵۔
[122] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۰۸حدیث۱۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[123] الغدير جلد ۱صفحہ ۲۰۳.
[124] بحا رالانوار جلد ۱ ۳۷صفحہ ۱۹۹.
[125] کتاب سلیم حدیث ۵۵.
[126] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۴۱.
[127] ثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۳۵حدیث ۱۴۷،صفحہ ۴۴حدیث۱۷۹.
[128] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۳.
[129] اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۱۸۵.
[130] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۰.
[131] کشف المهم صفحہ ۱۸۸.
[132] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۲.
[133] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۰.
[134] تاریخ الاسلام (ذهبی)جلد ۲۳صفحہ ۲۸۳.
[135] حا رالانوار جلد ۴۲صفحہ ۱۵۱.
[136] بحا رالانوار جلد ۴۲صفحہ ۱۵۰ حدیث ۱۶.
[137] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۱حدیث ۱۵.عوا لم جلد ۳/۱۵صفحہ ۴۴.
[138] اس کا تفصیلی واقعہ کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں بیان ہوا ہے .
[139] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۱حدیث ۴۱۷،جلد ۳۸ صفحہ ۲۳۸حدیث۳۹.
[140] بحارالانوار جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۳ جلد ۲۶صفحہ۲۳۰.
[141] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۴۸.
[142] اس کا مفصل واقعہ اسی کتاب کے تیسرے حصہ کے دو سرے بخش میں آیا ہے .

اسرار غدیر

شعروادب فارسی

نظیری نیشاپوری
قسم بہ جان تو ای عشق ای تمامیِ ہست
کہ ہست ہستیِ ماازخمِ غدیرِتومَست

در آن خجستہ غدیرتودیددشمن ودوست
کہ آ فتاب بودآفتاب برسرِدست

فرازمنبر یوم الغدیراین رمزاست
کہ سرزجیب محمدعلی برآوردہ

حدیث لحمک لحمی بیان این معناست
کہ برلسان مبارک پیمبرآوردہ

”اے وجود کامل اے عشق تیری جان کی قسم کہ ہماری ہستی تیرے غدیر کے خم سے مست ہے۔
تیرے اس خجستہ اور مبارک غدیر میں دشمن اور دوست نے دیکھاکہ ایک آفتاب دوسرے آفتاب کے ہاتھوں پرتھا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یوم الغدیر کے منبر کے اوپر یہ راز ھے کہ محمد کے وجود سے علی نکلے ۔
حدیث” لحمک لحمی“ اس معنی کی بیان گر ھے کہ جس کو نبی (ص) نے اپنی زبان پر جاری کیا“

محمدجوادغفورزادہ(شفق)
جلوہ گرشدباردیگرطورسینادرغدیر
ریخت از خم ولایت می بہ مینادرغدیر

رودھابایکدگرپیوست کم کم سیل شد
موج می زدسیل مردم مثل دریادرغدیر

ھدیۂ جبریل بود
وحی آ مددرمبارک بادمولی درغدیر

باوجودفیض
ازنزول وحی غوغابودغوغادرغدیر

برسردست نبی ھر کس علی رادیدگفت
آفتاب وماہ زیبابودزیبادرغدیر

برلبش گلواژۂتانشست
گلبن پاک ولایت شدشکوفادرغدیر

(برکۂ خور شید)درتاریخ نامی آشناست
شیعہ جو شیدہ ست ازآن تاریخ آنجادرغدیر

گرچہ درآن لحظۂ شیرین کسی باورنداشت
می توان انکاردر یاکردحتی درغدیر

باغبان وحی می دانست ازروزنخست
عمرکوتاھی ست درلبخندگلھادرغدیر

دیدہ ھادرحسرت یک قطرہ ازآن چشمہ ماند
این زلال معرفت خشکیدآیادرغدیر؟

دل درون سینہ ھا در تاب وتب بود ای دریغ
کس نمی داند چہ حالی داشت زھرا درغدیر

” غدیر میں ایک بار پھر طور سینا متجلی ھوگیاغدیر مینخم ولایت سے مینا میں شراب گری
دریا ایک دوسرے سے مل گئے اور رفتہ رفتہ سیلاب بن گئے غدیر میں لوگوں کا سیلاب دریا کی طرح مو جیں مار رھاتھا۔
غدیر میں جبرئیل کا ھدیہ ”الیوم اکملت لکم دینکم “تھاغدیر میں مولائے کائنات کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے وحی نازل ھوئی۔
”اتممت علیکم نعمتی “نبی کے فیض ِ وجود کی بناپرغدیر میں بہت شور وغل تھا۔
نبی کے ھاتھوں پرجس نے بھی علی کو دیکھا اس نے کھاغدیر میں آفتاب و ماہتاب نہایت ھی خوبصورت تھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضور لب مبارک پر جیسے ہی ”من کنت مو لاہ “آیاغدیر میں ولایت کا چمن کھل اٹھا۔
تاریخ میں خورشید کا تالاب آشنا نام ہے وہاں غدیر میں اس سے شیعہ وجود میں آئے ہیں۔
اگرچہ اس شیرین لمحہ میں کسی کو یقین نہیں تھا کہ غدیر میں بھی دریا کا انکار کیا جا سکتا ہے ۔
غدیر میں وحی کا باغبان پہلے دن سے ہی جانتا تھا کہ غدیر میں پھولوں کی مسکراہٹ کی عمر مختصر ہے
اس چشمہ کی ایک بوند کی حسرت میںآنکھیں کھلی رہیں کیا غدیرمیں یہ معرفت کا چشمۂ زلال خشک ہوگیا۔
بیشک سینوں کے اندر دل بے چین تھے کہ کسی کو نہیں معلوم کہ غدیرمینجناب فاطمہ (ص) کی کیا حالت تھی ؟“

سید رضا موید :
از ولا یتعھدی حیدرخدا تاج شرف
باردیگر بر سر زھرا ی اطھر می زند

در حریم ناز وعصمت زین ھمایون افتخار
فاطمہ لبخندبرسیمای شوھرمیزند

این بشارت دوستان راجان دیگر می دھد
دشمنان را این خبر ،بر قلب خنجر می زند

باز تابید از افق روز درخشانِ غدیر
شد فضا سر شار عطرِگل زبستان غدیر

موج زددریای رحمت در بیابان غدیر
چشمہ ھای نو رجاری شد زدامان غدیر

شد غدیر خم تجلیگاہ انوار خدا
تا در آنجا جلوہ گر شد نور مِصباحُ الھُدا

آفرینش را بُوَد بر سوی آن سامان نگاہ
ماسوی اللّٰہ منتظر تا چیست فرمان اِلہ

ناگھان خَتمِ رُسُل آن آفتاب دین پناہ
بر فراز دست می گیردعلی را ھمچو ماہ

تا شناساند بہ مردم آن ولی اللّٰہ را
والِ مَن والا ہ خواند ،عادِمَن عادہ را

ای غدیر خم کہ ھستی روز بیعت باامام
بر تو ای روز امامت از ھمہ امت سلام

از تو مُحکم شد شریعت ،وز تو نعمت شد تمام
مابہ یاد آن مبارک روز و آن زیبا پیام

ازوِلای مُرتضی دل را چراغان می کنیم
بار علی بار دگر تجدید پیمان می کنیم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خط سُرخی کز غدیر خم پیمبر باز کرد
باب رحمت را از اول تا آخر باز کرد

بر جهان ما سوی حق را ہ دیگر باز کرد
از بهشت آرزوها بر بشر دَر باز کرد

از غدیر خم کمالِ شرع پیغمبر شده است
مُهر این فرمان بہ خون مُحسن و اصغر شده است

این خدائی روز ،بر شیر خدا تبریک باد
بر تمام اَنبیا واولیا تبریک باد

یا امام العصر این شادی تو را تبریک باد
چهارده قرن امامت بر شما تبریک باد

سینہ ها از داغ هِجران داغدارت تابہ کِی
چون(مؤید) شیعیان در انتظارات تابہ کِی

”خدا نے حیدر کی ولایت عهدی کاتاج شرف دوسری مرتبہ زهرائے اطهر کے سر پر رکھا
اس قابل فخر کی هستی کی بنا پرحریم عصمت مینفاطمہ (ص) اپنے شوهر نامدار کے چهرے کو دیکھ کر مسکراتی هیں
یہ بشارت دوستوں کا حو صلہ بڑھا تی هے اور اس خبر سے دشمنوں کے دل پرخنجر لگتا هے ۔
زمین سے دوبارہ غدیر کا چمکتا هوا دن نکلابوستان غدیرکے پهول سے فضا معطر هو گئی
صحرائے غدیر میں دریائے رحمت موج مارنے لگاغدیر کے دامن سے نورکے چشمے بہنے لگے
غدیر خم انوار خدا کی تجلی گاہ بن گیایهاں تک کہ وهاں سے مصباح الهدیٰ کا نور جلوہ گر هو گیا
خدا کے علاوہ خلقت کی نگاہ اس طرف تهی سب منتظر تهے کہ خدا کا فرمان کیا هے ؟ناگهاں خاتم الانبیاء چاند کی طرح
علی کو هاتهوں پر اٹهایا۔
تاکہ لوگوں کو اس ولی اللہ کا تعارف کرائیں اور وال من والاہ اور عاد من عاداہ کهیں
اے غدیر خم امام کی بیعت کے دن تیرا کیا کہنااے روز امامت ساری امت کا تجهے سلام
تیری بنا پر شریعت محکم هوئی اور نعمت کا مل هوئی هم
اس مبارک دن اورنیک پیام کی یاد میں
علی مرتضیٰ کی محبت کی بنا پردل کو چراغاں کرتے هیں
علی کے ساتھ دوبارہ تجدید عهد کرتے هیں ۔
”غدیر خم سے پیغمبر(ص) نے جو سرخ راستہ کهولاتو گویا ابتدا سے انتها تک باب رحمت کهول دیا
همارے دنیا کے لئے حق کی جانب ایک اور راستہ کهول دیا
لوگوں کے لئے جنت کی امیدوں کا ایک اور راستہ کهول دیا
غدیر خم سے پیغمبر کی شریعت کا مل هوئی هے
اس دستاویز کی مهر جناب محسن اور علی اصغر (ع) کے خون سے لگی هے
یہ خدائی دن شیر خدا کو مبارک هو
اے امامت کی چودہ صدیوں تم کو مبارک هو
تمهارے سینے کب تک داغ حجراں سے داغدار رهیں گے
مؤید کی طرح شیعہ تیرے انتظار میں کب تک رهیں گے “

مصطفی محدّثی خراسانی
ملتهب درکنار برکہ روح تاریخ پیر منتظر است
دست خور شید تانهد دردست آسمان در غدیر منتظر است

برسر آسمانی آن ظهر آیہ های شکوه نازل شد
مژده دادند آیہ های شکوه دین احمد تمام کامل شد

ایک حوض کے کنارے تاریخ کی بے چین روح منتظر ھے تاکہ آسمان غدیر ہاتھ میں خورشید کا ہاتھ رکھ دے
پس دور پھر میں با شکوه آیات نازل ہوئیں
باعظمت آیات نے خو شخبری دی کہ دین کامل ہوگیا

حاج غلامر ضا ساز گار
غدیر عیدھمہ عُمْرباعلی بودن غدیر آینہ دارعلی ولی الله ست
غدیر حاصل تبلیغ انبیا همہ عمر غدیر نقش ولای علی بہ سینۂ ماست

غدیر یک سند زنده یک حقیقت محض غدیر ازدل تنگ رسول عقده گشاست
غدیر صفحۂ تاریخ وال من والاه غدیر آیۂ توبیخ عاد من عادست

هنوز لالۂ (اکملت دینکم)روید هنوز طوطی (اتممت نعمتی)گویاست
هنوز خواجۂ لولاک رانِداست بلند کہ هرکہ راکہ پیمبر منم علی مولاست

بگوکہ خصم شودمنکر غدیرچہ باک کہ آفتاب بہ هرسو نظرکنی پیداست
چوعمر صاعقہ کوتاه باد دورانش خلافتی کہ دوامش بہ کشتن زهراست

”غدیر ساری زندگی علی کے ساتھ رہنے کی عید ھے غدیر علی ولی اللہ کی آئینہ دار ھے
غدیر انبیاء کی ساری عمر تبلیغ کا نتیجہ ھے غدیر ھمارے سینوں پر علی کی ولایت کا نقش ھے
غدیر ایک زندہ سنداور ایک خالص حقیقت ھے غدیر رسول کے پریشان دل کا عقدہ کھولتی ھے
غدیر وال من والاہ کی تاریخ کا صفحہ ھے غدیر عاد من عاداہ کی مذمت کی آیت ھے
ابھی” اکملت دینکم “کا پھول اگتا ھے ابھی ”اتممت نعمتی“ کی صدا بلند ھے
ابھی سید لولاک کی صدا بلند ھے کہ جس کا میں پیغمبر ہوں علی اس کے مولا ہیں
کھدو اگر دشمن غدیر کا انکار کردے تو کیا ڈر کیونکہ ھر طرف آفتاب نظر آئے گا
اس خلافت کا زمانہ بجلی کی مدت کی طرح مختصر ہو جائے جس کی بقا سید ہ ٔ کونین کو شہید کرنے کے ذریعہ ھے

دکتریحیی حدّادی ابیانہ
ستارۂ سحر از صبح انتظار دمید
غدیر از نفس رحمت بهار چکید

گرفت دست قدر،رایت شفق بر دوش
زمین بہ حکم قضا آب زندگی نوشید

برآسمان سعادت ز مشرق هستی
سپیده داد نویدِ تولدِ خورشید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہ باغ ،بلبل شوریدہ رفت بر منبر چو از نسیم صبا بوی عشق یار شنید
زخویش رفتہ ،نواخوان عشق بود وسرود

بہ بانگ زیر وبم،اسرار خطبۂ توحید
فتاد غلغلہ در باغ و شورشی انگیخت

کہ خیل غنچہ شکفت وبہ روی او خندید
ھوا زعطر گلاب محمدی مشحون

زمین بہ عترت وآل رسول بست امید
رسول،سدرہ نشین شد ،علی بہ صدر نشست

پیِ تکامل دینش خدای کعبہ گزید
گرفت پرچم اسلام را علی در دست

از این گزیدہ زمین وزمان بہ خود بالید
بہ یُمنِ فیضِ ولایت شراب خمّ اَلَست

بہ عشق آل علی از غدیر خم جوشید
''صبح انتظار سے ستارہ چمکا غدیر رحمت بہار کے سانس سے ظاھر ھوئی
شفق کے پرچم کو قدر کے ھاتھوں نے دوش پر اٹھایا زمین نے قضا کے حکم سے آب حیات پیا
آسمان سعادت پرمشرق وجود سے خورشید کے طلوع ھونے کی خبر سپیدۂ صبح نے دی
بلبل باغ میں منبر پر اس وقت گئی جب اس نے نسیم صبا کے عشق یار کی خوشبو سونگھی
عشق کا نوا خواں بے ھوش ھو گیا تھا اور اس نے با آواز بلند خطبہ تو حید کے اسرار پڑھ کر سنائے
باغ میں شور مچ گیاکلیاں کھل کھلاکر مسکرا اٹھیں
فضا گلاب محمدی کے عطر سے معطر ھو گئی زمین نے آل محمد سے امید لگا ئی
رسول سدرۃ المنتھیٰ پر بیٹھ گئے علی صدر نشین ھو گئے
خدائے کعبہ نے اپنا دین کا مل کر لیا
علی نے پرچم اسلام کو ھاتھ میں پکڑ لیا اس انتخاب سے زمین و زمان پھولے نہ سمائے
فیض ولایت کی برکت سے ''اَلَسْتُ ''کے خم کی شراب آل علی کے عشق مینجوش مارنے لگی ''

محمد علی سالا ری
سر زد از دوش پیمبر ،ماہ در شام غدیر
تا کہ جبرائیل او را داد پیغام غدیر

مژدہ داد او را ز ذات حق کہ بافرمان خویش
نخل ھستی بارو بر آرد در ایام غدیر

دین خود را کن مکمَّل با ولا ی مرتضیٰ
خوف تاکی باید از فرمان و اعلا م غدیر

می شود مست ولای مرتضیٰ،از خود جدا
ھرکہ نوشد جرعہ ای از بادۂ جام غدیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شد بپا ھنگامہ ای درآسمان ودر زمین
تا ولایت شد علی را ثبت ،ھنگام غدیر

شور شوقی شد در آن صحرای سوزان حجاز
مرغ اقبال آمد وبنشست بر بام غدیر

عشق مولا در دلم از زاد روز من نشست
جبینم حک بود تا مرگ خود نام غدیر

” دوش پیغمبر (ص) سے شام غدیر مینچاند چمکا یھاں تک کہ جبرئیل نے حضور کوپیغام غدیر پھونچایا
خدا کی جانب سے حضور کے لئے خوشخبری دی کہ اپنے حکم سے کہ تم میوہ دار درخت خرما ھو جس کے پھل ایام غدیر میں نکلیں گے
ولائے مرتضیٰ سے اپنا دین مکمل کرو اعلان غدیر کرنے سے کب تک ڈرتے رھوگے
ولائے مرتضیٰ میں مست انسان خود سے بے خود ھو جاتا ھے جو بھی جام غدیر کا ایک گھونٹ پی لیتا ھے
آسمان و زمین میں ایک ہنگامہ ھو گیا یھاں تک کہ غدیر کے وقت علی کی ولایت ثبت ھو گئی
حجاز کے اس تپتے صحرا میں ایک جوش و ولولہ پیدا ھو گیا قسمت کا پرندہ بام غدیر پرآکر بیٹھ گیا
میرے دل میں مو لائے کا ئنات کا عشق میری ولادت کے دن سے ھی بیٹھ گیامیری پیشا نی پر مرتے دم تک غدیر کا نام کندہ رھے گا “

محمود شاھرخی
بہ کا م دھر چشاندی مِیی ز خم غدیر
کہ شورو جوشش آن در رگ زمان جاری است

ز چشمہ سارو لای تو ای خلا صۂ لطف
بہ جو یبار زمان فیض جاودان جاری است

”تم نے زمانہ کو غدیر خم کی شراب چکھا دی جس کا جوش زمانہ کی رگ میں جاری ھے
اے خلاصۂ لطف تیری ولایت کے چشمہ سے زمانہ کی نھر کی جا نب ھمیشگی فیض جا ری ھے “

حکیم ناصر خسرو
بیا ویزد آن کس بہ غدر خدا ی کہ بگریزد از عھد روز غدیر
چہ گوئی بہ محشر اگر پرسدت از آن عھد محکم شبر یا شبیر

”جوشخص عھد غدیر سے فرار اختیار کرے گا وہ خداکے عذاب میں مبتلا ھوگا
اگر تم سے اس شبیر و شبر کے محکم عھد کے بارے میں سوال کیا جائے تو تم کیا جواب دوگے “

طائی شمیرانی
سائباں با ور نکردم مہ شود بر آفتاب تا ندیدم بر فراز دست احمد بو تراب
آری آری ماہ بر خو رشید گردد سا ئباں مصطفےٰ گر آفتاب آید علی گر ما ھتاب

”مجھے یقین نھیں آیا کہ سورج کے اوپرچاند کا سایہ ھو سکتا ھے جب تک میں نے احمد کے ھاتھوں پرابو تراب کو نھیں دیکھا تھا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھاں ،ھاں چاند خورشید کے لئے سائبان بن سکتا ھے اگر مصطفےٰ آفتاب ھوں اور علی ما ہتاب“

طاھرہ مو سوی گرما رودی

ای شرف اھل ولایت ،غدیر بر کۂ سر شار ھدایت ،غدیر
زمزم و کو ثر زتو کی بہتر ند آبرو ی خویش زتو می خرند

این کہ کند زندہ ھمہ چیز آب ز آب غدیر است نہ از ھر سراب
از ازل این بر کہ بجا بودہ است آینۂ لطف خدا بودہ است

”اے اھل ولایت کے شرف غدیر ھدایت کے سرشار حوض غدیر
زمزم و کوثر تجھ سے کب بہتر ھیناپنی آبرو تجھ سے خریدتے ھیں
یہ جو کہتے ھیں کہ پانی تمام چیزوں کو زندہ کرتا ھے اس سے مراد آب غدیر ھے نہ ھر سراب
یہ حوض ازل سے قائم تھاآئینہٴ لطف خدا تھا “

مکرم اصفھا نی

اندیشہ مکن زانکہ کند و سوسہ خناس
در باب علی یعصمک اللہ من الناس

باید بشناسانیش امرو ز بہ نشناس
بازار خَزَف بشکنی از حُقّۂ الماس

حق را کنی آنگو نہ کہ حق گفت مد لّل
”خیال بد مت کروکیونکہ خناس وسوسہ کرتا ھے
علی کے سلسلہ میں خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا
آج تم ان کا نا جاننے والوں کے سامنے تعارف کرادو
اینٹ ،پتھر اور الماس میں فرق ڈالو
جس طرح خدا نے کہا ھے حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرو

خو شدل کرما نشاھی

در غدیر خم نبی خشت از سر خم بر گرفت
خشت از خم ولا ی ساقی کو ثر گرفت

از خم خمر خلافت در غدیر خم بلی
ساقی کو ثر ز دست مصطفی ساغر گرفت

غدیر خم میں نبی نے خم سے اینٹ لی
ساقی کو ثر کی ولایت کے لئے خم سے اینٹ لی

بلیٰ کے غدیر خم مینخلافت کی شرافت کے خم سے
ساقی کو ثر نے مصطفےٰ کے ھاتھ سے ساغر لیا

یو سف علی میر شکاک

ماہ صد آئینہ دارد نیمہ شبھا در غدیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روز ھا می گسترد خورشید ،خود را بر غدیر

پیش چشم آسمان ،پیشانی باز علی
آفتاب روی زھرا در پس معجر غدیر

”غدیر میں آدھی رات کے وقت چاند کے سو آئینے ھوتے ھیں
خورشید خود کو پورے دن غدیر کے اوپرتاباں رکھتاھے
آسمان کی نگاھوں کے سامنے علی کی کھلی ھو ئی پیشا نی
غدیر کے بعد گویا جناب فاطمہ زھراَ کے چھرے کا آفتاب ھے “

سید مصطفی مو سوی گرما رودی
گلِ ھمیشہ بھار غدیر آمدہ است شراب کھنۂ ما در خم جھان باقی است خدا گفت کہ (اکملت دینکم)آنک نوای گرم نبی در رگ زمان باقی است
قسم بہ خون گل سرخ در بھارو خزان ولایت علی وآل جاودان باقی است
گل ھمیشہ بھارم بیا کہ آیۂ عشق بہ نام پاک تو در ذھن مردمان باقی است

”میری بھار کا پھول ھمیشہ غدیر ھواھے دنیا کے خم میں ھماری کہنہ شراب باقی ھے
خدا نے اس کے لئے اکملت کھا کیونکہ نبی کی گرم آواز زمانہ کی رگ میں باقی ھے
بھار و خزاں کے سرخ پھولوں کے خون کی قسم علی وآل کی ولایت ھمیشہ باقی رھے گی
میرے ھمیشہ بھاری رہنے والے پھول آ کیونکہ آیہٴ عشق تیرے پاک نام کی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں باقی ھے

در روز غدیر ،عقل اوّل آن مظھر حق نبیَّ مرسل
چو ن عرش تو را کشید بر دوش آنگاہ گشود لعل خاموش
فرمود کہ این خجستہ منظر بر خلق پس از من است رھبر
بر دامن او ھر آن کہ زد دست چون ذرہ بہ آفتاب پیوست
”غدیر میں عقل اول اور مظھر حق نبی مرسل نے جب آسمان کو دوش پراٹھایا اس وقت گویا ھوئے یہ مبارک شخص میرے بعد لوگوں کا رھبر ھے ۔
اس کے دامن سے متمسک رھووہ ذرہ کی طرح آفتاب سے جا ملا“

علی رضا سپاھی لائین
دشت غوغا بود غوغا بود غوغا در غدیر
موج می زند سیل مردم مثل دریا در غدیر

در شکوہ کاروان آن روز باآھنگ زنگ
بی گمان باری رقم می خورد فردا در غدیر

ای فرامو شان باطل سر بہ باطل افکنید
چون پیمبر دست حق را برد بالا در غدیر

حیف اما کاروان منزل بہ منزل می گذشت
کاروان می رفت وحق می ماند تنھا در غدیر !!

”دشت غدیر میں بے حد شور و غل تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غدیر میں دریا کی طرح لوگوں کا سیلاب مو جیں مار رہا تھا
اس وفا کے کاروان کی عظمت میں غدیرمیں مستقبل کے سلسلہ میں گفتگو کی جا رہی تھی
اے باطل پرستوں سر جھکالو
جب غدیر مینپیغمبر اپنے دست مبارک کو اٹھائیں
افسوس لیکن کاروان منزل بہ منزل گذر رہا تھا
کاروان جا رہا تھااور حق غدیر میں تنہارھا جا رہا تھا "

محمد علی صفری (زرافشان)
آن روز کہ با پر تو خورشید ولایت
رہ را بہ شب از چار طرف بست محمد

صحرائے غدیر است زیارتگہ دلھا
از شوق علی داد دل از دست محمد

تا جلوۂ حق را بہ تماشا بنشینند
بگرفت علی را بہ سر دست محمد

"جس دن خورشید ولایت کے پرتو کی بنا پر
محمد نے رات کے لئے چاروں طرف سے راستہ بند کردیا

صحرائے غدیر دلو کی زیارت گاہ ھے
علی کی محبت میں محمد سر شار ھوگئے
تاکہ لوگ جلوئہ حق کا نظارہ کرینکہ محمد نے علی کا ھاتھ پکرلیا"
یحیٰ سا قی ای قدت طو بی ای لبت کو ثر
کوثری مِیَم امروز از غدیر خم آور
آور از غدیر خم ،خم خُمَم مِیِ کوثر
من منم بدہ سا غر ،خم خمم بدہ صھبا
بادہ در غدیرم دہ ،از غدیر خم ،خم خم
ھمچون زاھدان شہر ،در غدیر خم شو گم
می زخم وصلم دہ ،تا کف آورم بر لب
خم دل کنم دجلہ ،دجلہ را کنم دریا
"ساقی جس کا قد طوبیٰ کی طرح ھے تیرا لب کو ثر ھے
تو کوثر ھے آج میرے لئے غدیر خم کی شراب لے کر آ
غدیر میں مجھ کو بادہ دے غدیر کا مجھ کو خم دے
شھر کے زاھدوں کی طرح غدیر میں کھوجا
تاکہ میرے لب پرجھاگ آجا ئیں
خم دل کو دجلہ کروں اوردجلہ کو دریا کروں "

ناصر شعار بوذری
گفت بر خیز کہ از یار سفیر آمدہ است
بہ چرا غانی صحرا ئے غدیر آمدہ است

مو ج یک حا دثہ در جان غدیر است امروز

و علی چهرۂ تابان غدیر است امروز

بیعت شیشہ ای و آہن پیمان شکنی
داد از بیعت آبستن پیمان شکنی

پس از آن بیعت پر شور علی تنہا ماند
و وصایای نبی در دل صحرا جا ماند

مو ج آن حا دثہ در جان غدیر است ہنوز
و علی چهرۂ تابان غدیر است ہنوز

"اس نے کا کہ اٹھ یار کا سفیرصحرائے غدیر کی چراغانی لے کر آیاھے
آج غدیر کی جان میں ایک واقعہ کی مو ج ھے
آج علی غدیر کے چھرۂ تاباں ھیں
شیشہ کی بیعت اور پیمان شکنی کا لوھے نے بیعت سے پیمان شکنی کا درس دیا
اس ولولہ انگیز بیعت کے بعد علی تنھا رہ گئے ھیں
نبی کی وصیتیں صحرا میں رہ گئیں
ابھی غدیر کی جان میں اسی واقعہ کی مو جیں ھیناور ابھی بھی علی غدیر کے رخ تاباں ھیں "

محمد تقی بھار
ای نگار رو حانی ،خیز و پرده بالا زن
در سرادق لا ہوت ،کوس "لا "و"الّا زن

در ترانۂ معنی ،دم ز سرّ مو لا زن
و انگہ از غدیر خم با دۂ تو لّا زن

تا زخود شوی بیرون ،زین شراب رو حا نی
در خم غدیر امروز ،باده ای بجوش آمد

کز صفای اورو شن ،جان باده نوش آمد
وان مبشّر رحمت ،بازدر خروش آمد

کان صنم کہ از عشاق برده عقل و ہوش آمد
با ہیولی تو حیددر لباس انسانی

او ست کز خم لاہوت ،نشئا ئہ صفا دارد
در خریطۂ تجرید ،گو ھر وفادارد

در جبین جان پاک ، نور کبر یا دارد
در تجلی ادراک جلو ئہ خدا دارد

در رُخَش بود روشن ،راز ہای رحمانی
"اے روحانی نقش اٹھ اور پرده کو اوپر اٹھا

لاھوت کے ماحول میں لا اور اِلّا کا طبل بجا
معنی کے ترانہ میں مولاکا راز بتا
پھر غدیر خم سے مولا کا جام لا
تا کہ اس روحا نی شراب کی وجہ سے خود سے بھار آجائے
آج خم غدیر میں ایک لاکھ بادہ جوش میں آئے
جس کی صفا سے بادہ نوش کی جان روشن ھو گئی
وہ مبشر رحمت پھر جو ش میں آیا
وہ صنم جو عشاق سے لے گیا تھاھوش میں آیا
توحید کی شکل میں انسان کے لباس میں
وہ ھے جو خم لاھوت سے صفا کی ابتدا رکھتا ھے
تجرید سے گوھر وفا رکھتا ھے
جان پاک کی پیشا نی میں نور کبریا رکھتا ھے
تجلی ادراک میں جلوئہ خدا رکھتا ھے
اس کے رُ خ میں روحا نی راز روشن ھوتے ھیں “

آیة اللہ کمپانی
ولا یتش کہ در غدیر شد فریضہ امم
حد یثی ازقدیم بود ثبت دفتر قدم

کہ زد قلم بہ لوح قلب سیّد امم رقم
مکمل شریعت آمد ومتمّم نعم

شد اختیار دین بہ دست صاحب اختیار من
باد ہ بدہ ساقیا ،ولی زخمِّ غدیر چنگ بزن مطربا، ولی بہ یاد امیر

وادی خم ّ غدیر منطقہ نور شد باز کف عقل پیر ،تجلّی طور شد
”ان کی ولایت جو غدیر میں اقوام پر واجب ھو گئی
یہ ازل سے دفتر قِدم میں ثبت تھی
قلم نے حضور کے قلب پر لکھاکہ شریعت کامل ھوگئی اور نعمت تمام ھو گئی صاحب اختیار کے ذریعہ میں نے دین کو اختیار کیا
اے ساقی غدیر خم کا بادہ دے اے مطرب مو لائے کا ئنات کی یاد میں طرب کی باتیں کر
وادی غدیر خم منور ھو گئی دوبارہ عقل تجلی طور ھو گئی

ناظم زادہ کرمانی :
عارفان راشب قدر است شب عید غدیر بلکہ قدر است ازاین عید مبارک تعبیر
کرد ہ تقدیر بدینسان چو خداوند قدیر ای علی ،ای کہ تویی بر ھمئہ خلق امیر
بھترین شاھد این قصہ بود خمِّ غدیر کرد تقدیر چنین لطف خداوند قدیر
”شب غدیر عارفوں کی شب قدر ھے بلکہ اس عید کوقدر کھنا زیادہ بہتر ھے خدانے یوں فیصلہ کیا کہ اے علی تم تمام مخلوق کے امیر ھو
اس قصہ کا بہترین شاھدغدیر خم تھاخدا کے لطف سے یہ فیصلہ ھوا “

احمد عزیزی
غدیر خم از غیرت بہ جوش است ببین قرآن ناطق را خموش است

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خمّ غدیر از کف این می تَرَست زانکہ علی ساقی این کوثر است

”غدیر خم غیرت کے جوش میں ھے دیکھو کہ قرآن ناطق خا موش ھے
شراب کی وجہ سے ھاتھ سے خم غدیر تر ھے چونکہ اس کو ثر کے ساقی علی ھیں

حالی اردبیلی
صبح سعادت دمید ،عید ولایت رسید فیض ازل یار شد، نوبت دولت رسید
از کر مش برگد ا ،داد همی جان فزا گفت بخور زین هلا ،کز خُم جنت رسید

”صبح سعادت نمودار ھو ئی کہ ولایت اب پھونچی فیض ازل یار ھوادولت کی نوبت آئی
اس کے کرم سے فقیر کے لئے حوصلہ افزا بات ھو گی اس نے کھا اسے کھاؤ کیونکہ یہ جنت کے خم سے آیا ھے

فرصت شیرازی
این خم نہ خم عصیر باشد این خم ،خم غدیر باشد
از خم غدیر می کنم نوش تا چون خم برآورم جوش

”یہ خم انگور کا خم نھیں ھے یہ خم ،خمِ غدیر ھے
میں خم غدیر پیتا ھوں تاکہ خم کی طرح جوش میں آجاؤں“

آیة اللہ میرز ا حبیب خراسانی
امروز بگو ،مگو چہ روز است؟ تا گویمت این سخن بہ اکرام
موجود شد از برای امروز آغاز وجود تا بہ انجام

امروز زروی نص قرآن بگر فت کمال ،دین اسلام
امروز بہ امر حضرت حق شد نعمت حق بہ خلق اتمام

امروز وجود پردہ برداشت رخسارئہ خویش جلو ہ گر داشت
امروز کہ روز دار وگیراست می دہ کہ پیالہ دلپذیر است

از جام وسبو گذشت کارم وقت خم ونوبت غدیر است
امروز بہ امر حضرت حق بر خلق جھان علی امیراست

امروز بہ خلق گردد اظهار آن سرّ نھان کہ در ضمیر است
عالم همہ هر چہ بود وهستند امروز بہ یک پیالہ مستند

”آج کھو ،نہ کھو کو نسا دن ھے تاکہ میں تمھیں یہ بات اچھے انداز میں بتاؤں
آج کے لئے وجود کا آغاز انجام تک موجود ھو گیا
آج قرآن کی نص کے اعتبار سے دین اسلام کا مل ھو گیا
آج خدا کے حکم سے نعمت حق مخلوق پرکامل ھو گئی
آج وجود کا پردہ ہٹا اور رخسارہ جلوہ گر ھو گیا
آج جو پریشانیوں کا دن ھے مجھے شراب دے چونکہ پیالہ دل کو لبھانے والاھے
میرا کام جام و صبو سے گذر گیاخم کا وقت اور غدیر کی باری ھے
آج خدا کے حکم سے علی تمام مخلوقات عالم کے امیر ھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آج لوگوں پرضمیروں کا پوشیدہ راز آشکار ھوجا ئے گا
دنیا جو بھی تھی اور ھے آج ایک پیالہ میں مست ھے “
فارسی ادبیات میں نثر لکھنے والوں نے غدیر کے سلسلہ میں زبر دست قطعے لکھے ھیں جس کے ھم دو نمونہ ذیل میں پیش کررھے ھیں :
غدیر میں گو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فکر فر ما رھے تھے :حضرت علی علیہ السلام کے بغیر کیسے کام کا انجام ھو گا ؟
اور حضرت علی علیہ السلام یہ فکر کر رھے تھے کہ :حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کیسے زندگی بسر ھو گی ؟
لوگ اسی آنے اور جا نے کے پس و پیش میں ھیں ایک مشکل میں گرفتار ھیں :
یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھیں کہ اگر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی تو باقی رہ جا ئینگے ۔
یہ علی علیہ السلام ھیں اگر ان کی بیعت توڑ لی تو ھاتھ سے نکل جا ئیں گے !!
لوگوں کے گروہ کس طرح حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں فکر کرتے ھیں اور ان کے قائد بیعت کو توڑنے کی سا زش کرتے ھیں ---!!؟

اسماعیل نوری علاء
آری ---خم ! ھاں ،خم
شربدار ولایت ولایت کی شراب کی جگہ
غدیر حا دثات غدیر واقعات
ومیان منزل افشای راز ھا ست ۔ رازوں کے افشا کے درمیان ھے
بنگریدش اس کو دیکھو
کہ بر اوج دست و بازو دست و بازو کی بلندی پر
در چنگ چنگا لی از نور نور کے پنجہ میں
ایستا دہ است کھڑا ھے
بہ ابر ھا نزدیکتر تا بہ ما ھمارے مقابلہ میں بادلوں سے زیادہ نزدیک ھے
و نگاہ نمی کند نہ در چشمان مشتاق اور مشتاق آنکھوں کو نھیں دیکھتا ھے
نہ در دیدگان دریدہ از حسد ۔ نہ حسد سے پھٹی ھو ئی آنکھوں کو
بہ این ترانہ گو ش کنید اس ترانہ کو سنو
کہ در ھفت آسمان می طپد : جو ساتوں آسمانوں میں گونج رھا ھے
”جو مجھ کو اپنا مو لا سمجھتا ھواس کو معلوم ھوتا ھے کہ میرے برابر میں کھڑا ھو ا شخص بھی اس کا مو لا ھے “
آری ھاں
امروز ھمہ چیز کا مل است آج تمام چیزیں کامل ھو گئیں
معیاری بہ دنیا آمدہ دنیا کو ایک معیار مل گیا
کہ در سایہ اش جس کے سایہ میں
نیک و بد از ھم مشخصند۔ نیک و بد ایک دوسرے سے ممتاز ھیں۔

شعر اور اردو ادب
پیمبروں نے جو ما نگی ھے وہ دعا ھے غدیر
جو گو نجتی رھے تا حشر وہ صدا ھے غدیر

جو رک سکے نہ وہ اعلان مصطفےٰ ھے غدیر
کہ ابتداء ذو العشیرہ ھے انتھا ھے غدیر

غدیر منزل انعام جا ودانی ھے

غدیر مذ ھب اسلام کی جوانی ھے

غدیر دامن صدق و صفا کی دولت ھے
غدیر کعبہ و قر آن کی ضما نت ھے

غدیر سر حد معراج آدمیت ھے
غدیر دین کی سب سے بڑی ضرورت ھے

غدیر منزل مقصود ھے رسولوں کی
غدیر فتح ھے اسلام کے اصولوں کی

متاع کون و مکاں کو غدیر کہتے ھیں
چراغ خا نۂ جاں کو غدیر کہتے ھیں

صدا قتوں کی زباں کو غدیر کہتے ھیں
عمل کی روح رواں کو غدیر کہتے ھیں

غدیر منزل تکمیل ھے سفر نہ کھو
نبی کی صبح تمنا ھے دو پھر نہ کھو

ستم کئے ھیں بہت وقت کے شریروں نے
مٹائے نقش وفا خنجروں نے تیروں نے

حدیثیں ڈھا لی ھیں دنیا کے بے ضمیروں نے
فسا نے لکھے ھیں در بار کے اسیروں نے

علی کے لال کا جب ھاتھ تھام لے گی غدیر
ستمگروں سے ضرور انتقام لے گی غدیر

کوہ فاراں سے چلا وہ کا روان انقلاب آگے آگے مصطفےٰ ھیں پیچھے پیچھے بو تراب
فکر کے ظلمت کدے میں نور بر ساتا ھوا ذہن کی بنجر زمیں پر پھول بر ساتا ھوا

قافلہ تھا اپنی منزل کی طرف یوں گا مزن جیسے دریا کی روانی جیسے سورج کی کرن
خُلق پیغمبر بھی تیغ فا تح خیبر بھی ھے یعنی مر ھم بھی پئے انسانیت نشتر بھی ھے
ذہن کی دیوار ٹو ٹی باب خیبر کی طرح دل میں در وازے کھلے اللہ کے گھر کی طرح
مو ج نفرت میں محبت کے کنول کھلنے لگے خون کے پیا سے بھی آپس میں گلے ملنے لگے
ذو العشیرہ میں ھوا پھلے پھل اعلان حق یعنی یہ آغاز تھا آئینۂ انجام حق
بن گئی ھجرت کی شب دین الٰھی کی سحر بستر احمد پہ سو ئے شیر داور رات بھر
بزم پیغمبر میں دیکھو آدمیت کا جلال یعنی سر داروں کے پھلو میں نظر آئے بلال
آخرش بدر و احد کے معر کے سر ھو گئے جب اٹھی تیغ علی پسپاستم گر ھو گئے
غدیر نام ھے اللہ کی عبا دت کا غدیر نام ھے انسان کی شرافت کا
غدیر نام ھے نوع بشر کی عظمت کا غدیر نام ھے ربط کتاب و عترت کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہاں میں جو ہے اسی اک سفر کا صدقہ ہے
ہر ایک صبح اسی دو پہر کا صدقہ ہے

کہیں سکوں کہیں جھنکار بن گئی ہے غدیر کبھی صدا ئے سرِداربن گئی ہے غدیر
کہیں قلم کہیں تلوار بن گئی ہے غدیر کہیں دعا کہیں انکار بن گئی ہے غدیر

یہ سب اثاثہ ٔ علم و یقین مٹ جاتا
اگر غدیر نہ ہو تی تو دین مٹ جاتا

دل پیمبر اعظم کا چین بھی ہے غدیر نمود قوت بدر و حنین بھی ہے غدیر
لب بتول پہ فر یاد و شین بھی ہے غدیر حسن کی صلح بھی جنگ حسین بھی ہے غدیر

کبھی صدا ئے جرس بن کے راہ میں آئی
کفن پہن کے کبھی قتل گاہ میں آئی

نبی کے بعد صف اشقیاء جب آئی تھی عدا وت آل پیمبر کی رنگ لا ئی تھی
ستم پر ستوں نے کب آستیں چڑھا ئی تھی جمل کی اور نہ صفین کی لڑائی تھی

نہ سمجھو تھا وہ شہٗ قلعہ گیر پر حملہ
کیا تھا اہل ہوس نے غدیر پر حملہ

یہ آرزو تھی مٹا دیں گے نقش پائے غدیر سمجھ رہے تھے کہ مقتل ہے انتہا ئے غدیر
مگر نہ رک سکی تیغوں سے بھی ہوا ئے غدیر سنا نکی نوک پہ بھی گونج اٹھی صدا ئے غدیر

لہو میں غرق ہر اک حق پسند ہو کے رہا
مگر غدیر کا پرچم بلند ہو کے رہا

نفاق و کفر کے گھیروں نے را ستہ رو کا جفا و ظلم کے ڈیروں نے راستہ رو کا
جہا لتوں کے اندھیروں نے را ستہ رو کا قدم قدم پہ لٹیروں نے را ستہ رو کا

جو سدّ راہ بصد نخوت و غرور ہو ئے
وہ سب غدیر سے ٹکرا کے چورچور ہو ئے

جو حق پرست تھے وہ دار پر چڑھا ئے گئے نہ جانے کتنے غریبوں کے گھر جلا گئے
نقوش حق و صدا قت تھے جو مٹا ئے گئے زبا نیں کا ٹی گئیں اور لہو بہا ئے گئے

جو ایک مریض کو بیڑی پہنا نے آئے تھے
وہ سب غدیر کو قیدی بنا نے آئے تھے

ستم گروں سے کہو قتل عام کر تے رہیں نبی کے قول کی تا ویل خام کر تے رہیں
جو کر گئے ہیں اب و جد وہ کام کر تے رہیں ہزار ظلم صبح و شام کر تے رہیں

مگر غدیر کا اعلان رک نہیں سکتا

اٹھا تھا خم سے جو طوفان رک نہیں سکتا

لئے ھے تیغ علی قلعہ گیر کا وا رث نمو د قوت نان شعیر کا وارث
نبی کے لال جناب امیر کا وارث نکل کے آئے گا جس دن غدیر کا وارث

زبان تیغ بتا ئے گی عزّ و شان غدیر
کھیں پناہ نہ پا ئیں گے دشمنان غدیر

جب شکست فاش با طل کو ھو ئی جنگاہ میں بد دعا دینے کو آ پھونچے نصا ریٰ راہ میں
تب نبی و فا طمہ حسنین و حیدر آگئے اپنے اھل بیت کو لیکر پیمبر آگئے

منزل خندق پہ پہنچا جب غدیری کا رواں کل ایماں بن کے نکلے تب امام انس و جاں
سورۂ تو بہ حرم میں لے کے جا ئیگا وھی جس نے چو سی ھے زباں قرآں سنا ئے گا وھی

فتح مکہ میں جھا لت کے صنم تو ڑے گئے پتھروں کے بت روایت کے صنم تو ڑے گئے
آچکا ھے اب وھاں پر کا روان انقلاب انبیاء نے مد توں دیکھا تھا جس منزل کا خواب

ھو گیا اعلان جب مو لا علی کے نام کا چھرہ رو شن ھو گیا مستقبل اسلام کا
مصطفےٰ کو تا ابد محمود حق نے کر دیا حد پہ جو آئے تو لا محدود حق نے کر دیا

ذمہ دار دین حق پڑھ کر ولا یت ھو گئی دو سرے لفظوں میں تو سیع نبوت ھو گئی

بزم ھستی میں جلا ل کبریا ئی ھے غدیر
بھر امت امر حق کی رو نما ئی ھے غدیر

اے مسلماں دیکھ یہ دو لت کھیں گم ھونہ جا ئے
مصطفےٰ کی زندگی بھر کی کما ئی ھے غدیر

دا من تا ریخ انسان کی دو لت ھے غدیر
بیکسوں کی شان کمزوروں کی طاقت ھے غدیر

اک ذرا سا ذکر آیا اور چھرے فق ھو ئے
دشمنوں کے واسطے روز قیامت ھے غدیر

عظمت دین الٰھی کا منا رہ ھے غدیر
دو پھر میں جو تھا روشن وہ ستارہ ھے غدیر

تھام کر با زوئے حیدر مصطفےٰ بتلا گئے
ایک کیا سا رے رسولوں کا سھارا ھے غدیر

پیچ و خم کو ئی نہ کھا ئی نہ کھا نچہ ھے غدیر
جس میں ڈھلتی ھے صداقت ایسا سا نچہ ھے غدیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پھر گیا رخ دشمنان مذ ھب اسلام کا
کفر کے رخسار پر حق کا طما نچہ ھے غدیر

منزل تکمیل دین کبریا ئی کی عید ھے
نقطۂ معراج کار انبیاء کی عید ھے

آدمی کیا عترت و قرآن ملتے ھیں گلے
عید سب بندوں کی یہ دین خدا کی عید ھے

شعر و ادب تر کی

یو سف شھاب
امامی حضرت باری گرَگ ایده تعیین
محوّل ھر کَسَہ او لماز امور ربانی

منا دی آیۂ قرآنیدور،علیدی ولی
علینی رد ایلین ،رد ایدو بدی قرآنی

منہ وصی ،سیزه اولی بنفسدوربو علی
مباد ترک ایلیہ سیز بو وصایانی

بو امر امر الھیدی ،نہ مینم رأ ییم
امین وَحیِدی نا زل ایدن بو فرمانی

دو توب گو گہ یوزین عرض ایتدی اول حبیب خدا
کہ ای خدا ئے روؤف و رحیم و رحما نی

عم او غلو می دو تا دشمن او کس کہ ،دشمن دوت
محب و نا صر ینہ ،نصرت ایلہ ھر آنی

بو ما جرانی گو رنده تمام دشمن و دو ست
غریو و غلغلہ دن دو لدی چرخ دا ما نی

او کی محبیدی مسرور او لوب ،عدو غمگین
نہ او لدی حدی سرور ونہ غصہ پایا نی

"امام کو خداوند عالم معین کرتا ھے یہ امر ربانی ھر شخص کے حوالے نھیں کیا جاسکتاھے
علی آیۂ قرآن کے منادی اور خدا کے ولی ھیں،جس شخص نے علی کا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کردیاھے
یہ علی میرے وصی اور تم میں سب سے اولیٰ ھینھر گز ان سفارشات کو ترک نہ کرنا
یہ امر ،امر الٰھی ھے میری اور تمھاری رائے نھیں ھے امین وحی نے یہ فرمان نازل کیا ھے
حبیب خدا نے اپنی صورت آسمان کی طرف کرکے کھاا ے خداوند رؤوف و رحیم و رحمان جو شخص میرے چچازاد بھائی
کا دشمن ھے تو اس کو دشمن رکھ جو اس کو دوست رکھےتو ھمیشہ اس کی مدد کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمام دوست اور دشمنوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو دنیا میں خو شی کر لہر دوڑ گئی
دوست خوشحال ہوگئے اور دشمن رنجیدہ ہوگئے غصہ کافور ہوگیا اور خو شی و شادمانی کے حالات فراھو ہوگئے ''

قمری
حکم خطاب آیۂ یا ایھا الرسول
تبلیغنہ وصایتوہ مد عا علی

حکم غدیر ہ منزلی حج الوداعدہ
قیلدی سنی یرندہ وصی ،مصطفیٰ علی

''یا ایھا الرسول ...کا حکم خطاب ،اے علی تیری وصایت و خلافت کا مدعا ھے
حجۃ الوداع میں حکم غدیر کے اقتضا کے مطابق پیغمبر اکرم نے تجھے اپنا جا نشین منتخب فرمایا''

یوسف معزی ارد بیلی
پروردگار عالم ایدو بدور حما یتین
بیلد یر دی یر یو زندہ پیمبر رسالتین

گلدی غدیر خُمَیدہ رجعتدہ نا گھان
روح الامین گتور دی پیام و بشارتین

بعد از سلام عرض ایلدی امر ایدور خدا
امّت لَرہ یتور سون علی نون ولا یتین

فرمان و یروب رسول امین کا روان دو شوب
فر ما نیون گور و بدور اولارد ا طاعتین

منبر دو زَلدی چخدی ھمان منبر او ستنہ
اوّل پشیتدی امتی قرآن تلا وتین

خیر البشر علی کمرین دو تدی قا لخِزوب
حضار تا گور و بدور او صاحب شجا عتین

مو لا یم ھر کیمہ دیدی من ھر زماندہ
مو لا سی دور عم او غلوی ھمان با دیانتین

جبریل گتدی آیہ ٔ اکملت دینکم
اسلامون آرترو بدو بو گون حق جلا لتین

''پروردگار عالم نے اپنی حمایت کا اعلان کیا جب رسالت پیغمبر کا زمین پر اعلان فرمایا
ناگھاں غدیر خم آئی روح الامین ان کے لئے پیغام اوربشارت لے کر آئے
سلام کے بعد عرض کیاخداوند عالم کا امر ھے :ولایت علی کا پیغام امت تک پھونچا دیجئے رسول امین کے فرمان سے تمام
قافلے ٹھھر گئے انھوں نے بھی رسول کے فرمان کی اطاعت کی
منبر بنایا گیا اور رسول منبر پر تشریف لے گئے پھلے قرآن کی آیت لوگونکو پڑھ کر سنا ئی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر خیر البشر نے علی کو اپنے ھاتھوں پر بلند کیااور حاضرین نے اس صاحب شجاعت شخص کا مشاھدہ کیا ۔
فرمایا :جس شخص کا میں ھر زمانہ میں مو لاھو ں یہ علی بھی اس کے مو لا ھیں
جبرئیل آیہٴ اکملت لکم دینکم لیکر آئے آج اللہ نے اسلام کی جلالت و عظمت بڑھا دی ھے "

۷ غدیر کی یا دیں
غدیر کی یاد کو زندہ رکھنااس کے مطالب و محتوا کو زندہ رکھنے کا سب سے مؤثر سبب ھے ،طول تا ریخ میں غدیر کی یا دگا ری کے طور پر مختلف چیزیں دیکھنے کو ملتی ھیں چو نکہ مسلمانونکی مختلف اقوام و ملل نے اپنے حالات کے مطابق اپنے معا شرہ میں غدیر کی یادگا ریں بپا کی ھیں۔
مسجد غدیر ،غدیر کے بیا بان میں مسلمانوں کی زیا رتگاہ کے عنوان سے ایک متبرک جگہ تھی۔غدیر کی یاد میں منا ئی جا نے والی سالانہ محفلیں دو سرے مختلف قسم کے پروگرام ،غدیر کو زندہ کر نے کے دو سرے جلوے ھیں ،غدیرمیں زیارت امیر المو منین علیہ السلام پڑھنا صاحب غدیر سے تجدید بیعت اور غدیر کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ھے ۔ یہ تمام مظا ھرے غدیرکے معتقد معاشروں میں غدیر کی حفا ظت اور اس کے مخا لفوں کے با لمقابل اس کے دفاع کے لئے ھیں ۔ان ھی یادوں کے سایہ میں چو دہ صدیوں سے غدیر تا ریخ اسلام میں درخشاں و تا بندہ ھے اور غدیر کی نا بودی کی ہزاروں سازشیں ناکام ھو چکی ھیں ۔

۱ مسجد غدیر
غدیر وہ سر زمین مقدس ھے جس نے دسویں ھجری مینپیغمبر اکرم (ص)کے حجة الوداع میں ایک اھم کر دار ادا کیا اور "و صایت و ولایت "امیر المو منین علی بن ابی طالب اس مقام پر انجام پا ئی آج اس کی کیا حا لت ھے ؟
کیا تا ریخ کایہ اھم نقطہ دشمنی و لجا جت کے گرد و غبار میں فر ا موشی کے سپرد کر دیا گیا ھے؟کیا اس مقدس وا دی کو شیعہ بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی زیا رتگاہ نہیں ھو نا چا ہئے ؟ کیا چودہ صدیاں گزر نے کے با وجود اس معطرخاک نے رسالت و وصایت کی شمیم روح پرور کی نگھداری نہیں کی ھے ؟کیا ابھی بھی اس مقدس و پا کیزہ سر زمین پر پیغمبر اکرم(ص) اور حضرت علی علیہ السلام کے مقدس قدموں کے نشانات نقش نہینھوئے؟کیا یھی خاک و بالو اس عظیم منظر کے وا قعہ کے شاھد و گواہ نہیں ھیں ؟کیا غدیر کی اس پگھلا دینے والی گرم ھوا کی امواج میں پیغمبر اکرم(ص) کی نجات دینے والی صدا نہیںآ رھی ھے ؟
کیابیت اللہ الحرام کے زا ئروں کو اس سر زمین پاک سے گزر نے اور اپنے روح و جسم کو اس فضا میں تا زگی اور شا دابی سے معطر کر نے کی اجا زت ھے جس ۱۸ ذی الحجہ کوپیغمبر اکرم (ص) ملکوتی صدا بلند ھو ئی تھی ؟

مسجد غدیرکی تا ریخ
جس دن سے پیغمبر اکرم (ص)نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدا ن میں امامت کے منصب پرمتعا رف فر مایایہ وہ وادی اور مقدس ھو گئی ۔دو نورانی ھستیوں حضرت رسول اکرم(ص) اور حضرت علیہ السلام کے ذریعہ اس مقام پر تین دن کے پروگرام نے اس وادی کو ایسی رو حانی کیفیت عطا کر دی کہ چودہ سو سال سے لیکر آج تک (غدیر میں پیغمبر اکرم(ص) کی مسجد)کا نام زبان زد عام ھے اور لاکھوں حا جی خا نہٴ کعبہ جا تے اور آتے وقت اس کی زیارت کر تے ھیں اور اس میں نماز پڑھ کر خدا وندعالم سے لو لگا تے ھیں ۔
ائمہ علیھم السلام نے اپنے اصحاب کو غدیر خم کی مسجد کی زیارت کر نے کی تا کید فر ما ئی تھی اوریہ کہ
۱بحا رالا نوار جلد ۸ قدیم صفحہ ۲۲۵،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۱،جلد ۵۲ صفحہ ۵ حدیث ۴،جلد ۱۰۰ صفحہ ۲۲۵۔اثبات الھداةجلد ۲ صفحہ ۱۷ حدیث ۶۷ ،صفحہ ۲۱ حدیث ۸۷ ،صفحہ ۱۹۹ حدیث ۱۰۰۴ ۔معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۸۹،مصباح المتھجدصفحہ ۷۰۹،الوسیلہ (ابن حمزہ) صفحہ ۱۹۶ ۔الغیبہ(شیخ طو سی)صفحہ ۱۵۵۔الدروس صفحہ ۱۵۶۔مزارات اھل البیت علیھم السلام و تا ریخھامؤلف سید جلا لی صفحہ ۴۲۔
مسجد کی زیارت کر نے سے با لکل غافل نہ ھونا ۔حضرت امام حسین علیہ السلام جب مکہ سے کربلاکی طرف تشریف لے جا رھے تھے تو آپ نے غدیر میں توقف فر مایا ۔حضرت امام باقر اور حضرت اما م صادق علیھما السلام مسجد غدیر میں تشریف فر ما ھو ئے اور انھوں نے اپنے اصحاب کےلئے غدیر میں ھو نے والے پرو گرام کی انھیں نشاندھی کی اور اس کی تشریح فر ما ئی ۔
محدثین اور بڑے علمائے کرام بھی غدیر خم میں آتے اور اس وا دی کا احترام کر تے تھے ۔تیسری صدی ھجری میں علی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بن مہز یار اھوا زی اپنے سفر حج کے دوران وھاں پر آئے تھے ۔شیخ طو سی چھٹی ھجری ابن حمزہ ساتویں ھجر ی اور شھید اول اور علامہ حلی آٹھویں صدی ھجری کے کلا م میں ھم مسجد غدیر کا اسم مبارک اور اس کے با قی رہنے کے آثار کے متعلق پڑھتے ھیں ۔

سید حیدر کا ظمی نے ۱۲۵۰ ھجری میں مسجد غدیر کے وجود مبارک کی خبر دی ھے اور اس زمانہ میں اگرچہ سڑک غدیر سے بہت دور تھی لیکن غدیر کی مسجد مشھور و معروف تھی ۔محدث نوری نے بھی ۱۳۰۰ھجری میں اس کے وجودکی خبر دی ھے وہ بذات خود مسجد غدیر میں گئے اور وھاں کے اعمال بجا لائے ۔

مسجد غدیر کا دشمنوں کے ھا تھوں خراب ھو نا[143]

جس طرح تاریخ میں غدیر کا پرچم بلند و بالا ھے اور اس سے "علی ولی اللہ "کا نور در خشاں ھے اسی طرح مسجد غدیر بھی دشمنان و لا یت کی آنکھوں میں خار تھی کہ جس کی مٹی اور اینٹوں کی بنیادیں زندہ سند کے عنوان سے صحرا ئے غدیر کے دل پر درخشاں ھے ۔اسی وجہ سے مو لا ئے کا ئنات سے بغض و عناد رکھنے والے جنھوں نے آپ (ع) کے گھر کوبھی جلا دیا تھا اوران کی اتباع کر نے والوں میں اس طرح کی اعتقاداتی اور تا ریخی عمارت کو دیکھنے کی ھمت نھیں تھی ۔

مسجد غدیر کے آثار جن کی پیغمبر اکر م(ص) اور ان کے اصحاب نے بنیاد رکھی تھی سب سے پھلی مر تبہ عمر بن خطاب کے ذریعہ سے نیست و نابود کئے گئے اور ان کی نشانیوں کو مٹا دیا گیا ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے زمانہ میں اسے دوبارہ زندہ کیا گیا لیکن آپ(ع) کی شھا دت کے بعد معاویہ نے دو سو آدمیو ں کو بھیج کر پھر مسجد غدیر کو خاک میں ملادیا !

بعد کے زمانوں میں پھر مسجد غدیر کو بنا یا گیا اور وہ حجاج کے راستہ کے نزدیک قرار پا نے کی وجہ سے بہت زیادہ مشھور و معروف تھی یھاں تک کہ سنی تا ریخ نو یسوں اور جغرافیہ دانوننے بھی اس کا نام لیا اور اس جگہ کی نشاندھی کی ھے ۔

سو سال پھلے تک مسجد غدیر اپنی جگہ پر قا ئم تھی اگر چہ مسجد مخالفین کے علاقہ میں تھی لیکن باقاعدہ طورپر محل عبادت اور مسجد غدیر کے نام سے مشھو ر و معروف تھی یھانتک کہ اس کو آخر ی ضربہ وھا بیوں نے لگایا ۔انھوں نے مسجد غدیر کو بر باد کر نے میں بغض و حسد سے بھرے ھو ئے دو اقدام کئے: ایک طرف تو انھوں نے مسجد کو منھدم کیا اور اس کے آثار نیست و نا بود کئے اور دو سری طرف انھوں نے راستہ بدل کراسے مسجد غدیر سے بہت دورکر دیاھے ۔

اسوقت مسجد غدیر کا مقام [144]

غدیر اس وقت بھی بیابان کی صورت میں ھے جس میں ایک تالاب اور پانی کا چشمہ ھے اور مسجد جس کا اب نام و نشان نھیں ھے چشمہ اور تالاب کے درمیان تھی یہ علا قہ مکہ سے دو سو کیلو میٹر کے فاصلہ پر شھر رابغ کے نزدیک جحفہ نامی دیھات کے پاس ھے جو حا جیوں کا میقات ھے اور اب بھی یہ علاقہ غدیر کے نام سے ھی جانا پھچانا جاتا ھے اور وھاں کے باشندے اس کے نام سے بخوبی آگاہ ھیں اور انھیں یہ بھی معلوم ھے کہ شیعہ حضرات اس کی تلاش و جستجو میں وھاں پر آیا کرتے ھیں ۔

اس وقت وادی غدیر تک پہنچنے کے دو راستے ھیں :

ا۔راہ جحفہ

رابغ کے ھو ائی اڈے سے لیکر جحفہ نامی دیھات کے شروع ھونے تک ،اس کے بعدپانچ کلو شمال کی طرف ریگستان میں قصر علیا تک ریت کے ٹیلوں سے گزر کر ،اس کے بعد چھو ٹے سے بیابان سے گزر کر دائیں طرف غدیر کا راستہ ھے ۔مشرق کی طرف سے غدیر کا فاصلہ میقات جحفہ سے آٹھ کیلو میٹر ھے

۲۔راہ رابغ

مکہ"مدینہ "رابغ روڈ کے چو راھے سے مکہ کی طرف سڑک کے بائیں جانب دس کیلو میٹر اس کے بعد دائیں جانب غدیر کی طرف ایک چھو ٹا راستہ ھے کہ جس کا فا صلہ جنوب مشرق سے رابغ تک ۲۶ کیلو میٹر ھے ۔

اس آرزو و امید کے ساتھ کہ صاحب غدیر کے ظھور کے ساتھ خو شگوار اور روح انگیز علاقہ دوبارہ زندہ ھو اور تالاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس کے چشمہ کے درمیان بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر ہواور پیغمبر اکرم (ص)کے منبر اور خیمہ کی جگہ مکمل طور پر بنا ئی جا ئے اور پھر سے اس عظیم واقعہ کی یاد تازہ ہو اور پوری دنیا کے افراد کی زیارت گاہ بن جا ئے ۔

۲ غدیر کے دن حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت
ہر شیعہ انسان کی یہ دلی آرزو و تمنا ھے کہ اے کاش زمانہ پیچھے پلٹ جاتا اور ھم غدیر میں حا ضر ہو تے اور اپنے مو لا کے ھاتھ پر بیعت کرتے اور ان کو مبارکباد دیتے ۔اے کاش حضرت امیر المو منین (ع) اب زندہ ہو تے اور ھم ھر سال غدیر خم میں آپ (ع) کی خدمت اقدس میں حا ضر ہو تے اور ان سے تجدید بیعت کرتے اور پھر انھیں تبریک و تہنیت پیش کرتے ۔
اس آرزو کا محقق ہو نا کو ئی مشکل نھیں ھے ۔نجف اشرف میں آپ(ع) کے حرم مطھر میں حاضر ہو نا اور صمیم دل سے آپ (ع) کی ساحت مقدس میں دلی آرزو کے ساتھ آپ(ع) سے گفتگو کرنا شیعہ نظریہ کے مطابق حقیقی بیعت کی تجدید اور واقعی طور پر تبریک و تہنیت کہنا ھے ۔غدیر کا عالم ھستی کے اس دوسرے نمبر کے شخص پرسلام جو ھما ری آواز کو سنتا ھے ھمارا جواب دیتا ھے غدیر میں حا ضر ہو نے اور ان کے دست مبارک پر بیعت کر نے کا حکم انھیں کے حو الہ ھے ۔
حضرت امام صادق اور حضر ت امام رضا علیھما لسلام نے سفارش فر ما ئی ھے کہ جس حد تک ممکن ہو ھمیں غدیر کے روز حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس حا ضر ہو نا چا ہئے اور غدیر کی اس عظیم یاد کو صاحب غدیر کے حرم میں منا ئیں ۔یھاں تک کہ اگر ھم ان کے حرم مبارک میں حا ضر نھیں ہو سکتے تو ھم کھیں پر بھی ہوں ھما رے لئے یھی کا فی ھے کہ ان کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کر یں ان پر سلام بھیجیں اور اپنے دل کو حرم مطھر میں حا ضر کریں اور اپنے مو لا سے گفتگو کریں۔[145]
غدیر کی یہ سالانہ یاد غدیر کے واقعہ کو دو بارہ زندہ کرنا اور صاحب غدیر سے تجدید بیعت کر نا ھے اور یہ یاد ائمہ علیھم السلام کے زمانہ سے لیکر آج تک اسی طرح بر قرار ھے ۔سالانہ غدیر کے دن ہزاروں افراد حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے حرم مطھر میں جمع ہو تے ھیں اور ان کی غلا می کے ھار کو اپنی گردن میں ان کے مبارک ھاتھوں سے ڈالتے ھیں اور اپنے نفوس کے مطلق طور پر ان کے با اختیار ہو نے پر فخر کر تے ھیں اور اسے ان کے فرزند حضرت قائم عجل اللہ تعا لیٰ فر جہ الشریف سے بیعت سمجھتے ھیں،وہ ھما رے سلام کا جواب دیتے ھیں اور ھما رے ھاتھ کو اپنے دست ید اللّٰھی سے دبا تے ھیں ۔
حضرت امام ھادی علیہ السلام جس سال معتصم عباسی نے آپ(ع) کو مدینہ سے سا مرا شھر بدر کیا غدیر کے دن نجف اشرف تشریف لا ئے اور اپنے جد محترم حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے حرم مطھر میں حاضر ہو ئے اور ایک مفصل زیارت میں آپ(ع) (حضرت علی علیہ السلام) سے مخاطب ھوکر فر مایا[146] یہ زیارت مطالب و محتوا کے اعتبار سے شیعوں کے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے بارے میں عقائداور آپ(ع) کے فضائل اور محنت و مشقت کاایک مکمل مجموعہ ھے ۔اس مقام پر ھم اپنے تجدید عھد کے لئے اس زیارت کے چند جملے بیان کر تے ھیں نیزان دعاؤں کا بھی تذکرہ کریں گے جن میں مسئلۂ غدیر بیان کیا گیا ھے۔

۱۔دعائے ندبہ میں آیا ھے :
فَلَمَّاانْقَضَتْ اَیَّامُہُ اَقَامَ وَلِیَّہُ عَلِیَّ بْنَ طَالِبٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِمَاوَآلِہِمَا ھَادِیاًاِذْکَانَ ھُوَالْمُنْذِرُوَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍفَقَالَ وَالْمَلَأُاَمَامَہُ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ“
”پھر جب آپ (ع) کی رسالت کے دن تمام ہو گئے تو انھوں نے اپنے ولی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو قوم کا ھا دی مقرر کر دیا اس لئے کہ خود عذاب الٰھی سے ڈرا نے والے تھے اور ھر قوم کے لئے ھا دی کی ضرورت ھے آپ نے مجمع عام میں اعلا ن کر دیا جس کا میں صاحب اختیار ہوں اس کے یہ علی (ع) صاحب اختیار ھینخدا یا جو اسے دو ست رکھے اسے دوست رکھ اورجو اس سے دشمنی کرے اسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے چھوڑ دے اسے ذلیل و رسوا کر “

۲۔دعا ئے عدیلہ میں آیا ھے :
آمَنَّابِوَصِیِّہِ اَلَّذِیْ نَصَبَہُ یَوْمَ الْغَدِیْرِوَاَشَارَبِقَوْلِہِ ”ھٰذَا عَلِیٌّ“اِلَیْہِ “

”ہم ایمان لا ئے ان کے وصی پر جن کو غدیر کے دن منصوب کیا اور اپنے اس قول کے ذریعہ اشارہ فر مایا کہ علی میرے جا نشین ہیں “

۳۔زیارت غدیر میں آیا ہے :
اَلسَّلا مُ عَلَیْکَ یٰا مَوْلاٰیَ وَمَوْ لَی الْمُوْ مِنینَ ۔
السّلاٰمُ عَلَیْکَ یٰا دینَ اللہِ الْقَو یمَ وَصِراٰطَہُ الْمُسْتَقیمَ ۔
اَشْہَدُ اَنَّکَ اَخُورَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ آلہ ۔۔وَاَنَّہُ قَدْ بَلَّغَ عَنِ اللہِ مٰا اَنْزَلَہُ فیکَ،فَصَدَعَ بِأمْرِہِ وَاَوْجَبَ عَلیٰ اُمَّتِہِ فَرْضَ طٰاعَتِکَ وَوِلاٰیَتِکَ وَعَقَدَ عَلَیْہِمُ الْبَیْعَۃَ لَکَ وَجَعَلَکَ اَوْلیٰ بِالْمُوْمِنینَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کَمٰاجَعَلَہُ اللہُ کَذٰلِکَ ثُمَّ اَشْہَدَاللہَ تَعٰالیٰ عَلَیہِم فَقٰالَ اَلَسْتُ قَدْ بَلَّغْتُ ؟فَقٰا لُواالّلھم ۔بلیٰ ۔فقال: اللّٰھُمَّ اشْہَدْ وَکَفٰی بِکَ شَہیداًوَحَاکِماً بَیْنَ الْعِبٰادِ فَلَعَنَ اللہُ جٰاحِدَ وِلاٰیَتِکَ بَعْدَ الاِقْرٰارِوَنٰاکِثَ عَہْدِکَ بَعْدَ الْمیثٰاقِ ۔
”سلام ہو آپ پر اے میرے مو لا اور مومنوں کے مو لا۔
سلام ہو آپ پر اے اللہ کے دین محکم اور اس کے صراط مستقیم
میں گو اہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا(ص) کے بھا ئی ہیں ۔۔۔اور میں گو اہی دیتا ہوں کہ انھوں نے آپ کے سلسلہ میں اللہ کی طرف سے جو نا زل ہوااسے پہنچا دیا اور خدا کے امر کو اجرا کیا اور انھوں نے اپنی امت پر آپ کی اطاعت اور ولا یت کوواجب کیا اور انھوں نے امت سے آ پ کے لئے بیعت لی اور آپ کو مو منین پر ان کے نفسوں کے مقابلہ میں اولیٰ قرار دیا جیسا کہ انھیں اللہ نے ایسا ھی بنایا تھا۔ پھر اللہ کو ان پر گواہ بنایا اور کھا کیا میں نے پہنچا دیا ؟ان لوگوں نے کھا ھاں پہنچا دیا پھر فر مایا خدا یا گواہ رہنا کیونکہ تیری گو اھی کا فی ھے اور تیرا حکم بندوں کے درمیان کا فی ھے پس خدا کی لعنت ھو تیری و لایت کا اقرارکر نے کے بعد انکار کر نے والے پر اور عھد کے بعد عھد شکنی کر نے والے پر“

۴۔ غدیر کی زیارت کے دوسرے حصہ میں یوں آیاھے:
اَشْہَدُ اَنَّکَ اَمیرُ الْمُوْ مِنین الْحَقُّ الَذِی نَطَقَ بِوِلاٰیَتِکَ التَّنْز یلُ وَاَ خَذَ لَکَ الْعَہْدَ عَلَی الْاُ مَّۃِ بِذٰ لِکَ الرَّ سُولُ۔
اَ شْہَدُ یٰااَمیرَالْمُوْمِنینَ اَنَّ الشّٰاکَّ فیکَ مٰاآمَنَ بِالرَّسُولِ الْاَمینِ وَاَ نَّ الْعٰادِلَ بِکَ غَیْرَکَ عٰانَدَ عَنِ الدینِ القویم الَّذِیْ ارْتَضَاہُ لَنَارَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَاَکْمَلَہُ بِوِلَایَتِکَ یَوْمَ الْغَدیْرِ۔ضَلَّ وَاللّٰہِ وَاَضلَّ مَنِ اتَّبَعَ سِوٰ اکَ وَعَنَدَ عَنِ الْحَقَّ مَنْ عٰاداٰکَ۔
میں گوا ھی دیتا ھوں کہ آپ برحق امیر المو منین ھیں آ پ کی ولایت پر قرآن نا طق ھے اور رسول نے اس کا عھد اپنی امت سے آپ کے با رے میں لے لیا ھے۔
اے امیر المو منین آپ کے با رے میں شک کرنے والا پیغمبرامین پر ایمان نھیں لایا اور جس نے آپ کوکسی غیر کے برابر قرار دیاوہ دین محکم کا دشمن ھے جس کو خدا وند عالم نے ھما رے لئے پسند کیا ھے اور جس کو آپ کی ولایت کے ذریعہ روز غدیر مکمل کیا ھے۔
خدا کی قسم وہ گمراہ ھوا اور دوسروں کو گمراہ کیا جس نے تیرے علا وہ کسی اور کا اتباع کیا “

۵۔زیارت غدیر کے ایک اور مقام پر آیا ھے :
اَ شْہَدُ اَنَّکَ مَااتَّقَیْتَ ضٰارِعاًوَ لاٰاَمْسکْتَ عَنْ حَقِّکَ جٰازِعاًوَلاٰ اَحْجَمْتَ عَنْ مُجاھَدَۃِ غٰاصِبِیکَ نٰاکِلاًوَ لاٰاَظْھَرْتَ الرِّضٰابِخِلاٰفِ مٰایُرْضِی اللہَ مُدٰاہِناًوَلاٰوَھَنْتَ لِمٰااَصٰابَکَ فی سَبیلِ اللہِ وَلاٰضَعُفْتَ وَلاَاسْتَکَنْتَ عَنْ طَلَبِ حَقِّکَ مُرٰاقِباً ۔
مَعٰاذَاللہِ اَنْ تَکُوْ نَ کَذَالِکَ، بَلْ اِذْظُلِمَتَ احْتَسَبْتَ رَبَّکَ وَفَوضّْتَ اِلَیْہِ اَمْرَکَ وَذَکَّرْتَہُمْ فَمَاادَّکَرُوْاوَوَعَظْتَہُمْ فَمَااتَّعَظُوْاوَخَوَّفْتَہُمْ فَمَا تَخَوَّفُوْا ۔
اور میں گو ھی دیتا ھوں کہ آپ نے ذلت کی وجہ سے تقیہ نھیں کیا اور نہ آپ اپنے حق سے عاجزی کی وجہ سے رکے اور نہ آپ نے اپنے غاصبوں کے مقابلہ مینعقب نشینی کرتے ھوئے صبر کیا اور نہ آپ نے کسی سازش کے تحت خدا کی مر ضی کے خلاف مطلب کا اظھار کیا اور جو آپ کو راہ خدامیں تکلیف ھو ئی تو اس کو کمزوری اور سستی کی وجہ سے قبول نھیں کیا اور خوف کی وجہ سے اپنے حق کے مطالبہ میں کو ئی کو تا ھی نھیں کی ۔
معاذ اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ھیں بلکہ جب آپ پر ظلم کیا گیا تو آپ نے رضائے خدا کو نگاہ میں رکھا اور اپنا امر اللہ کے حوالہ کر دیا اور آپ نے ظالموں کو نصیحت کی لیکن انھوں نے قبول نھیں کیا آپ نے ان کو مو عظہ کیا انھوں نے نھیں مانا آپ نے انھینخدا سے ڈرایا لیکن وہ خائف نھیں ھوئے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۶-زیارت غدیرکے ایک اور مقام پر آیا ھے :
لَعَنَ اللہُ مُسْتَحِلِّیْ الْحُرْمَۃِ مِنْکَ وَذَائِدِیِ الْحَقِّ عَنْکَ وَاَشْھَدُ اَنَّھُمْ الاَخْسَرُوْنَ الَّذِیْنَ تَلْفَحُ وَجوْھَھُمُ النَّارُ وَ ھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ۔
لَعَنَ اللہُ مَنْ سَاوَاکَ بِمَنْ نَاوَاکَ ۔
لَعَنَ اللہُ مَنْ عَدَلَ بِکَ مَنْ فَرَضَ اللہُ عَلَیْہِ وِلَایَتَکَ ۔
”پس خدا کی لعنت ھو آپ کی حرمت ختم کر نے والے پر اور آپ کے حق کو آپ سے دور کر نے والے پر اور میں گو اھی دیتا ھوں کہ وہ لوگ گھاٹا اٹھانے والوں میں ھیں ان کے چھرے جہنم میں جھونک دئے جا ئیں گے اور وہ اسی میں پڑے جلتے رھیں گے ۔
پس اس پر خدا کی لعنت ھو جو آپ کے دشمن کو آپ کے برابر کرے ۔
خدا کی لعنت ھو اس پر جو اسے آپ کے برابر قرار دے جس پر اللہ نے آپ کی اطاعت فرض کی ھے “

۷-زیارت غدیر میں ایک اور مقام پر آیا ھے :
اِنَّ اللہَ تَعالیٰ اسْتَجَابَ لِنَبِیِّہِ صلی اللہ علیہ وآلہ فِیْکَ دَعْوَتَہُ،ثُمَّ اَمَرَہُ بِاِظْھَارِمَااَوْلَاکَ لِاُمَّتِہِ اِعْلَاءً لِشَانِکَ وَاِعْلَاناًلِبُرْھَانِکَ وَدَحْضاً لِلْاَبَاطِیْلِ وَقَطْعاً لِلْمَعَا ذِیْرِ ۔
فَلَمَّااَشْفَقَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَاسِقِیْنَ وَاتَّقٰی فِیْکَ الْمُنَافِقِیْنَ اَوحیٰ اِلَیْہِ رَبُّ الْعَالَمِیْنَفَوَضَعَ عَلیٰ نَفْسِہِ اَوْزَارَالْمَسِیْرِوَنَھَضَ فِیْ رَمْضَاءِ الْھَجِیْرِفَخَطَبَ وَاَسْمَعَ وَنَادیٰ فَاَبْلَغَ ،ثُمَّ سَاَلَھُمْ اَجْمَعَ فَقَالَ:ھَلْ بَلَّغْتُ؟ فَقَالُوْا:اَللّٰھُمَّ بَلیٰ ۔فَقَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔ثُمَّ قَالَ:اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ؟ فَقَا لُوْا:بلیٰ ۔فَاَخَذَ بِیَدِکَ وَقَالَ:مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھَذَا عَلِیٌّ مَوْلَا ہُ،اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہ“فَمَا آمَنَ بِمَااَنْزَلَ اللہُ فِیْکَ عَلیٰ نَبِیِّہِ اِلَّا قَلِیْلٌ وَلَازَادَاَکْثَرَھُمْ غَیْرَتَخْسِیْرٍ ۔
خداوند عالم نے آپ کے سلسلہ میں اپنے نبی کی دعا قبول فر ما ئی پھر ان کوحکم دیا آپ کی ولا یت کوظاھر کر نے ،آپ کی شان کو بلند کر نے ،آپ کی دلیل کا اعلان کرنے ،اور با طلوں کو کچلنے اور معذرتوں کو قطع کر نے کےلئے ۔
تو جب منافقین کے فتنہ سے ڈرے اور آپ کے با رے میں انھینمنافقین کی طرف سے خوف پیدا ھواتو عالمین کے پرور دگار نے وحی کی” اے رسول آپ اس پیغام کو پہنچا دیجئے جس کا ھم آپ کو حکم دے چکے ھیں اگر آپ نے وہ پیغام نہیں پہنچایا تو گو یا رسالت کا کو ئی کام ھی انجام نہیں دیا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفو ظ رکھے گا“ تو انھوں نے سفر کی زحمتوں کو اٹھایا اورظھر کے وقت کی سخت گرمی میں غدیر خم میں ٹھھر کر خطبہ دیا اور سنا یا اور آواز دی پھر پھو نچا دیا پھر ان سب سے پو چھا کیا میں نے پہنچا دیا تو سب نے کھا ھاں خدا کی قسم آپ نے پہنچا دیا پھر کھا کہ خدا یا گو اہ رہنا پھر کھا کیا میں مو منوں کی جان پر خود ان کی نسبت اولیٰ نہیں ھوں انھوں نے کھا ھاں پھر آپ نے علی (ع) کے ھاتھ کو پکڑا اور فر مایا جس کا میں مو لا ھوں اس کے یہ علی مو لا ھیں خدا یا اس کو دو ست رکھنا جو انھیں دو ست رکھے اور اسے دشمن رکھنا جو انھیں دشمن رکھے اس کی مدد کرنا جو ان کی مدد کرے اس کو ذلیل کرجو انھیں رسواکرے تو آپ کے با رے میں جو خدا نے اپنے نبی پر نا زل کیا ھے اس پر چند لوگوں کے علاوہ اور کو ئی ایمان نہیں لایا اور زیادہ تر لوگوں نے گھا ٹے کے علا وہ کچھ بھی نہیں پایا۔

۸-زیارت غدیر میں ایک اور مقام پر آیا ھے :
اَللّٰھُمَّ اِنَّانَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاھُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ۔فَالْعَنْ مَنْ عَارَضَہُ وَاسْتَکْبَرَوَکَذبَ بِہِ وَکَفَرَوَسَیَعْلَمُ الَّذینَ ظَلَمُوااَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ۔
لَعْنَۃُ اللہِ وَلَعْنَۃُ مَلاَ ئِکَتِہِ وَرُسُلِہِ اَجْمَعِینَ عَلیٰ مَنْ سَلَّ سَیْفَہُ عَلَیْکَ وَسَلَّتَ سَیْفَکَ عَلَیْہِ۔یٰااَمیرَالمُوْمِنینَ مِن الْمُشْرِکِینَ وَالْمُنَافِقِینَ اِلیٰ یَوْمِ الدّ ینِ وَعَلیٰ مَنْ رَضِیَ بِمَاسَائَکَ وَلَمْ یُکْرِھْہُ وَاَغْمَضَ عَیْنَہُ وَلَمْ یُنْکِرْاَوْاَعَانَ عَلَیْکَ بِیَدٍ اَوْ لِسَانٍ اَوْقَعَدَعَنْ نَصْرِکَ اَوْخَذَلَ عَنِ الْجِھَادِ مَعَکَ اَوْغَمَطَ فَضْلَکَ وَجَحَدَ حَقَّکَ اَوْعَدَلَ بِکَ مَنْ جَعَلَکَ اللہُ اَوْلیٰ بِہِ مِنْ نَفْسِہِ ۔
”خدایا میں جانتا ھوں بیشک یہ حق تیری طرف سے ھے تو تو لعنت کر اس پر جو علی سے ٹکرائے، سر کشی کرے ،تکذیب کرے اور کفر کرے اور عنقریب ظلم کرنے والے جان لیں گے کھاں جا ئیں گے۔
اللہ اس کے ملائکہ اور تمام رسولوں کی لعنت ھو اور ان سب پر جنھوں نے اپنی تلوار کو آپ کے مقابلہ میں کھینچا اورجن پر آپ نے اپنی تلوار کھینچی اے امیر المو منین چا ھے وہ مشرکوں میں سے ھوں یا منافقین میں سے روز قیامت تک ،اور ان سب پر جو آپ کی برا ئی سے راضی ھو ئے اور اس کو نا پسند نہ کیا اور چشم پوشی کی اور انکار نہ کیا یا آپ کے خلاف مدد کی ھاتھ یا زبان سے یا آپ کی نصرت سے بیٹھارھا یا آپ کے ساتھ جھاد سے باز رھا یا آپ کے فضل کو کم کیا اور آپ کے حق کا انکار کیا یااس کو آپ کے برابر کیا جس سے خدا نے آپ کو اولیٰ بنایا تھا ۔

۹۔زیارت غدیر کے ایک اور حصہ میں ہم پڑھتے ھیں :
وَالْاَمْرُالْاَعْجَبُ وَالْخَطْبُ الْاَفْزَعُ بَعْدَجَحْدِکَ حَقَّکَ غَصْبُ الصِّدّیقَةِ الطّٰاھِرَةِ الزَّھْرٰاءِ سَیِّدَةِ النِّساءِ فَدَکاًوَرَدُّشَھٰادَتِکَ وَشَھٰادَةُ السَّیِّدَ یْنِ سُلاٰلَتِکَ وَعِتْرَةِ الْمُصْطَفیٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْکُمْ۔وَقَدْاَعْلَی اللهُ تَعٰالیٰ عَلَی الْاُمَّةِ دَرَجَتَکُمْ وَرَفَعَ مَنْزِلَتَکُمْ وَاَبٰانَ فَضْلَکُمْ وَشَرَّفَکُمْ عَلَی الْعٰالَمینَ ۔
اور عجیب ترین امر اور سب سے نا گوار واقعہ آپ کے حق کے انکار کے بعد جناب صدیقہ طاھرہ فا طمہ زھرا (ع) سید ۃ النساء علیھا السلام کے حق فدک کا غصب کرنا ھے اور آپ کی گو اھی اور سردار جوانان جنت امام حسن اور امام حسین علیھما السلام کی گو اھی (جو آپ کی نسل اور عترت مصطفےٰ سے ھیں)کا رد کرنا ھے جبکہ خدا وند عالم نے آ پ (ع) کے مرتبہ کو امت پر بلند کیا ھے اور آپ کی منزلت کو رفعت دی ھے اور آپ کے فضل کو ظاھر کیا ھے اور تمام عالم پر آپ کو شرف دیا ھے ۔

۱۰۔زیارت غدیر میں آیا ھے :
مٰااَعْمَہَ مَنْ ظَلَمَکَ عَنِ الْحَقِّ ۔
فَاَشْبَھَتْ مِحْنَتُکَ بِھِمٰا مِحَنَ الْاَنْبِیٰاءِ عِنْدَ الْوَحْدَةِ وَعَدَمِ الْاَنْصٰارِ ۔
مٰا یُحیطُ الْمٰادِحُ وَصْفَکَ وَلاٰیُحْبِطُ الْطّٰاعِنُ فَضْلَکَ
تُخْمِدُ لَھَبَ الْحُرُوبِ بِبَنٰانِکَ وَتَھْتِکُ سُتُورَ الشُّبَہِ بِبَیٰانِکَ وَتَکْشِفُ لَبْسَ الْباطِلِ عَنْ صَریحِ الْحَقِّ۔
تو وہ کتناسرگشتہ اور اندھا ھے جس نے آپ کے حق پر ظلم کیا ۔
تنھائی اور ناصرو مددگار نہ ھو نے کی صورت میں آپ کی مظلومی انبیا ء علیھم السلام کی مظلومی سے کتنی مشابہ ھے ۔
پس آپ کی مدح کر نے والا آپ کی صفت کا احاطہ نھیں کر سکتا اور نہ کو ئی طعنہ دینے والا آپ کے فضل کا احاطہ کرسکتا ھے ۔
آپ نے اپنی انگلیوں (اپنی قدرت)سے جنگ کے شعلوں کو خاموش کیا اوراپنے بیان سے شبہ کے پردوں کوچاک کیااور باطل کے اشتباہ کوحق کی وضاحت سے کھول دیا ۔

۱۱۔زیارت غدیر میں آیا ھے :
اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَنْبِیٰا ئِکَ وَاَوْصِیٰاءِ اَنْبِیٰائِکَ بِجَمیعِ لَعَنٰا تِکَ وَاَصْلِھِمْ حَرَّنٰارِکَ وَالْعَنْ مَنْ غَصَبَ وَلِیَّکَ حَقَّہُ وَاَنْکَرَعَھْدَہُ وَجَحَدَہُ بَعْدَ الْیَقینِ وَالْاِقْرٰارِ بِالْوِلاٰیَةِ لَہُ یَوْمَ اَکْمَلْتَ لَہُ الدّ ینَ ۔
اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمیرِ الْمُؤْمِنیْنَ وَمَنْ ظَلَمَہُ وَاَشْیٰاعَھُمْ وَاَنصٰارَھُمْ۔
اَللّٰھُمَّ الْعَنْ ظٰالِمِی الْحُسَیْنِ وَقٰاتِلیہِ وَالْمُتٰابِعینَ عَدُوَّہُ وَنٰاصِریہِ وَالرّٰاضینَ بِقَتْلِہِ وَخٰاذِلیہِ لَعْناًوَبیلاً۔
خدایا لعنت کر اپنے انبیاء کے قا تلوں پر اور ان کے اوصیا کے قاتلوں پر مکمل لعنت اور ان کو جھنم کی گر می میں ڈال دے اور لعنت کراس پر جس نے تیرے ولی کا حق غصب کیا اور اس کے عھد کا انکار کیا اور یقین اور اقرار و لایت کے بعد ان سے منحرف ھوا جس روز تو نے دین کو مکمل کیا ۔
خدایا لعنت کر امیر المو منین کے قاتلوں پر اور اس پر جس نے ان پر ظلم کیا اوران (ظلم کرنے والوں) کے ماننے والوں اور نا صروں پر ۔
خدایالعنت کرحسین کے ظالموں اور قا تلوں اور ان کے دشمنوں کا اتباع کرنے والوں اور مدد گاروں پر اور ان کے قتل پرراضی رہنے والوں پر اور انھیں چھو ڑنے والوں پر سخت عذاب و لعنت کر “

۱۲۔زیارت غدیر میں ہم پڑھتے ھیں :
اللّھمّ العن اولّ ظالم ظلم آل محمّد ومانعیھم حقوقھم ۔
اللّھمّ خُصَّ اوّل ظالم وغاصب لآل محمّد باللعن وکل مستنّ بما سنّ الی یوم القیامة۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلیٰ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وآلِہِ الطّاھرین واجْعَلْنٰابِھِمْ مُتَمَسِّکِیْنَ وَبِوِلَایَتِھِمْ مِنَ الْفَائِزِیْنَ الآمِنِیْنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔
خدا یا آل محمد پر سب سے پھلے ظلم کرنے والے پرلعنت کر اور ان کے حقوق کے رو کنے والوں پر
خدایا آل محمد پر پھلے ظالم اور غاصب پر مخصوص لعنت کر اور اس پر بھی جو اس کے طریقہ پر چلے روز قیامت تک ۔

خدایا درود نا زل فرما محمد پر جو خا تم النبیین ھیں اور علی پر جو سید الو صیین ھیں اور ان کی آل پاک پر اور ھم کو ان سے اور ان کی ولا یت سے متمسک قرار دے کر کا میاب فرمااور ان صاحبان امان میں سے قرار دے جن کےلئے کو ئی خوف اور حزن نھیں ھے ۔

۱۳۔ھم روز غدیر کی دعا میں پڑھتے ھیں :
اللّٰھُمَّ صَدَّقْنَاوَاَجَبْنَادَاعِیَ اللّٰہِ وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ فِیْ مُوَالَاۃِ مَوْلَانَاوَمَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔اللّٰھُمَّ رَبَّنَااِنَّنَاسَمِعْنَامُنَادِیاًیُنَادِیْ لِلاِیْمَانِ اَنْ آمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَآمَنَّا ۔۔فَاِنَّایَارَبَّنَا بِمَنِّکَ وَلُطْفِکَ اَجَبْنَادَاعِیْکَ وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاہُ وَصَدَّقْنَامَوْلَی الْمُوْمِنِیْنَ وَکَفَرْنَابِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ،فَوَلِّنَامَاتَوَلَّیْنَا ۔۔۔
”بار الٰھاھم نے تصدیق کی اللہ کی جا نب بلانے والے کی دعوت پر لبیک کھا اور ھم نے رسول کا اتباع کیا اپنے اور مو منین کے مو لا امیر المو منین علی بن ابی طالب کی دو ستی میں ۔۔اے خدا اے ھما رے پرور دگار ھم نے ایمان کے لئے آواز دینے والے کی آواز کو سناکہ ایمان لا ؤ اپنے رب پر تو ھم ایمان لے آئے ۔
بیشک اے ھمارے پروردگار ھم نے تیرے لطف و احسان کی وجہ سے تیری طرف بلانے والے کی دعوت پر لبیک کھی اور رسول کا اتباع کیا اور اس کی تصدیق کی اور اسی طرح ھم نے مو منین کے مو لا کی تصدیق کی اور جبت و طاغوت کا انکار کیا لہٰذا تو ھماری ولایت اور ایمان کی حفاظت فر ما “

۱۴۔ھم دعائے روز غدیر میں ایک اور مقام پر پڑھتے ھیں :
اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ ۔۔اَنْ تَجْعَلَنِیْ فِیْ ھٰذَالْیَوْمِ الَّذِیْ عَقَدْتَ فِیْہِ لِوَلِیِّکَ الْعَھْدَ فِیْ اَعْنَاقِ خَلْقِکَ وَاَکْمَلْتَ لَھُمُ الدِّ یْنَ، مِنَ الْعَارِفِیْنَ بِحُرْمَتِہِ وَالْمُقِرِّیْنَ بِفَضْلِہِ ۔۔ ۔ اللّٰھُمَّ فَکَمَاجَعَلْتَہُ عِیْدَکَ الاَکْبَرَوَسَمَّیْتَہُ فِی السَّمَاءِ یَوْمَ الْعَھْدِ الْمَعْھُوْدوَفِي الاَرْضِ یَوْمَ الْمِیْثَاقِ الْمَاخُوْذِ وَالْجَمْعِ الْمَسْؤُوْلِ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْرِرْبِہِ عُیُوْنَنَا وَاجْمَعْ بِہِ شَمْلَنَاوَلَاتُضِلَّنَابَعْدَ اِذْھَدَیْتَنَاوَاجعَلْنٰا لِاَنْعُمِکَ مِنَ الشّٰاکِرِینَ یااَرْحَمَ الرّٰاحِمینَ۔
اے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ھوں ۔۔مجھ کو اس روزمیں قرار دیدے جس دن تو نے اپنے ولی کےلئے اپنی مخلوق کی گردن میں عھد ڈالا ھے اوران کے دین کو مکمل کیا ھے کہ مجھے اس کی حرمت کو پھچا ننے والوں اور اس کی فضیلت کا اقرار کرنے والوں مینقرار دے۔۔اے خدا جس طرح تو نے اس کو عید اکبر قرار دیا ھے اس کا نام آسمان میں عھد معھو د اور زمین میں روز میثاق ما خوذ اور جمع مسئو ل قرار دیا ھے درود نا زل کر محمد وآل محمد پر اور اس سے ھما ری آنکھوں کو روشن کر اور ھما ری پراگندگی کو جمع کر اور ھما ری ھدا یت کے بعد ھم کو گمراہ نہ کرنا اور ھم کو اپنی نعمت کا شکر ادا کر نے والوں میں قرار دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔

۱۵۔ھم دعائے روز غدیر میں ایک اور مقام پر پڑھتے ھیں :
الْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذی عَرَّفَنٰافضلَ ھٰذَاالیَوْمِ وَبَصَّرَنٰاحُرْمَتَہُ وَکَرَّمَنٰابِہِ وَشَرَّفَنٰابِمَعْرِفَتِہِ وَھَدانٰابِنُورِہِ ۔۔اللّٰھُمَّ اِنیّ اَسالُکَ۔۔اَنْ تَلْعَنَ مَنْ جَحَدَ حَقَّ ھٰذَاالْیَوْمَ وَانْکَرَحُرْمَتَہُ فَصَدَّ عَنْ سَبیلِکَ لِاطْفَا ءِ نُوْرِکَ۔
خدا کی حمد ھے جس نے ھم کو اس دن کی فضیلت پھچنوا ئی اور اس کی حرمت کی بصیرت عطاکی، اور اس کے ذریعہ ھم کو عزت دی اور اس کی معرفت سے ھم کوشرف بخشا اور اس کے نور سے ھما ری ھدایت کی ۔۔اے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ھوں ۔۔اور ان پر لعنت کر جس نے اس روز کے حق کا انکار کیا اور اس کی حرمت کا انکار کیااور جس نے تیرے نور کو بجھا نے کےلئے تیری راہ بند کر دی ھے ۔

۱۶۔عید غدیر کی دعا میں ایک اور مقام پرآیا ھے :
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلَّذِیْ جَعَلَ کَمَالَ دِیْنِہِ وَتَمَامَ نِعْمَتِہِ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْن عَلی بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیہِ السلام۔
حمد ھے اس خدا کےلئے جس نے اپنے دین کو مکمل اور اپنی نعمت کو تمام کیا امیر المو منین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے ذریعہ ۔

۳ غدیرکی محفلیں[147]
ھر سال غدیر کے سلسلہ میں۱۸/ذی الحجہ کوجو پوری دنیا میں محفلیں منا ئی جا تی ھیں وہ غدیر کی یاد کاسب سے مشخص و معین آئینہ ھیں اور غدیر کے مطالب کو محفوظ کر نے میں اس کا معا شرتی اثر لوگوں کے اذھان میں غیرمعمولی ھے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس طرح غدیر کی یاد گا ر محفل ھر سال آسمان پر ملائکہ کے در میان منا ئی جا تی ھے اسی طرح زمین پربھی شیعہ حضرات اس دن غدیر کی یاد میں محفلیں برپا کر تے ھیں ۔
سب سے پھلی محفل غدیر اسی بیابان غدیر میں منا ئی گئی اور پیغمبر اکرم(ص) اور حضرت امیرالمو منین (ع) کومبارکباد پیش کر نے والوں کا ایک سیلاب ا مڈ آیا اور اس دن اتنے زور شور سے محفل ھو ئی کہ اس جیسی محفل آج تک اس بیابان میں نہ ھو سکی ۔
اس کے بعدپچیس سال تک غدیر حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فا طمہ ز ھرا سلام اللہ علیھا کے جلے ھو ئے دروازے کے پیچھے رو تی رھی یھاں تک مو لا ئے کا ئنات نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھا لی اور غدیر کی پھلی محفل مسجد کو فہ میں آپ کی مو جو گی میں بپا ھو ئی ۔عید غدیر جمعہ کے دن سے مقارن ھوئی اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے نماز جمعہ کے خطبوں میں مفصل طور پر غدیر کی عظمت بیان فر ما ئی نماز جمعہ کے بعد تمام افراد حضرت علی علیہ السلام کے ھمراہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے دو لت کدہ پر غدیر کا مخصوص طعام کھانے کےلئے گئے ۔
اس کے بعد غدیر کی مفصل محفل منا نے کے لئے حالات سازگار نہ ھوئے یھاں تک کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے دور میں خراسان میں اپنے مخصوص اصحاب کے ایک گروہ کو عید غدیر کا روزہ افطار کر نے کی دعوت فر ما ئی اور ان کے گھروں میں تحفے تحا ئف اور عیدی بھیجی اور ان کے لئے غدیر کے فضائل کے سلسلہ میں مفصل خطبہ بیان فر مایا۔
آل بویہ کے زمانہ میں ایران اور عراق میں اور فا طمی حکو مت کے دور میں شام ، مصر اور یمن میں مفصل طور پر غدیر کی محفلیں منائی جا تی رھیں اور ان محفلوں کو خا ص اھمیت دی جا تی تھی ۔[148]صفوی دور سے لیکر ھما رے دور تک غدیر کی محفلیں بڑے ھی زور و شور سے منائی جا تی ھیں اور ایران ،عراق ،لبنان ، پاکستان اور ہند و ستان میں بڑے وسیع پیمانہ پر غدیر کاجشن منا یا جا تا ھے ۔
متعدد بر سوں سے علما ء و بزرگان ،اور بلند عھدوں پر فائز افراد اور مختلف طبقوں کے لوگ غدیر کے دن ایک دو سرے کو مبار کباد ی پیغام بھیجتے ھیں اور اس کی بڑی عزت و توقیر کرتے ھیں ۔غدیر کی محفلیں بڑے بڑے شھروں سے لیکر چھو ٹے سے چھوٹے گا ؤں میں بھی برپا ھو تی ھیں یھاں تک پوری دنیا میں جھاں جھاں بھی شیعہ آباد ھیں چا ھے وہ کتنی ھی کم تعداد میں کیوں نہ ھوں ایک دو سرے کے پاس جا تے ھیں اور غدیر کے دن محفل کر تے ھیں ۔
۱۴۱۰ ھ میں غدیر کی چودھویں صدی کی منا سبت سے لندن میں ایک عظیم الشان سیمینار منعقدکیا گیاجو کئی دن تک جاری اور اس کی رپورٹ بھی طبع ھوچکی ھے اس کے بعد ایک مرتبہ پھر غدیر کی عظمت کی بین الاقوامی سطح پر نما ئش ھو ئی ۔
اب ھم چودہ سو گیارہ سالہ کا جشن غدیر منا رھے ھیں اور غدیر کو سورج کی طرح روشن و منور دیکھ رھے ھینھم اس پر فخر کرتے ھیں اور غدیر کی کامیابی کی خو شی منا ئیں گے اور سقیفہ کی مایوسی کو دیکھیں گے ۔
غدیر کی محفلوں میں غدیر کے سلسلہ میں تقریروں اورقصیدونکے علاوہ غدیر میں پیغمبر اکرم (ص) کے خطبہ کی حفا ظت اور اسے حفظ کر نے والوں کو تحفے تحا ئف عطا کرنا برسوں سے رائج ھے اور اس کے مثبت آثار دیکھنے کو ملتے ھیں ۔
آخر میں ھم یہ پیشکش کر تے ھیں :
ھر سال غدیر سے متعلق ھو نے والی محفلوں اور پروگراموں میں ”خطبۂ غدیر “اور واقعۂ غدیرکو مفصل طور پر بیان کیاجا ئے تا کہ اس طرح ھم پیغمبر اسلام(ص) کے اس کے ابلاغ کے بارے میندئے ھو ئے حکم کی تعمیل کر سکیں اور صاحبان ولایت مطلقۂ الٰھیہ کی پیغمبر اکرم(ص) ،حضرت امیر المو منین علیہ السلام ،فا طمۂ ز ھرا سلام اللہ علیھا اور ائمہ معصو مین علیھم السلام سے تجدید عھد و پیمان کر سکیں ۔

----

[143] مثالب النواصب (ابن شھر آشوب)خطی نسخہ صفحہ /۶۳.

[144] مجلہ تراثنا شمارہ ۲۱ صفحہ ۵ سے ۲۲ تک.

[145] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۰.

[146] ا رالانوار جلد ۹۷ صفحہ ۳۶۰.

[147] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲،۲۲۲۱،۲۰۸.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[148] کتاب ”عید الغدیر فی عهد الفاطمیین “میں رجوع کیجئے ۔

اسرار غدیر

وا قعۂ غدیرکے منابع

١ کتب شیعہ

١۔اثبات الھداۃ جلد ٣ صفحہ ۶٠١،٣،۴٧۶،۵٨۴١١۔جلد ۴ صفحہ ١۶۶،۴٧٢۔

٢۔الا حتجاج:ج اصفحہ ۶۶،٨۴ ۔

٣۔ احقاق الحق :ج ٢ صفحہ ۴١۵ ۔۵٠١ ج ٣صفحہ ٣٢٠ ج ۶ صفحہ ٢٢۵ ،٣۶٨ ج ١٢ ،صفحہ ا ۔٩٣ ج ١۴ صفحہ ٢٨٩ ۔٢٩٢

ج ٢١صفحہ ٩۴ ۔١٢١،ج ٣٠ صفحہ ٧٧ ۔٧٩ ۔

۴۔الا ختصاص :صفحہ ٧۴ ۔

۵۔ الا ربعین(ابی الفوارس):صفحہ ٣٩ ۔

۶۔الاربعین (منتجب الدین):ح ٣٩۔

٧۔الا مالی (صدوق):صفحہ ١٢ ، ١٠۶ ،١٠٧،٢٨۴۔

٨۔الا مالی (طوسی):ج ا صفحہ ٢۴٣ ،٢٧٨،٢۵٣،ج ٢ صفحہ ١۵٩ ،١٧۴۔

٩۔ اقبال الا عمال :صفحہ ۴۵٣،۴۴۴ ۔۴۵٩ ،۴۶۶ ،۶٧٣۔

١٠بحار الا نوار ۔ج ٧٣،اوردیگر تمام جلدیں۔

١١۔البرھان فی تفسیر القرآن :ج اصفحہ ٧١١،ج ٢ صفحہ ١۴۵۔

١٢بشارۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ:صفحہ ۵١ ،١٠٣،١۴٨،١۵٠،١۶۶۔

١٣۔تاویل الا یات الظاھرۃ:ج ا صفحہ ١۶٠ ج ٢ صفحہ ۴٧٣ ،٧٣٣،۶٢٣ ،٨١٢۔

١۴۔البتیان :ج اصفحہ ١١٣۔

١۵۔تفسیر الامام العسکری علیہ السلام :صفحہ ١١١۔١١٩۔

١۶۔تفسیر العیاشی :ج ا صفحہ ٢٩٢ ،٣٣٢،٢٩٣۔٣٣۴

١٧۔تفسیر القمی :صفحہ ١۵٠،۵٣٨،۴٧۴،٢٧٧۔

١٨۔تفسیر فرات :صفحہ ٨٧،١٣۶،١٨٩۔

١٩۔التنزیہ :صفحہ ١٢٠۔

٢٠۔تہذیب الا حکام : ج ٣صفحہ ١۴٣ج ۴ صفحہ ٣٠۵۔

٢١۔جامع الا خبار :صفحہ ١١۔

٢٢۔الجنۃالواقیۃ:صفحہ ٧٠ ۔

٢٣۔الجواھر السنیۃ:صفحہ ٢٢٧۔

٢۴ ۔الخصال :صفحہ ١۶۵،٩،۵۵٠،۴۶۶،٢۶۴،٢۔

٢۵۔رجال الکشی :صفحہ ۶۶۔

٢۶ ۔روضۃالواعظین:صفحہ ١٠٩ ،١٢۴۔

٢٧۔الشافی:ج ٢ صفحہ ٢۵٨۔٣٢۵۔

٢٨۔صحیفۃ الرضا علیہ السلام :صفحہ ١٧٢۔

٢٩۔الصراط المستقیم ج ٢ صفحہ ٢٣،١٧٩۔

٣٠۔الطرائف :صفحہ ١٢١،١۵١۔

٣١۔عبقات الا نوار :ج ا ۔١٠۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۲۔العمدۃ (ابن البطریق):صفحہ ۹۰ ۔۱۰۳، ۴۴۸۔
۳۳۔علل الشرائع :صفحہ ۱۴۳۔
۳۴۔عوالم العلوم :ج ۳/۱۵۔
۳۵۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام :ج ۲ ۔صفحہ / ۴۷ ۔
۳۶ ۔غا یۃ المر ام :ج ا صفحہ / ۲۳۵ ۔۳۳۴۔۳۳۵۔۳۵۲ ۔۳۹۲ ۔
۳۷ ۔الغدیر :ج ا ۔۱۱۔
۳۸ ۔فرحۃ الغری :صفحہ / ۴۶ ۔
۳۹ ۔فضائل الخمسۃ ۔ج ا صفحہ / ۳۶۱ ۔۳۸۳ ۔
۴۰ ۔قرب الا سنا د ۔صفحہ / ۷ ۔۲۷ ۔۲۹ ۔
۴۱ ۔الکافی ۔ ج ا صفحہ / ۲۹۴ ۔۴۲۲ ۔ج ۴ ۔صفحہ / ۱۴۸ ۔۵۶۶ ۔
۴۲ ۔کتاب سلیم ۔صفحہ / ۴۷ ۔۱۸۵ ۔۱۹ ۔۶ ۲۰ ۔
۴۳ ۔کشف الغمۃ ۔ج ا صفحہ ۳۱۸ ۔۳۲۳ ۔ج۲ صفحہ / ۲۱۳ ۔۲۲۲ ۔ج ۳ صفحہ / ۴۷۔
۴۴۔ کشف المہم ۔مکمل ایک جلد ۔
۴۵ ۔کشف الیقین ۔صفحہ /۳۴ ۔۴۶ ۔۱۱۳ ۔
۴۶ ۔کمال الدین ۔ج ۲ صفحہ /۱۵۹ ۔۱۷۴ ۔
۴۷ ۔کنز الفو ائد ۔صفحہ /۱۹۰ ۔
۴۸ ۔مجمع البیان ۔ج ۱۰صفحہ/ ۳۵۲ ۔
۴۹ ۔المحتضر ۔صفحہ /۴۵ ۔۱۱۱۔
۵۰ ۔مدینۃ المعا جز ۔صفحہ/ ۱۰ ۔۳۱ ۔
۵۱ ۔المزار الکبیر ۔صفحہ /۱۹۰ ۔
۵۲ ۔مستدر ک الو سائل ۔ج ۳ صفحہ/ ۲۵۰ ۔ج ۶ صفحہ/ ۲۷۷ ۔ج ۷صفحہ/ ۱۲۰ ۔
۵۳ ۔مصباح الزائر ۔صفحہ /۲۲۹۔
۵۴ ۔مصباح المتہجد ۔صفحہ/ ۲۷ ۔۵۱۳ ۔۵۲۱ ۔۵۲۵ ۔۵۲۶ ۔
۵۵ ۔معانی الا خبار ۔صفحہ/ ۶۶ ۔
۵۶ ۔المنا قب ۔(ابن شہر آشوب)۔ج ۲ صفحہ /۲۲۴۔۲۲۶۔ ۲۲۷ ۔۲۲۸ ۔۲۳۶ ۔ج ۳ ۔ صفحہ /۳۸ ۔۴۲ ۔۴۳ ۔
۵۷ ۔من لا یحضر ہ الفقیۃ ۔ج ۲ ۔صفحہ /۹۰ ۔۵۵۹ ۔
۵۸ ۔المہذب ۔(ابن فہد)۔ج ا ۔صفحہ/۱۹۴ ۔
۵۹ ۔وسائل الشیعۃ ۔ج ۳ صفحہ/ ۵۴۸ ۔ج ۷ ۔صفحہ / ۳۲۳ ۔۳۲۴ ۔

۲ کتب اہل سنت
۶۰ ۔اخبار اصفہان ۔ج ا ۔صفحہ /۱۰۷ ۔۲۳۵ ۔ج ۲ ۔صفحہ/ ۲۲۷ ۔
۶۱ ۔اخبار الد ول وآثار الا ول ۔صفحہ/ ۲ ۱۰ ۔
۶۲ ۔ اربعین الہروی ۔صفحہ / ۱۲ ۔
۶۳ ۔ار جح المطالب ۔صفحہ/ ۳۶ ۔۵۶ ۔۵۸ ۔۶۷ ۔۳ ۲۰ ۔۳۳۸ ۔۳۳۹ ۔۳۸۹ ۔۵۸۱ ۔ ۵۴۵ ۔۶۸۱ ۔
۶۴ ۔الا ر شاد صفحہ / ۴۲۰۔
۶۵ ۔ اسباب النزول صفحہ ۱۳۵ ۔
۶۶۔ الا ستیعاب ج ۲ صفحہ ۴۶۰ ۔
۶۷ ۔اسد الغا بۃ ج ا صفحہ ۳۰۸ ،۳۶۷، ج ۲ صفحہ ۲۳۳ ،ج ۳ صفحہ ۹۲ ، ۹۳ ،۲۷۴ ، ۳۰۷ ، ۳۲۱ ، ج ۴ صفحہ ۲۸ ، ج ۵ صفحہ ۶ ، ۲۰۵ ، ۲۰۸ ۔
۶۸ ۔اسعاف الراغبین صفحہ ۱۷۴ ،۱۷۸ ۔
۶۹ ۔اسنی المطالب صفحہ ۴ ،۲۲۱ ۔
۷۰ ۔اشعۃ اللمعات فی شرح المشکا ۃ ج ۴ صفحہ ۸۹ ۔۶۶۵ ،۶۷۶ ۔
۷۱ ۔الاصا بۃ ۔ج ۱صفحہ۳۷۲،۵۵۰،جلد ۲ صفحہ ۲۵۷،۳۸۲،۴۰۸،۵۰۹،جلد ۳ ص ۵۱۲،جلد۴ صفحہ ۸۰۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۷۲۔الاعتقاد(بیھقی)۱۸۲۔
۷۳۔الاغانی:ج۸ص۳۰۷۔
۷۴۔الامامۃوالسیاسہ:ج۱ص۱۰۹۔
۷۵۔امالی الشجری:ج۱ص۱۷۸،۱۷۴۔
۷۶۔انساب الاشراف:ج۱ص۱۵۶۔
۷۷۔انسان العیون:ج۳ص۲۷۴۔
۷۸۔الانوار المحمدیّۃ:ص۲۵۱۔
۷۹۔بدائع ا لمنن:ج۲ص۵۰۳۔
۸۰۔البدا یۃوالنھایۃ:ج۵ص۲۲۸،۲۲۷،۲۱۰،۲۱۳،۲۱۲،۲۱۱،۲۰۹،۲۰۸،ج۷ص
۳۳۸،۳۴۴،۳۴۶،۳۴۷،۳۴۸،۳۴۹۔
۸۱۔البریقۃالمحمدیۃ:ج۱ص۲۱۴۔
۸۲۔بلاغات النساء :ص۷۲۔
۸۳۔بلوغ الامانی:ج۱ص۲۱۳۔
۸۴۔البیان والتعریف:ج۲ص۳۶۔
۸۵۔التاج الجامع:ج۳ص۲۹۶۔
۸۶۔تاریخ الاسلام:ج۲صفحہ ۱۹۶،۱۹۷۔
۸۷۔تلخیص المستدرک:ج۳صفحہ۱۱۰۔
۸۸۔تاریخ بغداد :ج۸صفحہ۲۹۰،ج۷صفحہ۳۷۷،ج ۱۲ صفحہ۳۴۳ ج۱۴ صفحہ۲۳۶۔
۸۹۔تاریخ الخلفاء :ص۱۱۴،۱۵۸،۱۷۹۔
۹۰۔تاریخ الخمیس :ج۲ص۱۹۰۔
۹۱۔تاریخ دمشق:ج۱ص۳۷۰،ج۲ص۵،۸۵،۳۴۵،ج ۵ص۳۲۱۔
۹۲۔التاریخ الکبیر :ج۱ص۳۷۵،ج۲قسم ۲نمبر۱۹۴۔
۹۳۔تجھیز الجیش :صفحہ ۱۳۵،۲۹۲۔
۹۴۔التحفۃ العلیۃ:صفحہ ۱۰۔
۹۵۔تذکرۃالحفاظ:ج۱ص۱۰۔
۹۶۔تذکرۃالخواص :ص۳۳،۳۰۔
۹۷۔تفریح الاحباب :ص۳۶۷،۳۱۹،۳۰۷،۳۲،۳۱۔
۹۸۔تفسیر الثعلبی :ص۳۲۵،۱۸۱،۱۰۴،۷۸۔
۹۹۔تفسیر الطبری :ج۳ص۴۲۸۔
۱۰۰۔تفسیر فخر الرازی:ج۳ص۶۳۶۔
۱۰۱التمھید (باقلانی):ص۱۷۱۔
۱۰۲۔التنبیہ والاشراف :ص۲۲۱۔
۱۰۳۔التمھید والبیان (اشعری):ص۲۳۷۔
۱۰۴۔تھذیب التھذیب:ج۱ص۳۳۷،ج۲ص۵۷،ج۷ص۴۹۸،۲۸۳۔
۱۰۵۔تیسیرالوصول:ج۲ص۱۴۷،ج۳ص۲۳۷۔
۱۰۶۔ثمار القلوب(ثعالبی):ص۵۱۱۔
۱۰۷۔الجامع الصغیر :ح۵۵۹۸،۹۰۰۔
۱۰۸۔الجرح والتعدیل:ج۴ص۴۳۱۔
۱۰۹۔الجمع بین الصحاح:ص۴۵۸۔
۱۱۰۔الحاوی للفتاوی:ج۱ص۱۲۲،۷۹۔
۱۱۱۔الحبائک فی اخبار الملائک:ص۱۳۱۔
۱۱۲۔حبیب السیر:ج۱ص۱۴۴،ج۲ص۱۲۔
۱۱۳۔حلیۃالاولیاء :ج۵ص۳۶۳،۲۶،ج۶ص۲۹۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۱۴ـحلی الایام :ص۱۹۷ـ
۱۱۵ـحیاةالصحابة:ج۲ص۷۶۹ـ
۱۱۶ـالخصائص:ص۴،۴۹،۵۱ـ
۱۱۷ـخصائص النسائی:ص۱۲۴،۱۰۴،۱۰۰،۹۵،۹۴،۹۳،۸۸،۸۶،۴۰،۲۱ـ
۱۱۸ـالخصائص (السیوطی):ص۱۸ـ
۱۱۹ـالخطط والاثار(مقریزی):۲۲۰ـ
۱۲۰ـالدرالمنثور:ج۲ص۲۹۸،۲۵۹ـ
۱۲۱ـدول الاسلام (ذهبی):ج۱ص۲۰ـ
۱۲۲ـذخائر العقبی:ص۶۸،۶۷ـ
۱۲۳ـذخائر المواریث:ج۱ص۲۱۳،۵۷ـ
۱۲۴ـالرصف :ص۳۷۰ـ
۱۲۵ـروح المعانی:ج۶ص۵۵ـ
۱۲۶ـروضات الجنات (زمجی):ص۱۵۸ـ
۱۲۷ـالروض الازهر:ص۳۶۶،۳۵۷،۹۴ـ
۱۲۸ـروضةالاحباب:ص۵۷۶ـ
۱۲۹ـالریاض النضرة:ج۲ ص۳۴۸،۲۴۴،۲۱۷،۱۷۰،۱۶۹ـ
۱۳۰ـسرالعالمین(غزالی):ص۱۶ـ
۱۳۱ـسعد الشموس والاقمار:ص۲۰۹ـ
۱۳۲ـالسمط المجید:ص۹۹ـ
۱۳۳ـسنن الترمذی:ج۵ص۵۹۱ـ
۱۳۴ـسنن ابن ماجة:ج۱ص۴۳ـ
۱۳۵ـسنن النسا ئی :جلد ۵ صفحه ۴۵ـ
۱۳۶ـسنن المصطفی صلی الله علیه وآله :جلد ۱ صفحه ۴۵ـ
۱۳۷ـالسیرة الحلبیة :جلد ۳صفحه ۲۷۴ ،۲۸۳، ۳۶۹ ـ
۱۳۸ـالسیرة النبویة (زینی):جلد ۳صفحه ۳ـ
۱۳۹ـالشذرات الذهبیة :صفحه ۵۴ـ
۱۴۰ـشرح مشکاة المصابیح : جلد ۱۱صفحه ۳۴۰ـ
۱۴۱ـشرح المقاصد :جلد ۲صفحه ۲۱۹ـ
۱۴۲ـشرح نهج البلا غة (ابن ا بی الحدید):جلد ۱صفحه ۳۱۷ ، ۳۶۲ ،جلد ۲صفحه ۲۸۸ ،جلد ۳ صفحه ۲۰۸ ،جلد ۴صفحه ۲۲۱ :جلد ۹صفحه ۲۱۷ـ
۱۴۳ـالشرف المؤ بد (نبها نی)):صفحه ۵۸ ،۱۱۳ ـ
۱۴۴ـالشفاء ((قاضی عیاض):جلد ۲صفحه ۴۱ـ
۱۴۵ـشواهد التنزیل :جلد ۱صفحه ۱۵۸ ، ۱۹۰ـ
۱۴۶ـصحیح الترمذی :جلد ۱صفحه ۳۲ ،جلد ۲صفحه ۲۹۸ ،جلد ۵صفحه ۶۳۳ ـ
۱۴۷ـصحیح مسلم :جلد ۴صفحه ۱۸۷۳ـ
۱۴۸ـصفوة الصفوة :جلد ۱صفحه ۱۲۱ـ
۱۴۹ـالصفین (ابن دیز یل):صفحه ۹۷ ـ
۱۵۰ـصلح الا خوان :صفحه ۱۱۷ـ
۱۵۱ـالصواعق المحرقة :صفحه ۲۶ ،۲۹ ،۷۳ ،۷۴ـ
۱۵۲ـطبقات ابن سعد :جلد ۳ صفحه ۳۳۵ـ
۱۵۳ـالعثمانیة:صفحه ۱۴۵ـ
۱۵۴ـالعقد الفرید :جلد ۵صفحه ۳۱۷ـ
۱۵۵ـالعلل المتنا هیة :جلد ۱صفحه ۲۲۶ ـ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۵۶۔عمدۃ الا خبار :صفحہ ۱۹۱۔
۱۵۷۔فتح الباری :جلد ۶صفحہ ۶۱۔
۱۵۸۔فتح البیان :جلد ۳صفحہ ۸۹ ،جلد ۷صفحہ ۲۵۱ ۔
۱۱۵۹۔فتح القدیر :جلد ۳صفحہ ۵۷۔
۱۶۰۔الفتح الکبیر :جلد ۲صفحہ ۲۴۲ ،جلد ۳صفحہ ۸۸۔
۱۶۱۔الفتوح (ابن الا عثم):جلد ۳صفحہ ۱۲۱ ۔
۱۶۲۔فرائد السمطین :جلد ۱صفحہ ۵۶،۶۴ ،۶۵ ،۶۷ ،۶۸ ،۶۹،۷۲،۷۵،۷۶،۷۷۔
۱۶۳۔الفصول المہمۃ :صفحہ ۲۳ ،۲۴ ،۲۵،۲۷،۷۴۔
۱۶۴۔الفضائل(ابن حنبل):جلد ۱صفحہ ۴۵ ،۵۹،۷۷،۱۱۱ ،جلد ۲صفحہ۵۶۰،۵۶۳،۵۶۹ ،۵۹۲،۵۹۹،جلد ۳صفحہ ۲۷،۳۵۔
۱۶۵۔فضائل الصحابۃ :جلد ۲صفحہ ۶۱۰ ،۶۸۲ ۔
۱۶۶۔فیض القدیر :جلد ۱صفحہ ۵۷،جلد ۶ صفحہ ۲۱۷ ۔
۱۶۷۔القول الفصل :جلد ۲ صفحہ ۱۵۔
۱۶۸۔قضاء قرطبۃ :صفحہ ۲۵۹۔
۱۶۹۔الکافی الشافی :صفحہ ۹۵ ،۹۶۔
۱۷۰۔کتاب اہل البدر :صفحہ ۶۲۔
۱۷۱۔الکفا یۃ :صفحہ ۱۵۱۔
۱۷۲۔کفایۃ الطالب :صفحہ ۱۳ ،۱۷ ،۵۸،۶۲،۱۵۳،۲۸۵،۲۸۶۔
۱۷۳۔کنز العمال :جلد ۱صفحہ ۴۸،جلد۶صفحہ ۳۹۷،۴۰۵،جلد ۸صفحہ ۶۰ ،جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۰ ،جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹۔
۱۷۴۔کنوز الحقائق :صفحہ ۴۱،۹۸۔
۱۷۵۔کنوز الد قائق :صفحہ ۹۸۔
۱۷۶۔الکنی والا سماء :جلد ۱صفحہ ۱۶۰ ،جلد ۲صفحہ ۸۸۔
۱۷۷۔الکوکب الدری :جلد ۱صفحہ ۳۹۔
۱۷۸۔لسان المیزان :جلد ۱صفحہ ۴۲۔
۱۷۹۔مجمع الفوائد :جلد ۹صفحہ ۱۰۳ ۔۱۰۸،۱۶۳۔
۱۸۰۔المختار :صفحہ ۳۔
۱۸۱۔مختصر تاریخ دمشق :جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۸۔
۱۸۲۔مختلف الحدیث (ابن قتیبۃ):صفحہ ۵۲،۲۷۶۔
۱۸۳۔مرقاۃ المفاتیح :جلد ۱صفحہ ۳۴۹ ،جلد ۱۱صفحہ ۳۴۱ ،۳۴۹۔
۱۸۴۔مروج الذہب :جلد ۲صفحہ ۱۱۔
۱۸۵۔مستدرک الحاکم :جلد ۳صفحہ ۱۰۹ ،۱۱۰،۱۱۸،۳۷۱،۶۳۱۔
۱۸۶۔مسند ابن حنبل :جلد ۱صفحہ ۸۴،۱۱۹،۱۸۰،جلد ۴صفحہ ۲۴۱،۲۸۱،۳۶۸،۳۷۰ ،۳۷۲، جلد ۵صفحہ ۳۴۷،۳۶۶،۳۷۰،۴۱۹۔۴۹۴،جلد ۶صفحہ ۴۷۶۔
۱۸۷۔مسند الطیا لسی :صفحہ ۱۱۱۔
۱۸۸۔مشکل الا ثار :جلد ۲صفحہ ۳۰۸۔
۱۸۹۔مصابیح السنۃ :جلد ۲صفحہ ۲۰۲،۲۷۵۔
۱۹۰۔مطالب السئوول :صفحہ ۱۶۔
۱۹۱۔المطالب العالیۃ :صفحہ ۴۵۶۔
۱۹۲۔معارج النبوۃ :جلد ۱صفحہ ۳۲۹۔
۱۹۳۔المعارف (ابن قتیبۃ):صفحہ ۵۸۔
۱۹۴۔معا لم الا یمان (دبا غ):ج ۲ صفحہ ۲۹۹۔
۱۹۵ ۔المعتصر من المختصر :ج ۲ صفحہ ۳۰۱،۳۳۲۔
۱۹۶۔معجم البلدان :ج ۲ صفحہ۳۸۹۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۹۷ ـالمعجم اصغیر :ج ۱صفحہ ۶۴،۷۱۔
۱۹۸ـالمعجم الکبیر (طبرا نی):ج ۱ صفحہ ۱۴۹،۱۵۷،۳۹۰،ج ۵ صفحہ ۱۹۶۔
۱۹۹ـمعجم ما استعجم : ج ۲ صفحہ ۳۶۸۔
۲۰۰ـمفتاح النجا : صفحہ ۴۱، ۵۸ ۔
۲۰۱مقا صد الطا لب : صفحہ ۱۱۔
۲۰۲مقتل الحسین علیہ السلام (خوا رزمی):صفحہ ۴۷ ۔
۲۰۳مقصد الر ا غب :صفحہ ۳۹۔
۲۰۴المنار :ج ۱ صفحہ ۴۶۳۔
۲۰۵منا قب الا ئمہ (با قلا نی):صفحہ ۹۸ ۔
۲۰۶المنا قب (ابن جو زی): صفحہ ۲۹۔
۲۰۷المنا قب (ابن مغا زلی):صفحہ ۲۲۴،۲۲۹،۱۶،۱۸،۲۰،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵۔
۲۰۸المنا قب (خوا رز می):صفحہ ۲۳،۷۹،۸۰،۹۲،۹۴،۹۵،۱۱۵،۱۲۹،۱۳۴۔
۲۰۹المنا قب (عبدا للهشا فعی): صفحہ ۱۰۶،۱۰۷،۱۲۲۔
۲۱۰المنا قب العشرة: صفحہ ۱۵ ۔
۲۱۱منال الطا لب : صفحہ ۷۳۔
۲۱۲منتخب کنز العما ل :ج ۵ صفحہ ۳۰،۳۲،۵۱۔
۲۱۳المو ا قف : ج ۲ صفحہ ۶۱۱۔
۲۱۴الموا هب اللد نیة: ج ۵ صفحہ ۱۰۔
۲۱۵مو دة القر بی : صفحہ ۵۰۔
۲۱۶المو رود فی شرح سنن أبی دا ود : ج ۱ صفحہ ۲۱۴۔
۲۱۷مو ضح أو ها م الجمع والتفریق : ج ۱ صفحہ ۹۱۔
۲۱۸نز ل الأبرار :صفحہ ۲۰۔
۲۱۹نز هة النا ظرین : صفحہ ۳۹۔
۲۲۰نظم درر السمطین :صفحہ ۷۹ ،۱۰۹،۱۱۲۔
۲۲۱النها یة (ابن الٔا ثیر) : ج ۴صفحہ ۳۴۶۔
۲۲۲نها یة العقول :صفحہ ۱۹۹۔
۲۲۳وفا ء الو فا ء : ج ۲ صفحہ ۱۷۳۔
۲۲۴وسیلة المآل : صفحہ ۱۱۷۔
۲۲۵الوفیات(ابن خلکان):ج۱صفحہ۶۰،ج۲صفحہ۲۲۳۔
۲۲۶ینابیع المؤدة صفحہ ۲۹ـ۴۰، ۵۳ـ ۵۵،۸۱، ۱۲۰،۱۲۹،۱۳۴،۱۵۴،۱۵۵،۱۷۹،-187 ۲۰۶،۲۳۴،۲۸۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com